کتاب سیر پنجاب کامل

منقسم بدو حصہ

حصہ اول متضمن حالات آن دیس ستلج مرتبہ و مصنفہ
رائے کالی رائے صاحب حصہ دوم مشتمل حالات مابین جمنا و ستلج
مصنفہ لالہ تلسی رام صاحب برادر حقیقی مصنف حصہ اول

باہتمام سید محمود علی مہتمم و منیجر مطبع ماہ اگست
سنہ ۱۸۷۲ء کو
بمطبع منشی نولکشور واقع انبالہ چھپی

فہرست مضامین صفحہ وار کتاب سیر پنجاب ہر دو حصہ

کتاب سیر پنجاب

مولفہ و مرتبہ راے کالی راے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
ضلع انبالہ رئیس قصبہ سلطانپور چلکانہ
ضلع سہارنپور قوم اگروال

اہتمام
سید محمود علی مہتمم و منیجر پٹیالہ اخبار سے

مطبع منشی نولکشور واقع پٹیالہ چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول توحید طراز ہون اوس صانع برحق کا کہ جس نے قلم قدرت سے صفحۂ غبرا
رنگارنگ گل وریحان وسبزۂ گلستان سے سبز اور شاداب بنایا
اور انسان ضعیف البنیان کو باوجود نشان الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
کے اسرار عالم سے آگاہ فرمایا دوم شکرگزار ودعاپرداز ہون
آقائے نعمت ہیر سپہ ورمسٹر ایڈورڈ تھارنٹن صاحب بہادر کمشنر جہلم کا کہ جنہون نے
مجھ ذرۂ بیمقدار کو باین رتبہ وعزت پہونچایا جہانبان حقیقی وحاکم تحقیقی
ذات والا صفات کو بصحت وتندرستی رتبہ بالا پر پہونچاے اور آفتاب
دولت واقبال کو خسوف بلیات زمان اور حادثات دوران سے بچاے

سبب تالیف کتاب

جبکہ دوآبہ باری (؟) سندھ ساگر و ملک دوآبہ جمنا و ستلج ۱۸۴۶ء مین بعد جنگ اول پنجاب کے
بقبضہ سرکار دولتمدار انگریزی آیا جناب نواب مستطاب معلی القاب

مسٹر طامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر آگرہ نے نیاز پیرامی کالی رای ڈپٹی کلکٹر
مولف کتاب کو بذریعہ حکم ۱۰ اگست ۱۸۴۶ء پیشگاہ صاحب والا مناقب
ایجنٹ گورنر پنجاب برای اجرای و معاونت کار بندوبست جدید تفویض فرمایا اور
حسب الحکم جناب کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر کام بندوبست ملک این روی
ستلج یعنی اضلاع انبالہ و لودیانہ و لاڈوہ و تہانیسر و فیروزپور بندہ کی سپردگی
مین آیا اور میرے بہائی منشی تلسی رام بہ پرورش فرمائی مسٹر ولیم ونیارڈ ڈ
صاحب بہادر مہتمم بندوبست کی کہ اونکو ارسطو فطرت سکندر صولت فلاطون زمان
کہا جاوی بجای سپرنٹنڈنٹ بندوبست ہوگئی انہون نے اپنا ارادہ
بترتیب کتاب تواریخ اضلاع این روی ستلج یعنی اضلاع انبالہ وغیرہ مذکورہ بالا
مصمم کیا چنانچہ اونہون نے ایک کتاب بیچ دوآبہ کی مفصل مرتب کی
اور میرا اشتیاق واسطی دریافت حال اضلاع پنجاب ہوا اگرچہ تواریخ خوش قسمت و رای
و پیرلنسپ صاحب و مری صاحب بہادر کتب مبسوط و مفصل کاشف حالات
پنجاب ہین مگر مولف نے چاہا کہ مختصراً ایسا حال قلمبند ہو کہ حاوی جملہ
حال ملکی و رسم و رواج و کیفیت اضلاع پنجاب موافق قسمت ہای
مقررہ حال ہو کہ پڑہنی والون کو او ستگ ہو اور ناظرین کی طبیعت تنگ
نہو چنانچہ ابتدا کچہ کچہ کیوف اضلاع پنجاب کی کہ بہ تحریر احباب جمع ہوئی
تہی بذریعہ نیازنامہ بحضور جناب مستطاب سر ہنری میرز الیٹ صاحب سکرٹری

اعظم گورنر جنرل کو از بس شائق تواریخ تھے ارسال کیا جس وقت خط صاحب ممدوح جوابا کہ نقل اسکی تحت تحریر ہے وارد ہوا زیادہ تر اسکی ترتیب کا شوق ہوا

نقل خط الیٹ صاحب بہادر

لیاقت پناہ اہلیت دستگاہ رای کالی رای ڈپٹی کلکٹر ضلع انبالہ بعد مراحم باشند عرضی تمہاری متضمن حالات آن محالات مع قطعہ شمون عبارت پنجابی لغات اور اختلاف تکلم زبان ہندیہ این صوبہ با احتیاط وملفوف بخوبی پہنچی ملاحظہ حضور میں آئی خاطر حضور مسرور و محظوظ ہوئی لازم کہ باوقات فرصت تمہاری یعنی بعد انفراغ تعمیل حکمات سرکاری در پی تحقیقات بعضے مطالب معہود فی الذہن اور تدقیقات اکثر ماربات مکنون البطن کہ موجب تشریح اور توضیح کوائف جدیدہ یا باعث تسطیع و تولیح حقائق نوپدیدہ ہے ہو کر بعد تصحیح باحسن الوجہ ضبط قلم کر کے زیب رقم کرتی رہنا کہ طرفہ یادداشت واسطے ناظرین متاخرین بلکہ لامحالہ عجب آگاہی اور اطلاعی مردمان ناواقفان کے لیے ہے واقعی یہ ہے کہ ایسا مبصرہ موجب نور بصارت و بصیرت خوانندگان اور بنیدگان اور شبیہ دلالت لیاقت اور قابلیت محققان اور محرران کا ہوتا ہے اطلاعا لکھا گیا فقط تحریر فی التاریخ ہشتم ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۹ عیسوی

دستخط میزز الیٹ صاحب سکرٹر اعظم

معہ جناب سکرٹر اعظم ممدوح اور مسٹر ہنری لارنس صاحب بہادر مقام چمبور
مین رونق افروز ہوی اور تمام سرداران این رو کہ تسلیم و واسطے ملاقات کے
حاضر آے مولف بھی مشرف بسعادت ملاقات صاحب سکرٹر اعظم ممدوح کا
ہوا اور بعد تذکار ہر طرف کے اس کتاب کا بھی ذکر ہوا چنانچہ اس کتاب کا
چٹھہ جس قدر اوس وقت تک مرتب ہو چکا تھا دو روز تک صاحب ممدوح نے
بفرصت تین تین گھنٹہ کے سماعت و ملاحظہ کیا بعدہ ارشاد فرمایا کہ ایک
پرت نقل اس چٹھہ مرتب غیر مرتب کی بخط صاف ہمارے پاس بمقام کلکتہ
بھیجدو ہنوز یہ کتاب نقل نہ ہوئی تھی کہ ناگاہ خبر جانکاہ وحشت اثر وفات
صاحب ممدوح کی پہونچی بسبب فور حزن و غم و طغیانی رنج و الم یہ نسخہ ملتوی
رہا دریں ولا کہ بتقریب خدمت سرکاری یعنی منصب اکسٹرا اسسٹنٹی گشت و
سیر ضلع جالندھر و لاہور و گوردا سپور و جھنگ کا اتفاق ہوا اور اکثر کوایف
تصدیق ہوی مجددًا شوق محرک اسکی ترتیب کا ہوا شکر ہے کہ اب بعہد حکومت و
عصر ایالت جناب سرچشمہ فیض عادل و دانا قدرشناس مسٹر
جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر دام اقبالہم میں یہ نسخہ مکمل ہو گیا کہ
حاوی و مخبر اکثر حال پنجاب اور فائدہ عام کے لیے خالی از صواب نہیں اور
اب کہ مدارس سرکاری جا بجا باہتمام مسٹر آرنولڈ صاحب ایڈکٹر پنجاب وغیرہ
قرار پائے یہ کتاب قابل داخل سکولوں اس ملک کے ہے اور یہ بات ظاہر کہ

کہ اس سرزمین مین ہزارون امور عجایب وغرایب لاانتہا ہین کوئی بشر سب کو
تحریر و دریافت نہین کر سکتا مگر جہانتک قابل تحریر میری سماعت و تحقیقات مین
آیا لکھا ہے ناظرین سے امید ہے کہ خطا کو عفو اور فروگزاشت کو معاف فرماکر
میری کوشش کی داد دین کہ میرا مدعا صرف اپنی یادگار و نفع عام سے ہے ✦

باب اول در بیان وجہ تسمیہ ملک و ہر دو آبہ پنجاب

مخرج ہر دریا و حال پیشوایان مذہب سکہان

بیان موقع وجہ تسمیہ ملک پنجاب

یہ ملک مابین ڈگری یعنی درجہ زمین شرقاً غرباً ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴
و جنوباً شمالاً ستر سی لغایتہ اٹہتر ڈگری کے بیچ مین ہے اور اس ملک
کا نام اس وجہ سی پنجاب ہے کہ دریا ہای ذیل کے مابین مین پانچ دوآبہ
ہین اور نام اور مخرج ہر دریا کا یہ ہے ✦

نام دریا	کیفیت مخرج
ستلج	یہ دریا کوہستان ہوانی حد ملک چین سی ایک تالاب معروف مان تلای کہ اوسکا نام مان سرور بھی ہے نکلا وہ تالاب تخمیناً (۴۰) کوس کا محیط ہے اور اسی تالاب سے دریای اٹک بھی نکلا ہے اور دریای بیاس بھی اسمین شامل ہوا

نام دریا	کیفیت مخرج
ستلج	اور جب یہ بہاولپور کے نیچے پہونچا وہان سے ایکا نام گہارا مشہور ہے ۔
بیاسا	کتب سابقین مین اسکا نام بیاہ لکھتے ہین کوہستان بہوانی درمیان تالاب سے کہ اوسکا نام بیاہ کنڈ ہے نکلا اور ہری کا پتن کے قریب دریا ستلج سے شامل ہوگیا اور منڈی سی تا ہری کا پتن (۳۲) گہات اس دریا کے ہین ✤
راوی	کتب ہندی مین اسکا نام ایراوتی ہے حدود کوہ بہدرال من مضافات توابع چنبہ مین تالاب مہادیو ہے اوس سے یہ دریا نکلا اور دونالہ اور لاہور کے نیچے اوس مین مل گئے اور پھر نیچے موضع چہامڑالی تعلقہ سورکوٹ تحصیل جہنگ کے اور سرداپور علاقہ ملتان کے دریا جہلم و چناب سے مل گیا وہان سے جہلم و راوی کا نام گم ہوگیا چناب مشہور ہے ✤
چناب	کتب ہندی مین اسکا نام چندر بہاگا ہے اور اسکا منبع بہت دور ہے اور اصل دو دریا ملکر ایک نام ہوگیا چندر کوہ چین سے اور بہاگا حدود تبت سے نکلا اور نواحی کشتوار مین فراہم ہوے اور چندر بہاگا نام ہوا اور نواح جنگ کہانہ مین اسکا

نام دریا	کیفیت مخرج
چناب	اسکا نام چناب مشہور ہے اور قریب رقبہ جھنگ گھیانہ کے جاری اور مشہور ہے اور رقبہ موضع بیلہ جوئیان وبیلہ ناران والہ علاقہ چبوترہ تحصیل قادرپور ضلع جھنگ مین دریاے جہلم سے مل گیا وہان ترمون کا پتن مشہور ہے اور ہمنی خود وقت عبور کشتی کے اس پتن پر دیکھا کہ نصف دریا تک جہان جہلم کا پانی چلتا ہے وہان تک پانی سے ایک طرح کی آواز آتی ہے جہان چناب کا پانی ہے آواز نہین آتی ٭
جہلم	اسکا نام بدستہ بہت ہی چشمہ کیسر ناگ تالاب سے نکلا اور بیچے پہاڑ کے چشمہ وہری ناگ کہ ملک کشمیر مین ہے وہان سے نکلکر شہر اسلام آباد کے نیچے صورت اجرا دریا کی اس نے پکڑی وہان سے کشتی جاری ہے اور دیگر دریا حدود تبت سے آکر اوسمین مل گئے حدود بگلی مین دریا کشن گنگ اوس سے ملا اور جہلم شہر اس کے کنارہ ہے اوس سبب سے وہان جہلم کا نام پایا اور پتانی وبہیرا وشاہپور وساہی وال وقادرپور کے نیچے ہوتا ہوا اور تعلقہ چبوترہ تحصیل اوچ ضلع جھنگ کے نیچے چناب ندی اوسمین ملکر چناب نام پایا راوی اسمین ملا اور

کیفیت مخرج	نام دریا
حاجی پور کے نیچے قریب دریا ستلج اسمین ملا اوس مقام کا نام سہی بکری مشہور ہے اور آیندہ گہار مشہور رہا اور شہر مٹھن کوٹ کے نیچے دریای اٹک مین شامل ہوگیا ۔	جہلم
یہ دریا حد ملک ہندوستان و کابل مین حائل ہے اور مذہب ہنود مین اس دریا سے پار جانا نقصان ایمان ہے اسکا نکاس ولایت قلمان سے ہی اور مخبران کی زبانی کہ آپ دیکھ آئی ہین مخرج اس دریا کا مان تلائی اوسی تالاب سے ہے کہ جس سے ستلج نکلا اور کاشغر اور تبت ملک کافرستان و کشمیر و پکلی ہوکر و ملک قوم یوسف زئی سے آکر قلعہ اٹک کے نیچے پہونچا اور دریای لنڈہ سے ملکر چلا اور مٹھن کوٹ کے نیچے چند دریای متعلقہ پنجاب کے اسمین شامل ہوگئے سندہ کی ملک مین کو پہیل کر بہت شاخ اوسکی ہوکر سمندر مین جا ملا اور جہان وہانہ سمندر سے یہ دریا گرتا ہے اوس مقام کا نام گہوڑی بار سے مشہور ہے اور اسی دریا کو اٹک بہی کہتے ہین چنانچہ مشہور ہے کہ جب راجہ مان سنگہ جے پور والہ شاہ ہند	اٹک

کیفیت مخرج	نام دریا
کی طرف سے ولایت کو گیا اور اس دریا پر پہونچکر بادشاہ کو عرضی کی بادشاہ سے جواب آیا اوسکا دوہرہ زبان زد عوام ہے جواب بادشاہ — دوہرہ سبھی بھوم گوپال کی یا مین اٹک کہا — جاکے من مین اٹک ہے سو ہی اٹک رہا اس لکھنے سے بادشاہ کے مان سنگھ اس دریاے اٹک کو پایاب اوترا اور ولایتون کو فتح کیا —	اٹک

نام و وجہ تسمیہ ہر یک دوآبہ پنجاب

کیفیت	نام دریا کہ جنکے مابین دوآبہ ہے	نام دوآبہ
حرف با بیاس ندی کی نام سے اور لفظ ست ستلج کی اول سے جمع کرکے اس دوآبہ کا نام بست رکھا ہے اور اس دوآبہ مین دو ضلع ہوشیارپور وجالندھر ہین وراہون وکپورتھلہ وفلور و پھگواڑہ کی آبادی مشہور ہے اور اس دوآبہ کی زمین پیداوار ہی مین اچھی اور آب وہوا بھی	بیاس و ستلج	بست

نام دوآبہ	نام دریا کہ جسکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
بست	بیاس و ستلج	دیس کہتی ہے اور کانگڑہ وغیرہ پہاڑ ہین سہے عوام اسکو دوآبہ بولتے ہین ؛
باری	بیاسا و راوی	یہ وہ دوآبہ ہے کہ جسمین شہر امرت سر و لاہور و دینانگر و بٹالہ ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہر دو دریا کا ایک ایک حرف اول و آخر لیکر نام قائم ہوا یعنی بے اور الف بیاسا کا اور رے اور یے راوی کی اسواسطے دوآبہ باری نام ہوا آب وہوا اس دوآبہ کی خوشگوار و اشجار میوہ جات بکثرت مگر درخت انبہ بقلت نواح لاہور کا پیدا واری مین بہت اچھا جابجا پانی چاہات ہے خاص لاہور مین باغ شالامار جنت تمثال فردوس نظیر معمورہ و مغروسہ بادشاہ جہانگیر بحد ارتفاع نشیب فراز منفصلہ ذیل واقع ہے یعنی اس باغ کے تین درجہ ہین اول درجہ سے دوسرا درجہ (۶) ہاتھ نشیب اور درجہ سوم چار ہاتھ نیچے ہے یہ باغ لطافت و نضارت و نزاہت

نام دوآبہ	نام دریا کہ جیکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
باری	بیاس و راوی	و شباہت مین تماثل و شمائل پانچ پنجور کی ہے اور ملتان کا صوبہ بھی اسکا ایک جنوبی حصہ ہے اور عوام مین یہ علاقہ قصور سے پہاڑ کی طرف ماسنجہ مشہور ہے اور قصور سے دکھن کی طرف ملتان باڑ کھلاتا ہے۔
رچناب	راوی چناب	راوی کی رتی اور چناب کو ملاکر رچناب نام ہوا اور وزیرآباد و سیالکوٹ پنڈ جلال خان و جھنگ گکھانہ اسی دوآبہ مین ہے اور عوام نے اس دوآبہ کو دو حصہ مشہور کر رکھی ہین شمالی حصہ یعنے لاہور و رام نگر محاذی سی جانب شمال بنام ز دوڑب [?] مشہور ہے اور اوس سے دکھن طرف تا جھنگ سیالان نکہ کی باڑ مشہور ہے اور اسی دوآبہ مین دولا کی باڑ یعنے جنگل بعرض چالیس کوس و طول سوا سو (۱۲۵) کوس ہے۔

نام دوآبہ	نام دریا کہ جسکے مابین دوآبہ ہے	کیفیت
چجھ	چجھ	مابین جہلم و چناب ہے چناب سے چ اور جہلم سے جھ لیکر اس دوآبہ کا نام چجھ ہوا اور جہلم و گجرات اور شاہ پور بہیا نی و شاہی وال و پنڈ دادنخان و تحصیل کوٹ قادر ضلع جھنگ اسی دوآبہ میں ہے مسلمان بیشتر شاہ پور کے ضلع میں ہیں تخت ہزارہ ہندؤں کا گانوں ہے مسمی رانجہا عاشق مساۃ ہیر کا مولد اور موطن یہی ہے اور کان نمک بہبانی کے متصل ہے اس سبب سے لون میانی اسکو کہتے ہیں اور عوام میں اس دوآبہ کے دو حصہ مشہور ہیں شمالی حصہ گوجری اور دکہن طرف ڈنکہ کی بار مشہور ہے ؛
سندہ ساگر	سندہ و جہلم	دریای سندہ و جہلم کے مابین یہ ملک ہے اس میں بیابان و کوہ بہت ہیں رہتاس و راولپنڈی و نور پور و اچ و خوشاب مقامات مشہور ہیں سیچیش کا نو تعلقہ مارہی و پرگنہ اچ کنارہ

نام دو آبہ	نام دریا کہ جنکے مابین دو آبہ ہے	کیفیت
سندھ ساگر	سندھ و جہلم	دریاے جہلم اور ضلع لیہ و خان گڑھ و مظفر گڑھ اس دو آبہ مین ہے زمین سنگ آمیز ناہموار جابجا کوہ خشک کاہ ناپیدا گرمی بدرجہ غایت بیری و بکاین و فرانس کے درخت اکثر باغات میوہ دار کمتر مگر زراعت اسی زمین ناہموار اور سنگ آمیز مین اس قدر ہوتی ہے کہ اگر ایک دفعہ خویدنہ کا بیج بباعث بلندی کے گر پڑے فقط

اور مابین حد ضلع لیہ و جھنگ کے ایک تھل ریگستان کا کہ جسکا عرض (۱۴) کوس ہے اور طول ۱۲۵ سو کوس اور یہان دریا کے مابین کے علاقہ کو کچھی بولتے ہین۔

حال و نام پیشوایان سکہان

اگرچہ بہت تواریخون مین حال پیشوایان مذہب سکہان کا اور اونکی تصرف کا مفصل و مطول لکھا ہے مگر مین مختصر لکھتا ہون کہ جسکے دیکھنے سے ناظرین کو حال معلوم ہو سکہون کے مذہب کی بنیاد گورو نانک سے ہے نانک پسر کالو کھتری گوت بیدی موضع تلمندی راے بہوج علاقہ جالندھر

مین بابر شاہ کے وقت مین بیچ سمت ۱۵۲۶ کے پیدا ہوا چونکہ صاحب کمال تھا
اوسنے اپنی کرامات مسمی لہنا کہتری گوت تہن کو عطا کرکے اوسکا نام
انگد رکہا گورو انگد سے رشد امرداس کہتری گوت بہلہ کو پہونچا امرداس کا
داماد رام داس قوم کہتری گوت سوڈہی صاحب باطن وکشف ہوا اوسکی
اولاد سے پشت بہ پشت چہ گورو اور ہوسے اور سب کا نام اول سے
آخر تک بقید ولدیت وتاریخ وسال ولادت ووفات ومدت خلافت
ذیل مین ہے اور سوڈہی اپنے آپ کو اولاد لو پسر سیتا جی اور
بیدی اپنے آپ کو اولاد کس پسر ثانی سیتا رانی سری رام چندر
جی کے ظاہر کرتے ہین اور یہ ہر دو پسران سیتا جی دعا فقیر سے پیدا
ہوے تھے چنانچہ مشہور ہے کہ لو نی لاہور اور کس نے کسور بسایا فقط

نمبر شمار	نام گورو	نام باپ و مان کا	قوم و گوت	تعداد پسر	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدت خلافت	مدت عمر	جسکے عہد میں ہوئے
۱	نانک شاہ	کالو از بطن شترو	کھتری بیدی	سری چند و لکھمی چند	سمبت ۱۵۲۶ مطابق ۸۷۳ ہجری ۱۳ ماہ کاتک روز چہار شنبہ	سمبت ۱۵۹۶ مطابق ۹۴۶ ہجری	×	۷۰ برس ۵ ماہ ۷ یوم	بابر شاہ
۲	لہنا عرف گورو انگد	راموا از بطن راموں	کھتری تہن	×	۱۵ بیساکھ سمبت ۱۵۶۱ روز دو شنبہ مطابق ۹۱۰ ہجری	چیت سدی چوتھ سمبت ۱۶۰۹ مطابق ۹۵۹ ہجری	۱۲ برس ۶ ماہ ۹ یوم	۴۸ برس ۵ ماہ ۷ یوم	اسلام شاہ پسر شیر شاہ

۳	امرداس	بیجو از بطن لکھو	کھتری بہلہ	موہن و موہری	سمت ۱۵۹۶ بساکھ سدی چودس روز جمعہ [illegible]	بہادون سدی پورنماشی روز شنبہ سمت ۱۶۳۱	[illegible] برس ۵ شہر ۱۱ یوم	[illegible] برس	اکبر شاہ بادشاہ
۴	رامداس داماد امرداس	ہرداس ساکن لاہور از بطن دہنی [illegible]	کھتری سوڈہی	ارجن از دختر امرداس پرتہی از زوجہ مہادیو نامی	اسو کاتک سمت ۱۵۹۱ روز جمعہ مطابق سنہ ۹۴۱ ہجری	بہادون سدی پنچمی سمت ۱۶۳۸ مطابق سنہ ۹۸۹	[illegible] برس ۱۱ شہر ۱۸ یوم	[illegible] برس	〃
۵	ارجن	رامداس از بطن مسماۃ بی بی ہرس بہانی	〃	ہرگوبند	و بساکہ سمت ۱۶۲۰ تولد گردید سنہ ۹۸۹ ہجری	جیٹھ سدی چوتہ روز جمعہ سمت ۱۶۶۳ مطابق سنہ ۱۰۱۴ ہجری	[illegible] برس [illegible] شہر	[illegible] برس	

ل یعنی [illegible] مطابق سنہ [illegible] سمت [illegible] مطابق [illegible] [illegible]

نمبر شمار	نام گورو	نام باپ	قوم و گوت	تعداد پسر	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	مدت خلافت	مدت عمر	جب کے عہد میں ہوئے
۶	ہرگوبند	ارجن از بطن ماتا گنگا جی	کھتری سودھی	گوردتا، تیغ بہادر، [illegible] اٹل رائے، [illegible] سورج مل	۲۱ اساڑھ سمت ۱۶۵۲ روز دوشنبه	جیٹھ سدی [illegible] سمت ۱۶۹۵	۳۷ برس [illegible] ماہ ۷ یوم	۴۴ برس	×
۷	گورو ہر رائے	گوردتا از بطن ماتا [illegible]	"	ہرکشن و رام رائے [illegible]	۱۳ ماگھ سمت ۱۶۸۶ روز پنجشنبه	کاتک بدی نومی روز یکشنبه سمت ۱۷۱۸	۱۷ برس [illegible] ماہ ۱۲ یوم	۳۲ برس	
۸	ہرکشن	ہر رائے [illegible]		×	۹ ساون سمت ۱۷۱۳ روز چہارشنبه	جیٹھ سدی چودس سمت ۱۷۲۱ [illegible]	دو برس ۵ ماہ ۱۲ یوم	۸ برس	

[illegible]

۹	تیغ بہادر	ہرگوبند از بطن مساۃ نانکی	کھتری سوڈھی	گوبند سنگھ	۹ ماگہ سمت ۱۶۹۹ روز جمعہ وقت دو پاس شب گذشتہ	مگھر سدی پنچمی روز پنجشنبہ سمت ۱۷۳۲	[illegible] برس ۱۰ شہر ۲۱ یوم	[illegible] برس	
۱۰	گورو گوبند سنگھ	تیغ بہادر از بطن مساۃ گوجری	”	خالصہ جہجار سنگھ فتح سنگھ زورآور سنگھ اجیت سنگھ	۱۳ ماگہ روز یکشنبہ پاس شب گذشتہ سمت ۱۷۱۸	کاتک سدی پنچمی روز پنجشنبہ سمت ۱۷۶۵	[illegible] برس ۳ شہر ۱۱ یوم	[illegible] برس	

حال ہر ایک گورو کا کہ جس سے جو کام نمایان ہوے

گورونانک کا جنم تلونڈی شہر تلونڈی علاقہ شیخوپور مین ہوا اوسکا بیٹا سری چند مجذوب وضع
تھا اور اوداس رہتا تھا اوداسی فقیرون کا پنتھ اوس سے ہوا لباس
رنگا ہوا بھی پہننا اونکا سری چند کی وضع پر ہوا اور لہنا کہ جسکا نام انگد تھا گورونانک
سے اوسکو ارشاد ہوا رامداس نے تالاب امرتسر کی بنیاد ڈالی گورو ارجن نے اس
تالاب کو وسعت اور رونق دی کہ (۱۲۰) گز کا مکان تالاب کے بیچ مین ڈیرہ
بناکر ہرمندر نام رکھا اور گرنتھ کی کتاب بنائی اور ارجن مذکور ہاتہ سے چندو
کہتری اہلکار جہانگیر بادشاہ سے بعقوبت تمام مقام لاہور مین مارا گیا
ہرگوبند نے کلاہ کی پوشش موقوف کرکے پگڑی باندہنا شروع کیا اور
وضع سپاہیانہ اور ہتھیار باندہنا اختیار کیا فوج بہی جمع کی اور اپنے
باپ کا بدلا چندو مذکور بالا سے لیا اور ستھرا شاہی فقیر اسی کے وقت
مین ہے تمام ماکہو وال صاحب کمال ہوا کہ اوسنے بادشاہ کو معجزہ اور کرشمہ
دکہلاکر اپنے چیلہا ی و پنتھ کے واسطے فی دکان ایک فلوس ملنے کا حکم حاصل
کیا گورو ہر رای کو عالمگیر بادشاہ نے واسطے دریافت کرشمہ و معجزہ کے
بولایا وہ آپ نہ گیا اور رام رای اپنی کنیزک زادہ بیٹے کو بہیجدیا اوس نے بہت
کرشمہ اور معجزہ بادشاہ موصوف کو دکہلای کہ خلوچاہ پر کپڑا بچھا کے بیٹھا اور
جانور شکار شدہ کو زندہ کیا بادشاہ نے کوہستان دون مین لاکھ روپیہ کی

جاگیر اوسکو دی کہ اب وسکا ڈیرہ اوس وادان مین ہے ہرکشن سات برس
کی عمر مین اسی رام راہی کی حسد سی عالمگیر بادشاہ نے طلب کیا اور اوس بسبب
بادشاہ کو مسلمان سمجھکر ملاقات نہ کی اور چیچک کی بیماری مین بمقام دہلی
بعمر ہفت سال مرگیا کہ اس مذہب والی رام راہی پر طعن کرتے ہین اور تیغ بہادر
کو بھی عالمگیر نے طلب کیا مگر راجہ جے سنگہ سوائی نے اوسکو اپنی حفاظت مین رکھا
ایک شمشیر اور سپر اور خلعت گورو تیغ بہادر نے بطور تبرک جے سنگہ سوائی کو دیا
کہ وہ اب تک راجہ جیپور کے خاندان مین ہے اور اس تیغ بہادر نے بنارس مین
مکان وہرم سالہ اور پٹنہ اور ڈہاکہ مین عمارت بنائی کہ اوسکو پرستش گاہ سکہان
سمجھتی ہین اور بادشاہ نے جب معجزہ چاہا اوس نے کہا کہ یہ کرشمہ ہے کہ ہمارے
سر پر تلوار مارو اثر نہین کریگی جب تلوار بحکم بادشاہ اوسکے سر پر
لگائی سر جدا ہو گیا ایک رقعہ نوشتہ اوسکے گلے سے نکلا اوسمین یہ لکہا تہا
کہ بندہ خدا سر خود بداد و سر خود بداد گورو گوبند سنگہ کا جنم پٹنہ مین ہوا
اوسنے سکہ کا پنتہ بطور جدید چلایا زنار کہ کہتری پہنتے تہے توڑ ڈالا اور
اوسترا بدن کو لگانے سی یعنی موتراشی منع کیا اور لباس نیلگون و زیور آہن
اور بال تمام سر پر رکہنا شمشیر و کارد و چکر و کمان وغیرہ سلاح اختیار کیا عوض
سلام فتح واہگورو فتح واہ گورو جی کی مقرر کیا پہلے نانک کا نام ہر اک کی زبان پر تہا اسنی
شبد و کال پڑہنا شروع کیا اور اپنا نام گورو گوبند سنگہ خالصہ رکہا اور اول

پانچ آدمی سکھ یعنے چیلے کئے اور پوہل کا طریق شامل ہونے والون یعنے سکھان
کے لیے اسطرح نئی طرز پر جاری کیا کہ پانی مین اپنا پیر کا انگوٹھا دہو کر
اور بتاشہ گور شیرینی اوسمین کارد سے ملاکر اور پانچ سوئیہ دوہرہ تہدی بہاکا
مین تصنیف اپنی پڑہ کر وہ شربت سب حاضرین کو پلانا اور اوس آدمی کو
کہ سکھ کرین سب کا جوٹھا پلادین اوس شربت کو امرت بولتے ہین
چنانچہ سکھ کرنے کا رسم اب تک اسی طرح جاری ہے اور جیسا مسلمانون مین
پانچ وقت نماز جاری ہے اوسنے چھ چوکی عبادت سبد خوانی کی مقرر کی

۱ قبل طلوع آفتاب چوکی آسا	۲ چار گھڑی دن چڑھے چوکی رام کلی
۳ ڈیڑھ پہر دن چڑھے چوکی بلاول	۴ وقت دوپہر کے چوکی سارنگ
۵ وقت شام کے چوکی رہراس	۶ پہر رات گئی چوکی کانھڑی کی

اور سرخ پوشاک رنگ گل معصفر کا پہننا اور ون کو سرمہ آنکھ مین ڈالنا اور
تنباکو کا استعمال ور استرا بدن کو لگانا منع کیا اور ہر قوم وہر ذات کا آدمی
سوا مسلمان اس مذہب مین شامل ہوتا ہے چنانچہ بھنگی بھی پوہل لیتے ہین
اور وہ رنگریٹے سکھ یا مذہبی سکھ کہلاتے ہین اور اس گورو کو بہت فساد اور
جنگ صوبہ داران اورنگزیب عالمگیر بادشاہ سے رہا چنانچہ دو پسر اسکے
اجیت سنگہ و فتح سنگہ شیر خوار زندہ سرہند مین زیر دیوار مسارہ کے تعمیر کرائی گئی
اور دو پسر اسکے زورآور سنگہ بعمر اٹھارہ برس اور جہجار سنگہ بعمر (۱۴) برس

بمقام چمکور لڑائی میں ترکان میں مارے گئے اونکو شہید کہتے ہین اور جو کوئی
سردار وہان جاتا ہے اچھا ہتھیار چڑھاتا ثواب سمجھتا ہے چنانچہ اونکی قبر پر
کہ اوسکو منجی بولتے ہین بہت ہتھیار عمدہ شمشیر و کٹار و پیش قبض اور کھانڈا
اور ڈھال اور چکر رکھے ہوئے ہین اور کوئی بیٹا گورو گوبند کے نہین تھا وہ لاولد
رہا مگر پیچھے بھی اوسکی بہت ہین کہ (جو سوڈھی واجب التعظیم سکھان ہین) اور مشہور
ہے کہ اس گورو گوبند سنگھ نے نینا دیوی کہ متصل ماکھووال ہے بہت
برہمنان و پنڈتان سے پوجا اور ہوم کراکی دیوی کو راضی کیا اور جب
دیوی ہوم سے مع شمشیر نمودار ہوئی اس گوبند کے ہاتھ مین تلوار دی یہ
اوسکی تجلی کی تاب نہ لاسکا بیہوش ہوکر گر پڑا اور دیوی غائب ہوئی اور یہ
گورو گوبند سنگھ مثل مردہ کے کہ جسکو مورچھا بولتے ہین ہو گیا برہمنوں
نے اسکا اچھا ہونا اس شرط پر تجویز کیا کہ ہوم مین دیوی کی نذر کسی کا
سر چڑھایا جاوے وہ مالک راج ہے چنانچہ برہمنان نے زوجہ گورو گوبند سنگھ
کو کہا کہ تو اپنے پسران کی سر دیوے تو تیرا خاوند اچھا ہو اوس نے قبول نہ کیا
جاٹان سکھ یعنی چیلے گورو گوبند سنگھ نے اپنا سر دینا قبول کیا کہ اونکی سر چڑھایا گیا گھو
اور گورو گوبند سنگھ اچھا ہو گیا اور آواز غیب سے ہوئی کہ اولاد جاٹان سکھان
کو راج نصیب ہوگا کہ جنہنے اپنی سر کو ہوم مین دیا ہے تب سے بہت جاٹان سکھ
ہوئے اور گورو گوبند نے اپنی بی بی کو بد دعا دی کہ تیرے سے یہ پسر ترکان کے

ہاتہ سی ماری جاوین گے اور بہت قسم کے فقیر اِس مذہب مین فرقہ ہا ے علٰحدہ علٰحدہ ہو گئے کہ اونکی تفصیل مختصراً ذیل مین درج ہے ۔

گرہستی گرہستہ پن بہتیرے ہین یہ سکہ کہلاتے ہین پاہول کہانڈی کی لیتے ہین	ننگ شمشیر برہنہ کتف پر رکہتے ہین اونکو اکالی کہتے ہین تو ڑا اور چکر سر پر رکہتے ہین
سکہان پاہولیہ جو ہتہیار باندہتے ہین شمشیر دہاری ہوتے ہین	رام رییہ یعنی رام رای سی پہتہ ہوا کلاہ رکہتی ہین اور وہ پوہل رام رای کی لیتے ہین
فتح درشنی بندہ کی سکہ ہین چرن کی پوہل نہین لیتے فقط گورو کو مانتے ہین	منّہ کی سکہ پاہول نہین لیتے گورو کو مانتے ہین
نرملہ شغل بید خوانی کا کرتے ہین ہتہیار نہین باندہتے پوہل کہانڈی کی لیتے ہین	مونہ رلیش بروت کی اطلاع کرتے ہین اور پاہول نہین لیتے اور بال مونڈاتے ہین
ستہرے پاہول نہین لیتے	اوداسی فقیر چرنون کی پاہول لیتے ہین اول جب فقیر کرتے ہین سر مونڈاتی ہین بعد پاہول کی نہین مونڈاتے ہین فقط

اور بیدی اولاد گورو نانک اور سوڈہی اولاد یک جدی گورو گوبند سنگہ مین ہین اونکو صاحبزادہ بولتے ہین اور تین قسم کی بابا اور بہی ہین ایک تہنی اولاد انگد اور بہلہ اولاد امرداس اور تیسرے جیور مشہور ہین اور اونکی یہ روایت ہے کہ ایک سکہ دریا مین ڈوب کر مرگیا تہا گورو نے ہاتہ لگا کر اوسکو

زندہ کیا اوسکی اولاد چہوڑ مشہور ہے چنانچہ جلراون مین وسوندہ سنگہ
چہوڑ مشہور ہے بعد گورو گوبند کی بندہ نامی مشہور ہوا کہ سب سکہان
نے جانا کہ گورو گوبند سنگہ پہر اور قالب مین زندہ ہوا یہ بہادر شاہ بادشاہ کے
وقت مین تہا اوس نے فتح درشنی اپنا مذہب چلایا کہ بجای فتح واہ گورو جی کے
فتح درشنی کہتے ہین اور یہ بندہ صوبہ سرہند سے لڑا اور پسران گورو گوبند کے
استخوان مینارہ سرہند سے نکال کر اوسنے جلائی اور اوس وقت سے
سکہان سرہند کی خشت کو لیکر ستلج اور جمنا مین ڈالنا ثواب جانتا ہین
اور سکہان گروہ گروہ پہیل گئے فقط پہر بعد اوسکے کوئی اور گورو اپنے
مذہب مین نہین ہوا اور گورمکہی علم اس مذہب مین پڑہنا ثواب ہے
اور اس گورمکہی علم کے حرف ناگری شاستری حرفون سے قریب
مطابق ہین فقط

بیان اس بات کا کہ سکہ اور سنگہ اور مونہ مین کیا فرق ہے

گورو گوبند سنگہ سے پہلے جو پیشوا ہوئے اونکے مرید سکہ کہلاتے ہین اور گورو گوبند کے
مرید سپاہی اور جنگ کرنے والے ہوئے سنگہ اونکی اصطلاح ہوئی کہ ہندی
مین سنگہ شیر کو کہتے ہین اور جو تفاوت اونمین ہے شرح ذیل سے معلوم
ہوگا اور مونہ وہ ہے کہ اعتقاد گورو کا رکہے مگر سر پر بال نہین رکہتا اور
پوہل نہین لیتا

سیہ تھا

سکہ بال سر پر رکہتے گورو کو مانتے ہین لیکن اپنی اصلی ذات کا دہرم رکہتے ہین اور چرن کی پوہل لیتے ہین کہ انگو ٹہا شربت مین دہو کر پلاتے ہین۔

سنگہ کہانڈی کی پوہل لیتے ہین سر پر بال اور گلے مین ڈورہ جینو رکہتے ہین سب کچہ کہاتے ہین وہ کیس دہاڑی سنگہ کہلاتے ہین اور گر وہ سکہون مین جو ننگی اور شودرہ پشت ہو جاوین اونکو بوہ بہی بولتے ہین

جو ہندو کہ اصلی دہرم ہندو دہرہی تہ بال سر پر رکہی پہ پوہل سے اور بال مونڈوا ئی مگر گورو کو مانتے ہین یہ سہج دہاری سکہ کہلاتے ہین۔

نام مقام پرستشگاہ سکہان

نمبر	نام گورو	نام مقام تیرتھ	کیفیت
١	نانک	سدہ متا	قصبہ متا غیر کلپتر سے دکہن کی طرف واقع ہے۔
٢	״ نا	نانک ڈیرہ	دریاے راوی کے کنارہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ مین یہہ اچھی آبادی ہے بہت قوم بیدی اولاد گورو نانک کے آباد ہین اور دولت مند ہین۔
٣	״	نانک متا	پورب مین پیلے بہیت کے متصل کہ گورو نانک سے اور سدہون سے اس مقام پر متا یعنی بحث کرامات ہوئی بطرف مشرق دس کوس کے فاصلہ پر ہے کہ گورو نانک نے اور سادہو سے بحث متا کیا گودا وری

کیفیت	نام مقام متبرک	نام گورو	نمبر
گنگا کے کنارہ پیپل کے درخت پر پنجہ لگایا جو پتہ اتبک نکلتا ہے پنجہ کا نشان اوسپر ہوتا ہے۔	نانک متا	نانک	۳
گورو نانک کی جگہ ہے حسن ابدال ضلع راولپنڈی مین مشہور ہے کہ کسی مسلمان نے ٹیلہ پر سے پتھر چھوڑا گورو نانک نے اوسکو ہاتھ سے تہانبا اوس پتھر پر پنجہ کا نشان ہو گیا کہ وہ اتبک ہے۔	پنجہ صاحب	"	۴
"	کھنڈور	انگد	۵
گورو ارجن کی جگہ ہے وہان گورو رہتا تھا اور مکان بنا ہوا ہے اور ندی بیاسا کے قریب ہے۔	سری ہرگوبندپور ضلع گورداسپورہ	ارجن	۶
امرتسر سے آٹھ کوس جانب شرق وہان ایک مندر سکہان کا ہے اور اوسکے متصل ایک تالاب پختہ سنجرین ہے۔	ترن تارن	امرداس	۷
بیاسا ندی کے متصل ہے۔	گوبندوال	"	۸
تیرتھ ہر مندر گورو رامداس کی جگہ ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت مین بہت اچھا مکان بنایا گیا۔	امرتسر مع دربار جی	رامداس	۹

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۱۰	ارجن	کرتارپور	گرو ارجن سے اوسکی بنیاد ہوئی ساد ہو سنگہ نے اوسکو رونق دی ایک مندر بڑا اونچا اس شہر مین بنا ہوا پانچ درجہ کا ہے اور شہر کرتارپور ضلع جالندھر مین ہے کہ اس مندر کی نقیوس ہمنی کھینچ کر ضلع جالندھر مین قائم کی ہے
۱۱	ہرگوبند	گوروسر	بہراج کے متصل مالوہ ضلع فیروزپور دوآبہ جمنا وستلج مین ہے ۔
۱۲	باباگورودتا	کرت پور علاقہ چند ہری ضلع ہوشیارپور	باباگورودتا کی جگہ ہے پہاڑ کے اوپر گوردوارہ بنا ہوا ہے تین سو پیڑہی نیچے ہین اوس پر چڑہ کر جاتے ہین اور راجہ روپڑ نے بہی چند مکان باؤڑی وغیرہ بنائی ہین ۔
۱۳	ہررامی	قصبہ تہانیسر	گوردوارہ ہے ۔
۱۴	گورورام راے	ڈیرہ دون	ڈیرہ دون مین ڈیرہ ہے اور وہان ہرسال پہاگ کی دن جھنڈا چڑہتا ہے اور بہت بڑا میلہ ہوتا ہے مکانات اچھی بنے ہوئے ہین اور مہنت کی جاگیر اچھی ہے ۔

نمبر	نام گورو	نام مقام ستھان	کیفیت
۱۵	تیغ بہادر	دہلی رکاب گنج	تین مکان یہان ہین ایک رکاب گنج اوس مین گوردوارہ ہے دوسرا ڈیرہ کہ تیغ بہادر نے اپنا سر کٹوایا اور تیسرا ڈیرہ بھائی ہرکشن کا۔
۱۶		بنی بدر متصل لاڈوہ	گوردوارہ گورو تیغ بہادر کی جاگیر ہے۔
۱۷	؍؍	قصبہ تھانیسر	یہان تیرتہ پر گوردوارہ ہے۔
۱۸	؍؍	پوما علاقہ کیتھل	گرنتہ صاحب کے مکانات ہین اور گورو تیغ بہادر کی جگہ ہے۔
۱۹	؍؍	پٹنہ شہر معروف	تیغ بہادر کی جگہ ہے اور گورو گوبند سنگہ کی پیدایش اسی مقام مین ہوئی۔
۲۰	گوبند سنگہ	لوکا صاحب	موضع لوکا علاقہ نراین گڑہ ضلع انبالہ مین ڈیرہ ہے فقیر سکھان رہتے ہین۔
۲۱	؍؍	مکتسر ضلع فیروزپور	مہراج کے قریب مالوہ کے ملک مین قوم براڑون مین ہے۔
۲۲	؍؍	بونگہ صاحب جوار امرتسر	گوبند سنگہ نے ترکان کے ساتہ یہان جنگ کیا تہا۔
۲۳	؍؍	دمدمہ صاحب	مالوہ مین تلونڈی سابو کی راج پٹیالہ مین ہے۔

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۲۴	گوبند سنگه	سرہند	گوردوارہ ہی کہ پسران گورو گوبند سنگه کو دیوار مین زندہ چنوا دیا تھا اوسکی پرستش کرتے ہین۔
۲۵	″	کھاکھون متصل انجن ضلع جالندہر	یہان گوردوارہ ہی اور ہولی کے ایام مین میلہ ہوتا ہی اور گورو کا ڈیرہ بنا ہوا ہے۔
۲۶	″	گنیش گڑہ علاقہ چہند ڈری	گوردوارہ ہے۔
۲۷	″	گوپال موچین	متصل بلاسپور علاقہ ساڈہورہ ضلع انبالہ مین ہے یہان گورو گوبند نے پگڑیان سکھون کی تبدیل ہوئین یہان گوردوارہ ہی اور جھنڈا بھی ہے اور سکھان یہان آکر دیگ کرتے ہین اور سنگه وساد وہان کو کہلاتے ہین فقط
۲۸	″	لکھنور صاحب	گورو گوبند سنگه لڑکپن مین اطفال کے ساتھ بازی کرتا تھا انبالہ سے چار کوس تہرہ وہ موضع موٹھری علاقہ انبالہ کے متصل ہے میلہ دیوالی و دسہرہ کو ہوتا ہے
۲۹	″	اچپل نگر	مدہیر شہر مین گوردوارہ ہے اور دکن مین واقع ہی گورو گوبند سنگه وہان جاکر رہا اور وہان ہی مرا۔

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۳۰	گوبند سنگھ	جنڈ صاحب	بیڑ گورو متصل چمکور ضلع انبالہ ایک درخت جانڈ کا ہے اوسکے سایہ مین گورو گوبند سنگھ نے ارام پایا تھا اوسکو بھی سب سنگھ مانتے ہین ۔
۳۱	"	چمکور	ایک گوردوارہ ہے وہان پسران گورو گوبند سنگھ کی چھتری یعنی منجی سے بہت ہتھیار عمدہ وہان چڑھائے جاتے ہین اور سرداران سنگھ پوریہ نے اکثر مکان بنائے یہان پسران گورو گوبند سنگھ کے قتل ہوئے تھے ۔
۳۲	"	پانوٹا صاحب	گورو گوبند سنگھ نے اپنی طفولیت کے پانوٹے اس جگہہ کھولی تھی اور یہان راجہ پہاری سے جنگ کیا برلب دریا جمن کلیسر رام پور منڈی واقع کوہستان ضلع انبالہ قریب موضع خضرآباد واقع ہے ۔
۳۳	"	دہستان صاحب	علاقہ پہاڑ مین ہے گوردوارہ وہان ہی جب انچل نگر دکہن کو گئے ہین یہان ڈیرہ گورو گوبند سنگھ کا بنا ہوا ہی وہ پرستش کی جگہ سکھونکا [illegible]

نمبر	نام گورو	نام مقام پرستش	کیفیت
۲۴	گوبند سنگھ	نندپور ماکھووال	چندیری ضلع ہوشیارپور کے علاقہ مین ہے سوڈھیان کی بنیاد ریاست وطن یہی ہے گورو گوبند سنگھ یہان رہا ہوا اور ہرسال پھاگن مین بڑا میلہ سکھان کا ہوتا ہے۔
۲۵	"	نینا دیوی	نندپور سی آٹھ کوس پرہے یہان گورو گوبند سنگھ نے دیوی کو اپنے سے راضی کیا اور سٹ پایا
۲۶	"	اونا صاحب	یہ دوآبہ جالندھر مین ہے کہ وہان صاحب سنگھ بیدی نامور ہوا سب سکھ اوسکے معتقد تھے اور اس اونہ مین ریاست اصل صاحب سنگھ کی تھی چنانچہ اوسکا بیٹا بکرم سنگھ نے صاحبان عالیشان سے مقابلہ و سرکشی کرکے اپنی ریاست کو غارت کیا فقط

باب دوم — حال تسلط سکھان و غلبہ و تبدیل سلطنت رنجیت سنگھ و آمد عمل انگریزی یعنی حال صوبہ داران و حاکمان بادشاہی فرمانروایان ہی زمین ملک پنجاب زمانہ دورش احمد شاہ درانی والی کابل خروج و تصرف گروہ سکھان کا پنجاب مین

جملہ کتب تواریخ خصوصاً تواریخ غلام محی الدین عرف بوٹے شاہ سے مشرح دربارہ پنجاب
انبالہ سے ظاہر ہے کہ جب محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ آخیر ہو پہنچا اور آثار ضعف و
تنزل سلطنت شاہ دہلی ظاہر ہونے لگے معین الملک عرف میر منو صوبہ دار لاہور فوت آمد
سنہ ۱۱۶۰ھ دفعہ چہارم احمد شاہ درانی والی ملک کابل وغیرہ بسبب تغیر پدر خود از
منصب وزارت و بحالی ابو المظفر شاہ جہان بمنصب وزارت و عدم معاونت شاہ دہلی
سے بدگمان ہوکر احمد شاہ درانی سے آ گیا اطاعت و اتباع اوسکی قبول کی ور
احمد شاہ نے یہ امر غنیمت سمجھکر اوسکو تسلی دی کہ تمکو ہماری طرف سے حکومت لاہور
استقلالاً تفویض ہے تا حین حیات تمہارے تمسے مزاحمت نہین ہوگی معین الملک
بلا دغدغہ لاہور مین رہا مگر حسب طریقہ سرداران ہند اوسکو رعایا و ملک سے بیخبری
رہی اور خواب خور و شغل شکار پر متوجہ رہا رشتہ انتظام ایالت و ضابطہ حکومت
و سیاست باعث بیخبری ہاتھ سے جاتا رہا ملک پنجاب مین بہت سکھ گروہا گروہ
ہوگئے اور ہر طرف سے اونہون نے سر نکالا اور غارت گری شروع کی بعد چندی
معین الملک اسپ سے گرکے سنہ ۱۱۶۱ یکبارگی بیت مین مرگیا اوسکے کوئی بیٹا نہ رہا تھا
بادشاہ دہلی کے کارخانہ مین سستی اور ضعیفی آگئی یہ ملک پنجاب بلے والی
خاوند ہوگیا مابین امرای پنجاب مثل مومن خان و لکھپت رای و ادینہ بیگ خان
صورت علاوہ نفاق مفقود ہ. آثار عناد و نفاق موجود ہوئے ادینہ بیگ خان
آدمی دانا تھا چندی ریاست پنجاب اوسکو نصیب ہوئی لیکن اوسکی وقت مین

تہہ ایک زمیندار پنجاب اوس وقت وردِ صاحب نوج ہو گئے چنانچہ دوآبہ لبست یعنی جالندہر مین راجپوتان تلون و پہگواڑہ و کپورتہلہ و افغانان علاقہ بہور وغیرہ وو دوآبہ باری مین فقیران ہند و گور داسپورہ و چند نالہ و زمینداران ریدہ ناشل مرسنگہ و کریم جنید پرگنہ بٹالہ و افغانان قصور و دوآبہ چناب مین زمینداران ماجہہ وہ دوابہ تہیہ مین زمینداران وہ پیچ سنے قلعہ بنا لئے او بیسند ساگر مین ککران ولوا: وغیرہ صاحب ملک و نوج ہو گئی دفعہ ششم احمد شاہ آیا بخوف جلادت و صولت شاہ مذکور اونہ بیگ خان بہاگ گیا و سکہاں و راجہا ئی کوہستان بہی مخفی ہو گئے احمد شاہ نے تیمور شاہ اپنے بیٹے کو بریاست لاہور نامزد کیا پہر اونہ بیگ خان نے اپنا تصرف دوابہ جالندہر پر کر لیا سکہون نے اوسکے عہد مین لیاقت تمرد غارت گری شروع کی اونہ بیگ خان نے مرہٹون کو بوعدہ دینے لاکہ روپیہ کوچ اور خفت ہزار روپیہ مقام کی بولایا تیمور شاہ پسر احمد شاہ نے بلحاظ اس شور و ولولہ و فتنہ و غلغلہ کے کابل کو مراجعت کی مرہٹون نے آکر بلا مزاحم و مانع اس ملک کو لوٹا اور تا اٹک کہین نہ رکی احمد شاہ داخل پشاور ہوا مرہٹی خبر سنکر ہٹ گئی سب لاہور مین و دکہن کو چلے گئے اور جنکو وغیرہ مرہٹہ نواح کرنال - پانی پت مین تہی احمد شاہ کرنال تک آیا سرداران مسلمان مثل نجیب الدولہ و حافظ رحمت خان و شجاع الدولہ وغیرہ اوس سے مل گئے اور مرہٹون کو شکست دی احمد شاہ نے تطبیع کرنے ہندوستان مین مصروف ہوا پنجاب پہر بہی خالی رہا

سکھان نے جنگلون سے سر نکالا اور غلامان بادشاہ مذکور کہ لاہور مین رہے تہے
انتظام و انسداد نکر سکے سکھان نے شہرہای پنجاب مثل کلانور و جالندہر و لاہور
کو جلا دیا اور لوٹ لیا اور غلامان شاہی کی فوج نے ارادہ واپسی کابل کا کیا
اور لشکر بادشاہی مین نفاق ہوگیا بادشاہ مذکور بسبب قلت عساکر کے لشکر واپس
کابل ہوا سکھان نے نفاق لشکر کا دریافت کرکے ہر طرف تغلب شروع کیا پھر
روہیلہ پنجاب پر چڑھ آے اور نہ بیگ خان اون پر فتحیاب ہوا اور سکھان
کی غارتگری کو بھی بند کرنا چاہا مگر نامبردہ نصف شب کو بیرون شہر بٹالہ
متصل مدرسہ رام راے دیو کے ۱۱۷۱ ہجری مین مرگیا اوسکی نعش خانپور دوآبہ
جالندہر مین حسب وصیت اوسکے مدفون ہوئی ملک پنجاب پھر لاوارث رہ گیا
سکھان نے ہر ایک طرف سے پنجاب مین دست تغلب دراز کیا اور ایک گروہ
سکھان کا ستلج و جمنا کے دوآبہ مین اوتر پڑا اور اوسکو ساتھ اوس دوآبہ کے آدمی
متفق ہوکر ساٹھ ستر ہزار آدمی جمع ہوگیا بادلی سرہند مین لوٹ شروع ہوگئی احمد شاہ
نے خبر سنکر پھر بجانب پنجاب عود کیا سکھان نواحی لاہور سے بھاگ گئے بعد چند روز
احمد شاہ نے بادلی سرہند مین مع بارہ ہزار سوار غلامان کے نواحی مالیر کوٹلہ کے سکھان
کو گھیر کر قریب سترہ ہزار و بقول بعضی چالیس ہزار آدمی قتل کیا پھر احمد شاہ
لاہور کو واپس گیا بحالت قیام لاہور کے نذرانا سنگہ رندہاوہ والد مرزا یوسف محمد
و راے ابراہیم کپورتہلہ والا و آلا سنگہ والی پٹیالہ و کہمنڈ چند کنوچ و راجہ کوہستان جموں نے

وغیرہ حاضر ہوے آلا سنگہ پٹیالہ والہ کو بخطاب راجگی بعطاے خلعت ممتاز کیا کہ وہ
خلعت اس خاندان پٹیالہ مین متبرک سمجہا جاتا ہی ہر بادشاہ بقدر مقدور الامکان
تسلط کیا مگر ہجوم سکہان کم نہوا اور قلع و قمع اونکا کلیۃً نہ ہو سکا شاہ مذکور بعد
تفویض ریاست لاہور بہ مسمی خواجہ عبد الباقی واپس کابل ہوا خواجہ مذکور سیاست
سے عاری اور سلاح جرأت و شجاعت سے خالی تہا سکہان روز بروز زور
پکڑ گئے سوبہے سنگہ و جہا سنگہ رام گڑہیہ سری ہرگوبند پور والا گلاب پورو گوجر سنگہ چڑت سنگہ
نے نواحی امین آباد پہ تصرف کرکے خواجہ عبد الباقی سے لڑتے رہے سمت ۱۸۱۹ مین لشکر عبد الباقی
ایک شبخون سخت مارا اور سمت ۱۸۲۰ مین این روی ستلج مین زین خان حاکم سرہند
کو مار ڈالا اور افغانان مالیر کوٹلہ و راے کوٹ لڑ کر سکہان سے زیچ رہے تصرف سکہان
اکثر علاقہ پنجاب پر ہوگیا سمت ۱۸۲۱ مین احمد شاہ درانی دفعہ ہفتم ہندوستان مین
آیا اور چند ناتک نواحی کوہستان پورہ دوابہ باری مین پہونچا اور پنجاب کا حاکم اپنی
غلام کو سمی عرف پیر شاہ کو کیا بعد ایک ماہ ولایت کو واپس گیا بعد یکسال پہر سکہان
جوق جوق ہر طرف سے نمایان ہوے اور ہجوم مجتمع ہوکے فی الجملہ ملک پہ تصرف کرلیا
احمد شاہ پہر پنجاب مین آیا چند ماہ اقامت کرکے از انجا کہ اجتماع و تصرف سکہان
یوماً فیوماً در تزاید و آناً فاناً در تضاعف تہا لشکر شاہ کو سکہان سے لاشی سمجہا
اور کچہ ہیبت لشکر شاہ اونکو نہ آئی بلکہ بارہا حملہ ہاے لشکر شاہ پہ دست بردی کی
پہر بادشاہ آزردہ ہوکر کابل کو چلا گیا سکہان نے باطمینان تمام ملک پنجاب پر کنارہ

جمنا سی تا سندھ اپنا تصرف کر لیا بعد دو سال کہ احمد شاہ بار ہشتم سنہ ۱۷۶۸ء مین پھر آیا
اوس ملک کو اپنے سی بیگانہ سمجھکر تاخت و تاراج کرکے ہر شہر سی تاوان لیتا ہوا
حدود انبالہ تک معاودت کیا لاہور مین ایک شخص ہندو کھتری چھوڑ کر آپ ولایت
کو چلا گیا اور پھر نہ آیا اب یہان سکھان کی حکومت جابجا مستقل ہوگئی اور
کابل والون کو سکھان نے لاہور سی نکالدیا سنہ ۱۷۷۳ء مین احمد شاہ والی کابل مر گیا
سکھان خار دشمن سی مطمئن ہوگئی اور اپنی اپنی مثلین باندھ لی اور سرداران
اپنی اپنے گروہ کی مستقل مقرر ہوگئے اور بارہ مثلین سکھون کی حسب ذیل مقرر ہوئی

بھنگیان   رام گڑھ   کنہیا   نکیا   آہلووالیہ   ڈلیوالیہ   نشانوالہ
فیض اللہ پوریہ   کروڑا سنگھ   شہید و نہنگ   کلسیہ   سکر چکیان

منجملہ انکی مثل نکیا و سکرچکیان زیادہ تر پنجاب مین تہی اور باقی نو مثل دو آبہ
ستلج یعنی مابین ملک جمنا و ستلج کے پہیل گئی کہ اونکا حال مفصل حالات اینر روے
ستلج مین منشی تلسی رام ہمارے بہائی نے لکہا ہے و مثل سکرچکیان سردار چرت سنگھ
مورث رنجیت سنگھ کا تہا مہاراجہ رنجیت سنگھ بہت صاحب اقبال ہوا کہ سکھان
و دیگر مثلہای کو پنجاب سی خارج او مغلوب کرکے اپنی ایک سلطنت تمام پنجاب مین
قائم کردی اور بہت سرداران و دیگر اقوام کو اپنے تحت مین کر لیا کہ رنجیت سنگھ
کی سلطنت کا حال مفصل آیندہ ہے —

حال سلطنت خاندان رنجیت سنگھ از ابتدای تا اختتام و تصرف سرکار انگریزی

سید منو صوبہ دار لاہور کے وقت مین رنجیت سنگھ کی مورث پہلی مانند ایک
زمیندار پنچایتی دار غریب تہی چرت سنگھ جد رنجیت سنگھ نے ٹھیکہ داری سے
کچھ سرمایہ شدہ بہم پہونچایا اور پھر بسبب انتقال ہو جانے میر منو و
ضعف سلطنت کے خراج دینا موقوف کیا اور صاحب جمعیت ہو گیا مہا سنگھ
رنجیت سنگھ کا باپ سردار ہوا اوسنے زیادہ طاقت بہم پہونچائی اور اکثر سکھان
کو اپنے تابع کیا یہ رنجیت سنگھ ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا اور یک چشم تھا ۱۷۹۶ء
سے اوسنے اپنا اختیار ملکی جاری کیا جبکہ اوسکی عمر سترہ برس کی ہوئی
اوسکی ترقی روز بروز ہوتی گئی بنظر ترقی اقبال وازدیاد حشمت و جلال
یہ سردار یعنی رنجیت سنگھ عقیل و فہیم تھا کہ تصرف مملکت مین تدبیر بالتسخیر
ولایت مین فکر نافذ اوسکو حاصل تھا اولاً زمان شاہ بادشاہ کابل سے
اوسنے سند لاہور سے حاصل کرکے اول صوبہ لاہور کے سکھون کو اپنے تابع کیا
اور ۱۸۰۲ء مین کھڑک سنگھ اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور ۱۸۰۴ء مین تمام سرداران
طرف دریای ستلج و انکے کو زیر کیا مظفر خان حاکم ملتان سے نذرین و تحفہ لیے
شروع ۱۸۰۵ء مین وسطی اشنان گنگاجی کے ہردوار کو گیا ۱۸۰۶ء
کو سردار جھنگ سے خراج لیا اور اسی سال مین جسونت راؤ ہلکر اور نواب میر خان

لوٹنگ والہ اس ملک مین آیا اور لارڈ لیک صاحب اونکی تعاقب مین پہونچے
اور اونکی فتنہ کو فرو کیا اور دسمبر مین صلح نامہ بشرایط المختصر ساتہ سرکار انگریزی
ہوا اور ایک عہدنامہ منضبوط اپریل ۲۵ سنہ ۱۸۰۹ء مین اس مضمون سی مابین سرکار
انگریزی اور رنجیت سنگہ تحریر ہوا کہ دریای ستلج حد مقرر ہے سنہ ۱۸۱۰ مین
شاہ شجاع الملک والی کابل لاہور مین آیا رنجیت سنگہ سی اور مظفر خان صوبہ دار
ملتان سی تین لاکہ روپیہ طلب پر سخت لڑائی ہوئی اور چہوٹی چہوٹی سرداروں کو
دبا لیا سنہ ۱۸۱۱ء مین عمدہ انگریزی گاڑی لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند نے بطور
تحفہ بہیجی آخر سنہ ۱۸۱۱ء مین مثل فیض اللہ پوریہ یعنی سکہان سنگہ پوریان کو
دوآبہ جالندہر سی تباہ کرکے خارج کیا اور سردار جودہ سنگہ کلسیہ سی بالکل ملک
پنجاب مین چہین لیا سنہ ۱۸۱۲ء مین اپنی بیٹا کہڑک سنگہ کی شادی اس دہوم دہام
سی کی کہ زر و نقد و بلا حساب خلعت فاخرہ بلا تعداد ہر صغیر و کبیر و امیر و فقیر کو
حسب منزلت و قدر لیاقت عطا کئی مارچ سنہ ۱۸۱۳ء مین کشمیر پر فوج کشی کری
اور اوسی سال مین جواہر کوہ نور کو شجاع الملک نبیرہ احمد شاہ والی کابل سے
لیا کہ یہ جواہر کوہ نور بوزن (۵ تولہ ۴ ماشہ) کا کہا جاتا ہے اوس جواہر کو
ہندوان بازوی بہوری سر افسر فوج پانڈوان کا اور نکلنا اوسکا عہد راجہ یتہہ
مین چاہ موضع نرکا تاری علاقہ تہا تیسر سے اور ہاتہ آنا اوسکا مغلون کو بیان
کرتے ہین مگر ظاہر ہی کہ نادر شاہ اوسکو لوٹ دہلی مین سے لے گیا تہا اور بعد مرنے

نادر شاہ کے احمد شاہ درانی کے ہاتھ آیا اور پھر رنجیت سنگھ کو ملا اور زبان زد
عوام ہے کہ رنجیت سنگھ نے شجاع الملک سے پوچھا کہ اسکے قیمت کیا ہوگی
شجاع الملک نے جواب دیا کہ اسکی قیمت جوتی ہے یعنی جسنے لیا جوتی کے زور
سے اور اسی رنجیت سنگھ نے دنیا سے اٹک کو پایاب عبور کیا اور ۱۸۱۶ء مین
راجہ سنسار چند کانگڑہ والہ سے خراج لیا ۱۸۱۸ء مین ملتان کو فتح کیا نواب مظفر خان
زخمی ہوا اور دو بیٹے اوسکے گرفتار ہوے اور اسی سال مین راجہ دینا پور کی وفات پر
علاقہ دیہات رنجیت سنگھ کے قبضہ مین آئے اور پشاور مین بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۸۱۸ء
کو داخل ہوا یار محمد خان بھاگ گیا ۱۸۱۹ء مین کشمیر معرفت مصر دیوان چند کے فتح
ہوا ۱۸۲۰ء مین ڈیرہ غازی خان پر قبضہ کیا اور عہدنامہ ٹھیکہ کا بنام نواب بہاولپور
کے کیا اور اسی سال مین گلاب سنگھ قوم ڈوگرہ جمون والہ کو بجلدوی قید کرنے
اگیر خان راجہ بجاوری کے ملک جمون عطا کیا اور ڈیرہ اسمعیل خان ۹ نومبر ۱۸۲۱ء
مین نانک رام سپہ سالار کے معرفت فتح ہوا اور علاقہ لیہ بھی لیا گیا اور منگیرہ کا
قلعہ بھی بہت سختی سے فتح ہوا حافظ احمد نے اس شرط پر چھوڑا کہ ایک جاگیر
واسطے پرورش اور ڈیرہ اسمعیل خان اوسکی ریاست کو مقرر ہو ۱۸۲۱ء مین نونہال سنگھ
نبیرہ رنجیت سنگھ پیدا ہوا کہ اوس سال مین کشتواڑ و مانکوٹ رنجیت سنگھ کے قبضہ
مین آیا اور سال ۱۸۲۲ء مین ونٹورا اور الارڈ صاحب فرانسیس نوکر ہوے
۱۸۲۳ء مین فقیر عزیز الدین کو واسطے محاصرہ کرنے کے راولپنڈی کو بھیجا اور

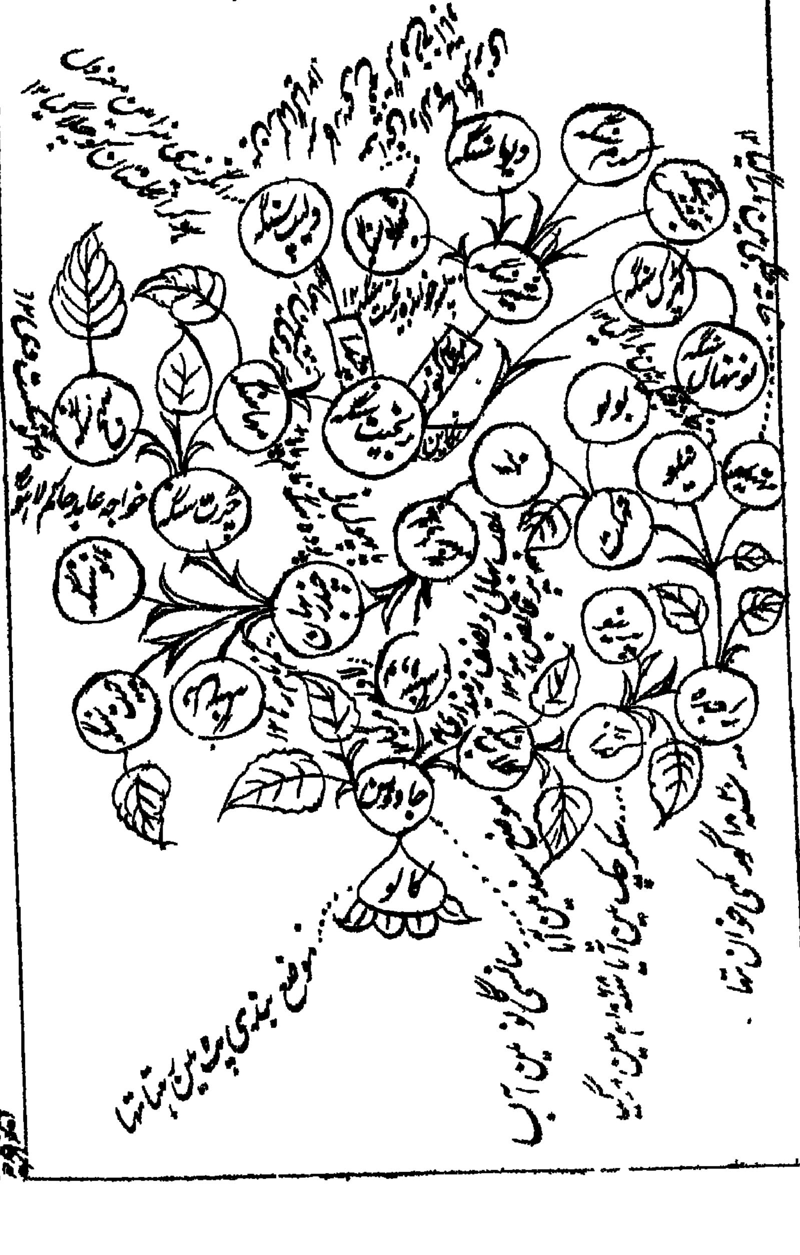
اور ۱۸۲۶ء مین سید احمد نے جھنڈا محمدی کھڑا کرکے پشاور کی نواح مین ہنگامہ
برپا کیا اور اوسی سال مین لارڈ ایمہرسٹ گورنر جنرل ہندوستان کو بہت سے
تحفے اور ایک ڈیرہ شالی دیا اور راجہ انرودہ ویجے سنگہ راجہ کانگڑہ کو بسبب کرنے
شادی اپنی ہمشیرہ با ہیرا سنگہ پسر دہیان سنگہ کے ستلج پار خارج کیا ۱۸۳۰ء مین سید احمد کا
جھگڑا ختم ہوا ۱۸۳۱ء مین چار اسپ مادیہ اور ایک گھوڑا خوشخرام شاہ انگلستان
نے ہمراہ مسمی الک لفٹنٹ برنس صاحب سفیر کی ہمراہ رنجیت سنگہ کو بھیجے ۱۷ جنوری
۱۸۳۱ء بہ نذر مہاراجہ رنجیت سنگہ گذرا اور لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے بمقام
روپڑ ۲۶ اکتوبر ۱۸۳۱ء مین بہت دہوم دہام سے ملاقات کی کہ اوس جلسے کے
دیکھنے والے کہتے ہین کہ ایسی رونق کا جلسہ کبھی چشم زمانہ نے دیکھا اور نہ
گوش روزگار نے سنا اور نہ آئندہ امید ہے اکتوبر ۱۸۳۱ء کو ایک
عہدنامہ لارڈ صاحب نے اوسکو دیا کہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ مین ہمیشہ
دوستی رہیگی اور اسی سال مین وقت مہم کابل چھ ہزار فوج زیر حکم جنرل
ونتورا صاحب کی ہمراہ فوج انگریزی کے دی غرض کہ رنجیت سنگہ کے وقت مین
کوئی رخنہ سلطنت مین نہ ہوا راجہ دہیان سنگہ جموں والا اوسکا وزیر تہا اور
بہت سرداران عقیل و فہیم و شجاع تہی ڈہائی یا تین کروڑ کی آمدنی اوسکی وقت مین
تہی العمر (۵۷) برس (۴۳) سال ریاست کرکے ۱۸۹۶ء مطابق ۲۷ جون
۱۸۳۹ء وقت نواخت یازدہ گھنٹہ شب کے رہگرای عالم بقا ہوا اور رقم نیکنامی

شجاعت کے صفحہ ہستی پر ثبت کر گیا۔

اب نہ رستم نہ سام باقی ہے　　اک فقط نام ہی نام باقی ہے

حال خاص وارثان مہاراجہ رنجیت سنگھ

شجرۂ خاندان رنجیت سنگھ



نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
کہڑک سنگھ	نکاین	یہ نکاین اس سبب سے ملقب ہوئی کہ اوسکا باپ ساکن علاقہ نکہ کا تہا اور شیخوپورہ نکاین کی جاگیر مین تہا اس نکاین کے بطن سے کہڑک سنگھ پیدا ہوا اور کہڑک سنگھ کی شادی فتح گڑہ مین کنہانہ جیون سنگھ سردار کے چندکنور سے ہوئی تہی اور وہ بڑی رانی کہڑک سنگھ کی ہسکنور تہی چند کنور سے نونہال سنگھ پیدا ہوا اور نونہال سنگھ کی شادی تین بی بی سے ایکدن ہوئی تہی ایک اٹاری والہ سیام سنگھ کی بیٹی اور دوسری رانی اور کلہ والی اور بہدوڑ والی کہ اونکی باپ اٹاری مین لے گئے تہے اوسی رات تینون بی بی سے شادی ہوئی بعد مرنے نونہال سنگھ کے کلہ والی رانی حاملہ تہی لیکن اوسکا حمل شیر سنگھ نے کسی طرح ڈلوادیا تہا نکاین کی شاخ یہانتک ختم ہوگئی
شیر سنگھ و تارا سنگھ	مہتاب کنور بٹالہ والی	اس مہتاب کنور کو نطفہ رنجیت سنگھ سے اولاد نہوئی سدا کنور والدہ مہتاب کنور نے برائے نام دو لڑکے لیکر پرورش کیے کہ اون مین شیر سنگھ قوم چھینبی اور تارا سنگھ زن کشمیری کا بیٹا تہا بعد قید کرنے سدا کنور کے رنجیت سنگھ

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
شیر سنگہ و تارا سنگہ	مہتاب کنور بٹالہ والی	نے علاقہ بٹالہ کا شیر سنگہ کی جاگیر مین دیدیا اور گو کہ رنجیت سنگہ جانتا تہا کہ یہ میرے پسر نہین ہین مگر اونکو مثل فرزندان سمجہتا تہا شیر سنگہ آدمی نہایت دلیر تہا کہ آخر پہ سلطنت کا قابض ہوا اور مارا گیا اوسکا بیٹا شمشیر سنگہ فرخ آباد و بنارس مین بحفاظت سرکار ہے اور دیوا سنگہ و کرم سنگہ و بخشش سنگہ تین پسر لاہور مین پنشن اونکی مقرر ہے تارا سنگہ موضع سوہہ علاقہ ضلع ہوشیار پور مین رہتا ہے چہ ہزار روپیہ عوض جاگیر کے نقد مقرر ہو گیا۔
دلیپ سنگہ	چندا	سچ سنگہ گوجرانوالہ کی بیٹی تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسی سچ سنگہ کو خدمت سرکاری کتون کی پرورش کی عطا کی تہی اوسکا لقب کتی گیا تہا اوسکا اور جواہر سنگہ کہ جو اخیر مین وزیر ہوا اور ہیرا سنگہ دو بہائی رانی چندا کر تہی اس چندا سے دلیپ سنگہ پیدا ہوا
	بہوری	لاہور مین ہے۔

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
دلیپ سنگہ	رام دیوی	لاہور مین ہے۔
	کہوہ والی چاڑرانی ہین	کہ اونکا ڈیرہ اوپر چاہ واقع قلعہ لاہور متصل رنگاہ کے ہے اسی سبب سے وہ کہوہ والی کہلاتی ہین۔
	گدنان	راجہ فتح چند سنہرہ والہ کی دو بیٹیان تہین اونسی بہی رنجیت سنگہ نے شادی کرلی مگر اونسی کچہ اولاد نہین ہوئی۔
	میدنو	کچہ اولاد اونکو نہین ہوئی۔
	بنسی	״
پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ		سنا ہی کہ رنجیت سنگہ کی پہوپہا کی زوجیت مین علاوہ اسکی پہوپہی کے دو زوجہ اور تہی بعد مرنے اونکی خاوند کے اِن ہردو کو رنجیت سنگہ نے اپنی زوجیت مین لی تہی اون سے یہ پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ ہوئے اِن ہردو کو علاقہ سیالکوٹ و کٹڑیال والہ ضلع گجرات مین جاگیر تہا پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ ہردو مسمی تیرما خاکروب کے ہاتہ سے مارے گئے بعد مرنے رنجیت سنگہ کے اوسکا بڑا بیٹا کہڑک سنگہ جانشین

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
کنور نونہال سنگہ و شیر سنگہ		تخت ہوا سنہ ۹۷ ماہ مگہر مین بعمر ۳۸ برس فوت ہوا اور نونہال سنگہ کہرک سنگہ کا بیٹا چالاک وبہادر بہت تہا بعد مرنے کہرک سنگہ کے مسند نشینی اوسکو نصیب ہوئی مگر وہ اوسی دن سنگ باری چرخ سنگدل سے مثل آبگینہ بے سنگ کے چکنا چور ہوگیا یعنی بعمر بیست سال سنگ دروازہ کے گرنے سے حرف انتظام لوح سلطنت سے دہو گیا تاریخ ہے نونہال چونکہ سلطنت کی ہے مصرع سر نونہال سنگہ ہے سنگ بلا شکست ۔ شیر سنگہ بٹالہ مین اپنی نانی سدا کنور کے علاقہ مین تہا عطر سنگہ وغیرہ سندہانوالیان نے بلا صلاح راجہ دہیان سنگہ وزیر کی رانی چند کنور زوجہ کہرک سنگہ کو ڈہائی مہینہ تک مختار سلطنت رکہا مگر جملہ ارکین سلطنت و اعیان مملکت نے انتظام فرمان روائی و کامرانی عورت احسن و اولیٰ نہ سمجہکر شیر سنگہ کو بٹالہ سے بلا کر بعد لڑائی پانچ روز کے ماہ ماگہ سنہ ۱۸۹۷ تخت نشین کرکے سندہانوالیون کی

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگھ و کشمیرا سنگھ		دربار سے بیدخل کیا رانی چند کنور کو تخت نشینی شیر سنگھ مین یہ گفتگو تہی کہ نونہال سنگھ کی زوجہ حاملہ ہے اگر اوسکو بیٹا ہوا تو وہ وارث سلطنت ہو کہ اصلی اولاد رنجیت سنگھ یہ ہے مگر رانی چند کنور کو اوسکے کنیزکان نے باتمام ناقصی روپیہ و حاملہ ہوجانے کو بایما سے شیرسنگھ مار ڈالا اور حمل رانی زوجہ نونہال سنگھ کا بہی کسی طرح ضایع ہوگیا بعدہ شیرسنگھ نے پہر سندہانوالیون کو بلا کر دخیل دربار کیا لیکن سندہانوالیان کو مارے جانے چند کنور سے دل مین غبار و فساد رہا اور فوج بہی سرخود ہوگئی سردار اجیت سنگھ سندہانوالیہ نے بمقام شاہ بلاول واقعہ لاہور بجاوہ بہادون سدی نومین سنہ ۱۹۰۰ مہاراجہ شیرسنگھ کو بر پیٹ پر بروقت موجودات فوج کے بضرب بندوق مار ڈالا اور اوسی دن پرتاب سنگھ پسر شیرسنگھ کو لہنا سنگھ سندہانوالیہ نے مار ڈالا اور اپنا تصرف قلعہ لاہور پر کر لیا اور اوسی دن دوپہر

کیفیت	جسکے بطن سے پیدا ہوا	نام وارث
کے وقت راجہ دہیان سنگہ وزیر کو مار ڈالا اور دلیپ سنگہ کو مسند نشین کیا اجیت سنگہ وزیر ہوا ہیرا سنگہ پسر دہیان سنگہ نے امر سنگہ و گوردت سنگہ وغیرہ افسران فوج سے موافقت کرکے اور انعام کی امید زیادہ دیکر فوج کشی کرکے اور تین روز لڑکر جیت سنگہ و لہنا سنگہ وغیرہ قاتلان شیر سنگہ و پرتاب سنگہ و دہیان سنگہ کو قتل کیا دلیپ سنگہ صغیر سن تہا انتظام امور سلطنت و احکام مملکت اوس سے دشوار نظر آئی اسواسطے ہیرا سنگہ مختار راج اور مسمی جلا برہمن ہیرا سنگہ کا مصاحب ہوا اور یہہ جلا پنڈت آدمی لئیق و منتظم نہیں تہا فوج خالصہ کو حکومت جلا کی نہایت ناگوار ہوئی فوج نے سوچیت سنگہ بہائی راجہ دہیان سنگہ کو جموں سے بوعدہ وزارت کے بولایا سوچیت سنگہ نے اگرچہ ہیرا سنگہ سے میدان کشت و قتال و معرکہ جنگ و جدل گرم کیا انجام کار سوچیت سنگہ مارا گیا ہیرا سنگہ وزیر رہا		پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ

کیفیت	[illegible]	وارث
اور سندھانوالیوں کی رنجش تھی پر اوسکو نیت رہی بیر سنگھ سندھانوالیہ نے بھائی بیر سنگھ سادہ کو روصل [illegible] سے بنیا ولی ہیرا سنگھ نے فوج چڑھا کر بیر سنگھ سادہ و عطر سنگھ سندھانوالیہ کو مار ڈالا بہت فقیر مارے گئے فقیرون کا مارا جانا [illegible] خالصہ کو ناگوار ہوا ہیرا سنگھ سے جلا برہمن اپنی صاحب کی فوج سے ڈر کر جمون کی طرف بھاگا فوج نے تعاقب کرکے [illegible] کے پاس ہیرا سنگھ [illegible] سوچیت سنگھ [illegible] میان گلاب سنگھ [illegible] اوسکی [illegible] کو گھیر کر مار ڈالا اور جواہر سنگھ ماما [illegible] سنگھ کو وزیر کیا [illegible] جواہر سنگھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]		ہیرا سنگھ [illegible] سنگھ

نام وارث	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگھ و کشمیرا سنگھ		وبیٹا جتیا معاصاحب وسلکو کو ہوا جبہ رانی جندا و دلیپ سنگھ کے مارڈالا رانی جندا والدہ دلیپ سنگھ بسبب صغیرسنی دلیپ سنگھ کے مختار راج ہوی مگر خوف فوج سے کوئی وزیر نہین ہوا تہا اس رانی کی عقل ناقص و فکر فاسد اوسکو فوج کی سرکشی اور جواہر سنگھ اپنے بہائی کا مارا جانا ناگوار ہوا مگر وہ کچھ کر نہین سکتے تہی اور بے انتظامی فوج مین بہت ہوگئی نتیجہ خالصہ نے اپنا اختیار ایسا بڑہایا کہ اپنے آپکو آزاد سمجہکر لوٹ مچا دی انتظام مطلق نہ تہا سب سرداران فوج سے ڈرنے لگے جب ایسی بدنظمی فوج سکہان مین ہوی برطبق رپوٹ مسٹر جارج براڈفٹ صاحب بہادر ایجنٹ کے نواب گورنر جنرل بہادر نے دربار لاہور سے چاہا کہ جو ملک اونکا اس روی ستلج علاقہ حد کی و دہرم کوٹ جہاولپور وغیرہ ہے اوسکو بیشتا جیکا سرکار انگریزی سے سپرد کر دیوین تاکہ سبب آنے فوج لاہور کا اس روی ستلج ملک انگریزی مین نہ ہوی یا خیدوبست

نام وارثان	جسکے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
[illegible] کشمیرا سنگہ		فوج کا کرین سرکار انگریزی کے خطوط کا جواب دربار لاہور سے نہ ملا اور ہند پور ما کھودال ہین کہ فیما بین وہان فساد و عناد واقع تھا صاحب ایجنٹ نے ایشری داس ساکن دہلی کو امین متعین کیا اہلکاران لاہور نے بہ تحریک سوڈہیان آکر امین کو اوٹھا دیا اور سردار رویٹر کہ استغوا اپنے نواسی کی نسبت لیپ سنگہ سے کی تہی وہ بھی کچھ کچھ روغوا اور دیوا نند سنگہ راجہ تابعہ نے کہ اپنے اوتار شمار کرتا تھا حرکات نالایق کی اور راجہ جیت سنگہ لاڈوہ والہ کہ اوسکو دربار لاہور سے رسوخ تھا اور یک جدی رنجیت سنگہ کہلاتا تھا اوسکی بھی سرکشی اور تحریک تحریر و شرکت فوج لاہور سے پائی گئی آخرش فوج انگریزی کو واسطے حفاظت اپنے ملک کے کنارہ ستلج پر جانا پڑا جب فوج کنارہ ستلج پر پہونچی فوج لاہور سلط انی کو خبر دی کہ صاحبان انگریز کی فوج آئی اور وقت سنہ ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ عیسوی تک اس سلطنت سکہ کی فوج و سامان جنگ خوب بنا ہوا تھا اور شماری فوج یہ تہی۔

نام وارث	جس کے بطن سے پیدا ہوا	کیفیت
پشورا سنگھ کشمیرا سنگھ		پیادہ ۸۹۳۳۱ سوار ۱۳۵۰۰ گوڑچڑھا ۵۱۰۰ زنبورک ۲۹۵ توپ ۵۲۵ اور صاحبان فرانسیس و دیگر اقوام غیر کی ملازمت میں سرکار کے تھے اونکی تفصیل بہ ترتیب تعداد مشاہرہ مندرجہ ذیل ہے ـ

نمبر	نام مع قوم	مسکن	تاریخ ملازمی	تعداد مشاہرہ	کام تعلقہ
۱	جرنیل ونتورا صاحب فرانسیس	فرانس	۱۸۲۱ء	سہ ہزار	کمان افسر چار پلٹن و دو رجمنٹ سواران و توپخانہ
۲	جرنیل اوی طویلہ صاحب فرانسیس	فرانس	۱۸۲۶ء	[illegible] ہزار	سابق ناظم پشاور و کمان افسر پلٹن گوبند و رجمنٹ سواران
۳	جرنیل کورٹ صاحب فرانسیس	״	״	[illegible]	کمان افسر چار پلٹن و دو رجمنٹ سواران و توپخانہ
۴	الارڈس صاحب فرانسیس	״	اپریل ۱۸۲۲ء	[illegible]	بر کار رجمنٹ و کمیدانان رجمنٹ بالقصد سوار معروف شدہ بتاریخ ۲۳ دسمبر نشہ شراب فوت شد
۵	کرنیل اسٹین باک صاحب انگریز	انگلستان	اپریل ۱۸۳۶ء	[illegible]	کمان افسر یک پلٹن آٹھ مہینوں کی چھٹی لیکر چلا گیا تھا

نمبر	نام مع قوم	مسکن	تاریخ ملازمی	تعداد مشاہرہ	کام متعلقہ
۶	ٹوپن صاحب فرانسیس	فرانس	سنہ ۱۸۳۹ء	[illegible]	کرنیل کال رجمنٹ [illegible] رجمنٹ سواران
۷	سنانٹ صاحب فرانسیس	"	سنہ ۱۸۲۲ء	[illegible]	قواعد کی آموختہ سپاہیوں کو کرتا تھا
۸	وفاسٹر صاحب فرانسیس	"	۲۵ اگست ۱۸۳۳ء	[illegible]	قواعد توپخانہ کی گولہ اندازاں کو تعلیم کرتا تھا
۹	[illegible] صاحب پسر [illegible]	"	"	[illegible]	"
۱۰	[illegible] صاحب فرانسیس	"	۲۵ دسمبر ۱۸۴۳ء	[illegible]	قواعد توپخانہ
۱۱	لافونٹ صاحب [illegible]	"	ماہ مئی ۱۸۳۳ء	[illegible]	کوئی خدمت نہیں تھی مگر پنشن میں بھرتی ہونے کی خبر تھی۔
۱۲	لافون صاحب	"	"	[illegible]	[illegible] وصول [illegible] تقرر خدمت [illegible] نہیں ہوئی۔

نمبر	نام	قوم و وطن	عمر	تاریخ ملازمی	تعداد مشاہرہ	کام متعلقہ
۱۳	ڈاکٹر مارٹن ہونیگبرگر	جرمنی ساکن جرمنی	۵۰ سال	۲۹ سنہ ۱۸ء	۱۰ ماصہ	باروت سازی و ڈاکٹری
۱۴	پانتیگنا ریگنیہ تیان ہوسن	کرانی ہندوستانی	۳۶ سال	۳۰ سنہ ۱۸ء	۲ ماصہ	سرشل پلٹن نجیبان و مسلمانان
۱۵	کورٹ لنڈلیپ	انگریز انگلینڈ شہر	×	۳۲ سنہ ۱۸ء	۱ ماہ	کرنیل جمبٹ قوم سکھان
۱۶	لارانس	کرانی ہندوستانی	۴۰ سال	۲۱ سنہ ۱۸ء	۱۰ صہ	اجیٹن پلٹن شاغم سوٹھیہ
۱۷	جارج ماس	فرانسیس ساکن شہر	۴۰ سال	۲۵ سنہ ۱۸ء	۱ ماصہ	کمیدان پلٹن نجیبان
۱۸	شیگر	کرانی ہندوستانی	؍؍	۳۹ سنہ ۱۸ء	۲ صہ	ترمم نواز رام رجمنٹ
۱۹	ہامرجاکب	کرانی ؍؍	؍؍	۳۹ سنہ ۱۸ء	؍؍	باجہ نواز پلٹن سردار تیج سنگھ
۲۰	بردن قوم امریکہ	امریکا یعنی نئی دنیا	۴۵ سال	۳۵ سنہ ۱۸ء	۱۰ ماصہ	کمیدان توپخانہ سردار لہنا سنگھ مجیٹھہ والہ
۲۱	کنہیرا		۳۰ سال	؍؍	؍؍	پہلے جہاز رانی پر نوکر تھا فراس سوکر آیا مگر اب بھی لاہور میں ورل مقیم ہے
۲۲	گار ڈن	؍؍	۴۰ سال	؍؍	۱ ماہ	فوج راجہ ہیرا سنگھ و گلاب سنگھ کے توپخانہ کا کمیدان
۲۳	اسٹافر	؍؍	؍؍	۴۱ سنہ ۱۸ء	۱ ماہ	فوج راجہ سوچیت سنگھ میں ہے مسلمان ہے
۲۴	گولندا انگلینڈ	انگلستان	۴۰ سال	۴۱ سنہ ۱۸ء	۱ ماہ	کمیدان پلٹن کرنیل کورٹ کا
۲۵	الگزینڈر	انگلینڈ ہندوستانی	۴۰ سال	۳۶ سنہ ۱۸ء	۲ صہ	کمیدان تھا جیسا نمبر ۳ میں لکھا ہے نظام الملک حیدر آباد پاس نوکر تھا فوج سردار تیج سنگھ لاہور والے میں نوکر ہے مسلمان ہے

نمبر	نام	قوم و وطن	عمر	تاریخ ملازمی	تنخواہ و مشاہرہ	کام متعلقہ
۲۶	ہوبرت توم سپالنس	سپانس	۵۰ سال	۲۵ اگست ۱۸۲۸ء	۲۰۰	اپنے ملک مین کرنیل تھا یہان فوج پلٹن
۲۷	رافری کسراق	ہندوستانہ	-	۱۸۳۴ء	[illegible]	پہلے گولہ فوج سردار لہنا سنگہ مجیٹیہ کے کرتا تھا اور افغانستان و ملک یوسف زئی مین بھی گیا تھا
۲۸	جوزف ... بیرجیبی	جرمنی	+	۱۸۴۳ء	+	کاریگر سازوہا جو ونتا ... جب ... مہاراجہ شیر سنگہ آیا تھا اب ... کرتا ہے
۲۹	بی بی جال	... انگریز مخلوط	۴۰ سال	۱۸۴۲ء	-	کپورتھلہ مین ہے یہ عورت ... تھی ایک ... کی والدہ کا وسیلہ ہے۔
۳۰	سمٹ	انگریز	-	۱۸۴۴ء	-	پہلے کام سوداگری شہر مین کرتا تھا اب کپورتھلہ مین نمبر ۱۴ کے ہے
۳۱	ولیم ٹی بارڈول	انگریز	۵۰ سال	[illegible]	-	سرکار انگریزی سے پنشن پاتا ہے لاہور مین رہتا ہے کچھ کام نہین کرتا۔
۳۲	ہنری فوشہ	فرانسیسی فرانس	۳۰ سال	۲۵ اگست ۱۸۴۲ء	۱۰۰۰	اب رخصت لیکر ہندوستان گیا ہے
۳۳	مالکم گرانی	ہندوستانہ	+	۱۸۴۴ء	+	کچھ کام نہین رکھتا بدلاش روزگار خراب ہے

ترتیب انگریزان بتعداد مشاهره

صد روپیہ تک		صد روپیہ تا پانصد روپیہ		پانصد سے ہزار تک		ہزار روپیہ سے زیادہ		بلا مشاهره	
نمبر	مشاهره	نمبر	مشاهره	نمبر	مشاهره	نمبر	مشاهره	نمبر	
۲۳	[illegible]	۲۷	[illegible]	۶	[illegible]	۱	[illegible]	۲۹	[illegible]
۲۵	[illegible]	۱۰	[illegible]	۱۳	[illegible]	۲	[illegible]	۳۰	[illegible]
		۲۰	〃	۱۱			[illegible]	۳۱	〃
۲۶	[illegible]	۲۱	〃	۱۵	〃	۳	[illegible]	۲۸	[illegible]
۱۸	[illegible]	۹	[illegible]	۸	[illegible]				
۱۹	[illegible]	۲۲	〃	۵	[illegible]			۳۲	
		۲۳		۱۲	〃				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴	[illegible]				
[illegible]		[illegible]	〃	[illegible]		[illegible]		[illegible]	

رانی کو توڑ دا دینا ایسی فوج سرکش و خود مختار کا مشہور تھا اوسنے کہا کہ تمکو اختیار ہے
اگر بند کر سکو تو کر دیا، دسمبر ۱۸۴۵ء مین یکایک فوج خالصہ ملک انگریزی واقع
این روی ستلج مین آ گئی اوس وقت مین لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل
اور لارڈ گف صاحب بہادر لارڈ یعنی کمانڈر انچیف شامل فوج ہوئے ہرچند کہ فوج
سکھان کو مواعظ حسنہ و نصائح ملائمہ دی گئی مگر فوج سکھان بادہ غرور سے
مدہوش و نشاء نخوت سے عقل فراموش تھی نصائح سرکاری کو افسانہ پارینہ
سمجھی اور گوش ہوش سے کوئی بات نہ سنی اور ملک انگریزی سے واپس نہ
ہٹی آخرش گنڈا سنگھ اکالی نے فوج ظفر موج سرکاری سے اول لڑائی
کری ۱۹ دسمبر ۱۸۴۵ء کو مدکی مین بعدہ پھیروشہر مین چھتر سنگھ عرف شرنا
کہ اصلیت اوسکی قوم حجام سے تھی اور ۲۸ جنوری ۱۸۴۶ء کو بمقام الیوال
علاقہ ہٹھارہ ضلع لودیانہ مین رنجور سنگھ مجیٹھیہ و اجیت سنگھ لاڈوہ والہ سے
۱۰ فروری ۱۸۴۶ء ہری کی پتن پہ کنارہ این سوی ستلج جنگ ہوا اور اس
ہری کے پتن کی لڑائی مین شام سنگھ اٹاری والا اور گلاب سنگھ گپتا افسر فوج
لموڑ چہرہ ہون کا و متوا سنگھ و بیلا سنگھ پنج بھیا و حکم سنگھ و فتح سنگھ و [illegible] سنگھ
عرف لوٹلی و مہتاب سنگھ مجیٹھیہ جرنیل فوج سکھان مع فوج بیشمار مارے گئے
اور اکثر افسران انگریزی نے بہت تہور و جرات و شجاعت و جلادت کی دکھلائی
و دیگر فتوحات پائی چنانچہ ہر اس فتح [illegible]

کام آئی اور سکھان کو شکست فاش و فتح نصیب سرکار انگریزی ہوئی
۱۳- فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگھ مع رانی چندا مع پیشکش حاضر ہوا ۱۶- کو
لارڈ صاحب سے ملاقات کی ۱۸- فروری کو دلیپ سنگھ نے بمقام قصور ملاقات
کی ۲۰- فروری ۱۸۴۶ء کو لارڈ صاحب داخل لاہور ہوئے لارڈ صاحب نے براہ
رحم سلطنت کو دلیپ سنگھ پر بحال رکھا اور وزارت واسطے گلاب سنگھ کے تجویز کی
مگر رانی چندا کو گلاب سنگھ کا وزیر کرنا منظور نہوا اوسنے معرفت منگلا کنیزک
مصاحب اپنی کی پیغام وزارت لعل سنگھ کا سرکار میں کیا تاریخ ۹- و ۱۱- مارچ
۱۸۴۶ء کو بمقام لاہور عہدنامجات ہر دو سرکار کے مابین تحریر ہو گئی دوابہ جالندھر
و ملک این روے ستلج جو مقبوضہ [illegible] سنگھ تھا سرکار انگریزی نے اپنے
تصرف میں لیا اور ۱۲۰ توپ سکھان کہ اس جنگ میں آئی تھی وہ بھی لیکر
کلکتہ کو بھیجی گئی اور ضلع ہزارہ و کشمیر کا ڈیڑہ کرور روپیہ خرچ جنگ میں سرکار
انگریزی نے لیکر راجہ گلاب سنگھ جموں والہ کو دیا اور اوسکو مہاراجہ بنایا گیا
عہدنامہ جدید اوس سے بھی تحریر پایا اور واسطے عظمت و جلالت سرکار انگریزی
کے دو گھوڑہ پانچ دوشالہ دس دوپٹہ اوس قسم کے کہ جسکی پشم کو دوشالہ
بنتا ہے پیشکش سرکار انگریزی بذمہ گلاب سنگھ مقرر ہوا کہ وہ سالانہ بھیجا کرے
اور کچھ فوج انگریزی واسطے حفاظت و انتظام کے لاہور میں رکھی گئی اور
بائیس لاکھ روپیہ سالیانہ خرچ اوس فوج کا بذمہ دربار لاہور رہا اور حسب

مرضی رانی چند اکے لعل سنگھ کو وزیر کیا اس عرصہ مین ایکدفعہ شہر لاہور مین
۲۱ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو بسبب مارے جانے ایک مادہ گاو گورہ کے ہاتھ سے بلوا
عام ہوا اور صاحب اسسٹنٹ پر زاریون نے پتھر مارے مگر وہ بلوہ تھوڑی
لڑائی سے رفع ہوگیا دنگہ کرنے والون کو تدارک ہوا اور راجہ لاڈوہ اور تا تیہ یا
وسردار روپڑ سرداران این روی ستلج کو جلا وطن کیا گیا چہارم حصہ ریاست
نابہہ کی ضبط ہوئی اور اوسکا بیٹا بھرپور سنگہ کو گدی نشین کیا اور سودہیال
نندپور ماکھووال کا علاقہ سب ضبط ہوا اونکو کچھ پنشن مقرر ہوئی قلعہ ومکانات
اونکی منہدم کئے گئے اور فرید کوٹ کے سردار کو کچھ دیہات کوٹ کپورہ
علاقہ آہلووالیہ سے بسبب مدد دہی سرکار کے اور تعلقہ لبی قریب آمدنی
پچاس ہزار روپیہ سالانہ کے مہاراجہ نراندر سنگہ بہادر مہندر والی پٹیالہ کو
اور پانچہزار روپیہ منجملہ علاقہ مضبطہ نابہہ کے سرکار جیند کو اسی جلد وئین
عطا ہوا اور راجہ پٹیالہ کو عزت مثل اچھے امیران کی سرکار انگریزی سے ہوئی
کہ سترہ توپ شلک سلامی اونکو ہوا اور اکتالیس پارچہ کا خلعت ملا کری اور
نذرہ اونکی معاف ہوئی بعدہ سرکار انگریزی نے صاحب ہ مہاراجہ گلاب سنگہ
اور سرکار لاہور مین عملداری کی حد بندی باہتمام کپتان ایبٹ صاحب جاوے
کے کرادی کہ ہردو سرکارین کی کمشنر او کپتان ایبٹ صاحب جانب سرکار
انگریزی مقرر ہوئی اور گلاب سنگہ کو واسطے دخل کرنے کشمیر سے اجازت ہوگئی

لعل سنگھ نے شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر سابق قوم ککی زہی عرف ککلان کو
تحریک سرکشی کی دی کہ گلاب سنگھ کو دخل نہ دے اور سرکار انگریزی کو فوج کشی
واسطے ایفای عہد گلاب سنگھ کے کرنی پڑی بعدہ شیخ امام الدین حاضر ہو گیا اور
تحریک و ترغیب لعل سنگھ کی ۳ دسمبر ۱۸۴۶ء باجلاس کونسل ثابت ہوئی
لعل سنگھ بہ ثبوت اس جرم کے منصب وزارت سے موقوف ہو کر ۱۳ دسمبر
۱۸۴۶ء کو مقید کیا گیا ۱۵ دسمبر ۱۸۴۶ء کو سرکار نے اپنی فوج لاہور سے اوٹھالینا
تجویز کیا اور بموجب استدعای پنتھ خالصہ و سرداران پنجاب و دربار لاہور کے
سرکار نے اہتمام کورٹ آف وارڈس دلیپ سنگھ کا تا بالغ ہونے اوس کے
اپنے ذمہ لیا ۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ تحریر پایا اور تجویز ہو گیا کہ
جب دلیپ سنگھ ۱۶ برس کی عمر میں ہو وہ مختار سلطنت ہوگا اور ایک
کونسل دربار لاہور کے واسطے مقرر ہوئی کہ اوس میں دیوان دینا ناتھ و شیر سنگھ
و تیج سنگھ وغیرہ ۸ آدمی امرا بھرتی ہوے حاکم اول اوس کونسل کا ہنری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ مقرر ہوے لارنس صاحب پھر ولایت کو تشریف لے گئے
اور سر فریڈرک صاحب ممبر کونسل ایجنٹ لاہور مقرر ہوے رانی جنداں والدہ
دلیپ سنگھ کو بے اختیاری اپنی اور مقید ہونا لعل سنگھ کا بہت ناگوار ہوا اوس نے
مقتضای نقصان عقل و سوء فکر و تدبیر فساد شروع کی یعنی مہاراجہ دلیپ سنگھ
[illegible] راجہ تیجا سنگھ وغیرہ ارکان سلطنت سے غیبت گوناگون و مذمت [illegible]

متغیر کرنا چاہا اور یہ بات اوس وقت منکشف ہوئی کہ جب تیج سنگھ کو خطاب
راجگی اور منصب جاگیر وبارہ مین صاحب ایجنٹ نے دلیپ سنگھ کے ہاتھ سے
۱۷ اگست ۱۸۴۷ء قشقہ راجگی اوسپر پیشانی تیج سنگھ کے دلانا چاہا اوسنے نہ دیا
اور دیگر حرکات سے بھی ترغیب رانی صاحبہ کی پائی گئی ۲۲- اگست ۱۸۴۷ء کو یہ رانی
لاہور سے بسبب اعمال ناشائستہ و حرکات ناشایستہ خارج کرکے شیخوپورہ مین
بھیجی گئی تاکہ دلیپ سنگھ سے علحدہ رہے اس رانی نے شیخوپورہ مین رہکر تدبیرات
ناقصہ شروع کی کہ جس سے جملہ صاحبان انگریز کو نقصان ہو وہ راز ظاہر ہوگیا
اور رانی چندا ماہ ۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء مین بنارس کو بھیجی گئی اور بنارس مین اوسکا
رہنا تجویز ہوا اور وہان بھی اوسکا رازداری بعض سکھان سے اور تدبیرات
ظاہر ہونے لگی پھر اوسکا بھیجنا قلعہ چنار گڑھ تجویز ہوا پھر یہ رانی وہان سے
بفریب نکل گئی اور نیپال کو چلی گئی اب بھی وہان ہے بعدہ پنجاب مین یہ
فتنہ برپا ہوا کہ مولراج پسر دیوان ساونمل صوبہ دار ملتان نے اول استعفا
دیا اور سردار خان سنگھ صوبہ دار اوسکے ساتھ مین واسطے نیک انتظامی کے
اکنون صاحب لفٹنٹ انڈرسن صاحب بھیجے گئے مولراج نے ان صاحبان
کو ناحق مروا ڈالا بعدہ اوسکا تدارک ضرور پڑا سواے فوج انگریزی کچھ
فوج نواب بہاولپور کی بھیجی گئی اکتوبر ۱۸۴۸ء تک کچھ کچھ لڑائی رہی اور
سردار شیر سنگھ اٹاری والہ ارکین دربار لاہور سے مع فوج ہمراہ افواج انگریزی

ماتمور ہوا اور مولراج بہت دلیری سے سرکار کی فوج کے ساتھ لڑا اور شیر سنگھ
بہی مولراج سے مل گیا اور شیر سنگھ کا باپ چتر سنگھ اٹک کی طرف سرکار کی
فرمان برداری سے یاغی ہوگیا اور اوسنے بہی فساد شروع کیا اور ایک کس
مہاراج سنگھ نامی گورو نے مفسدہ شروع کیا اور بہت سکھ اوسکو گورو
جانتے تہے اور سب سکہون کے اعتقاد باطل وخیال ناقص مین تہا کہ جو
گورو گوبند سنگھ کا قول تہا کہ ڈہائی برس انگریزون کا راج لاہور مین ہوجائیگا
سو وہ ہوچکا اور ہر ایک زمیندار اوسکہ کو حوصلہ مقابلہ کرنے اہلکاران و
ملازمان سرکار انگریزی کا اس ملک مین ہوگیا تہا اور اس چتر سنگھ نے
دوست محمد خان والی کابل کو ملک پشاور کی امید دیکر اپنی مدد مین لیا اور اوسنے
پشاور پر تصرف کیا اور تمام ملک پنجاب سرکار انگریزی نے سرکش پایا
اور اسی عرصہ مین جب مولراج سرکشی پر تہا دوآبہ جالندہر مین بیدی
کرم سنگھ اونہ والا اور راجہ امید سنگھ جسوان والے نے فساد کیا انب کی
تحصیل کو لوٹ لیا کہ اونکو تدارک ہوا اور دوآبہ این ہوی ستلج مین مفسدان
کو انتظار خبر مولراج کا رہتا تہا اوس وقت مین بہت فوج انگریزی کو
وہان جانا اور فساد کو رفع کرنا منظور ہوا آنریبل جیمس انڈرول جان اف ڈلہوزی
صاحب بہادر گورنر جنرل ولارڈ گف صاحب بہادر نے اس مہم کو فتح کرکے
سب سرکشان کو زیر اطاعت کیا اول ۲۲ جنوری ۱۸۴۹ء مولراج کو گرفتار

کیا پہر شیر سنگہ چتر سنگہ سے ۱۳- جنوری کو چلیان ہین ۱۸- فروری کو گجرات مین
جنگ ہوا ۲۴ فروری ۱۸۴۹ع کو باقبال عدو پامال فوج ظفر موج سرکار والا
اقتدار کی بالکل فتح ہو گئی شیر سنگہ چتر سنگہ عرصہ تک لڑا ہو آخر ش ۸ مارچ ۱۸۴۹ع
کو اکرم خان دوست محمد خان کا بیٹا مارا گیا اور دوست محمد خان بہاگ کر
واپس کابل کو گیا پشاور کی طرف پہیر منہ نہ کیا اور اس جنگ مین قصور
دربار لاہور ثابت ہوا سلطنت سکہ کی ختم کی گئی فقط

ملک لاہور بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۹- مارچ ۱۸۴۹ع ضبط ہو کر سرکار انگریزی
کی حکمرانی پنجاب مین شروع ہوئی دلیپ سنگہ کو مع شہدیو سنگہ شاہزادہ
خلف مہاراجہ شیر سنگہ کو مع اوسکے والدہ کے فرخ آباد مین رکہنا تجویز
کیا کہ یہ دلیپ سنگہ بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۴۹ع لاہور سے نکالا گیا ۲۵- دسمبر کو فیروزپور
اور یکم جنوری ۱۸۵۰ع انبالہ مین اور ۱۸- جنوری کو جگادہری مین ۲۱ کو
سہارنپور ۲۷- کو میرٹہ مین قیام اوسکا ہوا اور پہر منزل بمنزل بمعیت
لوگن صاحب بہادر ڈاکٹر کے کنپ فتحگڑہ مین داخل اور کنارہ گنگا جی کے اوسکو
مقام ملا اور جواہر کوہ نور تحقیقاً واسطے نذر ملکہ معظمہ بادشاہ انگلستان کے
بذریعہ کرنیل میکسن صاحب بہادر کے ۱۸۵۰ع مین بہیجا گیا اور ۱۸۵۳ع مین
دلیپ سنگہ نے عیسائی مذہب اختیار کیا ۱۸۵۴ع سیر ولایت انگلستان
کو گیا اور انتظام انگریزی سب ملک پنجاب مین ۱۸۴۹ع سے ہو گیا تہا اور

اور ہتھیار تمام سکنائی پنجاب کے سرکار انگریزی مین لیے گیے کہ دنیا و فساد رفع ہوا
تمام ملک پنجاب کے اضلاع وقسمت ہائی جس قدر تجویز ہوئی تفصیل اوسکی
ذیل مین ہے اور بورڈ پنجاب کی حکومت مین ڈیڑہ کرور روپیہ آمدنی کا
تخمیناً سوای جاگیرات ہی مردم شماری تمام ضلع کا ۳۱ ماہ دسمبر ۱۸۵۴ء
مین ہوئی اوسکی تعداد مردم لکھنا اس موقع مین خالی از لطف نہین ہے
وہ ہی اور ایک نقشہ فاصلہ شہرہائی نامی پنجاب کا منشی ہرسکھرائی صاحب مہتمم
کوہ نور نے مرتب کیا واسطے مزید توضیح آخر جدول قسمت ہائی مین لگایا گیا
کہ وہ ہی از بس مفید ہی وہ جدول یہ ہے ۔

تعداد مردم	نمبر ضلع	نام ضلع	نام قسمت
۷۰۸۷۲۸	۶	جالندھر	قسمت جالندھر
۸۴۵۳۵۴	۷	ہوشیارپور	
۶۹۷۰۶۴	۸	کانگڑہ	
۲۳۵۱۶۴۶		میزان	
۵۹۱۶۸۳	۱۰	لاہور	قسمت لاہور
۸۸۴۶۳۱	۹	امرتسر	
۷۸۷۴۱۷	۱۲	گورداسپور	
۵۵۳۳۸۳		گوجرانوالہ	
۶۴۱۷۸۲	۱۳	سیالکوٹ	
[illegible]		میزان	

ماسٹر لوق میل انگریزی

نام قسمت	نام ضلع	نمبر ضلع	تعداد مردم
قسمت ملتان	ملتان	۱۴	۴۱۱۳۸۶
	جھنگ	۱۵	۲۵۱۷۶۹
	گوگیرہ	۱۶	۳۰۸۰۴۰
	میزان		۹۷۱۱۷۵
قسمت راولپنڈی	جہلم	۱۷	۴۲۹۴۲۰
	راولپنڈی	۱۸	۵۵۳۷۵۰
	شاہپورہ	۱۹	۲۶۱۶۹۲
	گجرات	۲۰	۵۱۷۶۲۶
	میزان		۱۷۶۲۴۸۸
قسمت لیہ	لیا	۲۱	۳۰۹۶۹۶
	خانگڑہ	۲۲	۲۱۱۹۲۰
	ڈیرہ اسمعیل خان	۲۳	۳۶۲۰۴۱
	ڈیرہ غازیخان	۲۴	۲۳۸۹۶۴
	میزان		۱۱۲۲۶۲۱

نام قسمت	نام ضلع	نمبر ضلع	تعداد مردم
قسمت پشاور	پشاور	۲۵	۴۵۰۰۹۹
	کوہاٹ	۲۶	۱۱۱۲۳۲
	ہزارہ	۲۷	۲۹۶۳۶۴
	میزان		۸۴۷۶۹۵
	میزان کل پنجاب		۱۰۴۱۴۵۱۰

تذکرہ تقرر محکمہ بورڈ بیراسے انتظام ملک پنجاب

۱۸۴۹ء مین بعد ضبطی سلطنت سکہان جب یہ ملک بقبضہ سرکار انگریزی آیا ایک محکمہ عالی بنام دی بورڈ آف ایڈمنسٹریشن ممالک پنجاب مقرر ہوا اور تین صاحب ذوی الاقتدار حاکم اعلی مقرر ہوئے ممبر اول کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر و ممبر دوم مین سل صاحب ممبر سوم جان لارنس صاحب بہادر اور بتجویز صاحبان ممدوح قواعد انتظام ملکی ومالی جاری ہوئے اور احکامات ہر ایک انتظام محکمہ فوجداری و دیوانی ومال اجرا پاتے رہے جولائی ۱۸۴۹ء مین ایک بڑا انتظام بذریعہ سرکلر نمبر ۱۲ مورخہ ۲ - جولائی ۱۸۴۹ء واسطے لیے جانے ہتیارون کے اور نہ بنانے اور فروخت کرنے باروت وغیرہ اسلحہ جنگی کا ہوا اور اشتہار اول جو اس باب مین جاری ہوا اوسکی نقل و بلا ترجمہ

حکم اشتہار محکمہ صدر بورڈ ممالک پنجاب ۱۸۴۹ء

دفعہ اول بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر واسطے اطلاع جملہ باشندگان درمیان دریای سندہ ایک طرف و دریای بیاس وستلج دوسری طرف سوای ملک ہزارہ کے یہ اشتہار جاری ہوتا ہے کہ رکھنا باروت یا ہتھیار جنگی یا اسباب جنگی ہر ایک قسم کا سب کو ممانعت ہی سوای شخصان جو دفعہ نوین مین آوین گی دفعہ دوسری جنکے پاس فی الحال باروت یا ہتھیار جنگی یا اسباب جنگی کسی قسم کا موجود ہو چاہیے کہ فوراً سپرد نوکران تھانہ جو قریب ہو کر دین دفعہ تیسری جنکے اوپر ثابت ہو گا کہ اوسنے ہتھیار جنگی پہنا یا باروت یا اسباب جنگی اپنے پاس رکھا بدون نوشت و دستخطی و مہری صاحبان ڈپٹی کمشنر یا دیگر صاحبان جو بجای ڈپٹی کمشنر کے کام کرتے ہین اوسکو سزا ملیگی دفعہ چوتھی مالکان اون دیہات یا قلعجات یا حویلی ہا یا کشتی ہا یا مکانات ہر ایک قسم سی جنمین باروت یا ہتھیار جنگی یا اسباب جنگی بدون نوشت صورت مرقومہ بالا کے بر آمد ہو گا اونکو سزا ملیگی دفعہ پانچوین جو شخص باروت یا ہتھیار جنگی یا اسباب جنگی بدون نوشت مرقومہ بالا بیچیگا یا بناویگا اوسکو سزا ملیگی دفعہ چھٹی جنکے اوپر ثابت ہو گا کہ کسی طرح سی اوسنے خلاف اس اشتہار کے عمل کیا پہلی دفعہ بہ ثبوت جرم جرمانہ اوسپر کیا جاویگا کہ زیادہ الف سہ ہزار روپیہ سے نہو گا و در صورت نہ ادای جرمانہ تا میعاد کہ

زیادہ چھ مہینے سے نہو بدون مشقت و بلا جولانہ قید ہوگی دفعہ ساتوین جسکے اوپر ثابت ہوگا کہ اوسنے دوسری دفعہ خلاف مضمون اس اشتہار کے عمل کیا جرمانہ زیادہ دو ہزار روپیہ سے نہوگا اوس سے لیا جاویگا اور در صورت ادا نہونے جرمانہ کے میعاد کہ زیادہ ایک برس سے نہوگی بدون مشقت و بلا جولانہ قید ہوگا اور سواے اسکے جو کچھ پنشن یا زمین لاخراج اوسکی پاس ہوگی قابل ضبطی کے ہوگی اور حق حقوق اوسکا بیچ زمین یا حویلی یا کشتی یا مکان کسی صورت کا کہ جسمین سے ہتیار جنگی یا باروت یا اسباب جنگی برآمد ہوگا قابل ضبطی ہوگا دفعہ **آٹھوین** جو شخص مخبری کرکے ہتیار جنگی یا باروت یا اسباب جنگی برآمد کراویگا اوسکو نصفی جرمانہ جو مجرم سے وصول ہوگا اور در صورت نہ ادا ہونے جرمانہ جو انعام بلحاظ مخبری اوسکو مناسب معلوم ہوگا سرکار سے ملیگا۔ دفعہ **نوین** جو شخصان مفصلۂ ذیل کو دفعات اس اشتہار سے اونکا کچھ سروکار نہین ہے اور بالکل اس اشتہار سے بری ہین **تفصیل**

دفعہ **نوین** باشندگان ولایت انگلسی کہ رعایا سرکار انگریزی ہین۔ سپاہی فوج سرکار ہمراہی پلٹن اپنی کے یکار سرکار نوکران سرکار متعلق کار دیوانی و فوجداری و مال و پرسٹ و ڈاک دفعہ **دسوین** صاحبان ڈپٹی کمشنر و دیگر صاحبان کہ بجاے صاحبان ڈپٹی کمشنر کام فرماتے ہین اونکو اختیار و اجازت حاصل ہے کہ حسب شرائط جو اونکو تبلایا جاویگا نوشت بحکمہ و دستخط

اپنی واسطی بنانے و بیچنے ہتیار و اسباب جنگی اور واسطی بہرنے ویسے کہنے باروت
و ہتیار جنگی اون شخصون کو دین گے جو معتبر ہین و لائق نوشت پانیکی ہین
دفعہ گیارہوین لیکن کسی نوشت سی کسی حالت مین کسیکو اختیار حاصل
نہین ہوگا کہ توپ کسی قسم کا یا مصالح توپ کا بناوی یا بیچے یا اپنے پاس
رکہی جو نوشت جس شخص کے نام خاص عنایت ہوگی اوسکے واسطی وہ
کافی ہے دیگر شخص کے واسطی خواہ سپاہی اوسکا ہو خواہ چپراسی اوسکا
کافی نہین ہوگا اور وہ نوشت مرقومہ بالا تاریخ تحریر سی واسطے ایک سال کے
کافی ہوگی اور بعد ایک سال کے نئی نوشت حاصل کرنی ہوگی اور ایک نوشت فقط
واسطی اوسی قدر باروت اور ہتیار جنگی اور اسباب جنگی کافی ہوگی کہ جو نوشت
مین تعداد مندرج ہوگی اور برخلاف اسکے جو کام ہوگا بمنزلہ نہونی نوشت کے متصور
کیا جاوی گا دفعہ بارہوین تدارک مندرجہ دفعات اس اشتہار کا من ابتدای
یکم اکتوبر ۱۸۴۹ء سی عمل مین آوی گا لیکن بیچ ملک ہزارہ و اضلاع آنروے
دریای سندہ یہ اشتہار جاری نہین ہوگا المرقوم دوم جولای ۱۸۴۹ء مقام
لاہور فقط اور واضح رہی کہ نومبر ۱۸۵۱ء تک ہر سہ صاحبان بورڈ پنجاب رہی
دسمبر ۱۸۵۱ء مین جناب سی جی مین سل صاحب بہادر ایجنٹ گورنر ناگپور
کے مقرر ہوکر تشریف لے گئے اونکی جگہ جان لارنس صاحب بہادر ممبر دوم
اور بجای اونکے رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر ممبر سوم مقرر ہوگئے اور

قواعد و قوانین ہر سہ صاحبان کی تجویز سے جاری ہوتی رہی ۱۸۵۲ء
تک یہی انتظام جاری رہا گو کہ جملہ قواعد بہ صلاح ہر سہ صاحبان ہوتا تھا مگر
کام ایجنٹی جناب کرنیل لارنس صاحب بہادر کی اجلاس سے اور امور مال کا جان لارنس
صاحب سے اور امور جوڈیشیل یعنی فوجداری دیوانی رابرٹ منٹگمری صاحب کے
اجلاس سے ہوتا تھا اس عرصہ میں توجہ کرنیل صاحب بہادر کے بہت انتظام
ترقیات پنجاب کو حاصل ہوا کہ صاحب ممدوح کے وقت میں ہتھیاروں کا لیا جانا
اور نہروں کی تجویز اور افزائش پیداواری اجناس و گلہائے انواع کی
ہوئی یہ صاحب نام آور اس ملک پنجاب کے ہوئے شروع ۱۸۵۳ء میں صاحب
موصوف رزیڈنٹ راجپوتانہ کے مقرر ہو کر ۲۶ - جنوری ۱۸۵۳ء کو لاہور سے
تشریف فرما کر براہ کپورتھلہ ۲۹ جنوری کو لودیانہ میں اور ۳۰ - جنوری کو پٹیالہ میں
اور پہلی فروری کو بازید پور میں بتقریب ملاقات راجہ سروپ سنگھ جیند والہ کے
اور دوسری فروری کو انبالہ میں تیسری فروری کو انفصال مقدمات تقسیم ریاست
مالیر کوٹلہ کر کے ۷ - فروری کو تھانیسر میں تشریف لا کر چارج پریسیڈنسی کا بھیجدیا
اور اپنا اختیار و تعلقات چھوڑ دیا جملہ رؤسائے پنجاب کو کرنیل صاحب کی علیحدگی
کا پنجاب سے بڑا رنج ہوا اور سرداران پنجاب نے واسطے یادگار و پیشکش تحفہ کرنیل صاحب
چندہ زر خطیر کا کر کے دیا لیکن جان لارنس صاحب کے چیف کمشنر ہونے سے
ازبس خوشی ہوئی اور ۲۶ - جنوری کو بعد نہضت فرمائی کرنیل لارنس صاحب

سے کہ جان لارنس صاحب نے دربار عام کیا اور روساے پنجاب کو کہ اوس مین چالیس
سردار بڑے ذوی الاقتدار یا مین حاضر تھے اور بحکم گورنر جنرل کے انتظام پنجاب کا قاعدہ جدید ہوا کہ اوسکی تصریح یہ ہے

شکستگی بورڈ پنجاب و نامزد ہونا حکام کمشنران

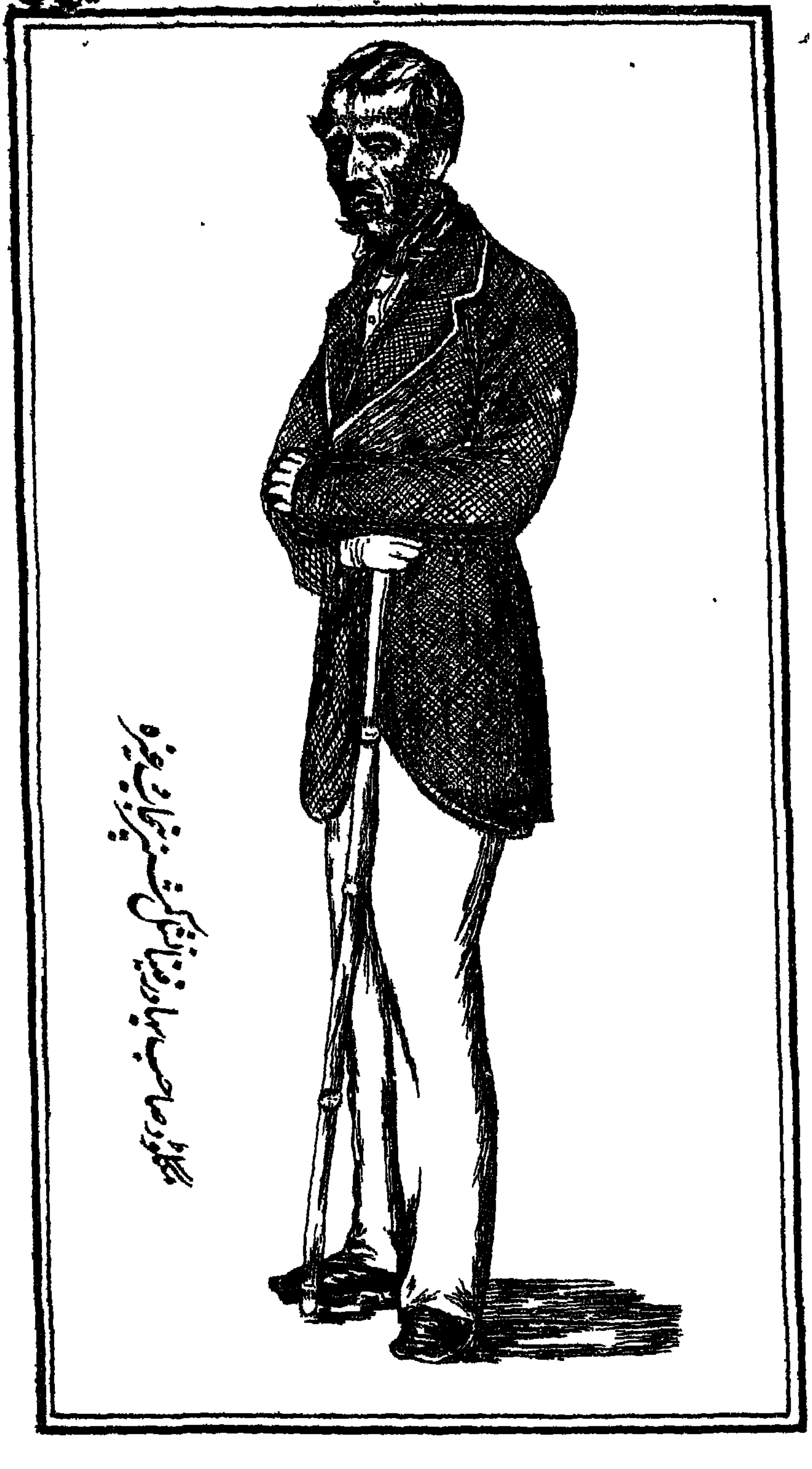
بعد تشریف بری کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے انتظام پنجاب کے باب مین روایات گوناگون رہین اب جو کچھ بصدور حکم نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے ظہور مین آیا اوسکی تفصیل یہ ہے کہ بورڈ شکست ہو کر انتظام فرمان روائی و نظم و نسق مملکت پنجاب باختیار صرف ایک صاحب چیف کمشنر کے رہا اور دو صاحب اونکی اعانت کے لیے قائم کیے گیے ایک کا نام جوڈیشل کمشنر نامزد ہوا اور دوسرے کا فنانشل کمشنر معاملات دیوانی اور فوجداری جوڈیشل کمشنر کے حضور مین طے ہونگے اور معاملات مال یعنی رنیو اور فنانس کے فنانشل کمشنر کے جلسہ مین فیصل ہونگے اور صاحب چیف کمشنر بہادر علاوہ انصرام کلی امورات مالی اور سولی کے مہمات پولٹیکل اور جنگی بھی انجام فرماوینگے جو اختیارات کہ ہر سہ صاحبان بورڈ کو حاصل تھی اب صرف چیف کمشنر صاحب بہادر کو رہی یعنی دخل معاملات متعلقہ کشمیر اور ریاستہای دیگر اور افواج ارکلہ پنجاب اور حفاظت اضلاع واقع سرحد مغربی بقبضہ اختیار اونکے ہوا اور دیوانی کے مقدمات مین حکم صاحب کمشنر جوڈیشل قطعی ہوگا اور مقدمات فوجداری مین بھی اونکو ہر طرح کا اختیار سزا دیا گیا بجز ایسی صورت کے کہ مقدمہ پھانسی

مین پنج صاحب چیف کمشنر سے استصواب ہوگا یہ وہی اختیارات ہین کہ جو صاحبان صدر نظامت کو ہین علاوہ برین صاحب کمشنر جوڈیشل کو اہتمام پولیس اور اخراجات لوکل فنڈ اور انتظام محبس اور عمارات سول اور امورات متعلقہ تعلیم کا بھی رہیگا اور صاحب فنانشل کمشنر اہتمام تحصیل محاصل اراضیات اور دیگر محاصل ہر قسم اور اسٹامپ اور امورات متعلقہ بند و بست سررشتہ ہی اور مقرری اور ادای زر پنشن اور انہار اور اخراجیون کا رکہین گے یعنی جو اختیارات صاحبان رنیو بورڈ کو تہے سوا ونکو ہین چنانچہ عمل درآمد اس انتظام کا تاریخ ١٢- فروری ١٨٥٣ء سے ہوگیا اور اس انتظام مین جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر اور رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر اور مسٹر جارج فررک اڈمنسٹن صاحب فنانشل کمشنر مقرر ہوے اور جنوری ١٨٥٦ء مین جناب مسٹر اڈمنسٹن صاحب بہادر بہ منصب جلیلہ سکرٹری اعظم گورنر جنرل کے ہوگئی اور فنانشل کمشنر کے منصب پہ مکلوڈ صاحب مقرر ہوی کہ اب یہ ہر سہ صاحبان اجلاس فرماتی ہین ایجنٹی کا کام اور سرداران ملکی کے سوال جواب اور ہر ایک امر کی اجرای قواعد منظوری کل امورات باختیار جناب جان لارنس صاحب بہادر سے اور جناب منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر سے قانون فوجداری و دیوانی نہایت خوبی کے ساتہ اجرای ہوا اور اس صاحب نے انتظام دختر کشی ایسا کیا کہ لایق تحسین ہے اور مکلوڈ صاحب از بسکہ حلم و انصاف فرمای کہ مال کے کام کے واسطی ایسے صاحب حلیم الطبع زیبا ہی



آنریبل سر جان لارنس صاحب بہادر بارٹ جی سی بی لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب

متعلقہ صفحہ ۲۷



مکلوڈ صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب وغیرہ

اور اس تھوڑی عرصہ مین جو جو ترقیات و انتظامات ملک پنجاب کو بدولت حسن تدبیرات
ان صاحبان کی ہوی مختصر طور فہرست یہ ہی یعنی ہتہیارون کا لے لینا مفسدون کا
قلع و قمع بآسانی کرنا دختر کشی کی رسم کا بند کرنا پلون اور سڑکون اور سرای و مکانات
تحصیل و پولیس و بیرون فوج سوای سڑک مجددا کا خاطر خواہ طیار ہو جانا باغات کی
سبزی سی ملک کا سیراب ہو جانا انواع اقسام تجارت کا ترقی ہونا ریشم اور
السی کی پیداوار کی بنا کا جمنا جمیع ابگان رئیسان مین امن اور امان رہنا اور ہر ایک
کو اپنے حوصلہ سی آگے نہ بڑھنا علوم کی ترقی کا چرچا نہرون کا اجرای جا بجا ہونا
سی خرچ مین بہت کام نکلنا اور بندوبست قانونی کا تعمیل و دفترون کی تکمیل و امیر
دوست محمد خان کے ساتھ کس لیاقت کے ساتھ سلوک کیا اور خلعت اکبر امیر سے
کس خوبی سی ملاقات کی مہاراجہ گلاب سنگھ جمون والہ کو کیسی حسن سلوک سے
گرویدہ رکھا صاحب چیف کمشنر بہادر ہی کا کام ہے

انتظام انسداد دختر کشی

سنہ ۱۸۵۲ع سی صاحبان عالیشان منتظمان ملک پنجاب کو یہ حال کھلنے لگا کہ اس
ملک مین رواج قبیحہ دختر کشی کا جاری ہی اور اس گناہ کبیرہ و حرکت نالایق کو
انسداد پر توجہ جناب بارٹ منت گمری صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر کی زیادہ تر
ہوئی کہ اونہون نے بہ منشار نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر اشتہار عام
بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۵۳ع جاری کیا کہ جو کوئی بلا خوف خدا و حاکم کے اپنی

ہتیا مارنے لڑکیون کی کریگا تو بیشک عوض خون کے خون لیا جاویگا اور اس ہتیارے کا ہونا زیادہ تر قوم بیدی اولاد گورونانک مین پایا گیا اور ہر اضلاع کے صاحبان سے کیفیت طلب ہوئین ہر ایک صاحب کمشنر بہادر کا خلاصہ رپورٹ ذیل مین ہے ٭

اضلاع بین دوی ستلج

انبالہ پرگنہ سوٹپرا اور کہرڑ مین راجپوت دخترکشی کرتے ہین اور بعض دیہات مین راجپوتان علاقہ تہانیسر وکیتھل مین اور اقوام بڑا پرگنجات ماڑہی و فریدکوٹ و ضلع فیروزپور اقوام و دیگر سواحل ستلج مین یہ رسم پائی گئی ٭

دوابہ جالندھر

ضلع ہوشیارپور و جالندھر مین سب قوم بیدی اور کانگڑہ مین بعض اقوام راجپوت لڑکیون کو مارتے ہین بیدی اس رسم مین گنہگار اور ڈیرہ بابانانک گورداسپورہ مین بھی کچھ کچھ یہ رسم جاری ہے مسلمان قوم راٹہہ و راجپوت خاندانی اکثر پرگنہ دینانگر دشکرگڑہ و ضلع گورداسپورہ مین رہتے ہین اور قوم منہیالوت سلہیری اور جموال ورجارک راجپوتان مین بھی طریقہ دخترکشی کا جاری ہے ٭

قسمت ملتان

اکثر کہتری اقوام کہنہ کپور ڈہائی گہر والہ مہرورا مین و مسلمانان قوم بہلوانہ و کہ ایک شاخ سیال کی ہے قوم خاندان شاہی سے سمجھا جاتا ہے اور ضلع گوگیرہ مین

قوم ہنود بیدی وہوند وچ ماندی کہتہ کپور چوکرہ اتراوہ سترہ وہ آلا
اقوام مسلمانان۔ وٹو فتیانہ کہتیانہ کہرل بلوچی جوئگی ودوتی کہنہ آڑوال
اور افغانان سدوزی خاندان شاہی یہ رسم کرتے ہین ؛

قسمت جہلم

راولپنڈی مین سب بیدی گجرات مین خصوصاً اقوام بہالکد جیپا کنوج مہاس
اور ضلع شاہ پور مین بیدی سوڈہی وناگی گہر ملوترہ۔ یہ سب کہتری ور
اقوام مسلمان بہٹی کہرل نسوان کونڈل سیال جلوتہر جرال خصوصاً قوم
کونڈل مین زیادہ تر زور ہے کیونکہ اونکی قوم مین لڑکیون کی شادی مین بہت صرف
ہوتا ہے اور ضلع ڈیرہ اسمعیل خان اور لیہ مین یہ رسم رائج نہین ڈیرہ غازیخان
مین بہت کم ہی اگر ہے تو کہتریون اور گسائیون مین ہے قسمت لیہ ضلع کانگڑہ
مین اقوام کہتری اونچی ذات کہتہ مہروترا کپور کہنہ اور سیٹہ نگر مین یہ
رسم بہت جاری ہے ؛

قسمت پشاور

ضلع ہزارہ و پشاور مین دخترکشی نہین ہوتی فقط اور اقوام راجپوت بسبب غرور
و افلاس کے اور بیدیون مین صرف فخر و رسمی یہ رسم جاری ہے ہنود مین یہ خیال ہے
کہ لڑکی کسی کو شادی مین دینی اپنے تئین کم سمجہنا ہوتا ہے اور بیدی اس
سبب کہ حکم دہرم چند بیدی نبیرہ بابا نانک کو بتلاتے ہین کہ دہرم چند نے اپنی

لڑکی کی شادی مین برائیون سے تنگ ہوکر اپنی اولاد کو یہ حکم دیا کہ آئندہ کو کوئی بیدی اپنی لڑکی کو جیتا نہ رکھے اور اوسکا عذاب میرے ذمہ ہے یہ بیدی تین سو برس تک یہ گناہ کرتے رہے اور یہ رسم بدبحالت بے مہری والدین کئی طرح پر تعمیل ہوتی ہے بعضے اوقات دایہ اپنے ہاتھ سے بچہ کا دم روک دیتی ہین بعض جاڑے مین سرد فرش پر رکہتے ہین اور گرمی مین گرم فرش پر ڈالتے ہین اور اسی طرح ضائع ہوتا ہے اور بہت روایتین اس عذاب کی منٹ گمری صاحب بہادر نے اپنی رپورٹ مین لکہین اور اسکے انسداد کی تدبیرات بہی کی آخر ش صاحبان عالیشان نے اول ایک محفل عظیم اس مقام امرتسر باجتماع کل رئیسان کلان پنجاب کی اور اوسمین اقرارنامہ ہر ایک سے اور تعین خرچ شادیون کا کرایا ۸- جولائی ۱۸۵۳ء کو نواب گورنر جنرل بہادر نے ان تجاویز کا باجلاس کونسل ملاحظہ فرماکر نہایت مشکوری صاحبان عہدہ داران مساعی اس کام کی کی کہ اس کوشش سے عزت سرکار انگریزی اعیان کی زیادہ ہوئی اور لکہا کہ جملہ کمشنران قسمت کو اطلاع اور ہدایت کرو اور اشتہارات واسطے کرنے جلسہ عام اور بند ہونے اس رسم قبیح کے جاری فرماوین چنانچہ ایسا ہی ہر ایک ضلع وقسمت مین صاحبان نے جلسہ عظیم باجتماع اکابران و روساء پنجاب بہی کرکے اتفاع اس رسم کا بہ تحریر اقرارناجات و تعین خرچ شادی لڑکیون کا کیا کہ اوس سے یہ رسم بہ ہیئت

بند ہو گئی چنانچہ نتیجہ اوسکا سال حال ۱۸۵۵ء کی رپورٹ صاحب کمشنر لاہور سے
یہ نکلا کہ قبل از عملداری سرکار دولتمدار خاندان بیدیون مین گورداسپورہ کی ایک
لڑکی زندہ نرہتی تھی اب چار سو لڑکی بعمر سات سات برس دیگر قصبات مین
حسب ذیل پائی گئین ڈیرہ بابا نانک مین ۱۹۸ اور قوم بیدیاں مین سے ۶۳ لڑکی
اور صاحب کمشنر بہادر لاہور نے اپنی قسمت کا نقشہ پیدایش اور وفات کا
و زندہ رہنے لڑکیون کا ۱۸۴۶ء سے تا ۱۸۵۴ء بھیجا اوسی مین ایکسال مین افزایش
زندہ رہنے لڑکیون کی پائی گئی تو یہ سرکار عالی وقار از بس منتظم و رحیم ہے کہ
مخلوق کو گناہ کبیرہ سے اور معصومون کو جان سے بچاتی ہے اگر ہم کسی جلسہ
کی کیفیت اور عہود کی شرح اور انتظام خرچ لکھین تو ایک طوالت عظیم ہے
مگر مختصر لکھنا ضرور پڑا کہ ایک جلسہ اعظم صاحبان کمشنر لاہور و جالندھر و ایر دوی
ستلج و ڈپٹی کمشنر و روساے ماتحت اونکی کا بمقام امرتسر سامنے میدان پیٹھ
قلعہ گوبند گڑھ کے خیمہ ایستادہ ہو کر بہ ترتیب خوش ہوا اور تمام میدان کو نمونہ
بہشت بریں کر دیا خیمہ ہاے صاحبان انگریز بطور لشکر گورنری ایک جگہ اور اونکے
سامنے ایک بڑا خیمہ مستطیل بطول لمبے ۶۴ درعہ و عرض لمبے ۲۱ درعہ لگایا گیا
اور خیمہ ہاے دیگر راجگان و سرداران اوسکے گرد پیش بڑی شوکت سے نصب
ہوئے چنانچہ راجہ اہلووالیہ و راجہ دینا ناتھ و راجہ تیج سنگھ و دیگر راجہ ہاے
کوہستان موجود تھے ۲۰ نومبر ۱۸۵۳ء کو صرف ملاقات باہمی کے ہوئی ۲۱ نومبر

کو سامم باغ مین سب راجون کو حکم دیا کہ بہ صلاح راجہ صاحب پٹیالہ تنقیح رسومات
بیاہ شادی اپنی اپنی قوم کی تخفیف کرو اسہ۔ اکتوبر پر حصر اسکا رکھا چنانچہ
تاریخ ۳۱۔ ماہ مذکور کو سب صاحبان عالیشان ذوی الاقتدار و راجگان و امرا حسب
رتبہ بہ رتبہ اجلاس فرما ہوے اور عوام کا ازدحام بھی از حد تھا اور چانیس صاحب
عالیشان ایستادہ ہوئے اور مسٹر ایڈمنسٹین صاحب بہادر فنانشل کمشنر نے اپنی
زبان سے یہ تقریر نصیحتانہ فرمائی **نصیحت** واضح ہو کہ پنجاب مین جو مدت سے
رسم دختر کشی کی جاری ہے یقین ہے کہ تمام خلق اللہ اور تم سب لوگ بخوبی
جانتے ہوگے مگر ہم حکام کو یقین ہے کہ جب سے عملداری سرکار انگلشیہ کی ہوئی ہے
اوسمین بہت کمی ہو گئی ہے اور سابق مین جو ایک مجلس واسطے انسداد اس گناہ
کبیرہ کے جالندھر مین ہوئی تھی اوس سے اور کوشش دیگر حکام ضلاع سے
یہ رسم بد بہت بند ہو گئی مگر تاہم جو حق کہ اوسکی انسداد کا ہے وہ ابھی نہین
ہوا چنانچہ بنظر تحقیقات جو اوسکی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ رسم بہت سے
اقوام مین پھیلی ہوئی ہے اور سبب ارتکاب اس گناہ کبیرہ کے تین معلوم ہوے
ایک غرور دوسرا زیادتی اخراجات شادی دختران تیسرے ننگ و بدنامی
بہاٹ بھٹ رای دوت بھانڈ بکہاری نائی میراسی وغیرہ کا ہے
سوہم سب حکام نے اسکی رپورٹ بہ حضور نواب گورنر جنرل بہادر کے بھیجی اور
واسطے انسداد و اصلاح اون امور کے یہ جلسہ تم سب صاحبون کا قائم کیا۔

اور نواب گورنر جنرل بہادر اور ہم سب حکام اِس حسن اتفاق سے بہت خوش ہین
اور نواب گورنر جنرل فرماتے ہین کہ جو لوگ اسکی انسداد مین کوشش کرین گے
اونکو خلعت اور انعام اور نام اور لقب اور خطاب عطا ہونگے اور جو لوگ
کہ مرتکب اِس گناہ کبیرہ کے ہون گے اوسکو مجرم خون کا کرکے بلاشک سزا خون
کی دین گے اور جو کچھ جاگیر یا پنشن سرکار سے مقرر ہوگی سب چھین لی جاویگی
چنانچہ ترجمہ چٹھی نواب گورنر جنرل بہادر کا تم سب صاحبونکو سنایا جاتا ہی
اوس وقت جناب ممدوح نے ترجمہ اوس چٹھی کا خود پڑھ کر سنایا بعد اوسکے
صاحب محتشم الیہ نے فرمایا کہ اب ہم سب حکام حسب منشاء نواب گورنر جنرل
بہادر کے ویسا ہی اقرارنامہ کہ جیسا مجلس جالندھر میں لوگون کی طرف سے
ہو چکا ہے مضمون یہ ہی ٭

اقرارنامہ

جملہ سرداران و رؤساء و رعایای سکنہ پنجاب دوآبہ جالندھر و غیرہ دربارہ
انسداد رسم دختر کشی و تقرر شرائط شادی جو کہ اس ملک پنجاب میں بوجہ
ممانعت حکام وقت کے ایک انسداد گناہ کبیرہ دختر کشی بالکل عمل میں نہین
آیا اسواسطے اب ہم لوگ حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہٗ واسطے
بند کرنے اس امر ناجایز کے ہمہ تن مستعد ہوکر بموجب شرائط مفصلۂ ذیل کے
اقرار کرتے ہین اور لکھ دیتے ہین کہ مطابق اوسکے کاربند رہینگے اول یہ

مارنا لڑکیون کا نزدیک خدا و حاکم وقت و جملہ کسان نیک بخت خدا ترس
کے نہایت برا و ناپسند ہے تو جو کوئی ہماری قوم و علاقہ گاؤن مین
مرتکب ایسی مرے کا ہوگا اوسکو فی الفور گرفتار کرو اگر حاکم وقت کو اطلاع
دیوینگے اگر کوئی اوسکی کوشش مین شریک نہوگا یا پہلو تہی کرے گا تو
ایسی شخص کو ہم لوگ ضرور اپنی قوم و ذات سی باہر کر دیوین گے دوسری
جو ایک بڑی وجہ دختر کشی زیادتی خرچ شادی و جنیہ و جمع ہونے مردمان
برات کی پائی جاتی ہے سو واسطے کمی خرچ مذکور جو شرائط کہ اضلاع لوری
و جالندھر و ہوشیار پور مین جاری ہین وہ جملہ شرائط یا اور شرائط او قسم
کی پنجاب کے روسے اپنی قوم و برادری ور و برو ہی حکام اپنے اپنے
ضلع کے اپنے اپنے کنبہ مین جاری و رائج کر لیوینگے تیسری ایک اور بڑا
نقصان سوای خرچ مذکورہ بالا شادی و برات مین یہ ہے کہ بہاٹ و بہت
ڈوم و بھاٹ و بھانڈ و بھکاری و نائی و میراسی وغیرہ ہجوم کرکے دہمکاتے و
گالی دیتے ہین اور اپنے بدن پر چھوری و پتھر مار کر جبراً روپیہ مانگتے ہین
اب اگر آیندہ کوئی آدمی مانگنے والا بوقت شادی و برات کی ایسے جبر و
ظلم سے پیش آوے گا اوسکو فوراً گرفتار کرکے تہانہ مین پہونچا دیوین گے
اور آیندہ کو کبھی اوس شخص کو شادی و برات مین اپنی قوم و برادری کے
داخل نہین دیوینگے اور نہ ایک دمڑی خیرات کی اوسکو دیوین گے اور واسطے

انتظام اس بات کے درخواست مدد کی حکام اپنے اپنے ضلع سے کرین سے کے خط

پیش کرکے درخواست کرتے ہین کہ جو کل کے دن تم سب صاحبان نے اپنی

رسمیات کی صلاح کر لی ہے اور انسداد دختر کشی مین تم سب لوگ خوش ہو یہ بات

موجب کمال خوشنودی ہم جملہ حکام اور نواب گورنر جنرل بہادر کی ہے اس اقرار پہ

اپنے اپنے دستخط کر دو اوس وقت بہت سے اقرار نامجات مندرجہ بالا چھپے ہوے

سب پنچون کے سامنے سر رشتہ داران اضلاع نے پیش کیے اور سب نے اوپر

دستخط کر دیے اور اسی طرح چند قطعات جملہ راجگان اور سرداران کے سامنے صاحب

لوگون نے خود اوٹھہ کر پیش کیے اور سب راجگان اون پر دستخط کر دیے

اور صدائے حسے کار سرکار گردون وقار بلند ہونے لگی فقط

الغرض اس طرح سب اضلاع پنجاب مین جلسہ ہای عظیم مقرر ہو کر رونق افروزی صاحبان عالیشان

جلیل القدر اجتماع راجگان و سرداران نامور امتناع رسم وراہ گناہ خون

بے گناہ دختر کشی کا تحریر اقرارنامجات و تعین خرچ و اخراجات شادی

کے ہوا کہ خلق اللہ کو عصیان سے اور دختران معصوم کو جان سے بچا تا فی الواقع

ایسے ہی انصاف و انتظام حکام ذوی الاحترام کے ثمرہ کشور کشائی اور

فرمان روائی و نتیجہ فتح ہای نمایان و حسنات دو جہان کے ہوئی ہین ۔

دیگر اضلاع پنجاب مین یہ رسم قبیحہ دختر کشی انسداد مین جلسہ عام ہوئے

اور اقرار نامجات خاص و عام لکھے گئے ❖

نام ضلع	تاریخ جلسہ	کیفیت
ملتان و لیہ	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۵۳ء	با جلاس صاحب کمشنر ملتان و ڈپٹی کمشنر ملتان و جھنگ و گوگیرہ و کمشنر قسمت لیہ و ڈپٹی کمشنران خانگڑہ و ڈیرہ غازی خان ۔
جہلم	۳ جنوری سنہ ۱۸۵۴ء	بہ تمہید صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جہلم تحصیلداران و خاص و عام قریب تین ہزار آدمی ۔
گوجرانوالہ	۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۳ء	صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرانوالہ با جتماع رئیسان و پنچایان و سرگروہان ہر ایک اقوام ۔
بہالی متعلقہ ریاست جموں	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۵۵ء	چارلس ریکس صاحب کمشنر لاہور و جان انگلس بہادر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ وغیرہ تیس چالیس صاحبان و میان رنبیر سنگھ ولی عہد مہاراجہ گلاب سنگھ و راجہ موتی سنگھ پسر و میان سنگھ و اقوام راجپوت ہر دو ملک یعنی جموں و ملک انگریزی و دیگر ناموران
کانگڑہ	مئی سنہ ۱۸۵۳ء	اقرار نامجات مع شرائط ناطہ نسبت کہ بہان زر لیکر لڑکیاں بمنزلہ فروخت ہو جاتی تہین تین حصہ اس ضلع کے ہو کر انتظام ہوا اول حصہ

نام ضلع	تاریخ جلسہ	کیفیت
کانگڑہ	مئی ۱۸۶۸ء	نواح نادون باہتمام راجہ جودہبیر چند صاحب حصہ دوم کانگڑہ باہتمام راجہ جسونت راے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ حصہ سوم نورپور باہتمام منشی جیٹھی رام تحصیلدار باجتماع اہل نالہ وسر گردہان کو ہوا اقرارنامجات بہت دفعات سے مشتہر جاکیے گئے۔

باب سوم دربیان حالات ملکی اضلاع پنجاب

بہ تصریح حال آبادی وشہرہای کلان وکثرت اقوام

متعلقہ ہر ضلع وپیداوار اجناس تجارت وغیرہ

حال ضلع جالندھر وہوشیارپور

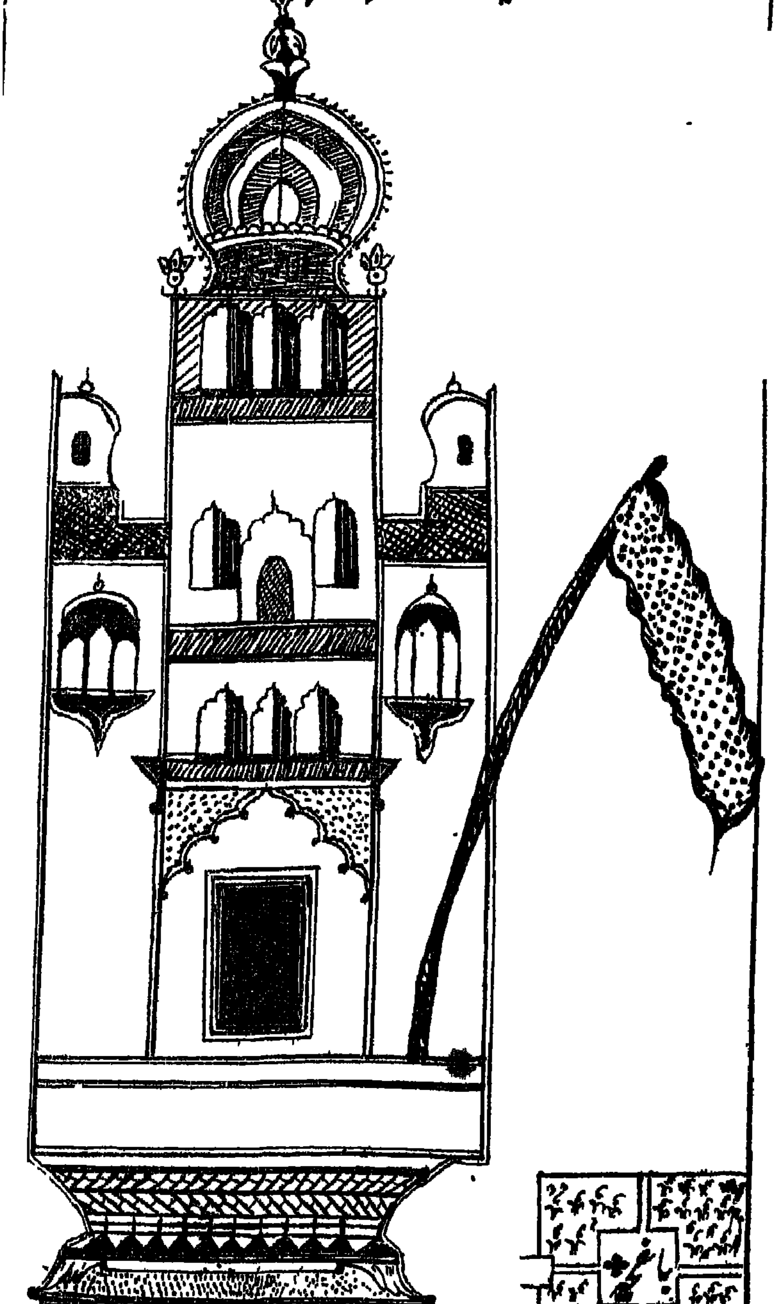
از حصول خط محررہ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۶۸ء لالہ بنسی لال صاحب ڈپٹی کلکٹر ہوشیارپور وجالندھر کے واضح ہوا کہ یہ ملک مابین دوآبہ ستلج وبیاس کے ہے سوا ریاست سردار نہال سنگہ آہلووالیہ ودیگر جاگیرات کے اس دوآبہ میں دو ضلع ہیں ایک ہوشیارپور دوسرا جالندھر ہوشیارپور میں چار پرگنہ ہیں ایک پرگنہ خاص ہوشیارپور دوسرا ٹکیریان تیسرا جسوان چوتھا گڑہ شنکر پنجابادن

پرگنجات کے جسوان و اُنب بالکل کوہستان ہے اور دیگر پرگنجات تتالی
چوتہائی گاؤن پہاڑ مین ہین اور زمین بیشتر ریگ آمیز و بھوڈ و آمد سیلاب
کوہستان سے خراب سیلاب زدہ ہے اور شہر کلان خاص ہوشیار پور ہے دیگر
گاؤن چھوٹے چھوٹے اور کوہستان مین اکثر قوم راجپوت ہندو اور ایک قوم
چانگ با جیم فارسی و الف ساکن و نون غنہ و کاف فارسی قوم گہرت رہتی ہین
اور یہ قوم بمنزلہ جاٹا ہوتا ہی اور کوہستان والون کی بول چال علحدہ ہے
اکثر کلمہ ثقیل و ساکن بولتے ہین ملک ازبس پر رونق ہے بالکل زراعت
ہوتی ہے اراضی افتادہ مطلق نہین جہانتک نظر پہنچتی ہے تختہ زراعت
کی نظر آتی ہے اور مویشی و شیر کم ہے اور گہی کی قلت ہے اطراف و جوانب
سے آیا ہوا ہے نرخ ڈیڑہ سیر و دو سیر کی فروخت ہوتا ہے ۔ و چرانڈ بالکل
نہین پرگنہ مکیریان و جسوان مین کہ زیر دامن کوہ مضافات ہوشیار پور سے
ہے گاہ و سوختہ وغیرہ بگرانی بہم پہونچتا ہے اور ایسا میوہ کہ اوسکو تحفہ
ولائق ارمغان شمار کیا جاوے نہین ہوتا لیکن میوجات انار و انگور
ولایتی و سینٹا سپاتی آمد کابل و کشمیر کے دوآبہ مین فروخت ہوتی ہین
زمین ضلع ہوشیار پور مین چاہی بکثرت اور بارانی بہت ہے بارانی مین بالکل
ربیع و خریف و ضبطی پنبہ و شکر وغیرہ کاشت ہوتی ہے پہاڑ مین پانی
چار انگل سے چار ہاتھ پر نکلتا ہے بباعث تاثیر پانی کے کوہستانیون کے

متعلقہ صفحہ ۵ سیر پنجاب

نقشہ دربار زیارت گاہ مہنت گورو ارجن جی واقع کرتار پور ضلع جالندھر

ریاست گاہ سوڈھی سادھو سنگھ



کلو مین کیطرح ہوتی ہین کوہستان کی آب وہوا خوش و خرم ہے گرمی آفتاب کی چندان
نہین ہوتی باد سموم کم چلتی ہے اور ضلع جالندھر مع تحصیل نکودر وراہون و نوہ شہر
بالکل ویسی ہے اور زمین چاہی بکثرت زراعت کامل ترقی قرار واقعی ہوتا ہی اور اس
ضلع مین جالندھر خاص و فلور و راہون و کرتارپور و کپورتھلہ و نورمحل نامی شہر
ہین سرای بادشاہی نورمحل مین اور مقام گوردوارہ کلان سکہان کرتارپور مین واقع ہے
سال تمام مین وہان میلہ ہوتا ہے اور سب سکہنیان جمع ہوتی ہین اور گورو سادہو سنگہ
لباس پر ہی فیل بہ نہایت شان و تجمل و تکلف محلون سے بر آمد ہو کر ایک تالاب کے
کنارہ بیٹہتی ہین زایران کو اپنے درشن دیکر نذر و نیاز لیتے ہین چنانچہ تاریخ
۱۰ نومبر ۱۸۵۵ء میرا اتفاق بہی کرتارپور مین ہوا یہ موضع اچہا متبرک قصبہ کی آباد
اکثر عمارت پختہ بازار چوپڑ کا بدو کانات متعدد ہر ایک پیشہ کا آدمی موجود سادہو
کرتار سنگہ کے مکانات تکلف ہین خصوصاً شیش محل اور اونکی نشست کا مکان بہت
پر تکلف ہی گوردوارہ پانچ منزلہ نہایت رفیع چنانچہ اوسکا نقشہ بہی بنایا وہ اسمین شامل
ہے یہ سادہو سنگہ سوڈہی اولاد گورو ارجن ہین آدمی قابل علوم فارسی و طب مین کامل
چنانچہ ایک کتاب اونہون نے خود تصنیف کی ہے ہر علم مین اوسکو مداخلت ہی ایسا انصاف
با علم سکہون مین کم دیکہا اور اس قصبہ مین زیر آبادی ندی بہی واقع ہے
موسم برسات مین جب یہ ندی جاری ہوتی ہے شہر کے دروازہ آمدرفت
سے بند ہو جاتے ہین اور اس دوآبہ مین جاٹان بکثرت و راجپوت مسلمان آباد ہین

اور دیگر اقوام وگو جیر بکثرت اور دریای ستلج اور بیاس سکے سوای دو نالی بھی اس
دوآبہ مین جاری ہین اور نسبت آبپاشی کمتر ہوتی ہے موسم برسات کشتی پر
سوار ہوکر پار اوترتے ہین جبسے عملداری سرکار اس ملک مین مروج بکثرت ہوا اوای
معاملہ سرکار گہاو پر کہ آٹھ کنال پر مشتمل ہے مقرر ہے پہلی بہاولی وکنکوت
کرکے نصف لیتی تھی مگر جب سے کہ تشخیص جمع ہوی فی گہاو ایک روپیہ دو روپیہ
ڈہائی روپیہ پٹہ کرکے دیتی ہین کھیتی بہت کامل پیدا ہوتی ہے فی گہاو پیداوار
گندم و مکی جوار وغیرہ سوایا من سے خام ہوتا ہے شکر جالندھر مین بہت ہوتاہی
اور شالی بھی ہوتی ہے ساکنان اس ملک کے مونجی کہتے ہین اور اس ملک
مین پنبہ چیت کے مہینے مین بوتے ہین اور آج بات ریشے تہ پچیس تیس ٹکہ پر کاتا ہی
اور ساکنان اس ملک کے بزبان پنجابی ساتھ ان لغات کے کہ ذیل مین مرقوم
ہین (کی آکہدا ہی) یعنی بات کہتا ہی (کی آکہدا ہی) یعنی کیا کہتا ہے
(کیٹھا ہی) کہا ہی (کہڑی پنڈ وسدا ہی) (کس گانو بستا ہے) (ساڈا ہی)
(ہمارا ہی) (تواڈا ہے) (تمہارا ہے) کلام کرتے ہین باشندگان بکثرت اہل
حرفہ مین اپنے صنایع مین ذہن رسا و فکر روشن رکھتے ہین کار ابریشمی بہت
ہوتا ہی پارچہ گلبدن لنگی چوڑ بہ ابریشمی ہر قسم کا برنگ گلناری و قرمزی
و شتر [illegible] عمدہ ہر قسم کو طیار ہوتی ہے اور سفید اگلا ہرہ
کھاڈی وغیرہ [illegible] قیمت گران فروخت ہوتا ہے اہل تجارت اور

وساور دان مین لیجاتے ہین اور اس دوآبہ کی آدمی علم فارسی اکثر پڑھتے ہین
بعضی شاستری بھی پڑھ لیا ان فارسی خوان ہین اور مردمان اسودہ و خوش معاش
اکثر پاجامہ وسیع و فراخ و انگرکھا پہنتے دستار قبہ دار باندہتے ہین اور چادر
اوڑہتے ہین اور زمیندار لوگ تہبند باندہتے ہین اور کماد یعنی نیشکر بیلنہ سے پیرتے ہین
کولھو نہین چلاتے چاہ پر رہٹ چوبی چلاتے ہین یہان کے لوگ خوش چہرہ
نیک سیرت نرم طبع ملائم وضع صاف مزاج سفید لباس ہین زمینداران و مزدوران
دیہات بھی سفید کپڑے پہنتے ہین و دیگر غربا و اہل حرفہ بازاریان پارچہ مستعمل
بھی استعمال رکھتے ہین تجارت شکر تری کی بہت ہوتی ہے اور مرد و عورت اس
ملک کے پست قد حقیر الاجسام یعنی دبلے پتلے ہین جوانان حسین شکیل کشیدہ قامت
و مضبوط نہین رنگت و پہ عورتون کا بھی کچھ بہتر نہین اور معاش سے بھی تنگ
و زمین ہموار و نشیب ہے انبہ کمتر ہوتا ہے فقط اور نواح قصبہ اہون مین ایک
قوم وارڈک مشہور ہے سولہ سو موضع اس قوم کے زمینداری کے ہین اس
قوم کا بڑا جتہا یعنی بہت ہجوم اس نواح مین ہے اور ایک قوم راجپوت گہوڑواہہ
ایسا ہی بکثرت ہر دو طرف کنارہ کنارہ دریاے ستلج کے وارپار آباد ہین ؀

تتمہ حال ضلع ہوشیارپور

علاقہ کوہی متعلقہ ضلع ہوشیارپور مین دونو پہاڑ کے اندر ایک ندی سوان
جاری ہے کہ اوس ندی کے وارپار جس قدر زمین دونو طرف پہاڑون کے نیچے

سے ہے اوسمین پیداواری اجناس وہان کثرت سے ہوتی ہے اوسکا نام وون مشہور ہی بلکہ اسی سبب سے یہ علاقہ جسوان وون کہلاتا ہے اور پرگنہ جسوان مین وون ٹپہ لنگ کنگوت کے اندر ایک استہان دیوی چنت پورنی کا ہے وہ اس پہاڑ کے اوپر کہ اوس جگہ مین ماہ چیت وساون واسوج کے نوراترون مین بڑا ہجوم میلہ کا ہوتا ہے اور ماہ ساون کی اشٹمی کو بڑا میلہ ہوتا ہے اور ایک استہان دیوی دہرم پورنی کا ٹپہ دایرہ مین نوراترون مین میلہ ہوا کرتا ہے اور ایک استہان سرپیلوی ٹپہ کلوہہ مین پہاڑ کے متصل ہی ہے بلکہ اوس پہاڑ کا نام تہل پیر کا مشہور ہی اوس جگہ کا کرشمہ یہ ہے کہ اوس پہاڑ کے اوپر سے چشمہ پانی کا نکلتا ہے کہ وہ چشمہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور اوس مقام پر بہی ہجوم میلہ کا ہوتا ہی اور ایک استہان پیرنگاہہ کا قصبہ اونہ مین طرف مشرق بفاصلہ (۴) کوس واقع ہے اوس جگہ بہی ہر جمعرات کے دن میلہ ہوتا ہی گفتگو اور پوشش مردمان کوہستان اور دیس مین بہی ذرا تفاوت ہے چنانچہ پہاڑی لوگ اکثر ٹوپی سر پر رکھتے ہین اور دیس مین ٹوپی کا رواج کم ہے

کیفیت کانگڑہ

حسب تحریر لالہ تلسی رام صاحب سررشتہ دار کلکٹری مرقومہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۰ع دریافت ہوا کہ ضلع کانگڑہ ایک ملک ہے وسیع تخمیناً اڑہائی سو کوس طول و سوا سو کوس عرض بالکل کوہستان ہے تحصیل نورپور مین علاقہ دیس شامل ہے مگر وہ بہی

دامن کوہ ایک امر بہت ہی خوشنما ہے کہ تحصیلداری کانگڑہ مین بالکل اور تحصیلداری
نورپور مین چند پرگنہ آبی ہین نالی اور کولین جاری ہین خوب سیر و سیرابی رہتی
ہے کہ اوسکو دیکھکر طبع ناظرین و خاطر سارین شگفتہ و باغ باغ ہوتی ہے
سرد سرد ہوا کا چلنا اور نہایت لطافت سے پانی کا بہنا گرد کلفت دل سے دہوتا ہے
کانگڑہ کے ملک مین پانچ تحصیلین اور تین راجہی ہین تحصیل کانگڑہ تحصیل ندون
تحصیل ہری پور تحصیل نورپور تحصیل کلو راج چنبہ راج منڈی راج سکیت
راجہی منڈی و سکیت متعلق بہ کلو ہے اور سوای ان راجیون کے تین چار
ریاستین اور بھی ہین ریاست راجہ کلیسر۔ ریاست راجہ نادون۔
ریاست میان لدر چند لمبہ گرانوالہ۔ ریاست راجہ کلو۔ ایک پرگنہ راجہ کلو کے
جاگیر مین نسلاً بہ نسلاً معاف ہے اوسکو اختیار فوجداری بھی حاصل ہے
اور بہت سے ایسان دیگر کو جاگیرات نسلاً بعد نسلاً معاف ہین اختیارات
دیوانی کلکٹری فوجداری انکو حاصل ہین دریاؤن و نالون کا اس ضلع مین کچھ
شمار نہین سب مین بوقت بارش باران پانی ہو جاتا ہے مگر چند ندیون
مین ہمیشہ پانی رہتا ہے بوقت بارش باران بہت ہی چڑہتی ہین اور بڑی
رو آتی ہے نام اون ندیون کے یہ ہین ہے۔

نام دریا	کیفیت
بان گنگا	نیچے آبادی کانگڑہ کے چلتی ہے۔

نام دریا و ندی	کیفیت
ندی بینہر	زیر آبادی بجینا تھہ تیسری ندی جسکی علاقہ نورپور مین — چوتھی باجھو کانگڑہ سے جانب پچھاڑ — پانچوین ندی بیرال تلوکنا تھہ کے نیچے مگر دریا ہو کلان و مشہور بیاس گنگا ہے کانگڑہ کے علاقہ مین جاری ہے اور حد ضلع پر ایک طرف علاقہ کے ستلج بھی ملا ہے اور ایک طرف راوی سے ملحق ہو گیا ہے —

موسم اچھی معتدل ہے موسم گرمی کی گرمی اور سردی کی سردی اس قدر
نہین ہوتی کہ ناگوار ہووے مگر بہ نسبت ہندوستان سردی کچھ زیادہ ہوتی ہے
علاقہ تحصیلداری نورپور مین گرمی زیادہ سردی کم ہے اسواسطے کہ وہ علاقہ
کچھ دیس اور کچھ پہاڑ مین ہے پانی بہت خوب اور صاف اور سرد ہلکا وغیرہ وار
وہاضم ہوا بھی گرم ہے لیکن کسی موسم مین نہین چلتی گرد و غبار کبھی نہین اوڑتا
غرض موسم و آب و ہوا معتدل و موافق ہے ناموافق نہین آبادی اس ضلع
مین اچھی ہے رواج آبادی زمینداران مین اکثر اس طرح پر ہے کہ زمیندار
حصہ دار اپنی اراضی مین اپنے اپنے گھر علیحدہ بنا لیتے ہین جیسا کہ ایک ٹہری
احاطہ وسیع مین بنگلہ بناتے ہین اوسکا نام ٹیکا مشہور ہوا اور ٹکہ جس گاون کے

رقبہ مین واقع ہوتا ہی اوسی گاؤن سی وہ متعلق رہتا ہے اور یہہ طریقہ یعنی علحدہ
علحدہ بنانا گھرون کا اپنی اپنی زمینون مین بہت خوب ہے کیونکہ بہت
رونق اور جا بجا صورت آبادی کی نظر آتی ہے اور نامی شہر اس ضلع مین
یہہ ہین (۱) ناگرکوٹ وکانگڑہ خاص (۲) جوالامکھی (۳) نورپور (۴) نادون
(۵) چمبہ (۶) منڈی بہت نشیب مین درمیان پہاڑون کے اسکی نیچے دریا
جاری ہے (۷) سکیت (۸) ہیرہ سبحان پور (۹) اور دھرم سالہ بھی ایک
اچھی ٹھنڈی جگہ ہے بفاصلہ پندرہ کروہ کانگڑہ سی وہان صاحب کمشنر دوآبہ جالندھر
نے تجویز چھاونی کی لی تھی نادون خاص نیا دلکشا و سر افزا مقام ہے کہ
اوسکی تعریف مین یہہ بات سب لوگون مین مشہور عام ہے کہ بیگانون تو اپنا کون
اور عورتین یہان کی خوبصورت ہین کہتی ہین کہ پہلے بعہد راجہ سنسار چند جس
آدمی کا وہان گذر ہو جاتا تھا اوسکو وہان کی لوگون سی ایسی وابستگی ہو جاتا
ہو جاتا تھا کہ پھر اوسکا دل دیس مین آنے کو نہ چاہتا تھا یعنی بقول مصرعہ
جتی چیل کو دوست رکھتا ہے بہ نسبت اور مقامات کے نورپور کی آبادی اچھی
ہے اور بازار بہت لمبا ہے اہل حرفہ اس شہر مین بہت رہتی ہین خصوصا کشمیری
کار پشمینہ والی اور ہیرہ سبحان پور بھی اچھا بڑا شہر ہے سر بلندی کوہ آباد ہے
اوسکے نیچے دریای ستلج جاری ہے اور بادشاہی وقت کا ایک باغ شگفتہ وہان
واقع ہے اوسمین ایک بارہ دری اور ایک حویلی بہت وسیع خوش قطع و دیگر بنگلہ

و مکانات عمدہ بادشاہ واقع ہین اس قصبہ مین انگشتری بہت خوشنما خوش اسلوب
بنتی ہے اس جگہ مین راجہ سنسار چند راجپوت بڑا گرامی نامی راجہ ہوا ہے
قبل از تسلط سکھان راجہ موصوف مابین سردارون کوہستان کے فرمانروائی
کرتا تھا اور راجگان پہاڑی اوسکو بہت ممتاز سمجھتے تھے اب اوسکا بیٹا اوس مقام
مین ہے سرکار انگریزی سے جاگیر اوسکی مقرر ہے اس ملک مین رواج چاہات
کا نہین ہے باوڑی کا دستور ہے اگرچہ چاہ بہی بناتے ہین اوسکو بھی بطور
باوڑی کے بناکر زینہ لگا دیتے ہین پانی خود بخود جا بجا نکلتا ہے اور کنوا کہودنے
مین کچھ اندازہ مقرر نہین کہ کتنے ہاتہ پر پانی نکلتا ہے یہہ بات نشیب فراز
پر منحصر ہے کسی جگہ آٹہ سات ہاتہ پر پانی نکلتا ہے اور کسی جگہ پندرہ بیس ہاتہ
پر اور نورپور کے نواح مین چالیس پچاس ہاتہ پر پانی نکلتا ہے اس ملک مین
دستور گولہ گلا چاہ کا نہین جہان یہہ یعنی سوت پانی کا نکل آتا ہے وہان سے
اوپر تنگ چن دیتے ہین اور گولہ اسواسطے کہ زمین پتھرون کی ہے نہین نکل سکتا
اسی باعث سے یہان کے کوون مین سات مہینے پانی رہتا ہے گرمی کے دنون
مین بالکل خشک ہو جاتا ہے بہادون کے مہینے مین پہر پانی ہو جاتا ہے
اس پرگنہ مین کوون کا رواج زیادہ ہے چنانچہ خاص شہر نورپور مین چہ سو
کنوا ہے مگر گرمی مین کسی کوئے مین پانی نہین رہتا بلکہ موسم سرما مین بھی
اکثر تالاب کا پانی پیتے ہین منڈی کے راج مین کان آہن و کان نمک ہے یہہ نمک

مٹی آمیز ہوتا ہے اسواسطے اوسکو پانی مین گھول کر صاف پانی کھانے مین ڈالتے ہین
غریب زمیندار لوگون کے خرچ مین آتا ہے کھانے مین اچھا ہے اور جوالکھی مین
ایک جگہ پر چھوٹی باوری سی بھی نمکین پانی نکلتا ہے غریب اوسکو بجای نمک
صرف مین لاتے ہین اور نیز اس پانی مین ایک اور فائدۂ عظیم ہے کہ جسکا گلا
پھولنے لگتا ہے وہ اس پانی کو چالیس روز تک بقدر ایک چھٹانک پیتا ہے
تو آرام ہو جاتا ہے علاقہ راجہ چمبہ مین کان شیشہ و سرمہ و نمک سفید جسکو
لاہوری نمک کہتی ہین ہے مگر عہد راجہ سابق سی وہ کانین بند ہین کوئی نکالنے
نہین پاتا قلعہ کانگڑہ خاص مین ایک چاہ ہے اوسمین محمد شاہ جہانگیر سے
گھی یعنی روغن زرد بھرا ہوا ہے اوسکے اوپر بقدر قد آدم پانی ہے اور منہ
اس کنوی کا بند ہے مٹی اوپر پڑی ہے اوس گھی کا یہ فائدہ ہے کہ
کوئی عارضہ چشم ہو سب کو فائدہ کرتا ہے راجگان سابق کے وقت مین بایام
نوراترہ کچھ گھی اوس مین سی نکالکر بطور تحفہ دیا جاتا تھا ابتدای عملداری
سرکار انگریزی سی وہ بات موقوف ہے اور کلو کے علاقہ مین بھی کان
آہن ہے اور پرگنہ وزیری روپی مین کہ جاگیر راجہ کلو کی ہے چاندی کی
کان ہے مگر معلوم نہین ہوا کہ کب وہ کان ظاہر ہوئی تھی اور کب سی کس طرح
بند ہو گئی اور خاص کس جگہ پر ہے عجائبات کا حال یہ ہے کہ کانگڑہ خاص
مین ایک صنعت عجیب حرفہ غریب مشتہر زمین و زمان و معروف جہان چھپا

نمایان

یہ ہے کہ کٹی ہوئی ناک کو سالم بنا دیتے ہیں اور یہ بنانا اس طور پر نہیں کہ تازہ زخم کو وصل کریں بلکہ کتنے ہی برسون کی کٹی ہوئی ناک کو از سر نو ایسی صفائی سے بنا دیتے ہین کہ اصل و نقل مین کچھ تفاوت و فرق معلوم نہین ہوتا اور بڑی خوبی یہ ہے کہ بعد درست ہو جانے کے بال وغیرہ جیسے اچھے اصلی بدن پر ہوتے ہین اوپر بھی جمتے ہین نقل ہے کہ ایک دفعہ ان کاریگرون نے طرفہ کام کیا کہ ایک شخص لب بریدہ کا ہونٹہ بنا دیا مونچہین بھی جم آئین نقل مطابق اصل کر دکھلائی ہزار ہا کوسون سے آدمی ناک بنوانے آتے ہین اور چاندی کے زیور پر میناکاری بہت خوب ہوتی ہے آبخورہ نقرۂ نہایت سبک و نازک و خوشنما بنتے ہین علاوہ اور صناعات معمولی طیاری پارچہ وغیرہ یہان اچھے ہوتے ہین شہر نور پور مین مصور بہت اچھی تصویر دلپذیر کھینچتے ہین اس صنعت مین یہ لوگ لاثانی گویا اپنے زمانہ کے بہزاد و مانی ہین اور پشمینہ کا کام یعنی رومال و دوشالہ نہایت عمدہ طیار ہوتا ہے پارچہ پشمینہ زرباخی کار سوزن کا ایسا ہوتا ہے کہ بایدو شاید اور بٹیرہ سجان پور کی انگشتری مشہور ہے کہ بہت خوش اسلوب بنتی ہے زرگران جالندھر و ہوشیارپور وغیرہ مقامات کی انگشتری کے بنانے مین وہان کے سنارون کی تعریف و توصیف کیا کرتے ہین تجارت جیسے ولایت و ہندوستان مین ہوتی ہے ویسی اس ضلع مین نہین ہوتی کیونکہ یہان کچھ باربرداری خچر و شتر گاو وغیرہ کے اور کچھ باربرداری نہین ملتی

کارخانہ تجارت لاکھون روپیہ کا یہان نہین مگر یہان کے آدمی اپنی اوقات بسری
کے واسطے بیچ بیپار اجناس سب قسم کا کرتے ہین الا نورپور مین رومال و دوشالہ و
جامہ وار وغیرہ پارچہ پشمینہ مال تجارت لاکھون روپیہ کا ہوتا ہے اور لکڑی کی
تجارت اس نواح مین بہت ہے کہ براہ دریا بیاہ بہا کر لکڑی نکالتے ہین
اور اور ضلعون مین لیجاتے ہین سال کی لکڑی بالکل نہین چوب چیل بکثرت ہے
اور چوب دیودار و کیلو بھی ہے مگر کمتر چوب دیودار اوہ بات کی استعمال مین آتی ہے
اور پشمینہ دیودار کی تختون مین رکھا جاتا ہے تو کرم سے محفوظ رہتا ہے اس ملک
مین باجرہ و چھوٹی جوار و موٹھ نہین ہوتی اور سب اجناس فصلین کی ہوتی
ہے پیداوار فصل خریف کی زیادہ تر ہوتی ہے چاول باسمتی اس ملک مین بہت
خوب کثرت سے پیدا ہوتا ہے خاص کانگڑہ مین نیشکر نہایت لطیف پیدا ہوتا ہے
اور قند سیاہ کانگڑہ مین اس حلاوت کا ہے کہ شکر اوسکے مقابلہ مین
روسپیہ ہے اور نبات مصری کی کچھ بات نہین یہ چیز تحفہ اس ملک کا ہے
اکثر اضلاع مین تحفہ قند سیاہ یہان سے جاتا ہے اور دہانون کی چوکی بہالا
بکثرت ہوتی ہین پہاڑی چاولون کو جڑوہی کہتے ہین یہان اسی چیز کا پہنچنا
الیسی مزیدار چاولی ہندوستان مین کم ہوتے ہین میوہ جات اس ملک
مین نہین اور ملکون سے آکر بکتے ہین اور کانگڑہ مین خربزہ بھی نہین ہوتا مگر
نورپور مین خربزہ و بیدمشک بکثرت پیدا ہوتا ہے اب تجویز صاحبان انگریز

بہاؤ رسکے چای بہی اس علاقہ مین لگائی گئی ہے یہ جنس چای جدید پیدا اوار اس
ملک کی ہے ہلیلہ کلان ع اس ملک مین بکثرت ہی بعضی ہڑ اس قدر کلان ہوتی
ہے کہ ایک عدد کا وزن پانچ تولہ ہوتا ہے اور اوس ایک کی قیمت چالیس
روپیہ اور جو کوئی چھہ تولہ کی تحمل آدہ تولہ روپیہ کو بکتی ہے اور اور
ادویات بہی اس ملک مین پیدا ہوتی ہین تفصیل ونکی بہت طول ہے اسواسطے
نہین لکھی چونکہ اس ضلع کی رعیت بکمال خوش وآسودہ ہے ادای محصول
حاکمی مین کچہ عذر اور دیر نہین کرتے وقت معینہ معمولی پر بلا طلب ادا کرتی ہین
باقی رکہنا نہین چاہتی اور محصول کے لینے کا طریق یہ ہے کہ جسکے پاس جس قدر
زمین ہے وہ بموجب شرح کہیوٹ پڑتہ گاون کے نقد روپیہ نمبردار کی معرفت
قسط سی ایک دو روز پہلے داخل خزانہ کردیتی ہین دستک ہونیکا کیا ذکر ہے اور
کاشتکار کا اختیار ہی چاہے زمین کو افتادہ رکہین چاہین کاشت کرلیوین
یہ طریق اون گاون کا ہی جہان کل گاون کا ایک شخص مالک نہین اور
جہان تردد کاشتکاران دیائی کاشت کا ہوتا ہے تو بہاولی بحساب
تہارہ پنج دو کری ہوجاتی ہے اور سکہان کے عہد مین اکثر دستور
بہاولی کا تہا عمارات کا حال یہ ہے کہ خاص کانگڑہ مین جہانگیر بادشاہ نے
کچہ بنیاد عمارت کی ڈالی تہی اور نقشہ شاہجہان آباد بنانا شروع کیا تہا مگر
کسی سبب سے وہ عمارت ناتمام رہ گئی اب کوئی مکان شکستہ بنیادین موجود ہین

کر اوسکو پیرانے ولی نامزد کرتے ہین اور قلعہ کانگڑہ بھی مشہور ہی سوا ئے ازین اور کوئی عمارت
عہد بادشاہی کی نہین الّا مالگڑہ مین متصل آبادی کے ایک مکان نیا بنایا ہوا سکھان
کے عہد کا مع باغیچہ بر سر تالاب پختہ اچھا ہے اور اوپر بلندی آبادی مالگڑہ سیاب
آبادی کانگڑہ ایک چھوٹا سا قلعہ ہی عہد شاہان سلف کا ہی اور راج منڈی مین قلعہ
ملاکہیرہ بڑا سخت قلعہ ہی اس قلعہ کے قرب جوار مین کہین برابر زمین نہین سب سے اونچی پہاڑی پر
یہ قلعہ ہے اسمین داہین بائین دو مکانات اور سامنے دروازہ کے ایک شوالہ اچھا بلند اور ایک
تالاب ہی اور چوگرد اس قلعہ کے اونچی پہاڑیون پر چار برج چھوٹی چھوٹی سفید نظر آتے ہین
اس قلعہ مین چند آدمی منجانب راجہ منڈی رہتے ہین کہتے ہین کہ شاہ سکندر واسطے
قلعہ کشائی کے وہان آئے تھے مگر شکست نہین ہوا تھا کانگڑہ خاص مین شاہ مدار صاحب کا
چلہ ہے بروز پنجشنبہ کوئی کوئی آدمی واسطے فاتحہ کے وہان چلا جاتا ہے کوئی گوردوارہ
نامی سکھان کا اس ضلع مین نہین اور معابد ہنود اس ضلع مین اس کثرت سے
ہین کہ ہر ایک گاؤن کیسا ہے چھوٹا ہو اوسمین بھی ایک شوالہ دیوالہ بھگوتی کا مندر
ضرور ہوتا ہی بلکہ اہل ہنود کے گھر گھر ایک طاق مین ایک پرتمان بموجب اعتقاد
اپنے کے رکھ چھوڑتے ہین اور اس امر کا خاص کسی قوم پر نہین بلکہ عوام الناس
جیسے سر پر چوٹی ہوگی ایک طاق پوجا کا اور مورت اوسکی گھر ضرور ہوگی اور اکثر بجاری
پاوریون کے بھی مورتان ہوتی ہین یہ طریقہ اس ملک کا ہی اور نامی معابد ہنود کو یہ ہین
(۱) سری جوالا مکھی (۲) سری بجر ہی اشیری جی خاص کانگڑہ مین (۳) سری بجناتھ کانگڑہ

اٹھارہ کوس ہے (۴) منی مہیش بحیو معبد چمبہ کے علاقہ مین ہے (۵) منی کرن یہ معبد
علاقہ کلو مین بیچ پرگنہ روپی جاگیر راجہ کلو کی ہے (۶) روال سر یہ علاقہ راجہ منڈی
مین ہی اس ضلع مین سب بدر مرقوم الصدر پر اور جوالا مکھی و کانگڑہ مین ہر سال دو دفعہ
نوراتری مین ہجوم ہوتا ہے سری بیجناتہ و منی مہیس مین سال بھر مین ایک ایک دفعہ
میلہ ہوتا ہے اور روال سر اور منی کرن مین کوئی روز مقرر نہین ہے جب جاتری
جاوے درشن کر لے وہی اور سوا اسکے جس جس گاوٴن کوئی شوالہ دیوالہ ہے
وہان سال بھر مین ایک دفعہ ضرور سو پچاس آدمی جمع ہو جاتے ہین سوا انکے چند مقام
نامی بہی ہین جہان دس دس کوس تک کے آدمی جمع ہو جاتے ہین تفصیل مقامات
مذکور کی یہ ہے (۱) سدھونوت مین میلہ سدہ کا ہوتا ہی (۲) بمقام بالکروہی میلہ مہادیو کا
(۳) ہمیال مین میلہ ٹھاکران (۴) مقام [illegible] نی مین میلہ راجہ کا (۵) کروہ مین میلہ ٹری کا
(۶) موضع اچھی مین میلہ گنگ بھیرون کا (۷) ایول باری مین میلہ سدہ کا (۸) گاوٴن
بیروہ مین میلہ مہادیو کا (۹) گاوٴن مجرال مین میلہ سدہ کا (۱۰) گاوٴن ستو بیر گور رو
جتی داس کا میلہ (۱۱) ہری پور کے علاقہ مین پیر مندلی کا میلہ (۱۲) اوپر تالاب
رانی کے فتو پیر کا میلہ (۱۳) علاقہ پہاڑ مین نند کیرا مہادیو کا میلہ (۱۴) پورانہ مین بھیکہ شاہ
(۱۵) گاوٴن برہی مین سوبہاناتہ سدہ کا میلہ (۱۶) موضع زنانا یا دین قدم شریف کا میلہ
(۱۷) رہلو مین ملی دیوی کا میلہ (۱۸) علاقہ رہلو مین تہامرو مہادیو کا میلہ (۱۹) خاص
کانگڑہ مین بموسم برسات میہرباناجی کا (۲۰) خاص کانگڑہ مین بماہ جیٹھ پیر بندر ساوہ کا میلہ

(۲۱) بمقام تلوک ناتہ چمبہ مہادیو کا میلہ علاوہ اسکے اور بہت سے میلے چہوٹے چہوٹے بہی
ہوتے ہین اونکی تفصیل بہت طول طویل ہے فقط

اس ضلع مین ریاست قوم راجپوتان کنیت کی ہے یہ لوگ اپنے ہاتہ سے ہلباہی نہین کرتے
اور دوسرا قوم گرنیٹہ بکثرت ہین یہہ لوگ پیشہ خدمتگاری رکہتے ہین —

حال مکان جوالامکہی و منازل از انبالہ

یہ مکان جوالامکہی ضلع کانگڑہ مین واقع ہے بہت مخلوقات ہنود کی معتقد ہے ایک مندر بہت بڑا مع مکانات متعدد بنا ہوا ہے بادشاہ
دہلی نے بہی کرشمہ اس دیبی کا دریافت کرکے چہتر طلائی چڑہایا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے تمام گنبد اس مندر کا طلائی بنوایا اور خود بخود شعلہ ہای آتشین اس مندر مین
تین چار جگہ نکلتے ہین کبہی بجہتا نہین ہے اوس شعلہ کا نکلنا کرشمہ غیبی سمجہا جاتا ہے
اکثر لوگون کے اعتقاد مین از روی بیان سابقین اور نیز حسب مشاہدہ خود یہ ہے
کہ بعض آدمیون نے اس مندر مین سر کاٹ دیا اور دیبی کی ہون کنڈ مین چڑہایا
اور پہر وہ اچہا ہوگیا ہم اسکو ایک افسانہ سمجہتے تہے مگر انوپ سنگہ کوتوال ساکن
تالڑہ منجانب سرکار انگریزی جوالامکہی مین مقرر ہے اور اوسکا بہائی نایب
کوتوال تہا اوسنے ہمسے ایک سانحہ موقوعہ حال چشم دید خود بیان کیا کہ سال گذشتہ
مین روبرو مہدی حسین خان تحصیلدار کہ اب وہ ڈپٹی کلکٹر ہے ایک آدمی نے
اپنی زبان کاٹ کر ہوم مین ڈالدی اور سب نے اوسکی زبان کٹی ہوئی دیکہی خون حلق سے
بے انتہا جاری تہا اور چاہا کہ مقدمہ چالان عدالت کرین مگر وہ آدمی مندر مین

پہاڑ تھا اور پنڈون نے شام تک کی مہلت چاہی تیسری پھر اوسکی زبان جیسی پہلی تھی ویسے ہی اچھی ہوگئی۔

تاریخ ۲۳- اکتوبر ۱۸۶۹ء روز شنبہ مین کالی رای مولف کتاب ہذا بتقریب تعطیل پسبیل ڈاک پالکی روپڑ سی روانہ ہوکر ۲۴ کو وہان پہونچا سب حال رستہ کا جو آتے جاتے دیکھا بتصریح منزل ذیل مین لکھتا ہون کہ اس سی بھی فائدہ عام ہے فقط اور یہ منازل ہنی وہان سی لکھی جہان سی ہم روانہ ہوئے۔

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
انبالہ	سوہانہ	بنور	۳ کروہ	سب راہ صاف ہی مگر سڑک نہین جیسا دیہاتی رستہ ہوتا ہی ویسا ہی یہ تینون مقام
		منولی	۵	اچھی ہین مسافر کو بخوبی کیف سا ایک جگہ آرام مل سکتا ہی سوہانہ مین سردار بھوپ سنگہ
		سوہانہ	۳½	بیدوان رئیس ہے اور بازار بھی سوہانہ خاص مین ہے۔
روپڑ		کھرڑ	۴	کھرڑ مین بہت بڑا بازار ہی اور یہ پرگنہ
		بہاوڑان	۴	مقبوضہ سردار گنڈا سنگہ کا ہی اور روپڑ
		کورالی	۳	بڑا قصبہ پرانا ہی پہلے سردار بھوپ سنگہ قابض تھا وہ خارج کیا گیا اوسمین بڑا بازار ہے

کیفیت	تعداد کروہ	دیہات مابین منزل	مقام منزل	نام ضلع
اور دو قلعہ اس قصبہ مین ہین اور ستلج کے کنارہ پر یہ قصبہ نزدیک ہی مسافر کو آرام مل سکتا ہے اور اسمین ایک سرا بھی ہے مگر کچھہ خوب آباد نہین۔	۳ ۴ ۱۹	ننگلہ روپڑ	روپڑ	انبالہ
اوان کوٹ ستلج کے کنارہ پر ہے اس دریا مین دو جگہ موسم گرما و سرما مین کشتی لگتی ہے اور کشتی کی باڑ بہت اونچی نہین ہی گھوڑا بلا جست چڑہ سکتا ہی ۲۶ ہاتہ لانبی کشتی ہوتی ہے ایک طرف کشتی کی نوک اونچی ہوتی ہے اور اس اوان کوٹ مین ایک باغ گوردوارہ بابا جواہر سنگہ جی والد ملقب ناتا جی مالک ہی اور کچہہ زمین اس گوردوارہ کے واسطے مقرر نہین ہے مگر اکثر مخلوق گرد نواح کے اعتقاد رکہتی ہین ہر مہینہ اور خصوص ہر سنکرانت کو اجتماع ہو کر کچہہ فلوس و غلہ و شیرینی چڑہاتے ہین۔		اوان کوٹ علاقہ سنگہ پوریان	شابا	

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور		بجروڑ	۳	×
۴		نورپور	۴	نورپور اچھا گاؤں ہے بازار بھی ہے اور
		ٹہادہ	۳/۴	سب رستہ صاف ہے۔
۵	اونا	ستیہ گڑہ	۱۰	رستہ صاف ہے مگر رستہ اوس مین تہوڑا ریگستان
		اونا*	۱/۴	ندی سوہان کا آتا ہے اور سوبہ سے اونہ تک
				گاڑی جاسکتی ہے آیندہ گاڑی کی راہ نہین ہے
				سنتوگڑہ سے دون جسوان مابین دو پہاڑون
				کے واقع ہے اونا اچھی بستی ہے سب چیز
				وہان مل سکتی ہے بازار بھی بڑا ہے اور آیندہ
				رستہ پہاڑون کے نیچے نیچے کنارہ ندی سوہان
				کے جاتا ہے اور یہ ندی سوہان سے
				علاقہ انب کی ہے اور گاڑی کا رستہ
				نہین پالکی گہوڑا ہاتہی جاسکتا ہے۔
	باغ ٹہل	پیال	۴	
		باغ جوڑرو	۲	
		باغ ٹہل	۱/۲	

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور	مٹھری	ٹہرا علاقہ راجہ امید سنگھ	۲	شاہراہ پر تین دوکانین ہین اور یہ جگہ بابا سبھالی کی مشہور ہی راجہ امید سنگھ کی طرف سے ایک برہمن پوو والا یہان رہتا ہی اور ان دوکان کے پاس ایک بڑا درخت پیپل کا ہے اوسکا اچھا سایہ موجب آرام مسافرین ہے اور باؤلی سے اس گاؤن تک پانی پینے کا پہنچے راستہ نشیب فراز پہاڑ کا ہے گھوڑا پالکی جا سکتا ہے گاڑی کا گذر نہین ہے۔
		مٹھری علاقہ ایضا	۲	چودہ پندرہ دوکان برہمنان کی شارع عام پر ہین اور دو درخت بڑ کے اور ایک درخت پیپل کے پاس باوڑی سے پانی اوس سے مل سکتا ہی یہان بھی مسافر کو بہت آرام ہی اور باؤلی سے چلکر ایک چڑھائی پہاڑ کی چڑھ کر آبادی آتی ہے۔

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیار پور	راجپورہ	راجپورہ علاقہ اب	۴	تھری سے چلکر تھوڑی چڑہائی کے بعد عام راستہ کھنڈ مین کھول پہاڑ کو جاتا ہے اس راستہ مین پتھر بہت ہین پانی ندی خشک کا کہین جگہ اوپر نہا ہوتا ہے اوسکو (ستری تھر) ندی کہتے ہین راجپورہ مقام خاص پر راستہ کھول مین چار دوکانین ہین مسافر کو آرام مل سکتا ہے ایک چاہ پختہ تھر کا ہے حلوائی کی دوکان بہی ہے اور راجپورہ کی آبادی اونچائی پر پہاڑ کے ہے اور قریب سو گہر کی آباد ہین سب قوم کھتری برہمن وغیرہ رہتی ہین علاقہ بسنتر پہلے یہ مکان ریاست گاہ راجہ جسونت کا تھا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوسکو وہان سے نکال دیا در ملکیت اوسکی حسین لی دروازہ شہر پناہ کا پختہ کھڑا ہے ۔

نام ضلع	مقام منزل	دیہات ما بین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور		گلوہ علاقہ انب	۳	کھول [illegible] بیکہ پڑنا چڑھنا ہی پہاڑ کی آتی [illegible] سے گزرنا پڑتا ہے اور گلو مین سر راہ چار پانچ بنیئے کا ہین مسافر کو آرام ہی آیندہ سٹرک خوب ہے سطح بھی ہموار ہے ۔
		گگرل علاقہ انب	۲	مختصر آبادی ہی مہاجنان کے گھر اور دو چار دکانین ہین مسافر کو آرام کا ہے
		چنبا علاقہ انب	۲	یہ آبادی بر سر کنارہ بیاس ندی کے ہی تہہ تھوڑا راستہ تین آنہ ہی ملاحون کی بیاس ندی کشتیان ہین اوس سے گزرتے ہین اور گھاٹ پر ناؤ ہی ہین اوسپر بھی آدمی پار اوتر سکتا ہی اوس آبادہ کو پشت کے فاصلہ پہ طرف شرق کو گلیشر مہادیو کا اچھا استھان ہی مندر بنا ہوا ہی بہت آدمی وہان بھی درشن کرتے ہین یہان تک ضلع ہوشیارپور ختم ہو چکا ہے

نام ضلع	مقام منزل	دیہات مابین منزل	تعداد کروہ	کیفیت
ہوشیارپور		چپنبا علاقہ اب	۲	یعنی بنیا بہاندی شہر ہے
کانگڑہ	جوالامکھی علاقہ تحصیل ندون	جوالامکھی ضلع کانگڑہ	۵	بہت بڑی آبادی اکثر عمارت دو منزلہ سہ منزلہ پتھر کی ہے اور خام عمارت بھی ہے بازار بڑا ہے اور بازار میں فرش پتھر کا ہے بنایا ہوا گوشائین دیکھنی کا سب طرح کے پیشہ ور ہیں کپڑا اس طرح کا ملتا ہے اور گوسائیوں کے ڈیرے تین چار بہت بڑے ہیں اور گوسائیں آسودہ حال ہیں متصل مندر جوالامکھی کے مکان لالجی برہمن پسر مہادیو کا ہے یہ آدمی اچھا لائق ہے

حال کلو کہ متعلق کانگڑہ ہے

کلو میں اختیار فوجداری راجہ کلو کو ہے اور پرگنہ وزیری روپی اور وزیری لاہل بھی جاگیر راجہ کو نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ سرکار انگریزی سے معاف ہوا ہے اس علاقہ کلو کا طول تعداد دو سو کوس اور عرض سو کوس کا ہے بالکل کوہستان و برفستان ہے بنظر قلت آبادی کے بھی تحصیلداری کلو کی بہت کم یعنی باوجود اس قدر عرض و طول کے صرف

۱۰۰۰۳۵ اور وپیہ جمع ہے جسکو ملک لداخ سے جاتی ہے اس ملک مین قوم
کنیت آباد ہین جیسا کہ ملک کانگڑہ مین قوم راٹھی ہے اور ایک قوم ڈاکی بکثرت ہے یہ وہ
کمتر درجہ کنیت سے ہے گفتگو اس ملک کے لوگون کی کچھ اور ہی طرح کی ہے سمجھ مین کم آتی ہے
کسی علم کا چرچا اس پہاڑ مین نہین آدمی یہان کے ایسے بدرجہ غایت کثیف و
متبذل ہین کہ اونکے بدن سے بدبو آتی ہے جملہ زن و مرد کی پوشاک پارچہ اون کی
ہے یعنی کمبل وغیرہ کی قسم سے اور ایک ایسی بُری چال اور بد رسمی اس ملک مین ہے
کہ قابل تحریر نہین انکشاف حال رویہ ساکنان اس ملک کے واسطے لکھی جاتی ہے
وہ یہ ہے کہ اس ملک مین چار پانچ بھائیون کی ایک عورت ہوتی ہے اور جو اولاد
ہونی پیدا ہووے اوسکا شمار یہ ہے کہ پہلا بیٹا بڑے بھائی کا دوسرا دوسرے کا
تیسرا لڑکا یا لڑکی جو کچھ پیدا ہووے تیسرے بھائی کا علی ہذا القیاس اس طرح پر اوسکا
حساب ہے باشندگان اس ملک کے شل راضی ہین کہ ایک عورت مین بھی شریک
ہوتے ہین اور قوت شہوت اس ملک کی عورات کی اس درجہ پر ہے باوجود اسکے
کہ چار پانچ شوہر تو سیر ہوتی ہین اسپر بھی وہ عورت اونکے گھر سے نکل کر اور خاوند
کر لیتی ہے اوسکا کچھ عیب نہین گنتے شوہر اول کو پانچ سات یا دس روپیہ جو اوسکی
لاگت بیاہ ہوتی ہے اوسی عدالت دلا جاتی ہین —

ذکر پیداوار کا جو کلو اور اوسکے متعلقات مین ہے

اجناس ہر قسم مین وہان کثرت سے ہوتا ہے اور گیہون یہان کے بہت ناقص ہوتی

ذکر تخنہ کا گھوڑا ٹو … افیون بہت ہوتی ہے ہوتا ہے … حاصل … برف کا … کسوا
کوہ کلو مین ہوتا ہے لیکن اچھا نہین ہوتا لیکن تاریخ سے اچھے گوسپانشاہ ستر سیر
کوس کے یک روزہ چلنے والے یہان فروخت ہوتی ہین مشک نافہ اور چنوراس علاقہ
مین ہوتا ہے اور پیرم بازار مقام لاہل مین بنتا ہے بلیدار ایک چمڑہ خوشبودار ہے
جیسا ذکر کتب تاریخی مین ہے اور ایک چمڑہ سیارہ روپیہ کو آتا ہے ذکر کان چاندی
کان ہین علاقہ کلو مین ہے اور سنا جاتا ہے کہ پرگنہ وزیری روپی مین کان چاندی
کی تھی لیکن معلوم نہین کہ وہ کان کب ظاہر ہوئی تھی اور کب سے کس طرح پر وہ
کان بند ہوگئی اور کس جگہ پر ہے پرگنہ لاہل متعلق کلو مین وزیری لاہل ایک
پرگنہ ہے اس پرگنہ مین جاڑے کے ایام مین چار مہینے تک آدمی اپنے گھرون
مین نیچے برف کے دبے رہتے ہین چار مہینے کا سب سامان خورد و نوش اپنے گھرون
مین رکھ لیتے ہین کہ پھر ضرورت نہووے اور اس پرگنہ مین زراعت نہین ہوتی
محنت مزدوری کرکے … سرکاری دیتے ہین محصول سرکاری گھرون اور مویشیون
پر مقرر ہے اور جو کچھ علاقہ اس پرگنہ کا … کے ہے اوس علاقہ مین
جو زراعت ہوتی ہے تو فصلین کا غلہ … ہوتا ہے ربیع کا تک مین
… ہین … نیچے برف کے … جاتی ہے جب گرمی کا موسم آجاتا ہے اور برف معدوم
ہوجاتا ہے … فصل … ہے اور … اجناس خریف بھی …
… جاتی ہے … کا تک مین خواہ … اور … کرتے مین …

اس ملک مین ایک پرگنہ پیتی ہے کہ وہان کی بول چال علحدہ زبان ہے سمجہہ مین نہین آتی
اوس طرف مین دستور ہے کہ مثلاً کسی کے چار پانچ بیٹے ہین تو بڑا بیٹا مالک دولت
ہوگا اور تین چار بیٹے جو اور رہے وہ سب فقیر ہون گے اونکو لامہ کہتی ہین باشندہ
اس ملک کے عمر دراز ہین ڈیڑہ سو دو سو برس کی عمر آدمی کی ہوتی ہے اس علاقہ
کی سرحد ملک چین سے ملحق ہے اس ملک مین نسبت تجہیز وتکفین متوفی کی چار
طریقہ مروج ہین (اوڑنت) گڈنت وڈونیت (پہکینت) بہجنت (وقت اوسکے جانکنی
کے ایک پوتہی کہولتے ہین اوسمین اگر اجازت اوڑنت نکلی تو مردہ کو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے آسمان کی طرف پہینکدیا کرتے ہین اور گڈنت وڈونیت مین بہا دیتی ہین
یا دفن کرتے ہین اور پہکینت مین جلاتے ہین اور بہجنت کی اجازت مین اوسکو
کاٹ کر اقربا مین تقسیم کرکے کہا جاتی ہین اور نیز بوقت مرنے کے جو رئیس اوس
ملک کا ہے اوسکو بہی حال مردہ سے خبر دیتے ہین تو وہ اپنی پوتہی دیکہتا ہے اگر
اوسکی پوتہی مین برخلاف حکم پوتہی بہا پاکے نکلا تو وہی حکم جاری ہوگا اس
صورت مین لاش متوفی کی دو چار روز تک پڑی رہتی ہے اور بگڑ جاتی ہے مگر اون
لوگون کو اوسکی کچہ پرواہ نہین گونٹ یعنی گہوڑا اس ملک کا بہت خوب ہوتا ہے
بکری بہیڑ جن پر پشمینہ ہوتا ہے یہین ہوتی ہین اور آدمی یہان کے طویل القامت
اور بہت قوی ہوتے ہین طریقہ عبادت اس ملک کا یہ ہے کہ ایک تختی بطور لٹو آہنی
اوسمین ہی لگا کر رکہا کرتے ہین اور اوسپر کچہ منتر وغیرہ لکہتے ہین اوسکو ہاتہ سے ہلاتی رہتے ہین

ذکر مقام ہرمنڈ متعلقہ مقام پرگنہ سراج

ایک حصہ ملک کلو کا شاید ہو مقام ہرمنڈ مین ایک مندر دیوی کا ہے وہان سال بھر
مین ایک میلہ ہوا ہوتا ہے اور ایک مندر پرسرام کا ہے وہان وہ مشہور ہے اور
با ۵ برس مین اوسکا میلہ ہوتا ہے جب دروازہ مندر کا کھلتا ہے کہ کی بہت
مین میلہ ہوتا ہے اور اوس جگہ ایک بہت بلند پہاڑ ہے بروز میلہ کے ایک بڑا
موٹا رسا اوس پہاڑ کی بلندی سے نیچے تک باندھتے ہین اور پہاڑ کے اوپر سے اوس
رستہ پر ایک آدمی کو لڑھا دیتے ہین اگر اپنی قسمت سے وہ جیتا بچ گیا تو بہت خوشی
کرتے ہین اور اوس آدمی کی پوجا کرتے ہین اگر وہ مر جاتا ہے تو بھی خوشی ہوتی
ہے غرض ایک آدمی لڑھکا دینا نزدیک اونکے فرض ہے اور یہی میلہ ہے پھر
مندر کا دروازہ کھلتا ہے اور درشن کرتے ہین ۔

کیفیت ضلع گورداسپورہ

قسمت لاہور دوابہ باری مرسلہ منشی حکم چند صاحب سررشتہ دار کمشنری لاہور
یہ ضلع بہت آبادہے آبادی بکثرت دیہات نزدیک نزدیک ہین کوئی جنگل ویرانہ
نہین اگر کسی جگہ زمین بے تردد افتادہ رہے تو صرف باعث ہونی کچھ زمین
شور یا ضرورت چراگاہ مویشی کے ہوگی آب و ہوا بہت اچھی جانب جنوب
طرف بٹالہ کی آب و ہوا معتدل اور ترکی طرف دامن پہاڑ مین موسم برسات
مین اکثر تبدیل ہوجاتی ہے دامن کوہ مین بیماری بخار کی کچھ ہوجاتی ہے سطح مین

کا ہوا پر دہوئش تا قوم ہندو جٹ کہتری بہت ہین اور مسلمان بھی بہت لیکن بہ نسبت
مسلمانون کے ہندو زیادہ ہین زمیندار لوگ مفلس پہلے زیادہ تھے اب عملداری سرکاری
مین آسودگی ہوتی جاتی ہے پوشش مردمان کثرت زیادہ او جلی کم قوم اشراف
یا نوکری پیشہ او جلو رہتے ہین اہل قلم و سیف اب بہ نسبت سابق کے کچھ تنگ
اور آدمی مزاج کے ملائم پہلے سکھان مثل رام گڑہ و کنہیہ کا تصرف اس سب
علاقہ پر تھا یعنی سری گوبند پور مین جسا سنگہ وغیرہ رام گڑہیا اور بٹالہ وغیرہ پر
رانی سدا کنور وغیرہ معروف کنہیہ و فتح گڑہ کے علاقہ پر جیمل سنگہ خسر مہاراجہ کہڑک سنگہ
و رنگڑ نگل پر سردار ارجن سنگہ وغیرہ قابض تھے ان سب کے اچھے کارخانہ تھے
اور کئی کئی لاکہہ روپیہ کا علاقہ اونکے قبضہ مین تھا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سبکو اپنا
تابع و زیر حکم کیا اب بہی اونکی اولاد سے کچہ کچہ آدمی ہین مگر گذارہ کرتے ہین
آبادی گورداسپورہ پہلے ایک چہوٹا سا گاؤن تھا بسبب ہونے وسط کے
مقام ضلع قرار پایا اب بسبب بن جانے سرای اور چند کوٹھیان کچہری و سکونت
صاحبان عالیشان و چہاونی ایک سالہ سواران اور آبادی جدید صدر بازار
و ڈاک بنگلہ کے آبادی رونق پذیر ہو چلی اور آبادی قدیم مین یہان کے ایک امر
عجیب ہماری دیکہنے مین آیا کہ ایک دیوار بعرض درعہ ۱۲ او بلندی درعہ ۱۵ یا
چہار عمارت پختہ چونہ گچ مکان سہ درہ بنا کر دوازدہ منت کی بدت کی بنی ہوئی
ہے اور پانچ دروازہ محرابی اوسمین ہین ستون اوسکے [illegible] ایک آدمی [illegible]

سواری ہسپ بیٹھہ کر ہلاوے ہنیا تو تک ہلتی ہے مگر گرتی نہین یعنی ایسی جنبش اوسکو ہوتی
ہے جیسا زلزلہ مین مکان ہلتا ہے اور صدہا آدمی اوسکو دیکھنے جاتی ہین مشہور
یہ ہے کہ جس مہنت فقیر نے یہ عمارت بنائی تہی معماران کو تاکید تہی کہ خوب محکم
بنا دین جب تعمیر ہو چکا معمارون نے اوسکی مضبوطی کی تعریف کی اوس مہنت
نے دیوار پر چڑہ کر کہا کہ یہ تو ہلتی ہے اور ہلا کر دکہلا دیا جب سے یہ تاثیر ہے
چنانچہ اوس مہنت کی اولاد سے اب بدری ناتہ مہنت یہان کا رئیس ہے اوسکی
مکانات آبادی قدیم مین بہت ہین دہ آدمی قانع اور اچہا ہے اوس نے سب
مکانات فروکشی عملہ کو دیدیے اپنا رہنا باہر باغ مین اختیار کر لیا ہے اس مہنت
کی عزت صاحب لوگ بہت کرتے ہین اور ضلع گورداسپورہ اوسکی جاگیر مین
ہے گرد و نواح کے مخلوق اور تا کابل اس مہنت کی سیوک وسکہ یعنی مرید ہین
چڑہاوی کی آمدنی اوسکو بہت ہو جاتی ہے اور یہ مہنت عیالدار ہے **قصبہ بٹالہ**
قدیم شہر ہے ساڑہے چار سو برس سے بنیاد آبادی رام دیو راجپوت بہٹی سے
بتلاتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اول رام دیو نے ٹکری آبادی کا یہان سے
آدہ کوس کے فاصلہ پر کیا تہا مگر وہ ٹکرون کی اشیا سنگ یعنی کنگا اوٹہا لی چلا
اور یہان پہاڑی پر رکہدیا کہ جہان قلعہ بانہ شہر ہے اسی سبب سے اسکا نام
بٹالہ رکہا کہ ٹکرون کی چیز کو ٹالکر اور جگہ تبدیل کیا اور اس قصبہ مین صدہا فرقہ
قوم کہتری بہت متمول و نامور ہین ایک بہنڈاری دوسری پوری کہلاتے ہین یہ ایک

ہین رامی کشن چند سابق وکیل مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت نامی و دولتمند تہے سدا برت
اوسکا جاری اور میاں فضا حی یہان کا رئیس ہے اب حسین شاہ گدی نشین اونکا محلہ
جانب جنوب علیحدہ ہے وہ بھی بہت نامی وہ ہی اور اس بٹالہ مین پارچہ سوسی ولنگی اچھی
ہوتی ہے مرد و عورت پاجامہ بناتی ہین زرد چوب جانب امن کوہ بہت ہوتی ہی بٹالہ
مین کنارہ ابریشمی و چہاپان ہر قسم پارچہ بہت اچھا ہوتا ہے ضلع مین کسی قسم کی کان
نہین اور شہر بٹالہ سی بفاصلہ دو کوس دکہن کی طرف اچل مکان شیوجی کا مع تالاب
ہے اور میلہ نومی دسمی ماہ کنوار او سیر ہوتا ہی ہمنی بہی اس تالاب کو دیکہا تہا اونچا
کہیٹرہ قدیم یہان ہے، ایک مکان عہد نانک کا بنا ہوا ہے روایات کہن پر وے
بنا سنہ گونا گون ہین اور تالاب قدیم طویل شرقاً غرباً تہا مگر ایام دیوان بہنڈاری
ساکن بٹالہ نے نصف تالاب مین سی پختہ چاردیواری و زینہ سی مرتب کرکے تالاب کے
بیچ مین مندر شیوالہ بہت خوب بنایا اور مکانات بہی متعدد ہین سدا برت جاری ہے
سادہو فقیر دائمی اور نیز آیا گیا رہتا ہی یہ جگہ عبادت کے لائق ہے شہر بٹالہ خاص مین
محلہ چکری مکان فیبی کالکا کا واقع ہے ہر روز صدہا آدمی درشن کرتا ہے
اور ہر شنبہ کو میلہ ہوتا ہی اور مندر مین طلائی کام مہاراجہ شیر سنگہ نے کرایا
اب ایک روپیہ روز سرکار انگریزی سی واسطی خرچ کے مقرر ہے اور یہان یہی
دستور ہے کہ ہر سال نت چودس بہادون سی دو تین روز تک پہلوان وکنا ہی
شہر جمع ہوتے ہین اور پہلوان باہم کشتی کرتے ہین اور ساتہ تماشا ہوتا ہے

تہا متصل انہین کوس طرف شرق موضع مسانیان مین مزار حضرت شاہ بدر بنیرہ پیر دستگیر
کا واقع ہے ماہ ربیع الاول بتاریخ نہم و دہم اونکا عرس ہوتا ہے دور دور سے آکر زیارت
کرتی ہین اور اس شہر بٹالہ مین چند باغات و تالاب بعمارت پختہ ہین چنانچہ ایک تالاب
شمشیر خان کا مشہور ہے درمیان اوسکے بارہ دری بعمارت پختہ طیار ہے اور
یہ تالاب تعمیر کیا ہوا نواب شمشیر خان محمد بادشاہان سابق کا ہے ہندو لوگ
اسمین در آغاز عمارت پانی بسبب بنانے مسلمان کے نہین پیتے تہے نواب
مذکور نے صدہا شتر گنگا جل کے منگا کر ڈلوائے تہے تو پانی پینا اور اشنان کرنا جایز
ہوگیا اور یہ تالاب کبہی خشک نہین ہوتا مقبرہ نواب کا بعمارت شاہانہ تالاب کے
کنارہ پر ہے اور اسی تالاب کے نزدیک مہاراجہ شیر سنگہ نے کوٹہی نہایت عالیشان بلاگت
چالیس پچاس ہزار روپیہ کو بنائی کہ وہ اب بقبضہ سرکار انگریزی ہے اور وسط آبادی شہر
بٹالہ مین ایک مکان ڈیرہ بابا نانک کا ہے کہ اس مکان پر شادی بابا نانک کی ہوئی تہی
اب بہی وہان ایک جہنڈا کہڑا رہتا ہے اور مساجد مسلمانان اور ٹہاکر دوارہ و شیوالہ
ہندوان کو بہت ہین قصبہ ڈیرہ بابا نانک متصل دریا راوی سے اچہا شہر ہے
گورو نانک کا ڈیرہ معبد سکہان مشہور مکان ہے اکثر قوم بیدی رہتی ہین اصل ڈیرہ
کا جو وہان تہا مسلمانان نے اوسپر مقبرہ بنا لیا پہر اوسپر ہنود نے ڈیرہ بنایا تہا
وہ غرق دریای راوی ہوگیا یہ ڈیرہ دوسرا مقام ہے اس ڈیرہ مین بہی
نیچے بنیاد کے صورت مسجد کی ہے قصبہ سری گوبندپور اچہا آباد قریب

دریای بیا سا کے عمارت پختہ بازار چوپڑ کا قریب تین سو دکان کے ہے یہ شہر
گورو ارجن نے اپنے بیٹے ہرگوبند کے نام سے بسایا تہا اب بہی زمینداری نمبرداری
گورو سادہو سنگہ کرتار پور والہ اولاد گورو ارجن کی ہے سب قوم اسمین آباد ہے
اور پُر رونق ہے اور تہانہ سرکاری اوسی حویلی مین ہے جسمین پہلے سردار جیا سنگہ
رام گڈہ والہ رہتا تہا اور یہان شیرینی بالوشاہی اور جاجم و پلنگ پوش چہاپا جہاتا ہی
کلانور پورانی آبادی ہی شیوجی کا ایک قدیمی مکان یہان ہے اور تختگاہ
اکبر شاہ بادشاہ اوسکو کہتے ہین اب بہی تخت شکستہ موجود **قصبہ نیانگر** اچہا قصبہ
ہے اصل نام اوسکا اونانگر تہا کہ اودہ بیگ خان نے اسکو بسایا تہا گرد و پیش اوسکے
بہت نہر بہرہ وان ہین ایکنالہ معروف کرن ہی کہ وہ راجہ کرن نے جاری کیا تہا اب
بہی جاری ہے اوسپر پُل بنا ہوا ہی **بہرام پور** اسمین چند خانقاہ ہین یہ شہر
پُرانا اب کمتر آباد ہے **پٹہانکوٹ سوجانپور** یہ قصبے نامی ہین عمارت
سب اچہی پختہ بادشاہی وقت کی ہے پٹہانکوٹ مین اب بہی تحصیلدار سرکاری
رہتا ہے **رامداس** وسمین ڈیرہ بابا صاحب رام گورو کا ہے اور وہ صاحب
برکت ہوا ہی پرستش کی جگہ ہنود کی ہے اور بعضی لوگ بجز الف رمداس بہی
کہتے ہین **دہرم کوٹ** دو ہین ایک دہرم کوت بگا تین کوس بٹالہ سے طرف شمال
کنارہ تیلی اچہا آباد اسمین سردار بہوپ سنگہ جاگیردار رہتا ہے دوسرا دہرم کوٹ
رندہاوہ متصل دریا کے گاوی ہی ایک مکان سنگہ ... ... پانچ کوس گورسو ...

ستو ہے یہان بڑا میلہ بیساکھی کا ہوتا ہے مہنت رہتا ہے دہیانپور مین استہان
مہنتان گدی نشین کا بہت مشہور ہے اور یہ مقام باوالال کی گدی کا ہے یہ بھی
زبان زد عوام ہے کہ داراشکوہ بادشاہ بعد دریافت کرامات باوالال کا مرید ہوا
اور عالمگیر نے بھی اوسکا کرشمہ و معجزہ لیکر اعتقاد کیا تہا اور تین ہزار روپیہ کی جاگیر
مہنت کو معاف ہے اور سیوک اِس مہنت کے بہت دور دور تک ہین فقیر بیراگی بشنیو
ہے اب مہنت مسمی رامی گورداس ہے شنکر گڑہ قلعہ ایک موضع کوٹلی مین ہے
وہان تحصیل کا مقام ہے پہلے جاگیر سندہانوالیون کا تہا ایک قلعہ بنایا ہوا سندہانوالیہ
کا ہے اور اکثر آدمی اس قلعہ کو سردار حقیقت سنگہ کنہیہ کا بنایا ہوا کہتے ہین
کہ اول وہ سردار سکہان ہوا تہا اوس علاقہ مین کہاند یعنی شکر بکثرت ہوتا ہے قند سیاہ
یہان کا مشہور اور اسی علاقہ مین موضع دین پور خورد ہے وہان قبر نوگزہ پیر کی ہے وہان
بہی میلہ ہوتا ہے اس پرگنہ مین قوم گوجر راجپوت کثرت سے ہین کرتارپور گورو نانک
کی تپشا کی جگہ ہے ایک مکان پختہ اوسی وقت کا بنا ہوا ہے چیت کے مہینے مین میلا سکہون
کا ہوتا ہے موضع بہیرون ناتہ مین ایک مکان جوگیون کا ایسا قدیمی ہے کہ جگ دواپر کا
کہا جاتا ہے ماہ ہاڑ مین اوس جگہ بہی میلہ با اجتماع بیس ہزار آدمی کے ہوتا ہے
مسرور خاص قصبہ ہے اوس مین قبر پختہ پیر معروف بہائی بڈا کی ہے دو دو فعہ جمعرات
کو بانبوہ کثیر میلہ ہوتا ہے اور اس تمام علاقہ مین مکان پختہ بنانا منع ہے اگر
کوئی بنا دے سزاوار نہین ہوتا اور نینا نکوٹ اسی علاقہ مین متوسط آباد ہے

ایک مندر فقیر کا وہان ہے بیساکھی کو میلہ ہوتا ہے موضع پنڈی بھاسیان مین
ایک فقیر تین سو برس کی عمر کا ہوکر چار برس ہوی مر گیا وہ شخص کامل تھا اوسکے
کئی ٹھاکردوارہ بنائی ہوئی ہین چنانچہ اس موضع مین بھی ایک شیوالہ اوسکا ہے
اور علم ہندی بہت لوگ دوکاندار پڑہتی ہین جو متصدی گری کی نوکری کرتے ہین
وہ فارسی بھی پڑہتی ہین اکثر برہمن بیدا چھری اور بعض بعض کھتری شاستری
پڑہاتی ہین بذریعہ مکتب خانہ خانگی کے اب عملداری سرکاری مین ایک ایک مدرسہ
ضلعون مین سرکاری بنا ہوا ہے اور حال دریاؤن کا یہہ ہے کہ جانب شرق دریا
بیاس برحد کمشنری جالندھر و جانب شمال دریا راوی کشتی سے اوترتے ہین
ایک نہر معروف تیلی راوی سی آتی ہے لاہور کو جاتی ہے بادشاہی وقت کی ہے
کرتارام ساہو سکھون سی پہلے ہوا اوس نے بھی صاف کرایا مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے وقت مین نہر جاری ہوئی اوس میں پایاب اوترتے ہین آبپاشی اس
نہر سے ہوتی ہے ایک نالہ سنگی بہت چھوٹا نالہ ہے اوسکو کلانور کے پاس
کرن اور بعضی بھاسکی بھی کہتی ہین منبع اوسکا ایک چشمہ ونلوہ متصل ہرام پور
سی ہے اور ایک ندی بھی ہے کشتی سی عبور ہوتے ہین سنگاروون پایاب اوترتے
ہین یہہ سب ندی دریا راوی سی ملتی ہے حالات کا پانی جانب پہاڑ و عمق چہہ
سات و نو ہاتہ پر ہے اور جانب جنوب خاص گورداسپورہ مین کہیں اونچی
جگہہ ہے تیس چالیس پچاس ہاتہ پر پانی ہے اکثر پانی شیرین و ہاضم ہوتا ہے

گھنا ہی شاہ زنا ور ہوگا چاہات سی اور نہر سے آبپاشی ہوتی ہے اور اکثر اراضی سیلابہ ہے۔ آنب جامن بہدانہ توت کیلہ انار ہر قسم کا میوہ پیدا ہوتا ہے۔ لیموں شیرین و ترش سنگترہ انار وغیرہ۔ اور آنب کی کثرت ہے پیداوار جنس گندم کی بکثرت ماش موٹھ چینا کودون نخود کپاس اور کماد بہی بہت ہوتا ہی اور مزارعان سی اب نقدی لی جاتی ہے بعض جا غلہ کی بٹائی کا بہی دستور ہے پیمایش زمین کا کہ گہماؤن پر اور بعض بگہہ پر اور کنال پر ویسا ہی ہے جیسا امرتسر کے ضلع مین اور وزن بہی وہی جاری ہے اب اِس ضلع مین چار تحصیل ور نو تہانہ اور آٹھ چوکی اور [illegible] موضع جمعی [illegible] لاکھ [illegible] کی حسب تفصیل ذیل ہین۔

گوشوارہ ضلع گورداسپورہ

نام تحصیل	نام تہانہ	چوکیات متعلقہ تہانہ	تعداد موضع	جمع کل	خالصہ	جاگیر
گورداسپورہ	گورداسپورہ کوتوالی	کلانور چوکی خورد راثیان عرف دہاریوال چوکی کلانور	[illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	یک لاکھ [illegible]
	دینانگر	×				
	کانووان	×				

نام تحصیل	نام تھانہ	چوکیات متعلقہ ہر یک تھانہ	تعداد موضع	جمع کل	خالصہ	جاگیر
بٹالہ	بٹالہ سری ہرگوبندپور ڈیرہ نانک	فتح گڑھ چوکی کلان ×	[illegible]	سہ لاکھ [illegible]	دو لاکھ [illegible]	[illegible]
شکر گڑھ	پھال کوٹ نیناں	شاہ غریب کھمرالام دودوا	[illegible]	سہ لاکھ [illegible]	دو لاکھ [illegible]	[illegible]
پٹھانکوٹ	جہانگولاڑی	بہروٹ چوکی کلان نادہو پور چوکی خورد	[illegible]	یک لاکھ [illegible]	یک لاکھ [illegible]	[illegible]
میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]

اور ایک نہر دریا راوی سے مقام مادہو پور اسی ضلع سے صاحبان عالیشان نے نئی نکالی ہے کہ تا ملتان یہ نہر پہونچے بہت فائدہ ہوگا اسکا بڑا اہتمام و انتظام ہے صاحب مہتمم نہر علیحدہ متعین اور بہت عملہ ہے۔

ضلع امرتسر

یہ ضلع بہت آباد ہے مگر بہ نسبت ضلع گورداسپور کے علاقہ مانجھہ مین آبادی کچھ
کم یعنی گانو دور دور اور کچھ زمین افتادہ بنجر بھی بعض بعض جا زیادہ ہے آب و ہوا
اچھی بیماری کمتر اور موسم برسات مین آب و ہوا متغیر نہین ہوتی سطح زمین کا
ہموار اور ہندو جاٹ سکھ بہت مسلمان کمتر اور مردمان آسودہ حال زیادہ مفلس
کم کیونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت یہان کے جاٹ بہت متمول ہو گئے بڑی
بڑی علاقون پر مامور تھے جیسی دولت مانجھہ مین ہے تمام پنجاب مین نہین برہمن آسودہ
زیادہ ہین پوشاک درجہ اوسط کی ہے زمیندار وغیرہ قوم رذیل پوشاک کثیف
رکھتی ہین نوکری پیشہ اشراف اوجلو رہتی ہین اور آدمی ظالم طبع کمتر لیکن علاقہ
مانجھہ مین لوگ بداخلاق اپنے مطلب کی ہین اور تحایف مین سے یہان کے
شانہ یعنی مردانہ کنگھی اور پشمینہ اور پارچہ خاص امرتسر مین بہت پیدا ہوتا ہے
اسمین کسی شی کی کان نہین بڑا شہر اس ضلع مین جیسا امرتسر ہے اور
کوئی نہین وجہ تسمیہ امرتسر کی یہ ہے کہ امرت سنسکرت زبان مین آبحیات یعنے
اوس پانی کو جس سے ہمیشہ زندہ رہے اور سر تالاب کو کہتی ہین تو امرتسر اوس تالاب
کا نام ہے جہان پر مندر سکھون کا بنا ناف شہر مین ہے اوسکے گرد آبادی
ہوئی تو شہر کا نام بھی امرتسر ہوا اس شہر کا بازار بہت اچھا کٹڑی چوڑی
آبادی وسیع عمارت بہت عالی اعلی عہدہ استھان گوردوارہ گورو رامداس کا بیچ شہر

کی نہایت وسیع ولطیف کہ ایسا مکان تمام پنجاب مین نہین مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے بصرف زرکثیر بنوایا ہر چہار طرف شہر کے بڑے بڑے تالاب پختہ وشہر پناہ
پختہ ہے اور شہر پناہ بحکم مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وارثان رامانند مہاجن ساہو
معروف چودہرون لیہ جگا دہری والے نے بصرف دس لاکھ روپیہ کے بنوائی تھی

تجارت ہر ملک وہر قسم کی یہان ہوتی ہے قصبہ جات مفصلہ ذیل نامی مشہور
ہین (شنبہ یالہ) وہر دوال (گوبند وال) فتح آباد (سوڑیان) ناردول
(رامداس) داوو جبروال (ترن تارن) اس جگہ بھی گوردوارہ ہے
اور بیساکھی کا میلہ خاص امرتسر مین اچھا ہوتا ہے اور میلے معمولی ہین اور
جابجا مین زیادہ تر گورمکھی شاستری کمتر کچھ فارسی بھی ہے لیکن مخلوق کی توجہ
زیادہ تر گورمکھی کی طرف ہے شرق وجنوب مین دریاے بیاس اور شمال
اور غرب مین دریاے راوی ہی باستعانت کشتی عبور کرتے ہین اور کوئی ندی
ایک نہر پہلی بادشاہی عہد مین راوی سے نکل کر امرتسر ہوکر لاہور کو جاتی
اس نہر کا حال کیفیت ضلع گورداسپورہ مین مفصل لکھا گیا اور بہ آٹھ ہاتھ سے
ساٹھ ستر ہاتھ تک پانی چاہات ہی یعنی بکنارہ دریا نزدیک اور جابجا
پانی بہت دور ہے اکثر شیرین اور ناقص ہزار چاہات سے آب پاشی ہوتی
بعض چاہ ہائے کا پانی کھاری ہے راوی کی کنارے یہ زمین سیلابہ مین زراعت
ہوتی ہے انبہ وغیرہ سب قسم کا میوہ ہندوستانی پیدا ہوتا ہی اور کنک یعنی گندم

ونخود مکی جوار نیشکر موٹہ وغیرہ اجناس ہر قسم کی ہوتی ہین پیمایش دیہات مین
گہمانوکی جاری ہے اور سابق بیگہہ پر بہی پیمایش جاری تہی شرح گہمانوکی
یہ سمجہی جاتی ہے کہ (۲۷) بیسے منصوری بقدر بائیس انچہ کا ایک ہاتہ تین ہاتہ کا
ایک قدم تین قدم کا ایک کان اور ایک کان مربع کا ایک منڈلا (۲۰) منڈلا
کا ایک کنال چار کنال کا ایک بیگہ پختہ اور آٹہ کنال کا ایک گہمانو ہوتا ہے اور
گہمانو مساوی ایکڑ انگریزی کے ہے پہلے وزن خام فی آثار ستر تولہ کا تہا
اب سیر پختہ وزن انگریزی کا ہے پہلے کا ڈہائی سیر اب کا ایک سیر برابر ہے

رسم و رواج شادی ہندوان مروجہ علاقہ تحتہ ملک پنجاب

سب کا آئینہ ضمیر صافی تخمیر اس بات کا عکس پذیر ہے کہ ماہ ساونون لغایت
کاتک ہندوستان مین شادی نہین ہوتی اس ملک پنجاب مین کچہ قید نہین ہے
ساونون مین بہی شادی ہوتی ہے اور برہمن وکہتری وغیرہ مین رسم شادی
یہ ہے کہ برات جیسا اضلاع غربی مین دولہ کے ساتہ بکثرت جاتی ہے
عوام مین نہین جاتی ہے بلکہ صرف یہ رسم عوام مین ہے کہ دختر والا اپنی گہر سے
ایک گہوڑی واسطے سواری نوشہ کے بہیجدیتا ہے دولہ اوس پر سوار ہوکر
بیٹی والے کے گہر جاتا ہے اور اوسکے ساتہ اوسکی والدہ مع حجام و زنکہ حجام
بہی ہمراہ ہوتے ہین ساتہ بہن پرو ہت کے جاتی نائی ایک باجا بجاتا ہے اوس کا نام چہینہ
مشہور ہے اور کوئی باجہ ساتہ نہین ہوتا چنانچہ یہ لفظ مشہور ہے

کر (چہنا یا چچا یا موہنڈا پہرایا) اور سمدہی کا لفظ کو منسب ہے جب کو منسب کے
گہر کے قریب پہونچتی ہین وہان سے لڑکیان آتی ہین اور تلنو یعنی سرکڑہ
کی شاخ اونکے ہاتہ مین ہوتی ہے لڑکیان اوس تلنوکو دولہکو مارتی ہین اور
گالیان اپنی زبان مین دیتی ہین بعدہ جس لڑکی کی شادی ہے اوسکو
کمبل مین لپیٹ کر اوسکا ماموں نانا یا چچا یا بہائی قریبی لاتی ہین اور
گہوڑی کہ جسپر دولہ سوار ہے اوسکے نیچے تین دفعہ اوسی کمبل کی پوٹ
مین بندہی ہوئی نکالتے ہین اور نوشہ گہوڑی پر سوار رہتا ہے اوس وقت
دولہ کے باپ کو ہر ایک آدمی خاندان دختر والا یہ لفظ کہتا ہے (ہدیا لگن جی
بدہائین) یہ لفظ بمنزلہ مبارکباد کہا جاتا ہے بعدہ دولہ کو گہوڑی سے
اوتار کر مع اوسکی (والدہ) اور (نائین) اور (برہمن پروہت) کے سمدہی
گہر لیجا کر چوکی پر کہڑا کر دیتے ہین اور ایک عورت سہاگن یعنی شوہردار سوت رنگین
کہ اوسکو ہندوستان مین ڈوری اور پنجاب مین مولی بولتی ہین اوس نوشہ
کے تمام عضو بدن کو ناپتی ہین یعنے اول کمر ناپ کر ایک گرہ دیتی ہین پہر
پیر سے زانو تک ناپ کر پہر چہاتی بعدہ تمام قد سات جگہ سے ناپ کر
گرہ دیتے ہین وہ سوت (ست نالا) کہلاتا ہے اور ناپنے والی عورت
کو ایک روپیہ یا چار آنے دیتے ہین یہ قاعدہ عام ہے اور جو زیادہ مقدور رکہتا ہی
زیادہ دیتا ہے اور وہ سوت نوشہ کے گہر با احتیاط رکہا جاتا ہے بعدہ چار پہیرے

بوقت ساعت مقررہ کے ولاتے ہین بجاسے سات پہیرون کے جو ہندوؤن مین مروج ہین اسطرح ادا کرتے ہین کہ تین دفعہ گہوڑی کی نیچی نکالنا دولہن کا بمنزلہ تین پہیرے کے شمار ہوتا ہے اور چار پہیرے رات کے شمار کیے جاتے ہین اور پہیرے کا تلفظ وان سے ہے اور پہر اگلے روز جو کچہ جہیز دینا ہو وہ ایک پلنگ کے اوپر رکہتے ہین اور اوس پر دولہن دولہ کو بٹہلاتے ہین اوسکو کہٹ بولتے ہین اور ماباپ لڑکی کی گٹھہ جوڑا کرکے تین دفعہ پلنگ کے گرد پہرتے ہین اور وہ سب جہیز برادری کو دکہلاتے ہین اور پہر دولہ کے پاس بلاتے ہین اوسکے سیر کرتے ہین پہر دولہن کو ڈولی مین بٹہاکر رخصت کرتے ہین اور خاص مردمان عمدہ کی شادی مین اگر برات جاوے تو برات کو (صبح) یا جن بولتے ہین اور جو شہر کی شہر مین برات جاوے تو براتیون کو کہانا نہین کہلاتے جب ڈہکا وہوے یعنے بروقت پونہچنے دروازہ سمدہی کے ایک ایک الایچی سب براتیون کو لڑکی والا بانٹ دیتا ہے سب براتی اپنے گہر رخصت ہوکر چلے جاتے ہین اور شادی مین بہت خرچ نہین پڑتا

تیوہار جو پنجاب کے ماتحت مین جاری ہین

اگرچہ تیوہار سلونو دسہرہ و دیوالی حسب ہندوستان کے جاری ہین مگر ایک تیوہار لوڑہی ہندوستان مین نہین ہے یہان یہ بڑا تیوہار ہے پہر جو زشنکر انت کرکے وہ رات مہاشانت کہلاتی ہے ہوتا ہے اور جنید ونیز

بعیدہ

پہلے سے لڑکیان اور اطفال جمع ہوکر گاڑیان اور پیسہ یا خرمہرہ مانگتے پہرتے ہیں مانگنے کے وقت یہ بانی گاتے ہین ٭

سندر مندر یہنی تیرا کون بچارا نی مولا کہو والا مولے دی بتائی سیر شکر پائی کوڑی وسے گوجہی پاسے کوڑی دالال بنایا کوڑی واشالو پاٹا شالون کون سو لیسی سو سہرا گاائی دیسی – جسکے گہر یہ جاکر یہ بانی کہتی ہین وہ گہر والا اونکو سوختہ ہیزم وغیرہ دیتا ہے اور رستہ چلنے والون کو بہی لڑکیان لڑکے پکڑکر مانگتے ہین اور بے پیسہ لیے نہین جانے دیتے جو فلوس نقد جمع ہوجاتی اوسکی بروز معینہ لکڑی خرید کر انبار بطور ہولی کے لگاتے ہین اور برہمن پوجا کراتا ہے اور تل اور چولا اور ریوڑی اوس انبار آتش مین ڈالتے ہین اور آتش سے جلاتے ہین اوس آگ مین ہر ایک آدمی نیشکر یعنے گنا بہون کر دیوارون اور زمین پر مارتی ہین اوس مین سے آواز بیتا خہ کی سی آتی ہے اوس سے بہت خوش ہوتے ہین اور جسکے گہر شادی لڑکی کی یا تولد فرزند اوس سال مین ہوتی ہے وہ چولا اور ریوڑیان اندرسہ اور مکی کی کہیل اپنی برادری مین تقسیم کرتا ہے ٭

اور یہ رسم بیتو ہا رلوڑی کی ضلع ہوشیارپور و دوابہ جالندہر مین زیر دامن کوہ بہت جاری ہے اور مالوہ این روے ستلج مین بہی اس تیوہار کی بہت مانتا ہے اور اس شب کو چاول کہاتے ہین اور خوشی مین مصروف رہتے ہین فقط

قسمت لاہور ضلع لاہور

اس ضلع حدود اربع یہ ہین جنوبی حد (دریاے ستلج - و بیاسا پار ضلع فیروزپور) حد شمالی (ضلع گوجرانوالہ) حد شرقی (ضلع امرتسر) حد غربی (ضلع گوگیرہ) یہ ضلع ولیس ہین سے کوئی پہاڑ اس ضلع ہین نہین اور تھل ریگستان بھی نہین ہے سطح زمین کا ہموار آب ہوا معتدل گفتگو پنجابی ہے اس ضلع مین تین تحصیل ہین ایک لاہور خاص دوسری قصور تیسری چونیان ہر ایک تحصیل کا حال مفصل ذیل مین تحریر ہے یہ ضلع زیادہ تر دوآبہ باری مین اور ایک پرگنہ شاہدرہ شرقپور دوآبہ جناب مین ہے اور دریاے ستلج اور بیاسا حد شرقی پر اور راوی مابین ضلع کے جاری ہے عبور بذریعہ کشتی کی ہوتا ہے اور شہر لاہور نہایت کلان اور باقی آبادی نا کلان بطور قصبات کے ہین.
کاشت ربیع کی اچھی اور زیادہ ہوتی ہے خریف کم پیدا ہوتی ہے ٭

تحصیل لاہور خاص

اس تحصیل مین دو پرگنہ ہین ایک لاہور ندی راوی سے جانب شرق دوسرا شاہدرہ ندی راوی سے جانب غرب ہے لاہور خاص ہمیشہ سے دارالملک مقرر رہا اور بہت پرانا شہر کہ تمام ہندوستان مین مشہور ہے چنانچہ بروے تحقیقات مورخان متقدمین و ملاحظہ کتب تواریخ سے معلوم ہوا کہ زمانہ ابتداء شروع دواپر جگ مین راجہ لو پسر مہاراجہ سری رام چندر اوتار نے

اچود ہیا کے باسی نے کئی لاکہ برس ہوئے بسایا تہا نام لاہور مشہور ہوا اور پہر گردش واژگون زمانہ سے یہ شہر منہدم ہوگیا تب دار الحکومۃ اس ملک کا سیالکوٹ ہوا بعد ازان آٹہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ جب شاہ محمود غزنوی نے فتح ہندوستان پر قبضہ پایا تب ملک ایاز کہ منظور نظر سلطان مذکور تہا اوس نے اس شہر کو آباد کیا کہ اب تک ملک ایاز موصوف کی خانقاہ ٹکسال مین بیچ آبادی شہر کے موجود ہے ازتیس ۳۳ سال تک سلطنت اونکی رہی پہر تاتار جال امراسے سلطان بہلول بعد ازان کامران مرزا خلف بابر شاہ کی دار الحکومۃ ہوا من بعد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے قلعہ خشتی و شہر پناہ و دولت خانہ احداث کیا پہر محمد جہانگیر بادشاہ نے عمارت عالیہ کہ بالفعل مقبرہ جہانگیر متصل شاہدرہ غربی دریاے راوی واقع ہے اور نیز دیگر عمارات ۱۰۳۰ ہجری مین تعمیر کرائی کہ رنگ مرمر سے یہ روضہ منورہ بنا ہے اور مزار پر حروف سنگ سیاہ سے وگلکاری عقیق کی جڑاو ہے اور قبر کی گرد مین بحروف جلی یہ عبارت لکہی ہوئی ہے طرف دکن (مرقد منور اعلی حضرت غفران پناہ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ فی ۱۰۳۷) ہر دو طرف شرق و غرب (۹۹) نام خدا کے اور طرف شمال یہ عبارت (معز اللہ الذی لا الہ الا اللہ ھو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم) اور قبر کے اوپر (۱۲) خط کلمی سے اور میدان شفق بالاسے کا مربع نہایت وسیع اور بلند ہے

چہہ زینہ چبوترہ اور (۲۷) زینہ چڑھائی چھت اور (۵۸) زینہ ستون
ہر چہار طرف بالاے سقف سنے ہے کہ یہ ستون کئی کوس سے نظر آتے ہین
اور یہ ستون یعنی مینارہ ہشت پہلو پنج منزلہ اور گنبد مین آٹھ دروازہ ہشت پہلو
محراب دار اور احاطہ مین باغ کے چار چاہ پختہ اور دیوار شرقی احاطہ
کی دریاے راوی سے منہدم ہو گئی تین طرف کی دیوار قائم ہر سمت مین
ایک ایک دروازہ عالیشان موجود مگر آمد و رفت دروازہ غربی سے ہے
مجاور اس روضے کے قدیمی ہین سرکار انگریزی سے یہ باغ اونکو معاف ہے
اور ماہ کاتک مین ۱۱ - چاند کو اور ماہ جیٹھ و اساڑہ مین ۱۳ - چاند کو
میلہ ہوتا ہے نواح کے آدمی جمع ہو کر منت ادا کرتے ہین اور کل احاطہ
مربع (۳۰۸) قدم مکسر کا ہے بعد تعمیر اس عمارت کے محمد شہاب الدین
شاہجہان بادشاہ نے شالہ باغ اس نواح مین بنوایا کہ ایسا باغ شاید
دوسری جگہ ہو کہ تین درجہ نشیب و فراز مثل باغ پنجور کے اور اوسکے درمیان
نہر جاری جابجا عمارات گوناگون عمدہ طیار ہر سال وہان میلہ ہوتا ہے
یہ باغ قابل سیر ہے عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ مین دیوار یعنی
بند تا دو کروہ موضع لکھو ڈہیر و کوہی میران متصل شاہ بلاول تعمیر ہوا
کہ اب تک جابجا اوسکا نشان موجود اور یہ دیوار واسطے حفاظت سیلاب
دریاے راوی کے ہوئی اور عالمگیر بادشاہ نے مسجد عالی قلعہ مین

تعمیر کرائی یہ مسجد سنگ سرخ سے بنائی گئی کہ جسکی لوح پیشانی پر یہ عبارت
بخط جلی تحریر ہے (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسجد
ابوظفر محی الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۹
ہجری) باہتمام کمترین خانہ زادان فدائی خان کوکہ اتمام یافت -
اور وسط شہر مین ایک مسجد وزیر خان عرف حکیم الدین شاہجہانی نے
بنوائی دروازہ شمالی پر اوسکی یہ تاریخ بحروف جلی تحریر ہے ~~سے~~ تاریخ
این بناے چو پرسیدم از خرد + گفتا بگو کہ بانی مسجد وزیر خان
۱۰۴۴
بعد اُسکے ہر عہد مین اس شہر پر صدمات لوٹ و غارتگری کے رہے
رنجیت سنگہ کے عہد مین انتظام رہا یہ شہر لاہور خوب آباد گنجان ہے اگر
سب حال شہر کا لکہیے تو ایک کتاب بن جاسے مگر مختصر لکہا جاتا ہے کہ
حسب تحقیقات نشئہ ۱۸۵۵ع معرفت اجودہیا پرشاد تحصیلدار کے
ثابت ہوا کہ اس شہر کی مردم شماری (۵۰۳۰۵) ہے اوس مین مرد
(۳۵۱۴۴) عورت (۲۸۸۴۲) طفل (۲۱۳۱۹) اور ان مین
مسلمان (۴۹۶۹۵) ہندو (۳۲۱۰۹) سکہ (۳۵۰۱) اور
(۲۰۶۹۴) و کاین ہر ایک پیشہ والی کی اس شہر مین ہین اور دواب
اس مین حسب ذیل شمار ہوے فیل (۵۴) شتر (۱۳۱۸) اسپ (۱۵۹۵)
قاطر (۴۷۴) نرگاو (۲۱۸۷) مادگاو (۳۳۱۵) گاومیش (۶۲۰)

میزان کل (۴۴۴۳) اور (۱۴۳) مکتب و مدرسہ ہین مکتب فارسی
خالص (۱۹) مکتب عربی یعنے قرآن خوانی (۳۶) مکتب ہندی (۶)
شاستری (۳۸) عربی فارسی آمیز (۴۴) کل (۱۴۳) اور تیس ۳۰ باغ
نامی اس شہر مین ہین کہ وہ بہی لائق سیر ہین - چہوٹا رام والہ - باغ ملی غ
بارہ دری چیندا ورہی - جوالا سنگہ والا - منگلان والہ - داو دی والا
شاہ بلاول والہ - گنبد والہ - سرگرمین والا - پیر شرام والا - بیدہ سنگہ والا
خرد خوابگاہ والا - بڑی خوابگاہ والا - اوستادی دروازہ والہ - ڈیوڑہی
گمراہیان والا - موتی رام والا - ثمن برج والا - مہتابی باغ - انگوری
دلکشا - نوگرہہ والا - فیترہ والا - ٹہاکر دوارہ والہ - راجہ سوجیت سنگہ والا
نقار خانہ والا - نابہ سنگہ باری والا - حضوری باغ - رتن سنگہ گرجا گہرٹ
سنگترہ والا - شالا باغ - اور بابین شہر دور دور کے گرد و نواح مین
زیارتگاہ مسلمانان و ہندوان متقدمین صدہا سالہ تفصیل ذیل مین اوران
مزارات پر مسلمانون کی ہمیشہ بروز جمعہ و پنجشنبہ اور پرستشگاہ ہندوان پر
بروز یکشنبہ انبوہ زن و مرد ہوتا ہے اور ہر سال مین میلا و عرس
بہی ہوتے ہین کہ تفصیل انکی ذیل مین ہے

باغ

یوسف بیگ

نمبر	نام فریق	نام اولیا	کیفیت
۱	مسلمان	حضرت شاہ سید علی ہجویری مشہور داتا گنج بخش	بیرون شہر دروازہ بہاٹی [illegible]

نمبر	نام فریق	نام اولیا	کیفیت
			مین اس اولیا نے وفات پائی عرس ا۹ صفر و بروز آخری شنبہ ہر ماہ و بروز جمعہ ہر ہفتہ میلہ ہوتا ہے ÷
۲	مسلمان	حضرت اسحاق مشہور میران شاہ	مسجد وزیر خان مین ۱۷ ماہ رجب کو میلہ کلان بروز جمعہ و پنجشنبہ اثر دہام ہوتا ہے
۳	״	مادھو لعل حسین	متصل شالہ باغ و باغبانپورہ عہد اکبر بادشاہ سے غرہ رجب و بروز بسنت پنچمی دو دفعہ میلہ ہوتا ہے ÷
۴	״	نوح دریا صاحب غازی	متصل انارکلی عہد اکبر بادشاہ سے ÷
۵	״	ناصر میر صاحب	عہد شاہجہان بادشاہ سے ہفتم ربیع الاول مین ہجوم ہوتا ہے ÷
۶	״	شاہ بلاول	ماہ بیساکھ مین عہد شاہجہان بادشاہ سے میلہ ہوتا ہے ÷
۷	״	شاہ ابوالمعالی	متصل قلعہ گوجر سنگھ عہد شاہجہان بادشاہ سے ہے اور اس درگاہ مین کبوتر بکثرت

نمبر	نام فریق	نام اولیا	کیفیت
			رہتے ہین زیارت کرنے واسطے چوڑہ کبوتر چڑہاتے ہین اور تین میلہ اس درگاہ پر ہوتی ہین دو ہر دو عید کو اور تیسرا ۱۷ ذیالحجہ کو
۸	فریق مسلمان	میان دوا صاحب	عہد عالمگیر شاہ سے ہے اندرون سرحد میان میر و بہگوان پورہ +
۹	״	شاہ محمد غوث صاحب	عہد احمد شاہ سے بیرون دروازہ دہلی نو اکبری
۱۰	״	مرزا بی بی پاکدامن صاحب	مدت سے متصل قلعہ گوجر سنگہ ۲۲ جمادی الثانی +
۱۱	״	میر بہان صاحب	ٹکی دروازہ کی باہر زمان سلف سے +
۱۲	״	شاہ موسی ہودلا	متصل قلعہ گوجر سنگہ بعہد اکبر بادشاہ +
۱۳	״	ملک ایاز کی خانقاہ	اندرون ٹکسال بادشاہی +
۱۴	״	صدر دیوان صاحب	متصل چوبارہ چھجو بھگت +
۱۵	״	مقبرہ جہانگیر بادشاہ	متصل شاہدرہ ندی راوی پار +
۱	فریق ہنود	مندر بہیرون جی	سرحد احمد زمان سلف سے +
۲	״	مندر چندراب	״ ״ ״
۳	״	مندر شیو جی	لاہور محلہ تتی زمانہ سلف سے +

سمادہ ہنود

نمبر	فریق	نام اولیا	کیفیت
۴	فریق ہنود	خوبچہ گرو رام جی	عہد شاہجہان بادشاہ
۵	؍؍	زیارت چھجو بھگت	عہد اکبر بادشاہ
۶	؍؍	سندر کالی جی	عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ
۷	؍؍	بھیروں جی	محلہ بھیروں والی زمانہ سلف سے
۸	؍؍	سند بھدر کال	مرحد نیاز بیگ

اور تحقیقات ۱۸۶۰ء سے ثابت ہوا کہ اس شہر میں ہر قسم کا مال تجارت (۵۴۴۵۴۲) کا بنتا ہے از قسم پارچہ و ظروف آہنی و مسی وغیرہ اور اس میں سے (۵۹۴۴۳۱۷) روپیہ کا اندر اس شہر کے خرچ ہوتا ہے اور رہا ہے سو باہر دساور کو جاتا ہے اور دساوری رقم کا مال پورب پچھم دکھن واوتر کی ملکوں شہروں سے یہاں آتا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کل مال (۲۴۶۰۱۰۶) شہر میں خرچ ہوتا ہے (۲۴۴۱۳۱۲) باہر دساور کو جاتا ہے (۲۴۷۰۵) اور یہ سب تفصیل بروے تحقیقات لالاں میاں چودھریاں و بیوپاریاں و دیگر سوداگران و ہرودپیان فروشان سے لکھا گیا اور اس شہر کے بارہ دروازے اور ایک موری ہے جس سے آمد و رفت ہے یہ تفصیل ہے۔ ایک دروازہ دہلی دروازہ اکبری دروازہ موچی شاہ عالمی لاہوری موری دروازہ بھاٹی ٹکسالی روشنائی مستی کشمیری شیرانوالہ اس شہر میں بڑا رواج سواری یکہ کا ہے چنانچہ

دروازہ شاہ عالمی و دروازۂ اکی پر صد ہا یکے صبح کے وقت موجود ہوتے ہیں
جو کوئی چاہے کرایہ کر کے سوار ہو جاوے بڑی کارروائی اسی سواری
کی ہوتی ہے و سواری رتہ وارا بہ نہایت کم رائج ہے ✣
یہ شہر پناہ بطور ذوق کے ہشت پہلو مدور ہے خندق گرد گرد میں ہے
پہلے پختہ تھی اب انگریزی عمل میں خندق کی بیرونی دیوار کا نیلام ہوکر اوکھڑ گئی
اور قلعہ کے اندر مکان ثمن برج تعمیر سنگ مرمر اور حضوری باغ میں
بارہ دری سنگ مرمر کی اور موتی مسجد کہ جس کو سکہان نے موتی مندر قرار
دیا تھا اور مکان دیوان عام کہ اوس میں تخت شاہی پڑا ہے اور قلعہ کے متصل
سمادہ مہاراجہ رنجیت سنگھ و کھڑک سنگھ و نونہال سنگھ کی تعمیر سنگ مرمر
بہت اچھی قابل دید ہے اور دلی بازار میں ایک سنہری مسجد بہت
اچھی عہد شاہی سے بنی ہے اور متصل سنہری مسجد کے ایک باؤڑی
اس طرح برآمد ہوئی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی
شخص کہتا ہے کہ متصل سنہری مسجد کے باؤڑی گردوں کے زیر بازار مدفون
ہے اوسکو درست کرنا چاہیے صبح کو مہاراجہ مسطور نے اوس جگہ جا کر
زمین کو کھدوایا باؤڑی برآمد ہوئی مہاراجہ نے مرمت کرا کے مکان
گنبد خوانی و دہرم سالا بنوائے یہ امر عجیب ہے کہ وہاں پہلے کچھ نشان
نمودار نہ تھا اور نہ کوئی جانتا تھا صرف بشارت خواب سے مہاراجہ کی

یہ باوڑی نکلی
اور اس شہر مین ایک شخص مسمی کرم سنگہ نامے تکہان از قسم دستکار
وصنّاع ہے کام مصوری مین یکتا اور نقشہ مکانات کا خوب کھینچتا ہے
اور بعینہ دکہلا دیتا ہے باوجودیکہ وہ خواندہ نہین مگر جو عبارت جس عمارت
پر جس موقع پر تحریر ہے نقشہ مین بہی ویسا ہی لکہہ دیتا ہے اور زیور طلائی
مع مینا کار و کام چوبی و آہنی و ہاتی دانت خوب بناتا ہے بلکہ مشہور ہے
کہ بعہد مہاراجہ شیر سنگہ کے ایک مگس چوبی بنا کر اوسنے اوڑائی اور مہاراج
کی پگڑی پر جا بیٹہی اور پہر اوڑانی سے اوڑتی تہی اور تیز جاندار مکہی
اور اس چوبی مکہی مین نہین ہوتی تہی مہاراج نے بہت انعام اوسکو دیا
شہر پناہ سے باہر ایک آبادی معروف انارکلی پر رونق ہے اور بازار
کلان اور اکثر کوٹہیات وہان ہین اور مکانات کچہری اکثر اوسی آبادی
مین ہین وجہ تسمیہ اس آبادی کی یہ ہے کہ انارکلی نامی ایک حرم بادشاہ
کی تہی اور بادشاہ کے روبرو اوسکو کسی بات پر ہنسی آگئی بادشاہ نے
اوسکو زندہ دفن کرا دیا اور اوس کا مقبرہ بہت عالیشان بنایا کہ وہ مکان
اب موجود اور صاحبان عالیشان نے اوسکو گرجا گہر بنایا بازار اوسکے متصل
کچہری حاکمان کمشنران اعلی کی ہے اس وجہ سے اب یہ آبادی
انارکلی مشہور ہے اور اس نواح مین بہت مقبرے اور مسجدین تہین

کو صاحب لوگون نے اونکو بوضع خود کوٹھیات قابل مسکن بنالین اور
تین کوس کے فاصلے پر چہاونی میان میر کی ہے وہان بہی اب رونق
ازبس ہے اور ایک مقبرہ میان میر نامے اولیا کا ہے اور اس شہر مین
چار چیز کی کثرت مشہور ہے ایک کنجری یعنے طوائف ۔ دوسرے
کوا یعنے چاہ ۔ تیسرے مکہی یعنے مگس چوتہی منگتا یعنے فقیر اور آبادی
کلان اس پرگنہ مین حسب ذیل ہے ✤

باغبان پورہ ۔ عمارت پختہ دکان ہاے متعدد باغ شالہ مار
کے رقبہ مین ہے اور تین درجے بسبب بلندی کے اس باغ مین نہر
ہنسلی سے آئی ہے ✤

بہین خوب آباد مکانات پختہ دکانین بہت ہین ✤

ترنک مثل قصبے کے آباد عمارت مکان ہا پختہ ✤

اچہرا ایک استہان بہیرون کا اور تالاب پختہ ہے ۔

نواکوٹ ۔ یہ گاون لاہور سے دو کوس پر مکانات و دکانین پختہ
بسبب سڑک ہے ۔

سانڈہ کلان ۔ اچہا آباد پیداوار ہر ایک چیز کی ہوتی ہے اور ہر ایک
ہر چہار شنبہ کو چار میلے بنام مقادہ بہ دانہ ہوتے ہین اور اس گاون مین
شہتوت بے دانہ بہت کثرت سے ہین وہ فروخت ہوتے ہین ۔

نعیا زبیگ یہ گاون اچھا آباد ہے اور اسمین ایک مکان مع تالاب پختہ سندر کان دیوی کا واقع ہے اور تالاب کے گرد مکانات ساہوون کے بنائے ہوئے بطور دہرم سال ہین اور جیٹھ بدی ایکادشی کو ہجوم میلہ ہوتا ہے اور دیوی کے مکان پر پکوڑیان نخود و تیل یعنے روغن تلخ کی چڑہتی ہین —

کانہہ کاچہہ یہ گاون ماجہہ مین مشہور ہے رقبہ کلان اسکا اس گاون سے بڑا کسی گاون کا رقبہ نہین اور آٹہ سات جگہ آبادی ہے جانب غرب دریاے راوی جاری ہے اور اس پرگنہ لاہور مین چاہات بتفصیل ذیل ہین

شہر لاہور	وتاہاوت	میزان کل
ا بہاہت	ا اماہاوت	ما تا وہد

اور چاہ کا پانی کہاری باقی شیرین ہے اور چاہات کہاری دیہات بیجا میں اکثر ہین کہ ماجہہ کہاری کہلاتا ہے وہ پانی قابل آبپاشی زراعت نہین ہے عمق چاہ (۲۸) لغایہ (۳۵) ہاتہ اور دیہات کہادر کا آٹہ سات ہاتہ پر ہے اور آبپاشی زراعت کی از روے چرخ چوب یعنے ہرٹ جسکو فارسی مین دولاب کہتی ہین کے ہوتی ہے ماجہہ مین دولاب پر (۳۰) اور کہادر مین سوا سو (۱۲۵) ٹنڈ رگلی بندہتی ہین دیہات ماجہہ مین خریف زیادہ اور کہادر مین ربیع زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس پرگنہ مین اقوام مفصلہ ذیل آباد ہین جٹ بکثرت اور قوم کم بکم جاٹان مین

سہپ گوت ہین جٹ سندہو جٹ گل جٹ پونر جٹ بہولر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوگرا
رجپوت	جٹ سین	جٹ ہنگو	جٹ ورک	کہاری	ہجرا	دہوبجا	چوہان
قریشی	سیدی	ارائن مسلمان (?)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جہر	جہوجہ	جہٹہ	درائچ	انڈہاوی	ہنجیر	دہود	لبکن
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ہمرا	سول	جبول مسلمان	ملک مسلمان	مائل	خوجہ	قاور مسلمان	نکی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کوٹ مرالی	بہاپیان مسلمان						

اور جماٹ سندہو و سندہو بکثرت ہین

اور جمع اس تحصیل کی یہ ہے پرگنہ لاہور ایک لاکہ [illegible] پرگنہ شاہدرہ

(۶۲۱) اور (۲۹۶) سو ضلع ہین زمینداری

(۱۷) پٹی داری کمل (۳۴۷) پٹی داری ناقص (۶۱) بہیاچارہ (۱۶۴)

اور رواج تحصیل شرح محصول مختلف —

تحصیل چونیان حسب تحریر لچھمن لال منصرم بندوبست

بیانات

اس پرگنہ میں (۳۵۸) موضع و (۳۸) رکھہ سرکاری کل (۳۹۶) محال ہیں منجملہ اونکے سو گاؤن مع رکھہ مانجھہ میں باقی ہتھیار یعنے کہاور میں +

قصبہ چونیان متوسط آباد سبب عمارت پختہ قوم کہتری زیادہ آباد اور مشہور ہی کہ دیوان ٹوڈر مل قوم کہتری گوت تنڈن وزیر اکبر شاہ کا اسی قصبہ چونیان کا رہنے والا تھا جانب غرب کہیڑہ ویران موجود ہے بنیاد مکانات ٹوڈر مل کی اب بھی نمایان ہے مگر اوسکی اولاد سے کوئی نہیں +

اور بازار بقدر تین سو دکان کے آباد ہی مقام کچہری تحصیل اندر آبادی اور مقام تہانہ واقع لب سڑک آمد و رفت ملتان کے ہے ایک سال سے ایک کوٹھی سرکاری مع باغ باہتمام مرزا کلب عابد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کے طیار ہوئی اور قند سیاہ وغیرہ طرف پٹیالہ وامرتسر سے اس قصبہ میں اکثر فروخت ہوتا ہے موضع کہڈیان اچھا آباد ہے اس میں ڈہائی سو دکان ہوگی پہلے یہ گاؤن بہ قبضہ لطیف خان افغان ساکن قصور کے تھا اوس کا قلعہ بھی یہان تھا سمت ۱۸۳۳ بکرمی میں کہ اوسکو عرصہ پچاس برس سے زیادہ کا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جنگ عظیم کرکے اوسکو نکالکر داخل ملک محروسہ کر لیا اور لطیف خان موضع ممدوٹ واقع اس پار دریاے ستلج جا بسا کہ

کراوسکی اولاد سے نواب جمال الدین موجود ہے اور قلعہ کا نیلام منجانب
سرکار انگریزی بقیمت سات سو روپیہ ہوگیا مہاجنان چونیان نے خشت ہا
اوسکی خرید کرلی +

موضع رام تھمن مختصر آباد ایک میلہ روز بیساکھی ١١ اپریل کو ہر سال ہوتا ہے
بیس پچیس ہزار آدمی مرد و عورت جمع ہوتے ہین اور فقیر لوگ روٹی یا آٹا
سے جگ کرتے ہین ایک سماد رام تھمن کی مع ایک تالاب پختہ وہان بنی
ہوئی ہے اور اس میلے مین جاٹ لوگ شراب نوشی بہت کرتے ہین
قیام میلے کا تین روز رہتا ہے +

موضع میانکی معروف بھائی پہیرو اوپر کنارہ سڑک ملتان کے خوب
آباد ہے مگر آبادی اسکی بعمارت خام ہے اور دہیان داس مہنت
اس مقام کا جاگیردار ہے تا قیام سماد بھائی پہیرو یہ گانو سرکاری معاف
اور خرچ روٹی کا بہت ہی قریب بیس من پختہ آرد وغیرہ کے ہر روز لنگر
مین خرچ ہوجاتا ہے اور ایک تالاب پختہ بنایا ہوا دیوان رام چند کھتری
ساکن اکال گڈھ نبیرہ ساون مل صوبہ دار ملتان کا اور دو بارہ دری
اس تالاب پہ بنائی ہوئی اوسکی موجود ہین اور تھانہ بھی سرکار انگریزی کا ١١١
ہے +

موضع سہروال ایک مختصر گانو ہے سردار کاہنہ سنگھ وہان کا جاگیردار ہے

اور پھوپھی اس کاہنہ سنگھ کی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے کتخدا ہوئی تھی
اور پہلی سب علاقہ چونیاں کا بزرگان کاہنہ سنگھ کے تصرف مین تھا بذریعہ
اسی رشتہ کے رنجیت سنگھ اس علاقہ پر قابض ہوگیا اور اب سرکار انگریزی سے
بارہ ہزار رقبہ کی جاگیر سردار کاہنہ سنگھ کی مقرر ہے چہارم جمع بطور نذرانہ سرکار
مین لیا جاتا ہے اور باقی (۳) حصہ کی جمع کاہنہ سنگھ کو ملتی ہے اور
دیہات مانجھہ مین پانی ۵۰ گز یا ۶۰ گز تہ پر اور دیہات ہٹھیار مین ۱۲ یا ۲۰ یا ۳۰ ہاتھ
پر نکلتا ہے اور اس پرگنہ کی طرف شرق دریاے بیاس و جانب غرب
دریاے راوی جاری ہے اور پہلی دریاے بیاس زیر آبادی چونیاں جاتا تھا
عرصہ سو برس سے بفاصلہ اکیس کوس جا رہا جو دیہات زمین ارضی گذشتہ
دریا مین آباد ہوے ہٹھار کے نام سے مشہور ہین پیداوار ان دیہات
کا اچھا سب جنس پیدا ہوتی ہے اور مانجھہ مین اچھی نہین موشیہ بہ نسبت
بارش کثرت سے ہوتی ہے اور اب منجانب سرکار انگریزی تیاری ایک نہر
کی اراضی مانجھہ مین ہو رہی ہے نہر دریاے راوی سے نکلکر طرف ملتان کے
جنگل بار مین کو جاوے گی اس نہر سے دیہات مانجھہ و جنگل بار مین بہت
فائدہ و آبادی ہوگی اور جنس تنباکو اس علاقہ مین نہین ہوتی اور
آبپاشی بذریعہ نہر چاہ کے ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور اس علاقہ مین بارش کم
ہوتی ہے ✣

موضع ہیند رو کنارہ ستلج کے ہے اوس مین سے ایک نالہ معروف گھارا
پہلے سردار شیر سنگہ نے درست کرکے نکالا کہ وہ نالہ گھارا اس علاقہ مین
ہوکر حجرہ ضلع گوگیرہ کے علاقے مین کو گیا ہے اوسی سے بہت آبپاشی
ہوتی ہے اور اسی موضع سے ایک نہر معروف سہاگ نہر صاحبان عالیشان
انگریز نے نکالی ہے وہ بہی روان ہوکر طرف علاقہ حجرہ ضلع گوگیرہ مین گئی
اور جہان سے نالہ گھارا نکلا ہے اوسکی دہانہ پر بنگلہ ایک صاحب نہر کا ہے
خبرگیری آبپاشی و مرمت اوسکی تعلق صاحب ممدوح سے ہے اور فی کنال
ار محصول آبپاشی کا لیا جاتا ہے اور موسم برسات مین یہ ہر دو نالے و نہر
جاری رہتی ہین پہر خشک ہو جاتے ہین +

تحصیل قصور حسب تحریر لالہ انوپ سنگہ مہتمم بندوبست

مرقومہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۶ عیسوی

اس تحصیل مین ۳۶۵ ساحت دیہات خالصہ و جاگیر واقع ہین اور
مبلغ [illegible] خالصہ [illegible] جاگیر [illegible] ماہیہ جمع سالیانہ
از روے بندوبست پختہ قانون نہم ۱۸۴۳ع میعادی دس برس قرار پائی
اور دریاے ستلج بہ شمول بیاس جانب دکھن اس پرگنہ مین روان ہے اوس سے
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور پل کشتیون سے بنایا جاتا ہے بلا کشتی اور پل
کے عبور نہین ہوسکتا اور منجملہ دیہات تحصیل ہذا کے دو حصہ با نجمہ

اور ایک حصہ بیلیہار ہین اکثر لوگ دیہات ہیتہار مین مسلمان قوم راعین
و ڈوگر زمیندار ہین اور پوشش انکی ایک تہبند برنگ نیلگون اور ایک پگڑی
اچھی بڑی اور ایک کہیس رنگ سیاہ یا سفید ہوتا ہے اور بہ نسبت زمینداران
ناجہہ کے زراعت بہت محنت سے کرتے ہین اور مسکین ہین عقل کم رکہتے ہین
اور پانی چاہات اس خط کا شیرین زمین سے (۱۲) ہاتہ پر نکلتا ہے اور
فصل ربیع مین جنس گندم و جو و نخود و سرشف و خربزہ و کد و و توری
و ککڑی وغیرہ اور فصل خریف مین مکی جوار کپاس چنیا پیدا ہوتی ہین
اور دیہات ناجہہ مین اکثر لوگ ہندو قوم جٹ گوت گل و سندہو و سدہو
بمذہب سکہ کاشتکار ہین اور پوشش انکی جیسی کہ سکہون کی ہوتی ہی
ایک گہٹنہ جسے کچہ بولتے ہین اور ایک کرتہ اور ایک پگڑی قریب چار پانچ
گز کے رکہتے ہین اور بعض بعض آدمیون پر چادر یا کہیس ہوتا ہے زمین
اس ناجہہ کی ہموار پیداوار مین اچھی سے الا بارانی ہے اور پانی چاہات
اس ناجہہ کا بالکل کہاری یعنی شور ہے اور عجب تاثیر اس پانی کی ہے
کہ جسمین مین دیا جاتا ہے وہ زمین قابل تردد و زراعت نہین
رہتی شور پڑ جاتی ہے زمیندار بہی چندان محنتی نہین جس سال مین بارش
ہوتی ہے اوس سال مین پیداوار کثرت سے ہوتی ہے اکثر اس
ناجہہ مین بارش بموسم سرما ہوتی ہے اور تیسرے برس بارش ہوا کرتی ہے

جس سال بارش نہین ہوتی ہے پیداوار بہی اچہا نہین ہوتا گرانی غلہ
کی رہتی ہے بیماری بہی پہیل جاتی ہے فصل ربیع مین گندم نخود
جو تارامیرا اور فصل خریف مین جوار موٹھہ ماش چینیا کنجد وغیرہ
کاشت کرتے ہین اور مکی بہی کاشت ہوتی ہے الاکثرت سے نہین
اور بیشکر کسی کسی گاون مین طرف پٹی کے کاشت ہوتا ہے مگر اچہا نہین
ہوتا ہے کہاری ہوتا ہے اگرچہ اس تحصیل قصور مین تین قصبہ مفصلہ ذیل
ہین +
کہمکران پٹی قصور خاص - قصبہ قصور دیگر قصبجات سے کلان اور بارونق
ہے اور بلفظ شہر مشہور ہے پہلے یہ شہر آبادی حال سے جانب جنوب
آباد تہا اور آبادی اوسکی بسبب مختصر اور قوم کہتری گوٹ بوری آباد تہے
اور زمینداری بہی انہین لوگون کی تہی اور منجملہ قوم راجپوتان گہر
بیکانیر کے راجہ رائے سنگہہ حاکم اس جگہ کا تہا بعد شاہ بہلول و سلطان
ابراہیم لودی و شاہ بابر بادشاہ دہلی کے افغانان کہ ولایت خراسان
و ترکستان متوطنان قرب وجوار کابل و قندہار و غزنین وغیرہ مسافرانہ
آکر اس شہر مین ٹہہرے اور راجہ صاحب موصوف سے ملازمت حصول
کی اور بعد حصول ملازمت درخواست قدری اراضی براہ سکونت و
گذشت گذاری کی راجہ صاحب نے جواب دیا کہ اس قصبہ مین ایک شخص

پیدا ہوا ہی سرحلقہ قزاقان و رہزنان مع جمعیت و معہ سواران مفسدان اکثر باشندگان
قصبۂ ہذا کو لوٹ لیجاتا ہے اور رعایا اس قصبہ کو تکلیف دیتا ہی جو تم اوسکو گرفتار
کرکے ہمارے حضور مین حاضر کروگے درخواست تمہاری منظور ہوگی چنانچہ افغانان
نے بزور بہادری قزاق مذکور کو گرفتار کرکے بحضور راجہ صاحب کے حاضر کیا
اور راجہ صاحب نے اراضی حسب درخواست ونکو اونکو دی جب سے افغانان قصور مین
رہنے لگے اور ہمیشہ دو دو چار چار آدمی از قوم افغانان ولایت سے بتقریب
تلاش روزگار آکر اس قصبۂ قصور مین آباد ہوتے رہے اور بوجہ خدمتگذاری
راجہ صاحب موصوف سے اچھے اچھے عہدے اور منصب اونکو ملتے رہے اور
اس قدر کثرت قوم افغانان کی اس قصبہ مین ہوئی کہ رفتہ رفتہ تمام باشندگان
پر غلبہ اس قوم کا ہوگیا اور اس شہر مین یہ لوگ بطور رئیس اور سرداران کی معلوم
ہونے لگے اور ایک گونہ سب طرح سے قابو پاگئے جب راجہ صاحب موصوف نے
وفات پائی بسبب لاوارثی اونکے افغانان نے تصرف اپنا کرلیا اور بحضور شاہ
دہلی کہ جو اوس ایام مین تخت نشین تھے حاضر ہوکر ملازمت حاصل کی اور پیشگاہ
بادشاہ سے منجملہ افغانان کے نظر محمد خان المعروف نواب نیدار خان والد نواب
قطب الدین خان نے خطاب نوابی حاصل کیا اور پرگنۂ قصور اونکو بطور جاگیر
ملا بعد ازان منجملہ افغانان اس قصبہ کے جو جو صاحب اہل ہمت ہوتے گئے
بعد ملازمت وخدمتگذاری شاہ دہلی سے خطاب نوابی حاصل کرتے رہے

ور اونکو جاگیرات متصل قصور کے ملتی رہی غرض اس قصبہ قصور مین ایک
سناته ایک ہی دفعہ (۲۲) نواب مثلاً نواب ہمت خان و نواب مولاداد خان
و پیر محمد خان و نواب حسین خان و منصور خان و بہادر خان وغیرہ قوم پٹھان
کے کوٹ مختلف ہو گئی اور یہ تمام ملک پانچہ و ہٹھیار یعنی پرگنہ قصور و
چونیان ضلع لاہور و پرگنہ محمد وٹ و کھائی ضلع فیروز پور و مقبہ دیپالپور
ضلع گوگیرہ انکی جاگیر مین قرار پایا اور شہر قصور کو آبادی بہت رونق و
افزایش ہوگئی کہ قریب چھہ کروہ طول ور دو کروہ عرض بلکہ زیادہ مین
یہ شہر آباد ہوا اور روز بروز ترقی باشندگان کی اس شہر مین ہونی لگی
اور رونق اس شہر کی مثل شہرہای کلان کے ہوگئی اور باشندگان کو کثرت
سے اندر آبادی کے قلت جگہ کی ہوئی تب خانون سے جو جو شخص کہ صاحب
حشمت تھے اونھون نے کوٹ ہای مفصلہ ذیل بنام نہاد خود واسطے آبادی
حفاظت کی یہ عمارت پختہ تعمیر کرائی ۔ کوٹ خواجہ حسین خان والہ ۔ کوٹ خواجہ
غلام محی الدین خانوالہ معروف کوٹ کلان ۔ کوٹ بدرالدین خانوالہ ۔
کوٹ خواجہ رکن الدین خان ۔ کوٹ خواجہ عثمان خان ۔ کوٹ مراد خان
کوٹ اعظم خان ۔ کوٹ محمد خان معروف کوٹ کچا ۔ کوٹ سلطان عبدالرحیم خان
کوٹ بوڑھی خان ۔ کوٹ حاضر خان سنہ ۱۱۵۸ھ جبکہ بادشاہی دہلی کی سست
ہوگئی اور غلبہ سکھان قوم ہنود کا اس نواح مین ہو گیا اور ہر طرف اسی ملک کے

راجگان قوم ہنود سی ہے بسبب سکہ پہیل گئی تب قصبہ قصور کو جو ہوسکہ آبادی مسلمانان کی راجہ نامی ہنود شمل ٹہیالہ و تابہہ و جیند و گنڈا سنگہ و جہنڈا سنگہ مشہور بہنگی سرداران امرتسر نی فراہم ہو کر ویران کر دیا اور آگ لگا دی جسکی سبب شہر بالکل برباد ہو گیا منجملہ کوٹ نامی مذکورہ بالا کی کوٹ بودہان خان و حاضر خان بہی ویران ہو گئے تب جو کوئی کہ رہا یا اور قوم افغانان سی حیات مین رہی وہ کوٹ نامی باقی ماندہ مین آباد ہو گیا تب سی آبادی سابق قصبہ قصور کی ویران ہے اور کہولی پڑی ہین اور جو ایک مکان بطور تہہ خانہ مین سی ترتیب پاکر بلندی پر واقع ہے اور اوسپر ایک قبر بحال حقیقی کہ وہ بہی فقیر صاحب کشف ہوا ہی مع ایک چاہ پختہ کی آب تعمیر ہے وہ خاص قلعہ راجہ راہو سنگہ بعمارت پختہ بنا ہوا تہا اور وہ چاہ بہی اندرون قلعہ کے واقع تہا ہنگام ویرانی شہر وہ بہی ویران ہو گیا اور بعد ویرانی اوس شہر کے تین کوٹ مفصلہ ذیل —

کوٹ پیر عثمان خان معروف بہ پیرا والہ — کوٹ حلیم خان — کوٹ فتح الدین خان تعمیر کردہ نظام الدین خان والد فتح الدین خان — اور آباد ہوئی تب سی خلقت اس شہر کی کوٹہائی مذکورہ بالا مین متفرق آباد ہے منجملہ کوٹہائی مسبوق الذکر کے کوٹ مفصلہ ذیل — کوٹ عثمان خان — کوٹ غلام محی الدین خان کوٹ بدر الدین خان کوٹ خواجہ حسین خان — شامل بستی ہین اور اونہین مین رونق زیادہ ہے اور بازار کلان کہ جسمین ہر ایک چیز کی خرید و فروخت

ہوتی تہے ان مین چہار کوٹ مین ہے اور شہر قصور بہی ان کوٹ کا نام ہے
اور باقی کوٹ متفرق مثل مواضعات کی علحدہ علحدہ بفاصلہ سوسو ڈیرہ ڈیرہ سو
قدم کی آباد ہین الا سب کوٹ مع آبادی اندرون کی بعمارت پختہ ہین اور کچہ کچہ
بازار بہی مثل دیہات کی ہر ایک کوٹ مین بعمارت پختہ بنی ہوئے ہین اور اب
بہی اس قصبہ قصور مین دو حصہ مسلمان اور ایک حصہ ہندو ہین منجملہ مسلمانان کے
کے قوم کہوجہ کی بڑی کثرت ہے اور یہہ لوگ سب طرح کا پیشہ کرتے ہین بہت سے
آدمی صاحب علم اور ہنر اور معلم و میانجی و مولوی ہین اور بہت سی دکان پرچون
و دین لین بنج بیوپار مثل مہاجنان و کہتریان کے کرتے ہین اور بہت سی
لوگ جفت فروشی اور کام چرم دوزی و کاٹھی سازی و پنبہ بندی کرتے ہین
اور بعضی بعضی اونمین سی نوکری سپاہیان و اہلکاران ملازم ہین سنا جاتا ہے
کہ یہ قوم سابق مین ہندو تہی جس ایام مین جناب شمس تبریز ملتان مین وارد ہوئے
تہے اوس ایام مین قوم روڑہ سی یہ لوگ مسلمان ہوئی اور خطاب کہوجہ بخشا ہوا
جناب موصوف کا ہے مگر وجہ تسمیہ اس لفظ کی صحت کی گئی تو اچھی طرح
ظاہر نہین ہوئی الا ایسا مشہور کرتے ہین کہ اونہون نے باوجود ممانعت
جناب موصوف کی بایام اسلام کاروبار بنج بیوپار بدستور سابق کیا تب
جناب موصوف نے بعد ملاحظہ اس حال کے خطاب کہوجہ باین معنی عطا
فرمایا کہ یہ اپنے کہوج قدیم پہ گئی اوس روز سی یہ ذات کہوجہ مشہور ہو گئی

اورشادہ شدہ اونکو خوجہ کہنے لگے اور خواجہ ابا معنی صاحب کے لکھتے ہیں اشخاص
مشہور ہیں کوئی ایسی چیز نامور مشہور نہیں ہے کہ جو تمام ولایت پیشتر ہو سر ہوا الا
کچھ کچھ لوگ سب پیشہ کے اس قصبہ میں آباد ہیں اور حسب ضرورت ہر ایک
چیز مل سکتی ہے لیکن کاٹھی اس جگہ کثرت سے بنتی ہے اور بیش قیمتی ہوتی ہے
اور دور دور تک جاتی ہے بلکہ ایک دفعہ ۱۸۵۱ء میں جبکہ تحایف تمام ہندوستان
کے ولایت انگلستان کو بھیجے گئے نواب جمال الدین والی ممدوٹ نے ایک
کاٹھی بحضور ملکہ معظمہ بھیجی اور پسند ہوئی منجملہ ترکاری سبزی وغیرہ کی نیتی کا
ساگ اس جگہ کمال مشہور ہے اور دور دور تک جاتا ہے اور اس نواح میں کمال
صفت اوسکی بیان کرتے ہیں اور تجربہ سے بھی نہایت خوشبودار اور مفید
معلوم ہوا اور کوئی چیز لایق تذکرہ خاص نہیں ہے اور یہ بھی دریافت
ہوا کہ اس جگہ فقیران کامل وکاشف بکثرت ہوے کہ (۳۶۰) مقبرہ شماری
ایسے فقرا رکاملین کے اس قصبہ مقصور میں موجود ہیں مگر بسبب طوالت
شمار تذکرہ سب کا فضول ہے مگر نامی مقبرہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کیفیت	نام درویش
سات سو برس سے آنا اس صاحب کمال کا ولایت عرب سے اور معتقد ہونا یہاں کی مخلوق کا اور ظہور کرامات انواع انواع اوکا بتلاتے ہیں چنانچہ اونکا یہ کرشمہ اظہر من الشمس ہے کہ انکا زمانہ	صدر دیوان الفقرا ہی

نام درویش	کیفیت
حسن دیوان اشناہری	قریب گذر نواب قطب خان کے تھا ایک روز فقیر صاحب کو عربی مین ورق الجنان کہتی ہین گھوٹ رہے تہے نواب نے سمجھ حرکت خلاف شرع و مذہب سمجھ کر اونکو نکلوا دیا اوسی وقت نواب کو درد شکم پیدا ہوا آخرش نوبت بہلاکت پہونچی تب التجا فقیر روشن ضمیر سے لائی چنانچہ درویش مسیحا نفس نے دو چمچہ بہنگ اونکو پلائی کہ نواب صاحب کو فوراً آرام ہوگیا جب زاہد صفا کیش اس بی ثبات سپنج سے نہانخانہ عدم مین پنہان ہوا اونکا مقبرہ شہر سے جانب شمال شرق سڑک لاہور پر بعمارت پختہ تعمیر ہے وہان ایک میلہ تین روز بعد بسنت پنچمی کے ماہ ماگہ ہر سال بہت اچھا ہوتا ہے اور ہجوم اوسمین چالیس پچاس ہزار آدمی کا جمع ہوتا ہے ایسا اور میلہ اس نواح مین نہین ہوتا ایک روز باہر شہر کے مقبرہ پر دو روز اندر شہر کے رہتا ہے اور اس درگاہ پر ایک ہجوم بنام زرد میلہ وفاتی مختصر ہوتا ہے۔
عبد الخالق	چارسو برس ہوئی یہ فقیر ہوا اور یہ شخص منجملہ افغانان اسی شہر مشہور کا تہا علم فقہ وغیرہ مین کامل دستگاہ اوسکو تہی اور

نام درویش	کیفیت
عبدالخالق	اور ایک شخص عالم و فاضل سے اوسکو بحث اس بات پہ تھی کہ یہ عبدالخالق (جانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج کو بوجود ظاہری اور وہ دوسرا عالم بلا وجود صرف بروح نورانی کہتا تھا اور اسکا تصفیہ نہوتا تھا اسی تکرار مین نماز عصر کی قضا ہونے پہ آگئی دیکھا کہ محمد رسول اللہ تعالی جو دا ہوا اور ہونا معراج کو بوجود ظاہری اپنی زبان سے کہا اور دونو صاحبان مباحثین کو کشف ہوگیا اور یہ بحث مسجد متصل براہ کمہکرن و قصور مین ہوئی بعد وفات عبدالخالق کے اونکا مزار اوسی جگہ بنا بہت مخلوق معتقد اس مزار کی ہے منت مانتی اور چڑہاوا چڑہاتی ہین ایک فقیر مسمی غفور شاہ نامی مسجد مین اور درگاہ کی مرمت کو رہتا ہے اور ہر ماہ ساون کو میلہ عرس ہرسال ہوتا ہے قریب پانچ چہ سو آدمی کے جمع ہوتا ہے ـــ
میان باد شاہ	یہ صاحب ولایت سے ہمراہ افغانان آکر آباد ہوئے تھے فقیر ہوکر بذریعہ عبادت کشف دل حاصل ہوا بہت مخلوق معتقد انکی ہے انکا مقبرہ جانب جنوب متصل کوٹھی صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے بنا ہوا ہے ہر جمعرات کو زیارت لوگ بعد حصول مقاصد دلی کے

نام درویش	کیفیت
میان یاد شاہ	سبعو . چہ شربت کا چڑہاتی ہین بہت آدمی اپنی دید و غیرہ گان سی شنید کہتی ہین کہ کبہی کوئی جمعرات سبو جہ بتبرک [illegible]
بلا شاہ	یہ شخص قوم سید رہنے والا موضع ستو کی پرگنہ قصور کا تہا حضرت شاہ عنایت فقیر لاہوری کہ جنکی درگاہ لاہور مین متصل دروازہ شاہ عالمی ہے مرید ہوکر فقیر ہوا اور کمال کو پہونچا اکثر کرامات انکی ظاہر ہوئی تصنیف اشعار نظم و قافیہ بندی سی بہت شوق تہا انکی کلمات و اشعار سی پیشین گوئی بعض زمانہ آئندہ کا حال معلوم ہوتا ہی اکثر زبان زد خاص عوام ہے کہ جو اونہون نے نسبت عملداری مغلون وغیرہ و سکہان و انگریزان کے کہا بعد مین وہی ظہور ہوا اونکا لکہنا (طول عمل) ہی اور وہ بطور مثل کے اکثر ہین ہر جمعرات کو طوایف شہر اونکی قبر پر رقص کرتی ہین اور تمام اس علاقہ کا اعتقاد یہ ہے کہ جب کسی کو قسم دیتی ہین یا قول و قرار کسی امر کا لاتی ہین تو مقبرہ اس بزرگوار پر کراتے ہین اور قرار کرنیوالا جہوٹا قرار نہین کرتا . اور نہ منحرف ہوتا ہی
لال چشتی	یہ فقیر اولاد بابا فرید شکر گنج پاک پٹن والہ سی ہے مقبرہ اوسکا

کیفیت	نام میلہ
او پرتہہ کی کہ جسکا تذکرہ پیشتر لکہا گیا واقع ہے یہ بہی صاحب کشف گزرا ہے اب بہی خواستگاران مراد مزار پر آکر شیرینی تقسیم کرتے ہین مگر میلہ کوئی نہین ہوتا اور ایک کرامات ان پیر کی یہہ بہی سمجہی جاتی ہے کہ جبکہ عام مین دریائے ستلج رتبہ قصور مین جاری تہا اس فقیر کا مقبرہ درمیان دریا کے کہڑا رہا مطلق آسیب نہ پہونچا اور مکانات اور گاؤن کے گاؤن صدمہ سیلاب دریا ہی نذر کو سپرد ہو گئے	لال چشتی
علاوہ اسکے ایک میلہ باوا تہمن کا بروز اول ماہ بیساکہ کے موضع تہمن علاقہ چونیان مین ہوتا ہے کہ بفاصلہ سات کوس کے قصور سے ہے وہ میلہ بیساکہی کا کہلاتا ہے اور اوسی جگہ ایک سنجہہ بنا ہوا ہے اوسمین سب لوگ اشنان کرتے ہین اور ایک سمادہ باوا تہمن کی واقع ہے اوسپر چڑہاوا چڑہتا ہے دور دور سے فقیران بیراگی اس سمادہ پر آتی ہین یہہ میلہ بہی اس نواح مین بہت رونق کا ہوتا ہے۔	باوا تہمن

کیفیت ضلع گوجرانوالہ قسمت لاہور

یہہ ضلع لاہور سے پچہم اوتر کی طرف ہے حدود اربعہ اوسکے بہ تفصیل ذیل مین۔
حد شرقی ضلع امرتسر و لاہور۔ حد غربی ضلع جہنگ و شاہ پور علاقہ کانووال
جنوبی ندی راوی و ضلع لاہور و جہنگ۔ شمالی دریائے چناب ضلع سیالکوٹ و گجرات

آب وہوا معتدل ہے مگر کنارہ دریاے چناب کے اکثر بھادون کی موسم
برسات بماہ آسن کاتک مین ہو جاتی ہے کثرت قوم ہنود وجاٹ کی بہت ہی
اور پوشاک یہ ہی کہ جاٹان مسلمان کچھ پہنتے ہین ودیگر اقوام مسلمان تہ بند
لونگی باندھتے ہین چادر وکرتہ ودستار اوڑھتے ہین چار تحصیل اس ضلع سے متعلق
ہین اب پرگنہ بندی جدید مین شیخوپورہ تعلق ضلع لاہور ہو گیا اور اب تین تحصیل
اس کے سو ضلع تخمیناً پانچ لاکھ روپیہ جمع کی ہو گی دو دو پرگنہ ہر ایک تحصیل کے
تعلق ہین وہان تھانہ ہین وچوکیات شاہراہ پر واسطے انتظام فوجداری کے ہین

گوجرانوالہ		رام نگر		حافظ آباد	
خاص پرگنہ	کالا ٹون	رام نگر	شیر اباد	حافظ آباد	پنڈی بھٹیان

چنانچہ حال ہر ایک تحصیل کا ذیل مین ہے بیج زیادہ ہوتی ہے اور خریف کم
خصوصاً جنس گندم کثرت سے بوئی جاتی ہے اور نیشکر بھی پیدا ہوتا ہے تحصیل شیخوپورہ
اس پرگنہ کے بھی قریب بارہ تھی اب عمل انگریزی مین تعلقہ قلعہ دیدار سنگہ اور گڑھ اوی
کے دیہات علاقہ لاہور سے شامل ہو کر سات سو موضع اس تحصیل مین ہین اور
یہ فوج دو لاکھ کی جمع سرکاری اور لاکھ روپیہ کا علاقہ جاگیرداران کے تصرف
مین ہے وجہ تسمیہ اس شہر کی یہ ہے چونکہ اکبر شاہ کا بیٹا سلیم شاہ عرف
شیخو واسطے شکار کے اس نواح مین کہ جنگل بہت تھا تشریف لایا اور اس
موضع مین ایک ہرن مارا اور اوسکی ایک قبر بنوائی اور ایک مینارہ نہایت بلند

بنوایا تھا اور ایک تالاب پختہ بہت وسیع بنوایا اور اوسکے بیچ مین بارہ دری اور آمد و رفت کو واسطے پل بنا دیا کہ اسی تالاب کی نقل و نقشہ پر امرت سر کا تالاب وہ سند بنا ہی اور اکثر شاہزادہ سلیم عرف شیخو کا لشکر بھی رہنے لگا اور سرائے اور ایک قلعہ بنایا چنانچہ اب بھی تہخانہ ہاے اوس قلعہ کے موجود ہین اور وہ تہخانہ ایسی وسیع ہین کہ جن مین صدہا آدمی رہ سکین مگر اب وہ تہخانہ بے مرمت ہوگئی قابل جا بے مردمان کو نہین رہی اوس مقام کا نام شیخو پورہ رکھا گیا مگر اوسکی آبادی نہوئی سمت ۱۸۱۲ بکرمی مین بھائی سنگہ سکہ نے بہت اقوام بسا ہو اور شہر ہوگیا چالیس برس وہ شہر آباد رہا چنانچہ اب بھی اوس آبادی کا نشان موجود ہے سمت ۱۸۶۹ مین یہ ملک رنجیت سنگہ کے تصرف مین آیا اور رنجیت سنگہ نے اپنی زوجہ مسماۃ نکائن والدہ کھڑک سنگہ کو دیدیا نکائن نے اوس سراے بادشاہی کو مسمار کرا کے تہخانون کے اوپر جو حویلیات و مکانات کرا چھا قلعہ مضبوط بنا کر اپنی سکونت اختیار کی فوج بھی زیادہ یہان رہنے لگی جو شہر آباد کردہ بھائی سنگہ کا تھا بہ سبب رہنے فوج نکائن کے ویران ہوگیا بلکہ وہانکے باشندے اور دیہات ملحقہ مین بس گئے مسماۃ نکائن نے پھر اسکو بہ کہ جہان اب آبادی ہے آباد کیا تب سے یہ قصبہ آباد ہوا ایں پرگنہ مین بڑی بڑی آبادی چار قابل تذکرہ خاص ہین شیخو پورہ خاص اچھا قصبہ چھوٹی آبادی ہے مشتمر و دکانین ہین ساہوکار بھی تھوڑی سرای پر سرکار انگریزی کا پھر ہے

بنائی ہے اور کوئی صنعت کاری گری یا تجارت کا کارخانہ نہین ہے اور
اِس قصبہ مین ایک باغ نکائن کا لگایا ہوا ہے اوسکے بیچ مین بارہ دری بنائی ہوئی
مسماۃ مذکور موجود اور مسماۃ نکائن کی اسی باغ مین ہے **جنڈیالہ شیرخان**
کا اچھا آباد عمارت پختہ اور سود کان کے قریب ہے شیرخان پٹھان ملازم
بادشاہی نے بسایا تھا ایک بڑی عمارت پختہ بنائی ہوئی شیرخان کی اور ایک
تالاب پختہ بنایا ہوا خوشحال مل کہتری ملازم مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ہے اور اکثر
مقبرہ اہل اسلام کے ہین **شرق پور** یہ قصبہ اچھا آباد ہے ایک سو
پچاس دکان کا بازار اکثر قوم خوجہ رہتی ہین مکانات عمارت پختہ خام ہر دو قسم
ہین اور ایک خانقاہ میان محمد سمیع کی ہے وہان ہر سال میلہ ۱۵ - اساڑہ
کو ہوتا ہے پندرہ بیس ہزار آدمی گرد و نواح کے جمع ہو جاتے ہین تین دن
وہ میلہ رہتا ہے اور ایک مسجد بنائی ہوئی خوجہ آباد قوم رائین کی ہی **قلعہ دیدار سنگہ**
یہہ بھی اچھا آباد ہے قریب و سو دکان کے بازار ہے نمک کا بیوپار وہان زیادہ
ہوتا ہے اور سنہ ۱۸۲۲ء مین یہہ قصبہ دیدار سنگہ جاٹ سدہو سردار ملازم جیت سنگہ
جد رنجیت سنگہ نے آباد کیا تھا اوسمین بھی عمارت پختہ و خام ہے زمینداری قوم
جاٹان ہنجرا وغیرہ کی ہے اور ضلع مین باغات کہین کہین ہین مگر آنب کا درخت
بہت کم چنانچہ شرق پور اور موضع کونڈہ ملحقہ شرقپور مین چند درخت آنب کے
لگے ہوے عہد بادشاہی کی ہین اور اِس پرگنہ مین ۳۶۰ موضع زمینداری جاٹان

کوٹ ورک کے ہین اور یہ جاٹ اکثر ہندو اور مسلمان کم ہین اور اہم قسم چاہان
کہرل کے ہین اور باہیس موضع جاٹان کوٹ سرای کے ہین کہ وہ بھی ہندو مسلمان
ہر دو مذہب کے ہین باقی اور قوم متفرق ہین اور رعایا یہان کی حاکم کی بہت مطیع
اور فرمان بردار ہے کبھی سرکشی نہین کرتی اور غرب کی طرف اکثر دیہات ہین
زراعت بارانی ہے اور دریا کے کنارے سیلابہ یعنی کہا اور اور شمال کی طرف کے
دیہات چرخی محال کہلاتے ہین اون سب مین چاہات سے زراعت ہوتی ہے
اور بیشتر آبادی کاشتکاران کی اپنی چاہات پر ہے اور دکھن کی طرف کے
دیہات مین آبپاشی نالہ دیوکہ عرف دیک سے ہوتی ہے پہلی عملداری سکہ
اس نالہ مین ہمیشہ پانی رہتا تھا یعنی زمین سے سوت نکلتی تھی ابتدای سنہ ۱۹۰۲
سے سوت پانی کا نکلنا بند ہوگیا کہ کہین کہین سے صرف برسات مین بارش
کا پانی کوہستان سے آکر جاری ہو جاتا ہے اس نالہ پر ایک پل کہنہ بادشاہی
اب بھی موجود ہے اور جہلار سے آبپاشی ہوتی ہے اور دو نالہ ایک بہند دوسرا
بانع بیچ علاقہ لاہور سے آکر شامل اس نالہ ڈیک کی ہو جاتے ہین اور اس نالہ کے
اجرا سے پیداوار بکثرت ہوتی ہے اور زمین کا سطح ہموار قسم مین دوہی
مشہور ہے کہ پیداواری کو اچھی ہے سماۃ لنکاین کے وقت مین پانچسو
موضع اس علاقہ مین تہے اونکی اصلی نشست لاکہہ روپیہ کی تہی اور ایک لاکہہ
روپیہ بابت فروہی یعنی جرمانہ وغیرہ سے حاصل ہوتا تھا اور دوسیلہ ادیسہ

اوس علاقہ مین بہیا کہی کے ہوتے ہین اور ایک مقام موضع کہنالہ اوپر کنارہ نالہ
ایک کے کہ وہان سٹریان رام چند کی لجاست پختہ بنی ہوئی ہین اور اونکی مرمت
اوس زمانہ سی اتبک ہوتی چلی آئی ہے اور زبان زد عوام ہے کہ اسی موضع میں
کسی زمانہ مین اس نالہ کا پانی دودہ ہوکر چلتا تہا اور پیپل کا درخت اسی کنارہ
پر تہا اوسکو برگ طلائی تہے اوسکی بنیاد اتبک موجود ہی مگر اب خشک ہے اور درخت
سبز پتون کے ہوتے ہین ویسا ہی یہ درخت ہی اور اسکا تذکرہ شاستر ہرم پران
مین بہی لکہا ہے اور اس نالہ کا نام دیوکا لکہا ہے دوسرا میلہ موضع کرتال
اوپر تالاب دہرہ سری چند ابیشر بابا نانک کے بڑا بیٹا کہ ہوتا ہی اور موضع تلونڈی
اسی علاقہ مین ہی کہ جہان گورو نانک پیدا ہوا پہلے اس گاؤن کا نام تلونڈی
تہا اب وہ تباہ و ویران ہے گورو نانک نے یہ گاؤن ننکانہ بسایا اور اس
موضع مین چار مکان نانک کے بنا ہوئے ہین ایک جنم استہان دوسرا بال لیلا
تیسرا مال صاحب کہ وہان وقت خواب کے سانپ نے آکر سر پر سایہ کیا تہا
چوتہا کیارہ صاحب پرستشگاہ ہی اور اس کیارہ صاحب کی یہ روایت ہی
کہ نانک کی بہینسون یعنی گاؤمیش نے ایک زمیندار کا کہیت چر لیا اور وہ زمیندار
نانک کے باپ کے پاس فریادی گیا جب نانک کا باپ اور مالک کہیت اور
نمبردار دیہہ اوس موضع پر آئے تو اوسکی زراعت بدستور پائی
اسواسطے اوس جگہ کا نام کیارہ صاحب ہوا اور اتبک وہ جگہ پرستشگاہ ہے

اور دو میلہ اوس جگہ ہوتے ہین ایک باہ جیٹھ نرجلا ایکادشی کو اور دوسرا
اول بروز بیساکھ کے ہر سال ہوتا ہے اور دو تالاب پختہ اور ایک باولی وہان ہے
بروز میلہ مردمان نواح آکر اشنان کرتے ہین اور ہر چہار مکانات مذکورہ بالا
پر چڑہاوا چڑہاتے ہین اور موضع خانقاہ ڈوگران شیخوپورہ سے اٹھارہ کوس
دکھن طرف ہے اوسمین ایک میلہ اول روز ساون کو ہوتا ہے چار مکان یہان ہین
درگاہ حاجی دیوان صاحب۔ حاجی محمود شاہ۔ پیر شاہ۔ شاہ صدر الدین
روضہ اولاد پیر دیوان صاحبان ڈوگر کا بعمارت پختہ ہے مسلمان اس میلہ
مین بہت جمع ہوتے ہین اور اس درگاہ کے خرچ کو جاگیر قریب ہزار روپیہ کے
سرکار سے مقرر ہے اور اب پیر دیوان کی اولاد گیارہوین پشت مین محبوب شاہ
زمیندار اس گانون کا ہے اور تمام باشندگان اس گانون کو اب تک یہ اعتقاد
ہے کہ کوئی آدمی چارپائی پر نہین سوتا بلکہ یہ اونکے دل مین خوب مستحکم اعتقاد ہے
کہ جو کوئی چارپائی پر سویگا وہ گونگا ہو جاویگا اور کہتے ہین کہ دو دفعہ اسکا
تجربہ ہو چکا ہے اور موضع بڈہا ڈمین اول روز بیساکھ کے میلہ ہوتا ہے شیخ سادہو
پیر کی تربت پر ازدحام ہو کر زیارت ہوتی ہے اور چڑہاوا چڑہتا ہے
اور ایک موضع انبا کا پتا اس علاقہ مین ہے اور مشہور ہے کہ اس جگہ [illegible]
مین ایک راجہ سرکپ مشہور تہا اور وہ دیگر راجون سے چوسر اس شرط پر کہیلتا تہا
کہ جو کوئی بازی ہارے غالب مغلوب کا سر کاٹ کے چبوترہ کے نیچے دیا دے تو ہتا

راجون سے ایس راجہ سرکٹ نے چوسر کی بازی جیت کر اونکے سر اوسی جگہ پہ کاٹے اور اونکا راج اپنے قبضہ مین کر لیا تہا آخرش جب راجہ رسالو سیالکوٹ مین ہوا وہ بازی چوسر مین اوس راجہ سرکٹ پہ غالب آیا اور موافق شرط مقررہ کے راجہ سرکٹ کا سر کاٹنا چاہا راجہ سرکٹ نے عوض اپنے سر کے اپنے بیٹی راجہ رسالو کو دی اور رسم چوسر کھیلنے کی جبہی ختم ہو گئی اب وہ تہہ دیر ان راجہ سرکٹ کا موجود اور جس چبوترہ کے نیچے راجون کے سر دبائے جاتے ہین وہان درخت کریل کی بہت کہڑی ہین — اور اس علاقہ مین ایک جنگل بار بہت ہے اسی علاقہ سے وہ بار شروع ہوئی اور ملتان تک چلی گئی یہ بار دولا بہٹی کی مشہور ہے کہ یہ دولا بہٹی مسلمان ساکن پنڈی بہان غارتگری اس جنگل مین کیا کرتا تہا اوسکے نام سے یہ بار مشہور ہو گئی اور اس جنگل کا نام صندل بار بہی کہتے ہین

تحصیل حافظ آباد بموجب کیفیت پوپیال کمشنر اسسٹنٹ

المرقوم ۱۲ مئی ۱۸۶۵ء

یہ تحصیل ضلع سے جانب غرب جنوب سطح زمین کا جانب گوشہ غرب جنوب نشیب اور گوشہ شرق و شمال بلند دیہات جنوبی و شرقی کی زمین بار اکثر جگہ صحرا خوشنما و بعض جگہ میدان کم و ستے میران غرب مین اکثر دیہات کہا و رہین اور زمیندار قوم راجپوت بہٹی و جٹ تارڑ مسلمان بکثرت اور باشندگان غریب و مطیع حکم حکام ہین سرکش نہین گفتگو و چلن سیدہا سادہ کا ہے اور لباس ہند

اور پگڑی اور دستار درمیان سے سر کھلی باندھتے ہیں اور آدمی جوان قد آور ہوتا ہے
ہیں بدرجہ اوسط آب و ہوا معتدل مگر بارہ اسیچ میں بیہیات کیا اور کثرت بیماری کے
ہو جاتی ہے اور وارداتِ قزاقی کی کم مگر مویشی کی چوری اکثر ہوتی ہے اور صنعت
دکاری گری کسی شئی کی مشہور نہیں مگر پنڈی بھٹیاں میں کاٹھی گھوڑے کی اچھی
بنتی ہے اور بڑی بڑی آبادی کہ جنمیں دوکانات ۔ حسب ذیل ہیں پنڈی بھٹیاں
جلال پور ۔ بیکی دقی کی ۔ کوٹ نکا ۔ حافظ آباد خاص ۔ رامکے ۔
[illegible] دکان ۔ [illegible] دوکان ۔ [illegible] دکان ۔ [illegible] دکان ۔ [illegible] دکان
چک بھٹی ۔ قلعہ مراد بخش ۔ سوداگری کسی چیز کی قابل تذکرہ خاص نہیں لین دین
[illegible] دکان ۔ [illegible] دکان
تھا چنی ہوتا ہے اور کوئی عمارت قابل لائق قلعہ قابل تذکرہ نہیں ایک برج پنڈی بھٹیاں
میں سو سوا سو برس کا بنایا ہوا قوم بھٹیان کا ہے اور اس پنڈی بھٹیاں میں مسمی دلا
بھٹی نامی ہوا کرتا تھا اس کا ایک مکان اب بھی قائم ہے اور بار جنگل اس دولے کے
نام سے مشہور ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بوسیلہ اس جنگل بار کے قزاقی کیا کرتا تھا
اور اسی جنگل میں رہتا تھا اور میلہ جات اس تفصیل سے ہوتے ہیں کہ موضع جلالپور
میں میلہ دیوی کا لگتا کا سال بھر میں دو دفعہ نوراتر وچیت میں ہوتا ہے دو روزہ
ہجوم رہتا ہے اور ایک میلہ سال میں ایک دفعہ بہاء الدین کے روضہ پر موضع جلالپور
ہوتا ہے دو روزہ ہجوم رہتا ہے دریائے چناب مدبر گنہ پر جاری عبور کشتی سے ہوتا ہے
اور کبھی کبھی بحالت کمی آب پایاب بھی اکثر جگہ ہو جاتا ہے اور بوقت طغیانی آب
اکثر زمین پانی سے سیراب و فائدہ بخش زراعت ہوتی ہے اور حافظ آباد

خاص مقام تحصیل دہتانہ اور ایک تھانہ پنڈی بھٹیاں مین اور تین چوکی جلالپور و
سوکھی وونیکی مین منحصر ہین میوہ دار باغ ایک قصبہ جلالپور مین ہے اور آنب کے
چند درخت قادر مراد بخش اور کوٹ بھیت وونیکی مین ہین مگر کچھ کثرت نہین بلکہ قلت ہے
بیچ مین زراعت گندم و جو بکثرت ہوتی ہے اور نیشکر و کپاس فیصدی قریب دو حصے
چار حصہ کے قدر ہوتا ہے نیشکر صرف دیہات باگر ملحقہ بار مین ہوتا ہے کپاس ایک
گاؤن مین بویا جاتا ہے اور زراعت چاہی بکثرت بارانی کم اور پانی چاہات کا
کھادر مین بارہ ۱۲ ہاتھ پر اور باگر مین بیس ہاتھ پر اور کنارہ بار کے تیس ۳۰ ہاتھ پر اور
خاص جنگل بار مین چالیس ہاتھ پر نکلتا ہے اور جنگل بار اس تحصیل مین بہت ہی
اس مین لکڑی جنڈ و کریل و جال پیدا ہوتی ہے قابل عمارت کے نہین کریل کی لکڑی
سے کاروائی کام تعمیر مین ہو جاتی ہے اور گاہ چرائی جنگل بار مین ہوتی ہے شرح
محصول گاہ چرائی یہ ہے ۔ گاؤمیش فی راس ۔ گاؤ ۔ بھیڑ بکری ۔ شتر فی راس چوپائی
اور سکھون کی عملداری مین دستور تحصیل یہ وہی کسون اور بٹائی اور بعض جگہ چکوتہ
فی چاہ ہے اور بعض دیہات مین فی جوگ نرگاوان پر جاری تھا اکثر دیہات
بھیاچارہ ہین دیہات قسم زمینداری کم پائی جاتی ہین رائج اور رعیت خاص
زمیندار قوم راجپوت بھٹی کا خاندان اس علاقہ مین ۔ مشہور ہے کہ عہد سکھان
مین خود حاکم وقت تھے اور تمام تعلقہ کا معاملہ خود لیا کرتے تھے اب چند ان فرع
اولیا ہین سکھان کے وقت سے بطور انعام زمینداران کے بسر اوقات کرتے ہین

تحصیل گوجرانوالہ و رام نگر

ان ہر دو تحصیل میں شہر کلان - گوجرانوالہ - امین آباد - وزیرآباد - اکالگڑھ - رام نگر
ہین شاہجہان بادشاہ کے وقت مین وزیرآباد مسمی وزیر خان نامی وزیر نے آباد کیا تھا
سنہ ۱۸۰۹ء مین مسٹر ابوطویلا صاحب حاکم وزیرآباد نے بازار پختہ اور فراخ چوسر کا اور چار
طرف کلان کلان دروازے بنائی چنانچہ جانب جنوب لاہوری دروازہ جانب غرب
اکالگڑھ دروازہ جانب شرق دروازہ سیالکوٹ اور جانب شمال کہ پہلو وہان
سرای تھی ثمن برج طیار کرایا اور اب مسٹر جان انگلسن صاحب بہادر نے ایک سرای
وچاہ قابل دید کو طیار کرائی اور شہر ہای مذکورہ مین سوداگری خاص کسی شی
کی نہین اور کوئی صنعت و عجائبات بھی ضلع مین نہین ہے مگر نالہ ڈیک سے نالے
روان ہوتے ہین اوسکے قریب زراعت کا پیداوار اچھا ہوتا ہے برسات مین
طغیانی شدت سے ہوتی ہے تا کشتی بھی آجاتی ہے اور ہمیشہ قدرے پانی رہتا ہے
پانی چاہات اس موضع مین نزدیک جناس سے نیشکر و کپاس و ہلدی یعنے
حنا پیدا ہوتی ہے اور گندم نخود شالی کہین کہین موٹہ بکثرت ہوتی ہے
باغات میوہ دار ضلع مین کمتر ہین شہرون مین رئیسان نے اکثر باغات سے چمن بنائے ہین
اکالگڑھ متوطن دیوان مولراج پسر ساونمل ہین اور وزیرآباد مین بہت بہت
عمدہ باغ ہین اور وزیرآباد مین ایک مکان مشہور ثمن برج لب نالہ پلکھو تعمیر عہد رنجیت سنگھ
ہی بہت خوش نما عمارت ہے باغ اور سیرگاہ خوب ہے مگر ہر سال انگریزی کے عمل مین فضول

مشتہر ہو کر پانچ ہزار روپیہ کو ہاتھ راجہ فقیر اللہ خان راجوری والے کے فروخت ہوا اب
وہ وہاں رہتی ہیں اور راستے صاف قابل روانگی۔ راہ کی بسبب ہمواری
زمین کے ہیں مگر گاڑی رتھ کا نشان نہیں ہے یکہ یا گھوڑا کی سواری ہے عمل
ان میں اکثر تحصیل موجودات تھی مشخصہ کثرت تھا کہ ون بھیاچارہ میں تفریق معاملہ
الگ الگ پیانت پر ہوتا ہے اور لیٹ ریا کا پٹہ سراسری ہے سب سے بڑا خاندان منجملہ زمینداران
کوئی نہیں مگر جو زمیندار ہیں وہ سردار ہو گئے تھے اب نام سردار رہ گیا تعلقہ داری
کسی کی نہیں اور حال میلہ ہائے کا یہ ہے کہ قصبہ وزیر آباد و قصبہ امین آباد میں
میلہ بیساکھی کا پہلی چیت سدی ستمی ہوتا ہے بہت جماعت مردم اطراف فراہم
ہو جاتی ہے وزیر آباد میں بسبب غسل دریا چناب اور امین آباد میں تالاب پختہ
معروف سوڈھی صاحب کے۔ وزیر آباد میں غسل دریا کو شہر میں ہجوم ہوتا ہے بازار
دوکان حلوائیاں و نان بائی شامیانہ و قنات سے آراستہ ہوتے ہیں اور قسم قسم کے
دکاندار آتے ہیں تین دن مجمع رہتا ہے کوئی جنس سوداگری کی نہیں آتی تماشا اور
سیر قوم جاٹ کا ہے کہ صدہا بلکہ ہزارہا زمیندار صغیر کبیر پیر و جوان و طفل شراب
پی کر سوٹیاں ہاتھ میں لیکر اوچھلتے کودتے ناچتے پھرتے ہیں اور الغوزہ و بانسری
خنجری و ڈھول و تارہ باجہ بجاتے ہیں اور اشعار عشق مثل قصہ ہیر رانجھا و
مرزا و صاحباں وغیرہ بڑی خوش الحانی سے گاتے ہیں اور جس جگہ مجمع عورات
ہوتا ہے وہاں بھی غیر شور کثیر کرتی ہیں حسب رواج اس ملک کی عورات بھی متوجہ

ہوتی ہین اور اونکے مرد بھی کچھ حجاب نہین کرتے وہ مزاحم حال نہین ہوتے اور آملی باد
مین جو تالاب ہے وہ شہر سے فاصلہ آدہ کوس پر واقع ہے اور بنام روڑی صاحب مشہور
ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سکہان نے چند کنکرون کو جگہ نشست اور عبادت گورو نانک
مشہور کرکے اپنا کرلیا اور نام روڑی صاحب کر لیا اور پہر لشکریان لاہور نے ابتدای
عملداری سکہان مین ایک مکان گنبددار اوسپر بنایا لاگت بہت گہرا بارہ دری پختہ بنا ہوا گنبد پختہ
ہوئی ہین اونکو سجدہ کرتے ہین مکانات سکونت مجاوران اس مقام پر اسی جگہ
واقع ہے چار ہزار روپیہ کی جاگیر واسطے مصارف کے مقرر تھی تحقیقات غلط کرانے
سے وہین بیبات ضمانت کی تجویز ہوئی بعد وفات اوسکے ضبط ہوگئی اس میلہ مین شامل
ہا میلہ وزیرآباد کے دکان بازار حلوائیان وغیرہ زیادہ ہوتی ہین اور دس دس بیس پندرہ
کوس کے آدمی جمع ہوتے ہین مجاوران کو عہد سکہان مین تخمینًا سو روپیہ حاصل ہوتا تہا
اب پانچ سات روپیہ کے اندر مین کچھ نقد وغلہ جمع ہوتا ہے ایک میلہ عظیم موضع جوہکل
متصل وزیرآباد مین گوگا پیر کا جسکو یہان لکہوداتا کہتے ہین بماہ جیٹھ ہوتا ہے
اور ایک مہینا برابر آمد ورفت مردمان اطراف رہتی ہے لاکہ آدمی کا ہجوم ہوتا ہے
کہتے ہین اسکے برابر کوئی اور میلہ نہین ہوتا۔

کیفیت ضلع سیالکوٹ

منشی تلسی رام تحصیلدار نے اپنی تحقیقات مین جو کیفیت سیالکوٹ کی لکہی اوسکا خلاصہ
یہ ہے کہ سیالکوٹ راجہ سالباہن نے آباد کیا اس راجہ کے عہد مین پنجاب کے راجہ و

یعنی دار الحکومت یہ سیالکوٹ تہا اور خوب آباد تہا جب یہ راجہ جنگ مہابہارت
کیرون پانڈون مین مارا گیا کوئی راجہ خود سر پنجاب کا نہوا جو کوئی ہو اوس نے اِس
شہر کو راج دہانی نہ کیا راجہ جمون وکشمیر والا اسکو ہمراہ اوسکے تہا لوٹتے رہے
یہ ایک ویران جنگل بن گیا سنہ ۵۸۰ ہجری مین خسرو ملک سلطان محمود غزنوی کی
اولاد شاہ لاہور تہا شہاب الدین غوری نے غزنی کو فتح کر کے پنجاب پر یورش کی
لاہور فتح نہو سکا اوس نے قلعہ سیالکوٹ کو پسند کر کے مرمت کری اور اِس شہر کو آباد
کیا اور اپنی فوج یہان چہوڑی یہ شہر آباد ہونے لگا شاہنشاہ اکبر کی طرف سے راجہ
مان سنگہ جے پور والہ کو جب مہم کوہستان ہوئی سیالکوٹ کا ملک اوسکو بطور جاگیر ملا
اِس راجہ نے ازسر نو قلعہ بنایا اور اِس شہر کو خوب آباد کیا پہر آبادی کم ہو گئی
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین یہ علاقہ کنور کشمیرا سنگہ کی جاگیر مین دیا گیا اُس شاہزادہ
نے مرمت قلعہ کی کرائی پہر یہ شاہزادہ مارا گیا مگر آبادی کم نہوئی جیسی اچہا آباد
چلا آتا ہی اور سید نیاز علی منصرم بندوبست کی کیفیت یہہ ہے کہ یہ ضلع سیالکوٹ مابین
دوابہ رچنا کے واقع ہے اور تخمیناً ۵۰ کوس عرض و پچاس کوس طول آتا ہوا علاقہ
ظفروال جانب شمال حد بہات تحصیل و دریای چناب کے مرطوب شرقی برسات مین دریا
ہر دو کنارہ دریای مذکور کو تپ و لرزہ کی کثرت ہو جاتی ہے اور آب ہوا دیگر سمت یعنی
پسرور و سیالکوٹ ڈسکہ کی اچہی اور بیماری کم اور بڑی آبادی ہے یہ مین
سیالکوٹ ظفروال پسرور ڈسکہ جاگی مین کثرت قوم کہتری کی ہے اور

دیہات مین بود و باش قوم جاٹان مسلمان و اعوان سلاریہ یعنی قوم مسلمان و ڈوگر و
راجپوت ہندو کی ہے دیہات ہر ایک قوم کے جداگانہ ہین یعنی دیہات سلاریہ و اعوان
و ڈوگر کی حد مشہور ہی اور لب دریای چناب ظفروال سی جانب شمال کثرت قوم ڈوگر کی ہی
اور سوا ر قوم ڈوگر کے سب کی گفتگو پنجابی الا ڈوگری گفتگو اور طرح پر ہے اور پوشش
دیہات والون کی کثیف اور موٹا کپڑہ گزہی و کاڈہ کا پہنتی ہین ساکنان شہر سیالکوٹ
خوش پوشاک اونکو سفید جامہ مرغوب طبع ہے اور ولایتی کپڑہ نہین پہنتی اور لنگی
ریشمی اکثر اوڑہتی ہین اور تہ بند کی جگہ باندہتی ہین اور ہر یک مرد ضعیف و جوان
و طفل ہشیار باندہتا ہے دیہات کے لوگون کا سر کا چاند کھلا رہتا ہے شہر والے
دستار کے اندر کلاہ بہی رکہتی ہین اور پاجامہ کوئی کوئی مسلمان خواندہ پہنتا ہے
اوسکو شلوار بولتے ہین ضلع کا مقام شہر سیالکوٹ ہے چندان آبادی کلان نہین ہے مگر
بسبب چہاونی اور کثرت قیام ہندوستانی آدمیان سی رونق پذیر ہے اور مشہور
ہی کہ یہ شہر سیالکوٹ راجہ سال باہن قوم راجپوت نیو اسکی بعہد راجہ بکرماجیت کے
لیا یا کہ اوس عہد کی قلعہ کی بنیاد ایک چاہ موجود ہے یہ بہی روایت ہی کہ راجہ مذکور نے
مسمی پورن مل اپنی بیٹی کو رانی کے کہنے سی اس چاہ مین ڈالدیا تہا اور قصہ اس لڑکے
کا بہت طول طویل زبان زد عوام ہے اور اکثر لوگ بطور راگ کے گاتے ہین اور خانقاہ
حضرت امام علی الحق اور سید سراج شہید کی اس شہر مین ہے اور سیالکوٹ خاص مین
کاغذ خوب بنتا ہے کہ یہان کا کاغذ جا بجا مشہور ہے اور جاتا ہی اور قصبہ پسرور

مگر کوئی آبادی لعمارت پختہ ہے مشہور ہے کہ یہ قصبہ بابر شاہ بادشاہ کے عہد میں
پرس رام برہمن پروہت جسمی ناکا جیٹ باجوہ نے آباد کرکے پسرور نام رکھا تھا
اورنگ زیب عالمگیر کے وقت میں نام اسکا پسرور مشہور ہوا اس شہر میں زیارت حضرت
امام صاحب برخوردار کی ہے اور موضع کلاں کوٹلی لوہاران شرقی وغربی میں اونمیں
کثرت آہنگران ہے اور بندوق توڑہ دار تلوار چھرا اچھا بنتا ہے اور اس ضلع میں دریا ہے
کلاں چناب و پر سر ضلع گجرات اور اس ضلع کے جاری ہے عبور کشتی سے ہوتا ہے
اور دو نالہ ایک دیگ سے جسم گرما میں خشک اور برسات میں بہت جاری رہتا ہے
اس سے زمین دریا برد بہت ہوتی ہے دوسرا نالہ ایل کھو خفیف منتشر ہے اور کوئی
عمارت عالیشان بادشاہی مشہور نہیں تجارت کی اشیا یہاں سے کسی اور جانب
میں کم جاتی ہے دیگر جوانب سے میوہ و پشمینہ آکر فروخت ہوتا ہے اور سوا سے
کوٹلی لوہاران مذکورہ بالا کے اور کسی قسم کے کاریگر دستکار مشہور نہیں ہے
تذکرہ میلہ جات خاص سیالکوٹ میں اوپر خانقاہ امام صاحب کے ہر جمعرات
کو ہجوم ہوتا ہے اور ایک مکان پر بابا نانک کا مشہور ہے وہاں ہر سال
میلہ ہوتا ہے اور دیہات نواح کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں قیام میلہ کا ایک روز
رہتا ہے اور چاہ پورن دا متصل سیالکوٹ بفاصلہ تین کوس سے ہر سال
وہاں ہجوم ہوتا ہے اور پانچ روز قیام رہتا ہے نقطہ باغات آب و میوہ اس
ضلع میں نہیں بلکہ آب تا دشت ناپدید کہیں کہیں نشو و نما در باغ بہار درختان

کے ہین اور روخت نیب مطلق نہین نیشکر و گندم بکثرت اور جنس کم کاشت ہوتی تہے
قبل عملداری سکہان کے ریاست قوم کہتری و جاٹان و سلوبہ و اوان و ٹوگران کی تہی
اب بھی انکی کثرت ہی اور قوم اشراف ہندو و مسلمان خال خال ہے کوئی رئیس نامی
مشہور نہین اور سواری بہچر کی اکثر مرغوب طبع ہے اور اسپ بھی رکہتے ہین
ا ابہ کی سواری کا رواج نہین دیہات مین راستہ گاڑی کا نہین ہے چہکڑہ والے
والے کہات کی ہین مگر مضبوط نہین ہوتے اور کوئی جنگل کلان و تہل ریگستان
مابین ضلع کے نہین ہے باشندگان ملائم مزاج خود مطلبی ہین بلحاظ دوستی و ملاقات کا
لیے غرض نہین ہوتا مہمانداری سے بے بہرہ ہین اور شرح محصول کاشتکاران
اکثر نقدی کہین کہین رواج بٹائی کا ہے اور قصبات شہر مین محصول بطور چونگی
فی من آدہ آنہ اوس جنس پر ہے کہ جو جنس کہین غیر جگہ سے آکر شہر مین
فروخت ہو اور اس محصول کو ڈہرک بولتے ہین اور چار تحصیل ہین ضلع
مین ہین سیالکوٹ خاص ڈسکہ پسرور ظفروال اور اسی معاملہ
کا اوپر حصص بیگہ چار رو مروج مگر تحصیل ڈسکہ مین کچہ دیہات کی تفریق معاملہ
بروی چاہات ہی فقط اور اس ضلع مین بہ تحت ہر چہار تحصیل پنجہ تہانہ ہین اور جاگیرات کا
علاقہ اس ضلع مین بہت ہی تہا چنانچہ راجہ تیج سنگہ جاگیردار جسکو سرکار انگریزی سے
جاگیر عطا ہوئی اور سیالکوٹ وطن دیا گیا اور یہان کا راجہ اسکو بنایا گیا تفصیل ہر یک
تحصیل و تہانہ دیہات و تعداد موضع و جمع خالصہ و جاگیر ذیل مین ہے ––

نام تحصیل	نام پرگنه	نام تهانه	[illegible]	تعداد موضع			جمع یک ساله سنه ۱۸۵۶ و سنه ۵۷		
				خالصه	جاگیر	میزان	خالصه	جاگیر	میزان
سیالکوٹ	سیالکوٹ	کوتوالی سیالکوٹ	کوٹلی کلووال بہلووالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible] پائی
ایضاً	پراکیوال	سبوکلبان	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible] پائی
ظفروال	ظفروال	ظفروال	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible] پائی
ایضاً	چاہڑ	ایضاً	کہانوالی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible] پائی

نام تحصیل	نام پرگنہ	نام تھانہ	تعداد چوکی کی بقید نام	تعداد موضع — خالصہ	تعداد موضع — جاگیر	تعداد موضع — میزان	جمع یک سالہ ۱۸۵۲ء و ۵۳ء — خالصہ	جمع یک سالہ ۱۸۵۲ء و ۵۳ء — جاگیر	جمع یک سالہ ۱۸۵۲ء و ۵۳ء — میزان
پیسرور	پیسرور	پیسرور	تحلو سوہا سنگہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لاکھ [illegible] پائی	[illegible]	یک لاکھ [illegible] پائی
[illegible]	پرور قلعہ	شہراہ	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	یک لاکھ [illegible] پائی
ڈسکہ	ڈسکہ	ڈسکہ	دیہرم کوٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible]	[illegible] پائی
×	سمبڑیال	سمبڑیال	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لاکھ [illegible] پائی	[illegible]	یک لاکھ [illegible] پائی
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] لاکھ [illegible] پائی	یک لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible] پائی

گو [illegible] میں بہ ضلع قسمت کمشنری امرتسر متعلق ہو گیا۔

حال ضلع گجرات قسمت جہلم

تلسی رام تحصیلدار نے جو بہت سا حال پنجاب کا لکھا وہ اپنی کیفیت مین لکھتا ہی کہ اکبر بادشاہ نے وقت جانے کابل کے گجرات کو آباد کیا اور قوم گوجر آباد کئی اسی سبب سے گجرات اسکا نام ہوا اور دیگر تحقیقات سی ہادی حسین ڈپٹی کلکٹر نے یہ کیفیت لکھی ہی کہ ضلع گجرات مابین دریای جہلم اور دریای چناب کے ہے اور درمیان ہر دو دریا کے کسی جگہ سی ۱۸ کوس کا اور کہین سی بیس کوس کا فاصلہ ہے اور ایک نالہ بھمبر کا موسم برسات مین بہت زور شور سی چلتا ہی بعض دیہات کو نقصان اور بہت سے دیہات کو فائدہ پہونچتا ہی آب و ہوا اس ضلع کی اچھی اعتدال پر ہے مگر کبھی کبھی گرم بازاری گرمی کی ہوتی ہی ماہ جیٹھ و اساڑہ مین اکثر آندھی و غبار چڑھتا ہے اور تمام ضلع اچھا معمور اور آباد و رونق پذیر ہے اس ضلع مین تین شہر نامی ہین ۱ شہر خاص گجرات۔ ۲ قصبہ جلالپور۔ ۳ قصبہ کنجاہ۔ اس مرزبوم مین بوم یعنی سوت پانی چاہات کا ۲۰ ہاتھ سی ۳۲ ہاتھ تک نکلتا ہے کوئی کان ان مکانون و ضلع مین نہیں ضلع پنڈ دادنخان ہین کہ گجرات سی چالیس کوس جہلم سی داہنی طرف ہی کان نمک ہی اور کوئی باغ ضلع گجرات مین نہین نہ کوئی میوہ ہوتا ہے الا قصبہ جلالپور مین کشمیری ان شالباف و دو شالہ و رومال بنتی ہین امرتسر و لاہور لیجاکر فروخت کرتے ہین خاص گجرات مین تلوار جمیل بہت کے بیدار بنتا ہی گجراتی تلوار مشہور و معروف ہی سوا ہی ازین اور کوئی تحفہ نہین ہوتا اور فصلین مین سے

اچہا اس غلہ پیدا ہوتی ہی لیکن خریف سی پیدا وار ربیع کا زیادہ ہوتا ہے گندم بیشتر
ہوتا ہی بعملداری سکہان محصول سرکاری بطریق خام لیا جاتا تہا اب تشخصہ ہو گیا
زر نقد حسب قرارداد لیا جاتا ہی گجرات خاص مین ایک حمام پختہ بنا یا ہوا عہد شاہ اکبر
اول کا ہی بسبب کہنگی کے اوسکی عمارت کو بلندی نہین رہی ایک مرتبہ بعہد مہاراجہ
رنجیت سنگہ ہانس صاحب فرنگی کاروار گجرات نے مرمت شکست و ریخت
کرائی تہی یہ حمام بموسم سرد گرم ہوتا ہے اکثر آدمی وہان جا کر غسل کرتے ہین بمقام
کہاریان مضافہ گجرات دو باوڑیان پختہ کہنہ عہد مذکور کی واقع ہین ایک مین آب شور
ہی اور دوسرے مین آب شیرین بموسم گرمی بچہ خشک ہو جاتی ہی صبح کے وقت
کچہ ایک پانی اسمین ہوتا ہی اور کوئی عمارت عالیشان ضلع گجرات مین نہین تین مزار
قدیمی کہ عمارت اونکی چندان بلند نہین واقع ہے ایک مزار شاہ دولا صاحب
خاص گجرات مین ملحق دروازہ شہر کے مشہور و معروف ہی اور ماہ رجب مین عرس
ہوتا ہی تین دن میلہ رہتا ہی اور شاہ دولا کے چوہے مشہور ہین کہ اب بہی بارہ تیرہ
آدمی چہوٹے چہوٹے قد کے موجود کہ سر اونکا نہایت خورد اور کان بڑے بڑے
چہرہ دراز او رشکل دیوانہ کی رکہتے ہین اور سمجہ لیت اونکو مطلق نہین ہوتی کچہ گفتگو
انسانی نہین کرتے چین چان کچہ بولتے ہین سمجہ مین نہین آتا اگر کوئی کچہ کہانا
کہلاوی کہا لیتے ہین اور مجاور اونکو لوگون کو دکہلا کر اونسے کچہ لیتے ہین عجب شکل
ہی اونکو چوہا شاہ بولتے ہین اور مشہور عوام یہ ہی کہ جو کسی کو اولاد نہو وہ منت کرے کہ جو اول

اولاد ہوتو اوسکو نذر مزار کرون چنانچہ اول اولاد بشکل چوہا پیدا ہوتی ہے اگر وہ شخص
اوسکو درگاہ کی نذر نہ کرے تو آئندہ ہمیشہ اوسی صورت کی اولاد اوسکو پیدا ہو
اور جو وہ اول کی پیدا ہوئی چوہا دیوے تو آئندہ اچھی اولاد بشکل انسان ہوتی ہے
اسی طرح اوس درگاہ مین اس قسم کا اجتماع ہو جاتا ہے چنانچہ اب بھی بارہ
چودہ آدمی عورت مرد موجود ہین اور یہ بھی مشہور ہے کہ اگر کوئی کسی مراد کے واسطے
منت قبول کرے تو اوس سے مراد ہو تو اوسکی اولاد بشکل مذکورہ بالا پیدا ہونی
شروع ہو جاتی ہے اور بشارت اوسکو ہوکر منت ادا کرائی جاتی ہے اور ایک شیر
اوس درگاہ مین ہمیشہ رہتا ہے اب بھی ایک بچہ شیر کا رسی سے بندھا ہوا ہے باوجودیکہ اوس
پاس بچہ ماتہ گاؤ وغیرہ بندھے رہتے ہین کسی کو کچھ نہین کہتا اور مجاور اکثر اوس شیر کو
رسی سے کھولکر باہر بھی لاتے ہین اور جب وہ شیر مر جاتا ہے اور راجہ سرکار گرد نواح
بچہ شیر پکڑا کر بھیجدیتے ہین غرض ایک شیر ہمیشہ درگاہ مین رہتا ہے اور
دوسری خانقاہ با چاردیواری خود شاہ جہانگیر کی گجرات سے بفاصلہ ایک کوس
بجانب شرق اور تیسری خانقاہ حافظ حیات صاحب بفاصلہ چار کروہ گجرات
سے سمت شرق واقع ہے ان تینون خانقاہون پر ماہ اساڑہ مین عرس یعنی
میلہ تھیلہ ہجوم ہزارہا مردم ہوتا ہے اور مجاوران خانقاہ حافظ حیات صاحب کے
سر کہ مدکو جو قبول کرے روٹی دیتے ہین اور چوتھا مزار جدید بعمارت گنبددار
خاص شہر گجرات مین پانڈر شاہ فقیر کا کہ از سبب ناموری ریاست بھی دارالقعہ ہے

متعلقہ صفحہ ۱۷۵ سیر پنجاب

تصویر چوہی شاہ عرف شاہ دولہ



مہاراجہ رنجیت سنگھ انکی بابت اعتقاد رکھتی تھی ۱۲۵۵ ہجری مین مرگئے سوای انکی فرات کے پانچ بیٹھ قبور اور انگلستانی صاحبون کیہ وقت ہنگامہ سکہان متصل مزار شاہ جہانگیر کے فی الحال نو تعمیر ہوین واقع ہین ساکنان اس ضلع کے ملائم طبع و نرم وضع وسلیم المزاج جمیل الرواج ہین اور زن و مرد قوی ہیکل مسلمان لوگ کثرت سے آباد ہین بول چال مرکب بہت الفاظ پنجابی کم پوٹھوواری اور کچھ پہاڑی بعضی بعضے اوجلی پوشش رکھتے ہین اور عام میلی و نیلی اکثر لوگ پگڑی چادر تہبند رکھتے ہین خاص کرتہ پاجامہ بقطع پوٹھوواری و دستار و چادر اور علم ماہی کا چرچا ہے فقط

حال ضلع جہلم حسب تحریر منشی ہوتی لال صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست

مرقومہ ۱۸ جون ۱۸۵۶ء

اس ضلع مین چار تحصیل ہین کہ انکی تعداد موضع و جمع حسب ذیل ہے —

نام تحصیل	تعداد موضع	تعداد جمع رقم	تعداد جمع مدرسہ
جہلم	اسامی بحال	یک لاکھ [illegible]	۱۰۹۳۰۷۹
پنڈ دادنخان	جاگیر [illegible] خالصہ [illegible]	دو لاکھ [illegible]	۲۱۴۹۳۸
چکوال	جاگیر [illegible] خالصہ [illegible]	یک لاکھ [illegible]	۱۴۶۵۰۸
تحصیل تلہ گنگ	جاگیر [illegible] خالصہ [illegible]	یک لاکھ [illegible]	۱۴۴۷۲۶
		[illegible] لاکھ [illegible]	۶۱۲۲۵۱

اور ہر یک تحصیل کا حال جداگانہ ذیل مین تحریر ہے —

جہلم خاص

نصف دیہات جانب شرق کے زمین ہموار ہے نشیب فراز یا پہاڑ یا ریت نہین ہے
تیس چالیس ہاتہ پہ پانی چاہ کا نکلتا ہی حد شرقی و شمالی پر دریاے جہلم جاری اور
نصف دیہات جانب غرب کوہستان اور کھوڑ ہین اور زمین سخت ہی اور کوئی چاہ
ان دیہات مین نہین ہی یعنی تالاب ٹوہون کا پانی پیتے ہین یا پہاڑی نالہ سی چشمہ
نکل آتا ہے اور اگر کہین چاہ ہے تو ساٹہ ستر ہاتہ پہ پانی ہے کل قوم مسلمان
زمیندار ہین اور دو قوم بہت ہین جٹ مسلمان۔ گوجر مسلمان۔ اور باقی اقوام
تھوڑی ہین اور ماسوای ہر دو قوم مذکور کے ایک قوم گکھڑ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اولاد
دارا و کیکاوس نسل کیان سی ظاہر کرتے ہین اور پورانا شہر ایک ہتاس ہی قلعہ اوسکا
شیر شاہ بادشاہ نے پہاڑ پر بنایا تہا اور اب تک دروازہ اوسکے مستحکم بنے ہوے
ہین بلکہ بعض مقام پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے براہ امتحان پختگی عمارات کے
گولہ ہاتوپ بہت مارے مگر اثر نہین ہوا اور پاس شہر ہتاس مین
ایک پنڈت تیج لال نامی بہت باعلم اور جوتش مین کامل ہے اور ایک پہاڑ ٹیلہ
ہے کہ اوسپر گورو گورکہ ناتہ نے تپ کیا تہا پہر اوس مکان پر عمارات اچہی
بن گئی بعہد سکہان تیرہ موضع واسطے خرچ اوس مکان کے معاف تہی ابہی
عملداری سرکاری مین اوس پہاڑ ٹیلہ پر ایک خون ہوا یعنی فقیر گدی نشین کا
گورو بہائی دعویدار گدی کا مارا گیا ہر چند جرم قتل کا ذمہ کسی کے ثابت نہوا

مگر بجرم مذکور دیہات مین معافی ضبط سرکار ہوئی بتاریخ ششیو برت ماہ پھاگن بدی
تیرس کو میلہ ہوتا ہی اور اوسمین جو کچھ چڑھاوا چڑھ جاتا ہی وہی معاش فقیر اس مکان
کی ہے اور کوئی شہر اس ضلع مین نہین اور جہلم خاص کنارہ دریای جہلم کے پہلو
شمال ایک گاؤن کے تہا مگر اب بعہد سرکار انگریزی ایک بڑا بازار کنارہ دریا کے
آباد ہوا اور ایک سرای مشتہر وار کلکٹری و خزانچی نے بنائی اوس سے رونق پذیر
اور باعث آرام مسافرین ہوا اور نہ کوئی تحفہ اور نہ کسی طرح کی کاریگر ہے اور یہا
کسی قسم کی کان نہین اور ندی نالہ قابل اجرای کشتی نہین چھوٹے نالہ بروقت
بارش کے جاری ہو جاتے ہین پھر خشک ہو جاتی ہین اور نیشکر و نیل و کپاس
پیدا نہین ہوتی ربیع مین کنک یعنی گندم اور خریف مین باجرہ اور کہین تھوڑا کپاس
ہوتا ہی کوئی باغ کسی طرح کا نہین اور نہ کوئی میلہ ہوتا ہے اور زمانہ پچھلی کی کوئی
ایسی زبان زد عوام نہین دیہات اکثر بھیا چارہ ہین اور بڑی خاندان سے صرف
قوم ککھڑ ہین اور علم کا چرچہ بہت کم اور شاستر کا نام بھی کوئی نہین جانتا اور قوم
ہنود و کھتری اور برہمن ہین وہ مسلمان سے بدتر ہین کچھ کریا دہرم نہین ہے۔

تحصیل پنڈ دادنخان

اس تحصیل مین جانب غرب کوہستان اور جانب شرق زمین ہموار اور جنگل
یعنی افتادہ قابل زراعت زمین کم ہے اور پنڈ دادنخان خاص شہر اچھا ہے
اور کھتری وغیرہ بہت رہتے ہین اور زمیندار ہی اقوام مفصلہ ذیل کی زیادہ ہے

راجپوت مسلمان کوٹ کھوکھر - راجپوت مسلمان کوٹ جالٹ - جاٹ گوت شہر
اور بہاو رامی اونکی اگرچہ اور قوم بھی زمیندار ہین مگر کمتر اور منجملہ پورانے رئیسون
کے راجپوت مسلمان قوم چھچھہ ہے مگر یہہ قوم بہی کم ہے یعنی متعدد گاون
انکی ہین اور مشہور ہی کہ یہہ راجپوت گوت چھچھہ اولاد راجہ سل سی ہین کہ وہ
سیالکوٹ کا راجہ تہا اور مہابارت مین راجہ جدہشٹر پانڈون سی مارا گیا اور دو تیرتھ
اس تحصیل مین مشہور ہین ایک تالاب بنام نادو کاس جی کے ہی اور مشہور ہے
کہ یہہ دوسرا تیرتھ یعنی آنکہہ نہین کی ہی اول تیرتھ یعنی آنکہہ پشکر ضلع اجمیر مین ہے اور
دوسرا یہہ ہی کہ تہاہ تالاب مذکور کی کسی نے نہ پائی معلوم نہین کہ کس قدر عمیق
ہی اور نام کٹاس بہی اسکا نام مشہور ہے اور میلہ کی سنگرانت کو میلہ ہوتا ہے
اور نرسنگہ اوتار کا ایک پہاڑ ہی پانی اوس پہاڑ سے خوب گرتا ہی اور تیرتھ بہی
مشہور ہی اور مشہور ہے کہ نرسنگہ اوتار جو ملتان مین ہوا اور ہرناکشپ کو مار کر یہان
بیٹہا سب نے استت یعنی تعریف اونکی بیان کری ہے تب غصہ فرو ہوا اور
یہہ مکان بڑی رونق کا ہی اور اس تحصیل مین نمک کا پہاڑ بڑا بھاری ہی اور
اس تحصیل اور نیز تحصیل بلہ گنگ تک چلا گیا مگر جگہہ نکالنے نمک کے اس تحصیل
مین ہی اور سالکہا روپیہ انتظام اس نمک کا علیحدہ مقرر ہے کہ صاحب ضلع کا
دخل اوسکے کام مین نہین ہے اور انتظام عمدہ ہے یہان تک کہ جو پانی
پہاڑ کا پہاڑ سی نکلتا ہی اوسکو بہی کوئی بلا اجازت کے نہین لیسکتا اور

فی روپیہ ۱۲ سیر تا ۔ نمک فروخت ہوتا ہی اور پانی دیہات اس پہاڑ کا کھاری ہی

حال تحصیل چکوال

اس تحصیل کا محل قصبہ خراب ہی یعنی جانب جنوب اور شرق کوہستان ہی اور جانب غرب کشادہ کہ وہ پہاڑ سے بدتر اور اقوام مفصلہ ذیل زمیندار ہیں ۔ جاٹ مسلمان راجپوت گکھڑ ہی اور کوئی شہر اچھا نہین ہے اور تیرتھ دکان وغیرہ اس تحصیل میں نہین ہین

حال تحصیل تلہ گنگ

اس تحصیل کل کوہستان مین اقوام اوان بہت ہین اور ان لیں مشہور ہین اور ملازمان سرکاری کی ناحق ناانشات بہت کرتے رہتے ہین سے اور مقام رہتاس سے دو کوس جانب غرب ایک پنڈ وادنخان سے جانب شرق چار کوس پانی نکلتا ہے اوسکو لوگ سجاہی سمہل کے پیتے ہین اوسکے پینے سے جلاب ہوتا ہی اور سجاہی کھیچڑی خود گندم بریان کھاتے ہین نام اوس پانی کا گھراٹے ہی یہان کا پانی شور اور پہاڑ نمک کا اس تحصیل مین بھی ہے مگر فروخت نہین ہوتا اور ایک پہاڑ بنام سون سوکنیسر کے ہی مشہور ہے کہ جب پنڈ دادن کو بن باس ہوا تھا وہ بہت مدت تک اس پہاڑ پر رہے تھی اور سون سکیسر پہاڑ کے نیچے ایک بڑا تالاب لعلول عرض یک دو کوس تخمیناً کا ہے اور وہ تالاب سمندر مشہور ہی اور اوسکا پانی سمندر کی طرح کھاری ہے

پہاڑ کے اوپر گنگا جل کوئی ہے اوسکا پانی نہایت شیرین ہے اس پہاڑ کے
اوپر ایک قسم کی لکڑی ہے وہ سٹرک کی داتن کہلاتی ہین اوس لکڑی کی
داتن یعنی مسواک کرتے ہین اور لونگ کی خوشبو اوس داتن سے آتی ہے اور بہت
لوگ جا بجا بطور تحفہ کے لیجاتے ہین اور اس داتن سے تمام دن خوشبو لونگ
کی دہن سے آتی رہتی ہے اور ایک مکان کالا باغ کنارہ دریا اٹک اوپر اس
پہاڑ کے مشہور ہے وہ مکان بہت فضا کا ہے صاحبان انگریز بہت وہان
جاتے ہین اور جو پہاڑ نمک کا ہے اوسمین ملا ہوا پہاڑ پھٹکڑی کا مشہور ہے مگر
پھٹکڑی بنانے سے طیار ہوتی ہے چنانچہ مقام کالا باغ مین بہت طیار کی جاتی ہے

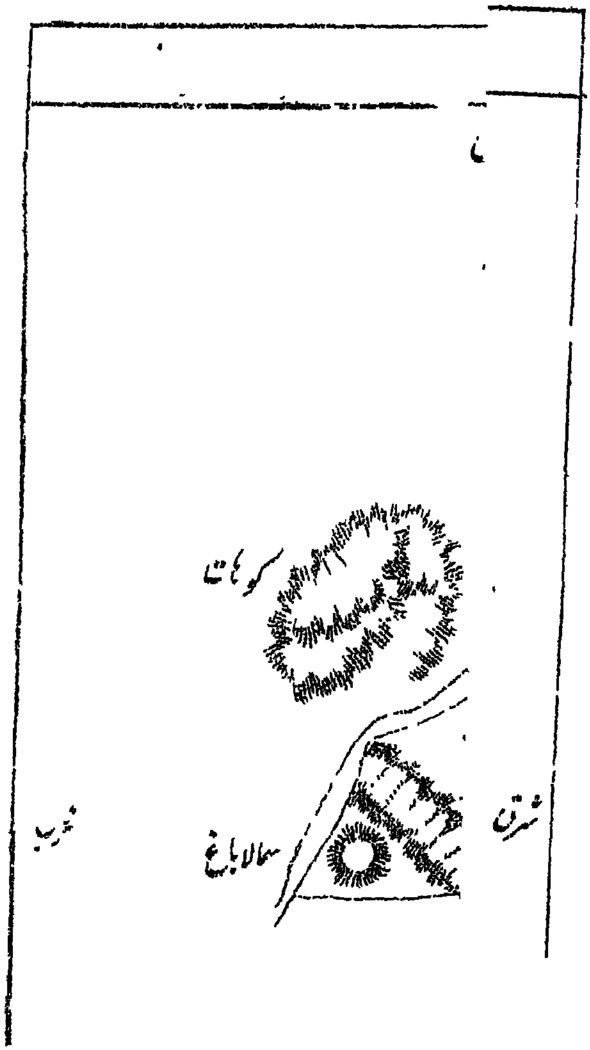
خبر حال ضلع راولپنڈی بموجب اخبار کوہ نور لاہور

مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۸۵۴ء روز شنبہ

یہ ضلع بڑا لمبا چوڑا ہے چنانچہ حد شرقی اوسکی مایل بشمال دریا جہلم واقع ہے غرب
مین دریای سندھ ہے اور حد شمالی ضلع ہزارہ سے ملی ہوئی ہے حد جنوبی
ضلع جہلم سے ملحق ہے کل جمع بندوبستی اس ضلع کی قریب ۸ لاکھ کے ہے
اور دیہات خالصہ و جاگیرات ۱۰۰۰ ہین اب اس وقت پانچ تحصیل اور ۱۰ تھانہ
مقرر ہین تحصیلون کے نام یہ ہین - تحصیل راولپنڈی - تحصیل حسن ابدال
تحصیل پنڈی سری کیپ - تحصیل کلر - تحصیل سکھو - سکھون کی عملداری سے
پہلے یہ ملک گکھڑون کی سلطنت مین تھا کہ وہ لوگ اپنے تئین کیکاوس کیانی کی

اولادسی تبلاتے ہین اونکی تواریخ کا مختصر حال یہہ ہے کہ سلطان محمود غزنوی جب
اس ملک مین متصرف ہوا تو اوس نے یہہ ملک تفویض کلر شاہ کے کیا کہ کلر شاہ
ایران کا باشندہ تہا اٹہائیس برس تک وہ حکمران رہا کہ اوسی کے نام سی قوم اونکے
ککھڑ مشہور ہوئی اب ذاتین اونکی بہت مختلف ہین قریب آٹھ سو برس تک یہ ملک
اونکی سلطنت مین رہا مگر یہہ لوگ تابعدار حاکم کابل کے ہوا کرتے تھے بلکہ اونکو خراج بہی
دیا کرتے تھے اونکے خاندان مین سلطان مقرب شاہ بڑا نامی ہو گذرا ہی کہ اوسکا
نام ابتک کا زبان زد ہر خاص و عام ہی اور اکثر لوگ اوسکے نام کا تذکرہ کرکے بطور
صداقت یہ مصرعہ پڑہا کرتے ہین ۔ درمیان اٹک جہلم خود مقرب بادشاہ
یعنی اٹک سی جہلم تک وہ خود بادشاہ بنا ہوا تہا ان ۱۱۹۰ہجری تک یہ ملک اونکے
تصرف مین رہا بعد ازان جب سلطنت مغلیہ کم زور ہوئی و سکہون کا غلبہ ہوا تو
تو ابتدا مین سردار چڑت سنگہ اور گوجر سنگہ نے اس ملک کو قبضہ مین کیا
آخر کار مہاراجہ رنجیت سنگہ قابض ہو گیا ابتک اون ککہڑون کی اولاد مقام
کہوٹہ اور سید پور اور کہتی مین موجود ہی سب سے اعلے درجہ والی راجہ کہلاتی ہین
اور دوم درجہ والون کو مرزا کہتی ہین سوم درجہ والی ساہو کہلاتی ہین اور ایک
قوم بہ فنڈ بہی اونہین مین سی ہے موضع دانگلی اور پہروالہ متعلقہ ضلع ہذا مین
اونکی دار الحکومت کی مکان تہی مگر اب وہ دونون جگہ بالکل غیر آباد پڑی ہوئی ہے
لیکن پرانے مکانات کے نشان ابتک قائم ہین اس ضلع مین اب پانچ تحصیلات

شامل ہین جنکی تفصیل یہ ہے ۔ پوٹھوار ۔ چھچھ ۔ کہاٹر ۔ جندال ۔ گہیب
سگہنڈ ۔ چنانچہ تحصیل راولپنڈی و کلر و سکہو پوٹھوار کہلاتے ہین اور تحصیل [illegible]
مین دو علاقہ شامل ہین ایک چھچھ دوسرا کہاٹر علاقہ چھچھ ایک ہموار میدان ہے
کہ پیداوار ہی مین بڑا کامل اور زمین وہان کی اکثر چاہی ہے بلکہ تمام ضلع بھر مین
اس علاقہ کے برابر دوسرا کوئی اچھا علاقہ نہین ہے کیونکہ تمام ضلع مین جہان
دیکھو وہان یا تو پہاڑ ہے یا نشیب و فراز زمین کا ہے اور اسکے سوا کوئی مسطح
قطعہ میدان کا نہین ہے اسی باعث سے یہان کی ایک نقل مشہور ہے کہ وہ یہ ہے
چھچھ یان سمند کو جو مانگو سو لو یعنی یہ ملک ایسا اچھا ہے کہ جو کچھ یہان چاہو وہی
پیدا ہوتا ہے ضلع ہزارہ یہان سے بہت قریب ہے صرف گندگر کا پہاڑ اونکے مابین
مین واقع ہے سکھون کے عہد مین گندگر مین باغی لوگ رہا کرتے تھے اونکا پیشہ
رہزنی کا تھا مگر اب وہ لوگ بالکل تابعدار سرکار انگریزی کی ہین اس علاقہ چھچھ کے
باشندے اکثر قوم کے افغان ہین اور باہم پشتو زبان بولتے ہین دوسرا کہاٹر ہے
کہ اوسمین کہٹرون کی قوم آباد ہے اور اونہی کے باعث سے نام بھی اس علاقہ
کا کہاٹر مشہور ہے علاقہ جندال و گہیب و سگہنڈ تحصیل پنڈی گہیب مین شامل
ہین اور اونمین سے علاقہ گہیب کی وجہ تسمیہ یون مشہور ہے کہ گہیو جٹھوت
سے یہ تینون حقیقی بہائی تھے راجہ گہیو کی اولاد مین سے گہیب ہوئی کہ
جو اس گہیب کے علاقہ مین رہتے ہین اور اونہی کے نام سے علاقہ کا نام گہیب مشہور



شرق
سالا باغ

اتھواس اپنے علاقہ میں رہتی ہیں اور انہی کے نام سے علاقہ کا نام گھیٹ مشہو

بہوا اور بہوکی اولاد سے ٹوانہ ہین سیتو کی اولاد سے سیال ہین کہ وہ دونون چ
اس ضلع مین ہین رہنی نامی شہر جو اس ضلع مین ہین وہ یہ ہین خاص راولپنڈی
اٹک پنڈی گھیپ حضرو حسن ابدال عرف پنجہ صاحب فتح جنگ کلہر سکہو ہوای اونکے
دو تین جگہ اور بڑی نامور ہین کہ جنکا حال قابل تذکرہ ہے مثلاً کوہ مری عرف
کوہ مسہری یہ پہاڑ اونچا ہے سردی یہان بہت ہوتی ہے کوئی موسم ایسا نہین
کہ گرمی کی شدت ہو یا سرمائی پارچہ بدن سے علحدہ ہو حتے کہ موسم سرما مین سو فٹ
تک برف اس پہاڑ پہ پڑتا ہے کوہ شملہ بھی اگرچہ سرد ہے مگر وہان پانچ چہ فٹ برف
پڑتا ہے تو یہان کی سردی نسبت شملہ کے بہت زیادہ ہے اور پانی چشمہ ہا کا
شیرین و سرد اور ہاضم ہے اول اس پہاڑ کو مسٹر پیوسٹ تھارنٹن صاحب کمشنر بہادر
جہلم نے پایا اور اپنی کوٹھی بنا کر آبادی شروع کی اب بہت کوٹھیان و بنگلہ و
مکانات و بازار آباد ہو گئے بہت صاحب لوگ مع اپنے عیال و اطفال کے
موسم گرما مین جا کر رہتے ہین مکان بکرایہ گران فصلانہ سالیانہ پر ملتا ہے
دار روپیہ سالانہ سے کم کرایہ کسی کوٹھی کا نہین ہے طرح پر فضای اگر پہول دار انواع قسم کے پہول پیدا ہوتے ہین
چنبیلی کا درخت مثل درخت جامن کے اونچا ہوتا ہے اور پہول اس چنبیلی کا اگرچہ چہوٹا ہوتا ہے
مگر از بس خوشبو دار اور خوشبو سے پہولونکی جنگل معطر رہتا ہے دوم تکیہ پیر شاہان
کہ وہان پیر شاہ لطف بری کا مزار ہے ہر سال وہان میلہ ہوتا ہے اور ایک
ہفتہ تک ازدحام میلہ کا رہتا ہے سوم سید پور عرف رام کنڈ کہ استھان

معبد گاہ ہندوون کا ہے بیساکھی کی سنگرانت کو یہان میلہ ہوتا ہی اور
واقع مین تمام ضلع کے بیچ یہ مکان نہایت دلچسپ جگہ ہے کہ وہان چند درخت
آب کی بھی ہین اور پانی کی ٹھی کیفیت ہی چہارم پنجہ صاحب کہ یہان گورو
نانک صاحب کا پنجہ لگا ہوا ہی قصہ اوسکا بہت طول ہے مگر مختصر یہ ہے کہ وہان
گورو نانک کے پنجہ کا نشان اوگرا ہوا ہے اوسکے نیچے سے چشمہ جاری ہی اور ایک
خوبصورت حوض بنا ہوا ہی جسمین مچھلیون کے بڑی سیر ہے نواح یہان کا
بہت خراب ہے جدھر دیکھو غار اور پہاڑ نظر آتا ہے درخت کا نشان بھی کہین نظر
نہین آتا ہی باعث ہی کہ اس ملک مین بارش کم ہوا کرتی ہے اب حکام کی
طرف سے درختون کے لگانے مین بڑی تاکید ہے خصوص صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کو اسکی طرف بہت توجہ ہے اس ضلع مین کوئی ایسا نامی رئیس نہین ہے
مگر تحصیل پنڈی گھیب مین تین رئیس چھوٹے چھوٹے ہین سردار غلام محمد خان
رئیس کھنڈ سردار فتح خان گھیب ملک دیا خان پنڈی گھیب الاسکول
کے عہد مین فتح خان ایک نامی لوٹیرا مشہور تھا مگر اب سرکاری عملداری
مین اوسنے یہ پیشہ چھوڑ دیا فقط

تتمہ حال ضلع راولپنڈی مندرجہ پنجاب کوہ نور

مورخہ ۴ - اپریل ۱۸۶۵ء

اس ضلع مین اقوام مسلمین بہت مختلف ہین مثلاً ایک قوم ترونڈی کہ اونکی بہت

اس ملک مین بہ تفصیل ذیل ہین۔ ستکال کوٹال۔ ولال۔ گہروال۔ جبلنیال
سمیال۔ چہنیال۔ ستی۔ جبگہہ۔ سودن۔ نجال۔ بہوٹیال۔ بیگوال۔
کنڈیال۔ کرٹال۔ دہونڈونیال۔ نارمہ ملال۔ جنجومہ۔ سنگرال۔ فتحال
کہسومال۔ سابق یہ لوگ ہندو راجپوت تہی طرف ہندوستان سی آکر اس ملک
مین آبادی اختیار کی اور مسلمان ہوی منجملہ اونکے قوم جنجومہ اعلی تصور
ہوتی ہے اور وجہ تسمیہ ان جملہ اقوام کی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ جو بزرگ اونکے
نامی کثرت سی صاحب اولاد ہوی اونکے نام پر قوم اونکی مشہور ہوگئی اور اسیطرح
اقوام زمینداروں کے بہت مختلف ہین کہ منجملہ اونکے پانچ قوم بڑی افضل
تصور ہوتی ہی اگر اوس ہر ایک قسم کا بیان لکہا جاوی تو ایک طومار ہوجاتا ہی
مگر وہ پانچ ذات یہ ہین۔ چوہنگ بدہال۔ بہکرال۔ کوٹرا کہمیال۔ اور ایک
قوم ملہاران کی اس ملک مین ہے کہ یہہ لوگ کام کاشت ترکاری و تنباکو
و باغبانی کرتے ہین جیسی ہندوستان مین قوم سائینی اور پنجاب مین قوم
رائین ہوتی ہے اونکی بارہ قوم ہے۔ بین رہال راٹکی گوکیال۔
جنجومہ مغل۔ کہتر وہیم ہیٹی ہنہد ابر ہندہ ملپین اور ایک قوم موسلیان کی
اس ملک مین ہے کہ ہندوستان مین یہہ قوم نہین ہے یہہ لوگ پیشہ فاکرولی
کا کرتے ہین مگر مردار نہین کہاتے ہین اور مسلمان یہان کے انکے گہر کا کہانا پانی
کہاتے ہین کچہہ پرہیز نہین کرتے اور اس قوم مین تفریق ذات کی اس طرح ہے

چبوترہ بہی کلیانہ آلیسین، اٹھانا تہ نسبت ہوتا ہے قوم

ٹھاکر وہان سے اونکا برتن نہین ہے اقسام زمین بہی اس ضلع مین بہ نسبت ملک

ہندوستان کے مختلف نامون پر مشہور ہے چنانچہ تفصیل اونکی ذیل مین لکہی جاتی

ہے۔ سیلیو بہ۔ یہ زمین سب سے اعلے قسم ہے جسبہ یہ وہ زمین ہے کہ جو کسی سیلاب

زمین کے متصل ہوتی ہے۔ نیا رہ۔ یہ وہ زمین ہے جسمین کہات کو ڈالا پڑتا ہے

و متصل آبادی گاون کے ہوتی ہے۔ بل یا لس۔ یہ وہ زمین ہے جسمین بارش

کا پانی چند روز تک ٹھہر جاتا ہے۔ میرہ۔ یہ زمین سب سے ناقص قسم ہے اور گاون

سے فاصلہ پر ہوتی ہے اور اوسمین بارش کا پانی قیام نہین پکڑتا اس ملک

کی زمین اکثر بارانی ہے جس سال بارش نہو تمام فصل جل جاتی ہے فصل خریف

مین باجرہ بہت کثرت سے ہوتا ہے اور ربیع مین گیہون مگر جنداں کے علاقہ مین

نخود کثرت سے پیدا ہوتا ہے اس ضلع کے زمینداروں مین وزن کا طریقہ

بہی مختلف ہے مثلاً چار پٹولی کا ایک چوہاو اور چوہاو ایک پیمانہ چوبی بشکل

۰۰ ۰۰ اندازا اوسکا بہ تفصیل ذیل ہوتا ہے وو چوہاو ۲۲ سیر پختہ عمق ۰۰ سیر پختہ

اوسمین غلہ بہ تفصیل ذیل بوزن پختہ آتا ہے باجرہ ۔ ۱۰ثار گندم ۱۰ ماریہ

۱۰ ثار ماش ۸ ثار اور دو چوہاو غلہ کو ماڑھی اور چار چہاو کو ایک ٹوپا

اور ۰۰ چوہاو کو تلا اور دو تلا کو ایک پاہ کہتے ہین مگر یہ حساب صرف زمینداران

علاقہ ۰۰ اور پیداوار رائج ہے اس ملک مین قابل تجارت کے کوئی اچہی چیز

نہین ہوتی گہوڑا اور خچر کا قطر اس ملک کا مشہور ہے خصوصاً جندال کے علاقہ
مین گہوڑا اچہا ہوتا ہے اور پوٹھوار مین خچر کا قطر اچہا پیدا ہوتا ہے مین گفتگو
یہان کی اگرچہ پنجاب سے ملی ہوئی ہے مگر تب بھی بہت فرق ہے اور ایسا ہی رسم
رریت مین بڑا اختلاف ہے چنانچہ ہندو یہان کے اکثر اپنے گہرون مین گدہی رکہتے
ہین بلکہ جن کے گہر مین گدہا نہین ہوتا وہ مفلس سمجہا جاتا ہے پوشش اور کی
مستورات کی اور ہی طرح کی ہے مگر یہ پہناوا بہت اچہا پردہ دار ہے مثلاً پاجامہ
کا گہیردار پچیس یا تیس گز کا ہوتا ہے اور گلی مین کرتی پہنتی ہین مگر ہندو اور مسلمان
عورات مین یہ تمیز ہے کہ ہندو عورت مثل مستورات سکہون کے اونچی چوٹی
گندہواتی ہے اور مسلمان عورت کا نیچا سر ہوتا ہے لیکن ہندؤن مین یہی رسم ہے
کہ جس عورت کی شادی نہین ہوئی اوسکا سر نیچا گندہا ہوا ہوتا ہے جب شادی
ہوگئی تب اونچی چوٹی گندہواتے ہین ایک رسم اید ہر کے کہتریون مین یہ ہے
کہ اکثر شادی مبادلہ سے کرتے ہین اس رسم کا نام اس ملک مین وواٹہی مشہور
ہے اور بعضے بدذات بے شرم ہین کہ اگر کسی کی لڑکی یا بہن زیادہ عمر کی ہو اور
دوسرے شخص کی لڑکی جس سے مبادلہ ہوتا ہے کم سن ہو تو جسکے لڑکی یا
بہن زیادہ عمر کی ہوتی ہے وہ اوٹلی لیتا یعنی کچہ روپیہ ساتہ لیتا ہے اس
سبب سے کہ میری لڑکی بالغ ہے اور تیسری لڑکی نابالغ معاذ اللہ ایسے لوگون
بدطینت سے فقط۔ اب واسطے ملاحظہ ناظرین کے نقشہ اس ضلع کا ذیل مین لکہتا ہون

گو یہ نقشہ پہلا پیما نہ ۔ مگر کیفیت اس ضلع کی بعینہ اس طرح پہ ہے ۔ اور تفصیل علاقہ و مواضع و جمع ہر ایک تحصیل کی اور تشریح تھانہ جات بقید چوکیات متعلقہ اونکے ذیل میں ہے ۔

حسب تحریر تحصیلداران محافظ دفتر بندوبست

مرقومہ ۲۵ اپریل [illegible]

چوکی	تھانہ	جمع کل	کل موضع	علاقہ	تحصیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست دیہات و جمع علاقہ وار تحصیل و تھانہ جات ضلع راولپنڈی

نمبر	نام تحصیل	نام علاقہ	تعداد دیہات	تعداد جمع	انتظام پولیس — نام تھانہ	انتظام پولیس — نام چوکی
۱	راولپنڈی	اسکم	[illegible]	[illegible]	کوتوالی	پہور
۲	〃	بندہ	[illegible]	[illegible]	.	کوڑی
۳	〃	پنڈی اول	[illegible]	[illegible]	〃	چہلو چنگی
۴	〃	پہونگران	[illegible]	[illegible]	〃	فرودگاہ
۵	〃	تخت مری	[illegible]	[illegible]	〃	کولیرہ
۶	〃	چارہان	[illegible]	[illegible]	کوہ مری عرف کوہ سہوال ہری	کوٹلی
۷	〃	دیوال	[illegible]	[illegible]		جاریان
۸	〃	سوان	[illegible]	[illegible]		

کروہ

نمبر	نام تحصیل	نام علاقہ	تعداد دیہات	تعداد جمع	انتظام پولیس — نام تھانہ	انتظام پولیس — نام چوکی
۹	راولپنڈی	سیل	[illegible]	[illegible]	کوہ مری جوف کوہ سہارنی	کرور
۱۰	″	سیدپور	[illegible]	[illegible]	″	دیوگی
۱۱	″	سنگ جانی	[illegible]	[illegible]	″	گھوڑا گلی
۱۲	″	کورہی	[illegible]	[illegible]	″	ترہت
۱۳	″	کوٹلی	[illegible]	[illegible]	″	سیلا
۱۴	″	کہروڑہ	[illegible]	[illegible]	سنگ جانی	بارگلا
۱۵	″	گوڑہ	[illegible]	[illegible]	سنگ جانی	نصرالا
۱۶	″	کرور	[illegible]	[illegible]	سرائے روات	ہٹ
۱۷	″	مغل	[illegible]	[illegible]	چونترہ	اڈیالہ
	میزان تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	پنڈی گھیب	جنڈال	[illegible]	[illegible]	پنڈی گھیب	وہرنال
۱۹	″	دکہن	[illegible]	[illegible]	″	کوٹ
۲۰	″	سیل	[illegible]	[illegible]	″	تلہند
۲۱	″	کھونڈہ	[illegible]	[illegible]	جنڈ	طولیاں یا نڈا
۲۲	″	کوٹ	[illegible]	[illegible]	پسال	ہاڑا
۲۳	″	کھنڈ	[illegible]	[illegible]	″	سوختہ [illegible]
	میزان تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

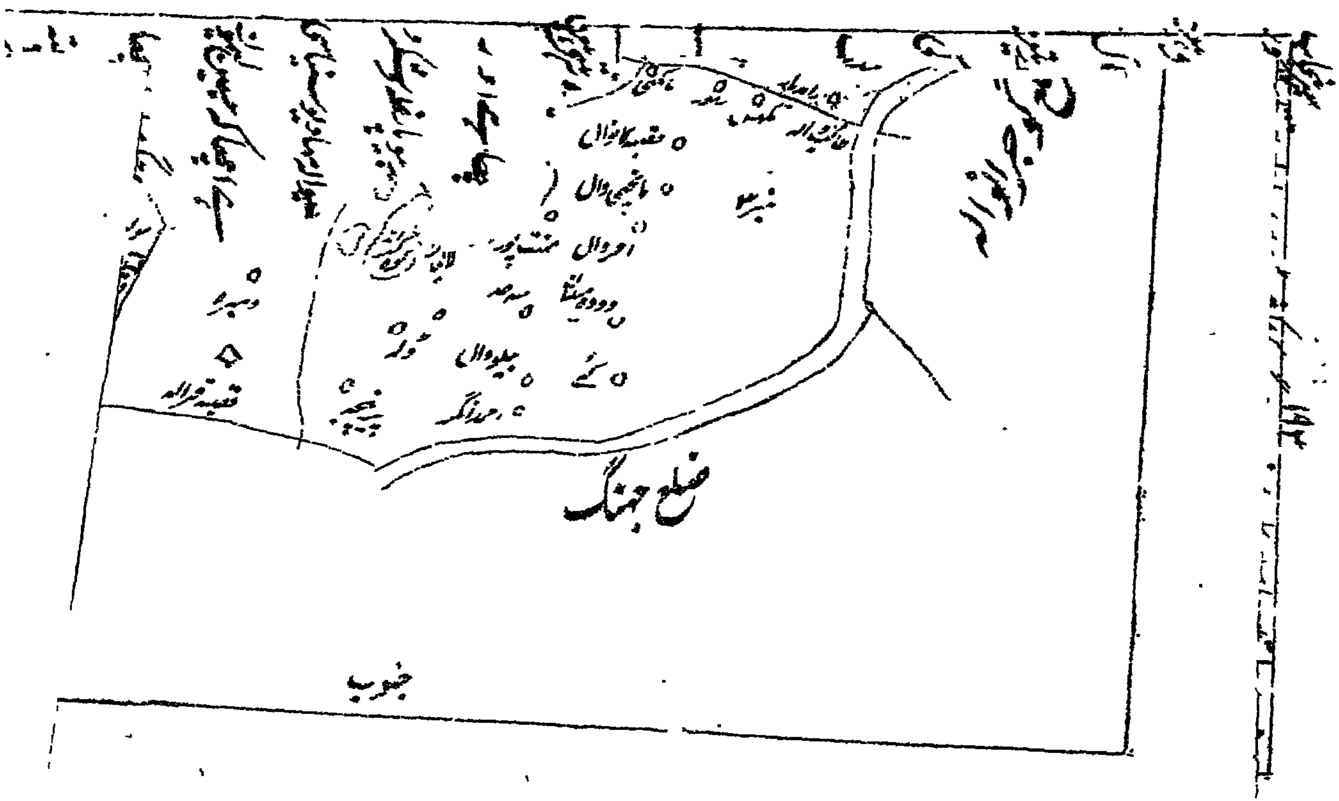
نمبر	نام تحصیل	نام علاقہ	تعداد دیہات	تعداد جمع	انتظام پولیس — نام تھانہ	انتظام پولیس — نام چوکی
۲۴	حسن ابدال	سریاں	[illegible]	[illegible]	حسن ابدال	سرای کالا
۲۵	"	نیکنتہ	[illegible]	[illegible]		عثمان کہاتر بیگلی
۲۶	"	حویلی	[illegible]	[illegible]	سبہرون	تھصرو
۲۷	"	سرکانی	[illegible]	[illegible]		"
۲۸	"	سروالیہ	[illegible]	[illegible]		جلاکہ ہارون
۲۹	"	علی وہی	[illegible]	[illegible]		گلی
۳۰	"	فتح جنگ	[illegible]	[illegible]	فتح جنگ	پوٹا پہاڑ
۳۱	"	متانی	[illegible]	[illegible]	"	جہنگ
۳۲	"	نلہ	[illegible]	[illegible]	اٹک	جبیر
۳۳	"	مروہ	[illegible]	[illegible]	"	ویم باغ
	میزان تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴	کہوتہ	بیسول	[illegible]	[illegible]	کہوتہ	ٹرائی
۳۵	"	جسم	[illegible]	[illegible]		لچھمن کہاٹ
۳۶	"	کلر	[illegible]	[illegible]		اوین گہاٹ
۳۷	"	کہوتہ	[illegible]	[illegible]	کلر	دان گلی
۳۸	"	کامرہ	[illegible]	[illegible]		[illegible]

نمبر	نام تحصیل	نام علاقہ	تعداد دیہات	تعداد جمع	انتظام پولیس نام تھانہ	انتظام پولیس نام چوکی
۳۹	کہوٹہ	لیوڑ	[illegible]	[illegible]	کہوٹہ	سا گرہ
۴۰	نیرائی	.	[illegible]	[illegible]	″	بھکام
۴۱	تھوڑ	ترڑ	[illegible]	[illegible]	″	چونا خالصہ
۴۲		کرما جرا	[illegible]	[illegible]	″	
	میزان تحصیل		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۳	منڈرہ	آرہ	[illegible]	[illegible]	منڈرہ	بہتو. کلیان
۴۴	″	دیوی	[illegible]	[illegible]		جیاری
۴۵	″	سکھو	[illegible]	[illegible]	گوجرخان	بھائی خان
۴۶	″	سید کسران	[illegible]	[illegible]		داہیرہ شاہ
۴۷	″	گلیانہ	[illegible]	[illegible]		
۴۸		بڑانی	[illegible]	[illegible]		چک دولت
	میزان تحصیل	لے	[illegible]	[illegible]	۳	۴
	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حال ضلع شاہ پور قسمت جہلم بواقفیت لالہ دیبی سہائی سر رشتہ دار کلکٹری شاہ پور

مرقومہ یکم جنوری ۱۸۶۶ء

یہ ضلع مابین دریاے چناب و جہلم کے واقع ہی اور چند دیہات علاقہ تہوشاب شاہی والی
جہلم سی وائین کنارہ پر ہین آب و ہوا اس ضلع کی معتدل گرم موسم مین ماہ مئی
سی گرمی زیادہ اور سردی جنوری سی زور پکڑتی ہے برسات کم اور مہاوٹ
موسم سرما کی ماہ جنوری اچہا ہوتا ہی کہ وہ برسات کی یاد دلاتا ہے اور ہر دو
دریاے مذکورہ بالا سی عبور بذریعہ کشتی ہے اور کوئی ایسا نالہ اور دریا مابین ضلع
کے جاری نہین ہے اور اس ضلع کے مابین ایک بڑا جنگل کہ بار کہین کہین
اوسکے مابین آبادی متفرقہ ہین اور کوہ کرانہ اوسکے مابین ہین ہے کہ
جسکا تذکرہ لائق خاص بیان ہے وہ آیندہ لکہا جائیگا کثرت قوم
مسلمان کے ہندو کم اگر ہندو ہین وہ بہی طریق ہندوانہ سی بے بہرہ یعنی
پیچ کرپا نہین ہے اور ہر دو دریا کے کنارہ کنارہ دیہات آباد اور جا بجا
چاہات پہ آبادی ہی کہ جو مالک چاہ ہی اپنے گہر متصل چاہ کے چوبکیان
باندہ کر رہتا ہے اور عدد و نام چاہ ایسا معین و مشہور ہے کہ جیسا گاؤن
کا نام اور لباس عورت و مرد کا ایسا ہوتا ہے کہ دور سی کچہ تمیز عورت و مرد
کی نہین ہوتی اور تین کپڑے پوشاک اوسکے ہین لنگی تہبند باندہتی ہین اور



ضلع گوجرانوالہ
ضلع جھنگ
جنوب

کے

اوسکے

جبکا تذکرہ

مسلمانوں کے

منجھلا یو لیتی ہین پاپجامہ کا رواج نہین ہے مگر بعضے اکثر چوڑی دار پاجامہ پہنتی ہین اور
ایک چادر کہ جسکو اوڑھنا بولتی ہین اوڑھتی ہین اور ایک صافہ سر پر جسکو پگڑی بھی کہتی ہین
باندھتی ہین مگر سر کا چاند کھلا رہتا ہے اور بال بڑی بڑی سر پر رکھتی ہین اور خوش پوشاک
نہین ہین بیشتر کثیف اور تین حصہ افلاس زدہ اور ایک حصہ آسودہ ہون گے اور تین
تحصیل اس ضلع مین مقرر ہین کالووال بھیرا ساہیوال اور جمع کل ضلع کی
تخمینًا تین لاکھ روپیہ ہے ہر تحصیل مین جو بڑی بڑی آبادی ہے وہ بتحت ہر ایک
تحصیل کے مع حکایت وہان کی ذیل مین ہے —

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
کالووال	مڈہ	مڈہ خاص اچھا قصبہ ہے عمارت تمام کنکری زیادہ تر ہوئی ہین چند دوکانات ہین بازار سیدہا اور اچھا ہے اور کھتری دوکاندار آسودہ حال ہین اور بیوپار غلہ و شکر و روغن و بجیٹہ کا بہت رہتا ہے اور شیوالہ مہادیو سنیاسی فقیر کا ہے اور اسکے متصل باغچہ ہے اچھا کہ جسمین لیموں کاغذی بہت ہے اور اس پرگنہ مین دو جگہ میلہ اچھا ہوتا ہے ایک موضع تخت ہزارہ مین کہ وہان عمارت پختہ بہت ہے اور خانقاہ شاہ حسام الدین کی اور بیچ ماہ بیساکھ اول ہشتنبہ کو اجتماع قریب پانچہزار آدمی آیندہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
کالووال	ڈہہ	چالیس پچاس کوس کی ہوتا ہے ایک روز ہجوم رہتا ہی اور خانقاہ کبھی اچھی بنی تھی اب شکستہ ہے اور تخت ہزارہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہزار گھاٹون مین اوسکی آبادی ہوئی تھی بادشاہی عمل مین اسکا نام جہانگیر نگر مشہور رہا اور اسی مقام مین مسمی دہیدو قوم رانجہا زمیندار وارث تھا کہ جسکے عشق کا افسانہ ہیر کے ساتھ آج تک مثل آفتاب کی روشن ہی اور اوسکا راگ ملکون مین زبان زد ہے اس عشقیہ مین درخت کلان برگد کے بہت سایہ دار اس قدر ہین کہ ایک درخت کے تلے ڈیڑہ سو دو سو گھوڑا بندہ جاوے اور اس تخت ہزارہ کا زمیندار پہلے قوم رانجہا کا تھا سو اب بھی قوم مذکورہ قابض و دخیل ہوگئے اور ایک مسجد محمد رانجہا کی تھی ایک گنبد باقی ہے اور تین گنبد مسمار ہوگئے مگر بہت ہی اچھی بنی ہوئی تھی ۱۰ روپیہ اسلیے موضع بلہ والا مین بجاہ بیساکہ اول دوشنبہ کو اوپر خانقاہ صاحب شاہ فقیر کے ہوتا ہی اور اس علاقہ مین دیہات لب دریا مین پانی آٹھ سات ہاتھ سے ادہر ادہر اور وسط مین بیس ہاتھ اور پانیون

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
کالووال	مڈہ	ستائیس تین ہاتہ پر نکلتا ہے اور چاہات سے آبپاشی بذریعہ ہرٹہہ کی ہوتی ہی اور نیشکر بہت پرگنہ مڈہ مین ہوتا ہی اور کہین تمام ضلع مین نہین ہوتا اور بذریعہ بیلنے کے بیلا جاتا ہے اور گنا کہانی مین اچھا نہین مگر مال قندسیاہ اچھا مزہ دار ہوتا ہے اور پرگنہ مدہ مین دو گاون ۔ ہزارہ کلان ۔ رام نگر ۔ زمینداری کہتریان ہندو اور دس بارہ گاون قوم سید و دیگر قوم مسلمانان و باقی بالکل قوم رانجہا مسلمان کی ہی اور اس علاقہ مین گہوڑا گہوڑی اچھا ہوتا ہی اور آب وہوا اس تحصیل کی ناقص ہی کہ اس تحصیل مین گلہڑ کی بیماری بکثرت ہوتی ہے بلکہ کتون تک کو گلہڑ گلے مین ہو جاتا ہی یعنی گلا پہول جاتا ہے
	کانووال	سیہ پرگنہ دائین کنارہ چناب پر ہی کوئی خاص بات نہین مگر موضع کلو مین ایک موچی حقہ چیری خوب بناتا ہی اور سب دیہات کی آبادی قلیل اور پہلے مالک اس پرگنہ کا قوم رہان تہی وہ پچاس برس سے

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
نیست و نابود ہوگئے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اون کے بعد جنگ کے سید ملک لیا اور اونکو اس پرگنہ سے خارج کیا اور اس قوم رہان کا سردار احمد خان تھا کہ جب سے رنجیت سنگھ نے جنگ کی مسمی قادر بخش اوسکا بیٹا موضع ماورہ مین رہتا ہے وہی گاون جمعی تخمیناً مالیہ روپیکا اوسکی معافی مین ہے اپنا گزارہ کرتا ہے اب اقوام مفصلہ ذیل زمیندار ہین — اسوانہ — کہلونہ — کہوکہر — افغان — جدہر کوکاری — خوجہ — مخدوم — سیادت — بار — امہلسا — اور لبوانہ و کہلونہ کی کثرت کہ بقدر نصف پرگنہ کے مالک ہین آدہے پرگنہ کی اور سب قوم مالک ہین —	کالووال	
اس پرگنہ مین کوئی آبادی علاقہ نہین ہے اور ایک چھوٹا پہاڑ نزدیک دریای چناب کے ڈیڑہ دو کوس لنبائی کا ہے اور گگوری سنگ تراشان وقت مین لگتا جاتا ہے پچاس روپیہ ٹھیکہ سرکاری ہے اور اوس پہاڑ مین چکی یعنی آسیا پتھر کی بہت بنتی ہین —	احمدنگر	
اس پرگنہ مین کوئی خاص بات نہین ہے قوم انجہا	کوٹ سلطانہ	

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	کوٹ مستخار	عرف چوہا نمیدار ہین [illegible]ء مین بھیرہ پرگنہ ضلع گجرات سے خارج ہو کر اس ضلع مین شامل ہوا۔
بھیرہ		اس تحصیل مین چار پرگنہ ہین بھیرا۔ میانی۔ لک چادر بارہ توت۔ اور قصبہ بھیرا کی آبادی بہت ہی اور عمارت پختہ اور اس قصبہ مین کھتری عزت دار و خواندہ اکثر ہین خصوصاً حکیم محمد حسین طبابت مین فی زمانہ اپنا نظیر نہین رکھتے اور تمام پنجاب مین اونکی حکمت اور طبابت کا شہرہ ہی مہاراجہ رنجیت سنگھ تک ان حکیم صاحب کا رسوخ تھا اب بھی مہاراجہ گلاب سنگھ جمون والہ اپنا معالجہ اون ہی سے رجوع کرتا ہی اور وجہ تسمیہ بھیرا کی یہ ہے کہ پہلے یہان کے باشندے بمقام بھوراری جہلم پار احمد آباد ضلع جہلم کی جانب آباد تھے بابر شاہ بادشاہ کے عہد سنہ ۹۴۶ ہجری مین شیر خان افغان و فرید خان نامی نے اوس آبادی کو تباہ و برباد کر دیا وہ لوگ جہلم سے وان آباد ہوے اور بھیرا گاون مشہور ہو گیا یعنی بھوراری کا مخفف بھیرا نام ہو گیا اور اوس مقبرہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
بہیرہ		مین آلات آہنی بندوق پیش قبض وغیرہ ہر قسم کے اچھی بنتے ہین لوہار کاری گر مشہور اور پتھر سنگ یشب کا کہرل در گلاس دو دستہ پیش قبض وغیرہ سے کے بہت خوب بنتی ہین کہ یہان کا لوہار سنگ یشب و مرو ابری وغیرہ کئی قسم کی لاکر ایسی اشیا بناتے ہین اور شطرنج کی بساط سنگین خوب بناتے ہین اور رنگ رنگ کے پتھر ایک خانہ شطرنج مین لگاتے ہین اور عمدہ فرش کا خوب بناتے ہین یہ تحایف یہان کی جابجا جاتی ہین اور لوہار چاقو و چھوری و کانٹا وغیرہ انگریزی ایسا خوب بناتے ہین کہ ولایتی کے ہم شکل ہو جاتا ہی اور آبادی بہیرہ سے باہر ایک مسجد ہی کہ وہ شیر شاہ بادشاہ کی بنائی ہوئی مشہور ہی اور اس قصبہ مین میلہ چراغان کا تک سودی تروودشی سی لغایت پورنماشی تین دن ہوتا ہی اور لوگ جہلم پر اشنان کر کے دوست آشنا اُن سی ملتی ہین اور کوئی چیز نہین جلاتا اور دوسرا میلہ کاتک بدی اشٹمی کو کنارہ دریای جہلم کے

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
بہیرہ		پار ہوتا ہی اور وجہ تسمیہ ہونے میلہ کی یہ ہے کہ کسی زمانہ مین اس موقع پر ایک عورت ناکتخدا بچھڑا یعنی بچہ مادہ گاو کے ساتہ ستی ہوئی اور دوسرا قصبہ میانی عمارت پختہ ہے بازار اچھا چلے سنڈوہی نمک کی یہان تہی اب جا بجا کو نمک یہان سی جاتا تہا سواسطی لون میانی مشہور ہے اور باغ او میوہ الہ بہت بہت اچھی ہین اور دو درخت آنب بہی اس قصبہ مین ہین ـــ
سائی وال	سائی وال	اس تحصیل مین چودہ پرگنہ مفصلۂ ذیل ہین ـ سائی وال ـ بکہر ـ چوٹا ـ خوشاب ـ ڈیرہ جاڑہ ـ شاہ پور ـ کہوت ـ سلکہان ـ لالیان ـ مانگووال ـ ہنگ ـ تیڑی ـ لوندل ـ قرول ـ خاص سائی وال بڑا قصبہ ہے تعمیر مکانات بہت خام ہی پختہ کمتر قوم ہندو ذات روڑا بکثرت ہین اور مسلمان کم تنگکر ـ پونڈا سفید اچھا ہوتا ہے زمینداری قصبہ ہذا ہندوان کی ہی باغ دو تین اچھے اچھے ہین میوہ سنگترہ ـ آرو و فالسہ و سیب وغیرہ اچھی ہوتی ہین اس قصبہ مین دو میلہ ہوتے ہین ایک بیساکہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
سائی وال	سائی وال	بروز سنکرانت میلہ دیوی کا چاہ رنبجی والہ پر ہوتا ہی کہ اوس جگہ ایک مکان رام جی کا مشہور ہے اوسکی سمادہ کو پوجتے ہین اور دوسرا میلہ بروز دسہرہ کے اور اس شہر مین ظروف برنجی وکانسی تہل کیول وکٹورہ درکابی تہال و آفتابہ یعنی گنگا ساگر برنجی اچھا بنتا ہی اور کہلونہ وپیالہ وچہتری وکٹورہ وڈبیہ چوبی رنگین بہت اچھی بنتی ہین اور مکان تحصیل اور تہانہ بہی اسی قصبہ مین ہی اور اس قصبہ سائی وال مین کام ہاتی دانت بہی اچھا بنتا ہی اور تجارت نمک پارچہ وغیرہ ہر ایک قسم کی ہوتی ہی اور پرگنہ بکہر بہی زمینداری قوم میکن وٹاڑہی کی ہی کوئی شہر یا عمارت اس پرگنہ مین لائق تعریف نہین مگر زراعت پوست کی اس پرگنہ مین بہت ہوتی ہے —
	پرگنہ بہیرہ	اس علاقہ مین موضع کہاہی خرد وکہاہی کلان وغیرہ مین قریب ہفت صد نہار و ہفت کہجور واقع ہین پہالی و [illegible] ہوا کرتا ہی چنانچہ سال ۱۹ مین اسقدر کو تہا

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	جوڑہ	پہل اونکا بہت خوشنما و شیرین مثل خرما ہوتا ہی اور اس ملک مین اوسکو پڈہی کہتے ہین بیساکھ مین پہل کہ لہا دون مین پختہ ہو جاتا ہی نرخ سیر خام کا فی من عہ خشک کا فی من عصہ اقوام مفصلۂ ذیل اس پرگنہ مین رہتی ہین جو یہ ۔ کہوکہر ۔ بلوچ ۔ سید ۔ قریشی
	خوشاب	یہ پرگنہ خوشاب کنارہ جہلم پار بہت بڑا آباد ہے بازار بہتہ پختہ الا پانی کہاری ہے باشندگان دریا کا جہلم کا پانی پیا کرتے ہین اقوام مفصلۂ ذیل کی زمینداری اس پرگنہ مین ہے ۔ بلوچ ۔ اوان ۔ ساجرہ ۔ سید بگہر ۔ جہیٹ ۔ کہوکہر ۔ کورہ ۔ اور قصبہ خوشاب مین لونگی اور لنگیس ریشمی و ورسی گل کاری اچہی بنتی ہین اور ایک خیاط یہان رہتا ہی کہ ہر ہر چکن بہت اچہی نکالتا ہی اور ٹوپی گرہ دار لیتا ہی چار میلہ اس قصبہ مین ہوتے ہین ایک خوشاب سے بفاصلہ ایک کوس سمت شرق مکان فقیر عنایت اللہ کا ہی اوس مکان پر پہلی تاریخ محرم کو میلہ ہوتا ہے دوسرا میلہ حافظ ولیان

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
بتاریخ ٢٠ ماہ چیت ہوتا ہے تیسرا او پر خانقاہ ولی اللہ کہ وہ فقیر کامل ہوا ہے ، ماہ ذی الحجہ ہوتا ہے اور چوتھا۔ کوری شاہ فقیر کا ماہ اساڑہ مین ہوا کرتا ہے یہ میلہ ایک ہی روز صبح سے تا شام رہتا ہے ہجوم اچھا ہوتا ہے	خوشاب	
پرگنہ ڈیرہ جاٹرہ مین کوئی عمارت وغیرہ لائق تعریف نہین ہے مگر موضع کوٹلہ وطنی مین ایک خانقاہ فقیر کی ہے بماہ بیساکہ میلہ یک روزہ ہوتا ہے اور گرد نواح کے آدمی بہت جمع ہو جاتے ہین اس پرگنہ مین کوئی آبادی بھی بڑی نہین ہے زمینداری اس پرگنہ کی قوم بلوچ کلمار۔ سیکن کی ہے معاملہ سرکار خوشی سے دیتے ہین	جاٹرہ	
اس علاقہ مین ایک شہر خاص شاہپور بطور قصبہ کے آباد ہے بازار مختصر شہر خام گذشتہ ہے اور ضلع اسکے نام سے مشہور ہے اور اس پرگنہ مین زیادہ زمینداری قوم سیدان ہے اور اس قصبہ مین دو خانقاہ لائق تعریف کی ہین ایک شاہ شمس شیرازی اور دوسرا شاہ محمد پسر شاہ شمس موسوم ہے چنانچہ میلہ شاہ شمس کا ماہ	شاہ پور	

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	شاہ پور	چیت لغایت ۲۵ ماہ مذکور رہتا ہی اور ہزار ہا آدمی کا مجمع ہوتا ہی اور میلہ شاہ محمد کا بروز پنجشنبہ ہر ہفتہ ہوتا ہی اسی شمس شیرازی کی روایت کرامات یہ ہے کہ جب یہ فقیر ولایت شیراز سے آیا چند عرصہ ایک درخت کے نیچے رہا اور ایک شتر ہمراہ اوسکے تہا کہ اوسکا نام شیر میلو تہا اوسکو گلے مین جہولی ڈال دیا کرتے تہے کہ وہ گہر بگہر پہر کر بہیکہ مانگ کر کے لاتا تہا اور شاہ شمس کا قوت روزمرہ اوسی سے ہوتا تہا بعد چند روز شاہ شمس نے کچہ زمین زمینداران دیہہ سے مانگی اونہون نے ہرگز نہ دی آخر شاہ صاحب نے اپنی کرامات سے بقدر چالیس بیگہ زمین رقبہ دیہہ سے لیکر کاشتکاری کری زمینداران سے جہگڑا انبدہ گیا کہ ایک فرزند زمیندار نے بہ ضربات شمشیر اس فقیر شاہ صاحب کو کاٹ ڈالا صبح کو پہر زندہ اور تندرست پایا حسب کرامات اوسکی ظاہر ہوئی۔
	گہروٹہ	یہہ قصبہ گہروٹہ چہوٹا قصبہ ہی عمارت خام ہیں بست پختہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	گہروٹ	اور کوئی بات اس پرگنہ مین لائق تعریف نہین ہے صرف قصبہ گہروٹ ہی مین ایک دیالپورہ مکان بیر ستیشر قوم ہندوان دوسو برس سے واقع ہے اوسکا میلہ یکم بیساکہ کو بیر قرشنگرانت ہوتا ہے اور بنا ہے اوسکی یہہ سے ہے کہ ایک آدمی نے اوس جگہ عبادت بہت کی اور ٹہاکردوارہ بنایا اوسکی سماوہ بہی اوسی جگہ کی ہے دوسرا میلہ خانقاہ محمد بہالی کا موضع کالی داخلی گہروٹ مین بتاریخ دوم ماہ رمضان ہوتا ہے اور اوس قصبہ گہروٹ مین پارچہ ویسی کی منڈوی ہے ہزارہا روپیہ کا کپڑا اسبات ڈیرجات کو جاتا ہے۔
	لکہان	اس علاقہ مین کوئی آبادی کلان نہین ہے۔ مگر خیگل پار مین کوہ کرانہ ہے اوسکے اوپر مکان جوگیون کا بنام ناد گڈھ کوہ کرانہ ہے بیر قرشیو پاتری وہان میلہ ہوتا ہے اور بہت آدمی ہر طرح کے اور بعضی واسطے اولاد کے منت مانتے ہین کہ ہمارے اولاد ہو تو پہلا لڑکا کی ہو یہ چیرنا دین چنانچہ چیرتے ہین اور ایسی منت

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
کے چڑہتے ہوے بہت وہان موجود ہین اور میلہ کے روز جس قدر آدمی وہان جمع ہوتا ہی سب کو نی اسم دو روٹی یونہ ان نیم آثار و حلوا گدی نشین سے ملتا ہی دو روز میلہ رہتا ہی اور نیچے پہاڑ کے ایک تالاب پختہ بنا ہوا ہے اور اوپر پہاڑ کے تین حوض آپکے ایسے ہین کہ جنکا پانی بارش کا صاف اور سال تمام کو مکتفی ہو کر بچ رہتا ہے اور منجملہ ٹیلہ ہای پہاڑ مسطور ایک ٹیلہ بنام سراب ہی کہ اوس مین کان آہن کی بہ تجویز جناب مسٹر ایلکنسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع شاہ پور کے برآمد ہوئی اور پتھر چہاپہ کا بہی اوسی پہاڑ سے نکلتا ہی اور اس پرگنہ لکہان مین ایک موضع ورسیچہ ہے وہان خانقاہ ناتگا فقیر ہے اور سیر میلہ بہت ہوتا ہی اور اس پرگنہ مین کوئی چاہ ایسا نہین ہے کہ جس سے آبپاشی زراعت ہو پانی کہاری ہی صرف بارانی زراعت کچھ ہوتی ہی اور ایک موضع سرہی وہان خانقاہ سید ربہے اور سیر پہلی جمعہ ماہ چیت کو میلہ ہوتا ہی اور کیفیت بنیاد کوہ کرانہ کی یہ ہی کہ ۱۸۵۹ء ہو راجہ بہری	لکہان	

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکہان	ٹرا بہاری پکرا جیت کا کہ جسکی سمت اتبک جاری ہی گورو گورکہ ناتہ کی ہدایت سی فقیر ہوا اور سدہ بچار ناتہ نام پایا اور بمقام ٹلہ واقع علاقہ جہلم کے مجمع فقرا کا ہوا تہا یہ سدہ بچار ناتہ بہی بروز شیوراتری گیا تہا وہان مکاندار فقیر لچھمن بالا چیلہ گورو گورکہ ناتہ کا تہا اوسنے بہنڈارہ کیا سب فقیرا کو کہانا کہلایا مگر سدہ بچار ناتہ ایک گوشہ پہاڑ مین بیٹہا تہا اوسکے پاس بہنڈارہ سی کہانا نہ پہونچا اور مابین سدہ بچار ناتہ اور لچھمن بالا تکرار و گفتگو بہی کرامات فقرا ہوگئی اور سدہ بچار ناتہ نے لچھمن بالا سی کہا کہ ہم بہی تمہارے پہ جہکا ہین ہمکو کیہہ دو لچھمن بالا نے کہا کہ ہم پہاڑ مین رہتے ہین تم بہی اس پہاڑ کا ایک ٹکرہ لیجاؤ سدہ بچار ناتہ نے ایک ٹکرہ کاٹ کر ہاتہ پہ اوٹہا لیا اوسکا نام کرانتہ اسی وجہ سی ہوا کہ کرہاتہ کو کہتی ہین انا نہ ہی لفظ آجانیکا یعنی یہ ٹکڑہ پہاڑ کا کیہہ آ گیا اتہ کرانا نام کہا اس موضع مین پہونچا گورو گورکہ ناتہ نے ایسا ہی

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکھان	رکھ دو سدہ بچار ناتھ نے وہ پہاڑ اوٹھا کر کے اس جگہ پر رکھ دیا تب سے یہہ پہاڑ ہے اور مدت تک ویران رہا سنہ ۱۶[illegible] مین ایک ناتھ جوگی یہان آ بیٹھا اوسکا ایک بیل تھا کہ وہ گداگری کر کے لاتا تھا اوس سے قوت بسری فقیر کی ہوتی تھی ستر برس تک وہ وہان رہا پھر اوس فقیر نے بھیڑ مین سمادہ لی پھر یہہ مقام ویران ہو گیا پھر ناتھ ذات کدکور چالیس دن اوس تربت مین جاروب کشی کرتا رہا کہ یہان کی فیضان سے کامل ہوا اور موضع دیر تھیہ پرگنہ لکھان مین اوسکی خانقاہ ہے کہ میلہ ہر سال وہان ہوتا ہے اور سدہ بچار ناتھ یعنی پتھر ہی کو اب بھی سب لوگ زندہ کہتے ہین اور امر جانتے ہین مشہور ہے کہ سمت [illegible] مین سدہ بچار ناتھ نے خود آ کر سند وار فقیر جوگی کو اس پہاڑ پر بٹھایا اور گدی نشین کیا اور یہان گدی نشین کا طریق یہہ ہوا کہ وقت گدی نشینی کے تامرگ پہاڑ سے نیچے اوترتے ہو اور اوسکے چیلہ دیہات مین جا کر مانگ لایا کرتے ہوتی ہے تب ان فقیران کا اعتقاد مخلوق کے دل مین پیدا ہو گیا میلہ ہونے لگا چڑھاوا

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکھان	چڑھنی لگا بہت بڑا کارخانہ ہو گیا چنانچہ بعد سندر داس سمت ۱۷۹۳ مین جٹو چیلا اوسکا بیس برس تک اور سمت ۱۸۱۳ سی لغایت ۱۸۲۴ پھر نانک گیارہ برس پھر سوکھ سیمبر پھر چھاجا ایک اوسکا چیلا بعد اوسکے سمت ۱۸ سی سوکالداس تا سمت ۱۹ بعد اوسکے گنیش داس چہ مہینی گدی نشین رہا اور اب کاشی ناتھ سمت ۱۹ سی تا حال موجود ہی اور وقت گدی نشینی اِس کاشی ناتھ کے بہ سبب تنازعہ بکرما گودھا داس کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے للہ ـــــ روپیہ نذرانہ لیکر گدی نشین کیا یہان کے فقیر دولتمند لکھی مشہور ہین اور خاصیت یہان کی ہی کہ جو کوئی گدی نشین ہو وہ فقیر کامل ہوتا ہی اور اِن فقیرون کی بہت جاگیرات وجہ معاش ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت اعتقاد رکھتا تھا اور اونکے چیلون کے مکانات تمام پنجاب مین ہین اور وہی سب لوگ کارخانہ عظیم رکھتی ہین لی دیا کرانہ والے کو فقیر کہلاتے ہین اور وہ لوگ جا بجا سے

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	لکھان	نذر تحایف فزر آمدنی پیش گدی نشین فقیرا بن کراند کے بھیجتی ہین —
	لالیان	اس پرگنہ مین کوئی آبادی کلان نہین ہی اور نہ کوئی امر عجیب ہے الا بسبب جنگل و کثرت مویشی کے پیداواری روغن زرد کی بہت ہوتی ہے اور بیوپاریان جابجا کے آکر خرید لیجاتے ہین —
	مانگووال	پرگنہ مانگووال یہہ علاقہ برلب دریای جہلم ہے زمیدارہ قوم جٹ کا ہی ایک نالہ دریای جہلم سے نکلکر موضع ٹھووالہ تک جاتا ہی دوسرا نالہ سے تمام علاقہ مین پانی دریا بطور سیلاب پہونچ جاتا ہی اور زراعت اس سے پختہ ہوتی ہے اور اکثر چاہ جہلار سے بھی آبپاشی ہوا کرتی ہے کوئی گاون اس علاقہ مین بڑا لائق بیان تعریف نہین مگر موضع شاہ کوٹھہ مین ایک روضہ شاہ یوسف کا بعمارت پختہ لائق تعریف اور بہت مدت کا بنا ہوا ہی اور کام مینا کاری کا ہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بنا ہی بلکہ اس ضلع مین اور کوئی مکان اوسکی ثانی

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
	مانگووال	نہین ہے ہندو مسلمان مزار شاہ یوسف پر بہت جایا کرتے ہین کبوتر بہت اس روضہ مین رہا کرتے ہین اور کوئی مارنے نہین پاتا۔
	بہنگ	اس پرگنہ مین کوئی آبادی بڑی نہین ہے لیکن متصل شیخ پنج پیر کے ایک ٹبہ بلند ہے عہد سلف مین مہاراجہ بہونے کہ جسکی اولاد زمیندار موضع بہنگ مین ہوئی ہے اوسی جگہ بہلوڑا شہر بعمارت پختہ آباد تہا سنا جاتا ہے کہ راجہ بہونے اور پنج پیران سے لڑائی ہوکر شہر ویران ہوگیا اب پنج پیر اوس پیر کا موجود ہے اوسکا میلہ بتاریخ اول ماہ بیساکہ ہوتا ہے اوس ٹبہ مین اب بہی وقت بارش کے فلوس ضرب کہنہ وقت کے کلان کلان نکلتی ہین اور دانہ ہای غلہ مثل گندم وغیرہ سوختہ کہنہ پیدا ہوتی ہین اونکو لوگ کہتی ہین کہ موم کی ہین کیونکہ یہان کا راجہ بہونا تہا اور اوس ٹبہ مین ایک غار ایسا ہے کہ اوسکی انتہا نہین کہ کہان تک گیا ہے سنا جاتا ہے کہ دو وزنگ لوگ ندسے ہین اوسکی انتہا نہین ملی اور ایک موضع جہانیان شاہ اس علاقہ مین

۴

کیفیت	نام پرگنہ	نام تحصیل
ہر وہان بتاریخ ۱۰ اساڑہ میلا ہوتا ہے زیارت جہانیان کے ہوتا ہے	جہنگ	
اس علاقہ مین کوئی گاؤن بڑا یا کوئی بات اس علاقہ مین لائق تذکرہ خاص نہین ہے یہہ علاقہ پہلے سردار رام سنگہ چہاچہ والا کی جاگیر مین تھا جب سے ضبط ہوا ہے پرگنہ ٹیری مشہور ہوگیا ہے کل دیہات اوسکے اندر پرگنہ مین ۲۱ ہین	ٹیبری	
اس علاقہ مین کوئی بات لائق تعریف نہین ہے	کونڈان	
اس علاقہ مین قصبہ فیروکا اچہا ہے اور بہت دوکانین ہین سوائے اوسکے اور کوئی گاؤن بڑا نہین ہے پہلی یہہ علاقہ قادرپور مین بہ ضلع جہنگ شامل تہا سنہ ۱۸۶۱ مین شامل تحصیل بہائی وال ہوا۔	فیروکہ	

حال پیدائش جنسی

پرگنات مفصلہ ذیل مین پیداوار جنسی کا ہوتا ہے یعنی پرگنہ کل ٹیبری جاوا جہنگ۔ لالیان۔ لکہان۔ اور درخت اوسکا ایک ہاتہ اونچا خورد چہوٹے چہوٹے بیج کا ہوتا ہے واقعہ یہہ کا تخم اور موسم برسات مین خودرو یہ

نام تحصیل	نام پرگنہ	کیفیت
		ہوجاتا ہی ماہ کاتک مین اوسکا بوٹا قوم چوہڑہ کاٹکر جمع کرکے ایک گڑہا مین جلاتے ہین اوسکا عرق مثل آگ کی پکہل کر جم جاتا ہے وہی سجی ہو جاتی ہی اور جس وقت سجی جلاتے ہین کہ اگر آدمی پاسنے وقت جلنے سجی کے ڈالین تو اوسکی آتش کا جذبہ اوس آدمی کو اپنی طرف کہنیچ لیتا ہے یہہ بات مشہور ہے کہ اگر کوئی سوار ارادہ کرے کہ پانی اوس گڑہے مین جہان سجی جلائی گئی ڈالکر بہاگے تو بہاگنے نہین پاتا یعنی ایسا پہنچا آتش کا اوس گڑہ سے نکلکر سوار تلک ہو پہنچتا ہے کہ اوسے جلا دیتا ہی اور سجی بنرخ فی روپیہ ۲ سیر فروخت ہوتی ہے ٹہیکہ اوسکا جانب سرکاری ہو جاتا ہے چنانچہ اب سال ۱۹۱۲ء مین الماحہ کا ٹہیکہ ہوا تہا

١

٢ ورپیش ہے تحصیل کی تعداد تعلقہ اور موضع اور جمع توضیحاً ذیل ہین

٣

نمبر	نام تحصیل	تعداد تعلقہ	تعداد موضع	تعداد جمع بندوبست ۱۹۱۱
١	بہیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام تحصیل	تعداد تعلقہ	تعداد موضع	تعداد جمع سمت [illegible]
۲	ساہی وال	[illegible]	[illegible]	ایک لاکھ [illegible]
۳	کانووال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور علم کا چرچا پہلے کم تھا ہندی اور گورمکھی اور خاص بھیرہ مین فارسی پڑھنے کا رواج تھا مگر اب مدرسہ سرکاری حسب ذیل قائم ہوگئے ہر علم کی تحصیل کرتے ہین۔

نام مقام	تعداد معلم رقم مین	تعداد مشاہرہ	تعداد مدرسہ
پھادی شاہ پور	انگریزی	فارسی	پنڈت ساستری
	یک ۵۰	یک ۳۰	یک ۲۰
ساہی وال	×	یک ۱۵	یک ۲۰
خوشاب	× ×	یک ۱۵	×
کانووال	×	یک ۱۵	یک ۱۰
ٹڈہ	×	یک ۱۵	یک ۱۰
بھیرہ	×	یک [illegible]	یک ۱۰
میانی	×	یک ۱۵	یک ۱۰

مطلب معلمان کی تنخواہ زر آمدنی کمیانہ سے منجانب سرکار دیجاتی ہے اور زر کمیانہ وہ ہے کہ کسان و پیشہ وران سے بطور تحصیل لیا جاتا ہے اور چہار ہزار روپیہ

کی قدر ضلع مین آمدنی اسکی ہے اور شرح کیا ء کی غیر کاشتکاران و پیشہ ورا
حسب ذیل ـ فی آدمی جوان ـ طفل اور ضعیف ـ
ا۲ ر ۲/ پائی

قسمت ملتان

کیفیت ضلع ملتان بموجب خط مرسلۂ منشی بالمکند سررشتہ دار محکم کمشنری ملتان

مورخہ ۲۹ ـ اگست ۱۸۵۱ع

ہیں ضلع ملتان مین پانچ تحصیلین ہین ـ ملتان خاص ـ سرای سدہو ـ شجاع آباد
لودہران ـ سوٹیان ـ اور حدود ضلع کی یہ ہین کہ شمال مین ضلع گوگیرہ و جہنگ
و کوٹ شرق جنوب پر دریای ستلج پار ملک بہاولپور اور غرب مین ضلع خانگڈہ
شہر ملتان مین قوم ہنود یعنے کہتری و روڑہ و برہمن سارست و لبکرن و دیگر
اقوام ہنود بہت ہین اور مسلمان بہ نسبت ہندون کے کم ہین اور دیہات
گرد نواح ملک ملتان مین قوم مسلمانان مختلف مذہب ہین مثلاً ایک وہ قوم ہے
کہ پہلے جاٹ تہی اور پیچہ مسلمان ہوئی تو قوم اونکی بہرگور مشہور ہوئی و اسی طور پر
ایک قوم کو بہرگور کہتے ہین کیا ہندو کیا مسلمان اور قوم پٹہان اور شیخ شہر
بیچ ملتان کے کم ہین پہلے کثرت افغان کی تہی اب نہین رہی جا بجا اور کہیں
دو چار پٹہان کہ پہلے ملازم مولراج کی تہی ہنگام جنگ بوجہ خیر خواہی
سرکار سر ایک کو حسب حیثیت جاگیر عطا ہوئی اور بیچ ملتان کے آباد ہین

اور اولاد حضرت شاہ بہاء الحق اور شاہ رکن عالم مخدوم محمود شاہ قریشی کے
بھی بیچ ملتان کے موجود ہیں صاحبان عالیشان بہت عزت اونکی فرماتی ہیں
اور وہ بھی خوش اخلاق ہیں۔ اب ہوا اس ملک کی واسطے اہل و مردمان
ہندوستان کو بالکل مفید نہیں اگر کسی نے تھوڑا کھایا بلکہ اگر ایک وقت کھانا
تو تخفیف سہی ورنہ مبتلا بیماری ہو جاتا ہے۔ دریائی چناب ملتان سے بفاصلہ چار
کوس کے جاری ہے اور نالہ شاہ پور والہ اور نالہ ولی محمد خان و نالہ سکندر آباد و نالہ
و دیگر نالہ جات بہ تعداد ۲۲ بائیس دریائی چناب سے بیچ علاقہ ملتان و سکندر آباد و
شجاع آباد وغیرہ کے جاری ہیں اور طرف دکھن کی ملتان سے بہاولپور کو
دریائی ستلج جاری ہے اور دریائی ستلج کے ۱۹ نالہ جاری ہیں اور علاقہ جات
میلسی و کہروڑ و گیلا ہی وغیرہ ضلع ملتان میں آبپاشی ہوتی ہے اور [illegible]
ضلع ملتان کا صرف انحصار آب نالہ جات سے متعلق ہے ورنہ پیداوار نہو اور
بارش اس ملک میں بہت کم ہوتی ہے اور طریقہ آبپاشی کا یہ ہے کہ نالہ جات کلان
سے کول کھود کر بقبہ چاہات میں لاتے ہیں اور اوسپر جہلار کہ بشکل دولاب
ہوتا ہے جاری کرکے پانی پہونچاتے ہیں اور بعض بعض جگہ آبپاشی نہیں پہونچتا ہے
اور صفائی نالہ جات بعوض آب نالہ ہر سال میں ذمہ زمینداران ہے جو کوئی
نکرے دو آنہ یومیہ دیتا ہے اور فی دہنہ جہلار ایک آدمی واسطے صفائی نالوں
کے لیا جاتا ہے اور راہ اس طرح سے نہایت اسوجہ کہ تک پانی نالہ ہا کا جاری ہے

خشک ہوجاتا ہے اور بعض جگہ حق آب نالہ بھی مقرر ہے فی دہنہ چاہ بطور استمرار اس
تفصیل سے دو روپیہ اور چار روپیہ اور ایک روپیہ مگر اب تجویز تقرری آب نالہ
کی ہے گفتگو اس ملک کی نہ پنجابی نہ ولایتی مرکب بلہجہ علیحدہ تعلق سماعت
سے رکھتی ہے اور ضلع ملتان طرف غرب اور دکھن متصل دریا اور جس جگہ
نالہ جات دریا آتے ہیں آباد ہے و طرف شرق و شمال جنگل بار بہت ہے نسبت
شرق کے شمال کی طرف کچھ آباد مگر طرف شرق کے ویران بہت اور بار کا جنگل
سو کوس کے طول میں ہے اور بعض جگہ زیادہ اور بعض جگہ کم ۔ زیادہ تر رواج اس
ملک میں پڑھنے فارسی کا ہے اور اکثر مسلمان عربی میں دخل رکھتے ہیں اور برہمن
شاستر پڑھتے ہیں ۔ اس ملک میں تحفہ پارچہ ابریشمی گلبدن کھیس و لونگی
بناوٹ کلابتو نکا ہے یا میوہ جات کہ ولایت خراسان سے براہ ملتان ہندوستان
کو آتا ہے اور دریائی ریشم و قالین و کارچکن و کشیدہ منقش اچھا ہوتا ہے
اور چھینٹ کے تھان نہایت نادر کہ تمام بلاد ہندوستان میں مشہور معروف
ہیں اس ملک میں ملتان ایک بڑا نامی شہر ہے اپنی نظیر نہیں رکھتا قریب
بارہ ہزار گھر کے اور تین ہزار پانسو دکانیں بازار میں آباد ہیں اور تمام عمارت
و شہر پناہ پختہ ہے اور مقامات بھی مثل شجاع آباد مشہور ہیں پوشاک مردان
اس ملک کی انگہ چوغلہ کا بشکل جامہ یعنی کشادہ آستین لیس پیش پیلا اور
دستار گھیر کی واسا اور پاجامہ مثل پوٹھودار نہایت گھیرا مہری تنگ اور

پوشش عورتون ہنود کی مثل ہندوستانی اور مسلمانون کی بوضع اپنے
اور مردم بطبع نا ملایم اندک سخن مین باہم کینہ پیدا کر لیتے ہین عزت کو نہین جانتے
کہ کیا چیز ہے اور پوشاک صفا نہین رکھتے اور سر کے بال گروہ کے بہت دراز
رکھتے ہین اور روغن تلخ اس کثرت سے سر مین ملتے ہین کہ مردمان ہندوستانی
کو انکے پاس بیٹھنا اور بات کرنا دشوار ہے مگر اب عادت تیل ڈالنے کی کم
ہوتی جاتی ہے۔ تجارت زیادہ قسم پشمی ہوتی ہے و یا تجارت گنجد سیاہ
زیادہ تر ہے۔ آب چاہات سے مقدار بیس ۲۰ چوبیس ۲۴ ہاتھ کی برآمد ہوتا ہے اور جو
چاہات متصل دریا ہین وہان دس یا پندرہ ہاتھ پر۔ گیہون اور جوار اور مکی
اور جو۔ چینا۔ باجرہ۔ مونگ۔ مٹر شالی وغیرہ اجناس آبکاری و کپاس
پیاز و تیل۔ نیشکر۔ و کوکنار و تمباکو و چنے سرخ۔ و زیرہ سفید و سیاہ
و اجوائن و سونف و کشنیز وغیرہ منضبط ہوتی ہین مگر باش کم پیدا ہوتا ہے
اراضی محصول مالکی عہد سابق مین اندر ہی خام و بابت چاہات قرار دی
موافق حصہ مقررہ وصول ہوتا تھا اور بہاولی حکم بحساب شمارہ سے ہر ایک تھون
حصہ تک اور استمرار چاہات بشرح مختلف ہر ایک چاہ سالیانہ بیس روپیہ سے
آٹھ روپیہ تک اور بیچ ملک چولستان فی دہنہ مختلف [illegible]
[illegible] سے سوائی محصول مقررہ و رقومات مثل فروہی و ترنی [illegible] چونکہ
و سیری یعنی پٹواری و محصلانہ و کاہ چرائی و شکرانہ و زکوۃ و محصول [illegible]

و محصول گلستان یعنی کھجور و ندرسانہ و ندرکار خوار و غیرہ بہت سی قسم کی جاتی تھی اور محصول ترکاری و غلہ ہر ایک چیز کا علٰحدہ علٰحدہ لیتے تھے اور صرف تانبے کی بہت آمدنی ہوتی ہی اور پھل درخت کھجور کا مثل خرما کے ایسا شیرین ہی کہ کھانے والی جانین مگر اب ٹھیکہ مقرر ہوگیا اور محصولات سوای حسب دستور سرکار معاف و ترک ہوئیں صرف ترنی شتران باقی رہی ہے اور لفظ ترنی شتران یہہ کہ بعوض چرائی جنگل فی راس شتر لیا جاتا ہی۔ مکان پرستش ہنود پہلاد پوری اندر قلعہ کہ بیچ ہنگامہ مولراج کے مسمار ہوگیا اب تجویز تعمیر اوسکی درپیش ہے یقین گمان ہے کہ بموجب شاستر ہندوؤن کے نرسنگا اوتار نے چودہ سنگھہ کا اوتار کرکے ہرناکس کو مارا کہ وہ دعوی خدائی رکھتا تھا اور پہلاد اوسکا بیٹا کہ بھگت یعنی معتقد وحدانیت تھا اوسکو بچایا دوسرا مکان سورج کنڈ تیسرا مقام جوگ بابا اور مقام طوطلا بابی اور مکان شیو والہ اور مکان بلا داگیشو پوری پرستشگاہ خاص ہی اگرچہ اور مکانات بھی ہین مگر مقامات مندرجہ صدر قوم ہنوداں مین زیادہ تر مشہور ہین اور بیچ قوم مسلمانون کے خانقاہ شاہ بہاء الحق و شاہ رکن عالم اندرون قلعہ و شاہ شمس تبریز طرف شمال کے شہر سے باہر اور خانقاہ میر صاحب کہ اوس جگہ ایک تیر بھی متصل ہے اندر شہر اور خانقاہ شاہ گردیز صاحب اندرون شہر اور سوای اسکے مزارات مقام بیرون کہ بہت ہین اور کثرت قبرستان اس قدر ہے کہ شمار مین نہین آتی

اور یہہ شعر واسطی ملتان کے کافی ہے شعر چار گانست تحفہ ملتان۔ گرد و گرما
گدا و گورستان۔ اور اوپر خانقاہ پیر صاحب اور شمس تبریز بروز پنجشنبہ اور
خانقاہ شاہ رکن عالم پر بروز شنبہ ہنگامہ میلہ ہوتا ہے ہندو و مسلمان جاتے ہین
اور مقام جوگ بانی و سورج کند پر ایک دفعہ سال تمام مین ہنگامہ ہوتا ہے اور ملتان
خاص مین یہی مقام زیادہ تر مشہور اور امید گاہ ہندوان و مسلمانان کی ہین بقول
پیر مین خس ست اعتقاد من بس است۔ اور عمارت سلاطین سابقہ سے
قلعہ ملتان نہایت استوار قدیمی ہے کہ دور اوسکا اسامیہ قدم کا ہے اور
اوسکے چالیس برج اور چار دروازہ ہین اور بلندی دیوار کی باہر بیس درعہ اور
اندر سے کم اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسکے گرد خندق لعمارت پختہ بنائی تہی اور آگے
دروازہ سنہی اور اندر سکے دمدمہ عالیشان بنے ہوئے ہین اور مقام عیدگاہ کہ اب
وہان کچہری ضلع اور مقام خاص و عام اور باقر آباد اور مسجد ولی محمد صاحب
اور مقامات تو آئین و خوانین سابقہ کے ہین مگر یہہ مقام لائق پسند اور تعریف کے
ہین اور تعمیر مقامات ملتان بالکل خراب یعنی بلندی زیادہ اور صحن کم اور کوچہ
غلیظ کہ اگر ملتانیون کو کشمیریون سے مناسبت دین تو لایق ہے۔ ہندو اور مسلمان
مین تکرار زیادہ مگر عدالت گستری سرکار سے ایک دوسرے پر زیادتی نہین کرسکتا
اگر خوف سرکار نہو تو اوسکے لڑانے مین نوبت کشت و خون پہونچے۔ طریقہ زمینداری
اس خطہ مین جس نے کوئی کنواں بنایا وہ لعینہٖ آبادکاری زمیندار با صطلاح چکدار ہے

اور چکدار کو بجز حق زمینداری کی اور واسطہ نہیں اور چکدار معرفت اپنے مزارعان
کو ساتھ اپنے ملا کے آباد کرتا ہے اور معاملہ سرکار کا چکدار اپنے پاس سے دیتا ہے
اور مزارعان سے بٹائی لیتے ہیں اور یہی طور زمینداری اکثر دیہات کا ہے
قوم روڑہ کہ ملتان میں ہیں سب پیشہ کرتے ہیں یعنی جو کچھ پیشہ یہ جہان کے ہیں
صرف بھنگی کا کام اور طوائفان کا اون سے متروک اور کوئی پیشہ اون سے نہیں بچا
گویا کرم بیچ اس ملک کے نہیں ہے سب ہندو جہان کہیں چاہیں روٹی کہاتے
ہیں جو کی بیچ کہاتی اور دال وریخ پختہ بازار میں فروخت ہوتا ہے ہندو خرید کر
کہاتے ہیں مگر فروشندہ بہی قوم ہندو سے ہیں اور یہی طریقہ برہمنان وغیرہ اس
ملک کا ہے اور یہ ایک عجیب جگہ ہے کہ ندی راوی اس موقع پر دس کوس تک سیدہی
بالکل بیچ جاری ہے اور اوسکا نام سیدہنی مشہور ہے یہی اس دس کوس
تک کے کنارے کو پانی دریا سے صدمہ سماری کا نہیں ہوتا اسکے روایت یہ
مشہور ہے کہ رام چندرجی اوتار نے یہان آکر قیام کیا اور اشنان کرکے پاپیادہ
دس کوس تک سیدہا چلا اوسی سیدہ پر اجرا ندی راوی کا ہوا اور
وجہ تسمیہ سیدہنی کا اوسی کے سبب سے ہے کہ لفظ سیدہ مخفف لفظ سیدہا
کا ہے اور نی ندی کو کہتے ہیں۔ اور موضع رام چوترا میں ہر سال بیساکہی کا
میلہ بہت ہجوم سے ہوتا ہے دور دور کے آدمی آکر اشنان کرتے ہیں اور
اسی رام چوترہ میں سادہو برمہ چاری رہتے ہیں اور آیندو روند کو روٹی

دیتی ہین اور دیوان ساون مل نے ایک گہاٹ پختہ داہین کنارہ ندی پر بنوایا
کہ اوس سے رونق دوبالا ہوئی اور بائین طرف یعنے چپ کنارہ ندی پر مکان
اچہوت فقیر کا ہے اور اوسکو کچہ زمین دہرم ارتہ سرکار سے معاف ہے اور یہہ ابدہوت
فقیر سنیاسی بعمر ماعہ برس اب موجود ہے ہمنے ہی دیکہا کہ جہنگ کے خزانہ سے
۱۱۴ روپیہ پنشن بموجب منظوری ہ۔ اگست پاتا ہے اور تحقیقات اوسکی عمر کی
پہلے بہت ہو چکی ۱۸۵۲ء مین اوسکی عمر ماعہ برس کی تہی اور یہہ آدمی اچہا
مضبوط تندرست ہے کہ آپ پیادہ پا رام چبوترہ سے جہنگ مین آکر پنشن لیجاتا ہے
بینائی بہی اچہی ہے گذشتہ وقت کے معرکہ اپنی دید کہتا ہے حلیہ اوسکا یہہ ہے
گندم رنگ۔ سفید بال۔ ابرو کی بال کنجان۔ اور ایک داغ جل جانے کا داہنی
ہاتہ کے پہونچے کی پشت پر قد ۵ فٹ ہے۔

کیفیت ضلع جہنگ سے وہی تحقیقات کالی رای صاحب مولف

المرقوم ماہ دسمبر ۱۸۶۵ء

مجکو ماہ دسمبر ۱۸۶۵ء بتقریب تبدیلی اس ضلع مین پہونچنے کا اتفاق ہوا یہان
کا حال دیکہا اور سنا لکہا ہے نقشہ ضلع سے ثابت ہے کہ دریا ہے راوی وچناب
وجہلم تینون اسی ضلع کی حد گوشہ غرب وجنوب پر مخلوط ہوے ضلع کی
حدود اربعہ یہہ ہے کہ شرقی ملحق ضلع گوگیرہ۔ جنوبی ضلع ملتان۔ غربی
ضلع لیہ و خانگڑہ۔ شمالی ضلع شاہ پور و گوجرانوالہ ہے اس ضلع کی

حد ضلع گوگیرہ کے حصہ کی مابین بار دولالی ملحق ہوتی ہے اور یہ بار جنگل کلان کی
اسکا عرض چالیس کوس تخمیناً ہے کہ نواحی لاہور سے تا ملتان طول اسکا سو سوا سو
کوس کا سیدھا چلا گیا ہے پانی کہیں کہیں شاذ و نادر واقع ہے چنانچہ ایک منزل کے
وقت آنے راہ کے کمالیا ٹھہرا ضلع ملتان سے چودہ پندرہ کوس چوکی رچنا بہ
سے تا چوکی روڑہ ون والی پہلے پانی کا نشان نہ تھا چنانچہ اپنے ساتھ ایک سبوچہ
آپ لے لیا تو کار روائی ہوئی موسم گرما میں سفر اس راہ کا دشوار ہے اور یہ جنگل
زیادہ تر اس ضلع جھنگ میں ہے یعنی شرقاً غرباً قریب دو سو ۳۰ کوس اس ضلع
متعلق ہے مابین راہ گوگیرہ و جھنگ کے تین چوکی سرکاری سرراہ ہیں جھنگ سے چلکر چوکی
بھوانہ ساٹھ کوس - چوکی چاہ گوجران عرف گھیتی سات کوس - چوکی سمندری
[illegible] کوس اس سے آگے حد ضلع جھنگ کے پانچ چھ کوس تک ہے اور اس بار کے
بیچ میں ایک تھانہ سرکاری شاہ کوٹ میں تھا پھر وہ چوکی گھیتی پر مقرر ہوا ہے
اور ایک شہر ویران بیچ کوٹ کا واقع ہے اینٹ اوسمیں سے خشت ہائے کلان
طول ڈیڑھ فٹ اور عرض دو فٹ اور موٹا ایک فٹ ہے کہ ایک خشت
آدمی سے مشکل اوٹھ سکتی ہے اکثر لوگ متلاشی چرائی مویشی کے مع عیال کے
اس جنگل میں مع غول مویشی جا بجا رہتے ہیں بطور خانہ بدوشان کی اونکے
سب مقدمات معرفت تھانہ دار کی انتظام پذیر ہیں اس راہ پر مسافروں کو
چوکیات مقررہ سے ٹھکانا ٹھہرنے اور آرام کا ہے اور غالب ہے کہ آئندہ جانب

مرکابھی سرا۔ تا۔ بھی ان مقامات پہ بن جا بین گی اور ہرشہر دریا میرا اوی
لا چناب و جہلم کے کنارہ کنارہ دیہات آباد مزروعہ زمین ہے باقی سب
جنگل ہے کہ او رنشیب کی زمین کو ہٹھیار اور جنگل کی بلند زمین بانگر کا لفظ
یہاں اوتا ہے آب و ہوا اچہی ہے مگر سردی موسم سرما مین زیادہ ترماہ فروری
سے اپریل تک رہتی ہے پہر گرمی بہی بشدت ہوتی ہے اور بارش بہت کم ہوتی ہے
اور باہین حصہ ضلع لیا اور اس ضلع کی حد غربی پر ایک تہل ریگستان کا جزو
سات کوس ہے وہ جنگل تہل کا بہی دشوار گذار ہے اس تہل مین بحالت کثرت
بارش کہین کہین موٹھ باجرہ بویا جاتا ہے پہلے یہہ سب ملک مع ضلع گوگیرہ
محاصلہ پانچ لاکہہ روپیہ تخمیناً کا القبضہ سردار قوم سیال رئیس جہنگ سیال کے
تہا اور مشہور ہے کہ سیال قوم راجپوت پنوار ہندوستان سے مع ایک بہن
اپنے پیرو بہت کے اس نواح مین آیا تہا اور مرید حضرت فرید شکر گنج پاک پٹن والہ
کا ہوا اور فرید شکر گنج نے اوسکو دعا دی تہی کہ تیری اولاد بہت ہوگی اب
ہزارہا آدمی اوسکی اولاد کا ہے اور اونمین بہت گوت ہین ہر ایک
گوت پر لفظ آخیر آنا آتا ہے یہہ پہچان سیال کی ہے مثلاً جلوانہ۔ علی ہجانا
صاحبانا۔ ملکانا۔ رجبانہ۔ اس طرح صدہا قوم ہوگئی ابتدا میں یہہ لوگ
تہل مین نا منگرہ ضلع لیا رہتے تہے پہر شدہ شدہ علاقہ کچھی دائیں رود جہلم و
چناب میں لگ گئے اس ملک مین زیادہ تر قوم سیال مسلمان زمیندار ہین آبی

اس ملک کو جھنگ سیالاں بولتے تھین آخری رئیس جھنگ کا مسمی احمد خان سیال
تھا اور اپنے آپ کو آزاد سمجھکر کسی کو خراج نہین دیتا تھا حالانکہ ملتان مین
مظفر خان صوبہ دار ملتان زبردست تھا مگر اس پر اوسکا بھی دخل نہ تھا متی
جیٹھ بدی تیج سمت ۱۸۶۳ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فوج کشی کرکے جھنگ مگھیانہ
کہ ہر دو آبادی مین فاصلہ ایک کروہ تخمیناً ہے مار لیا اور دو دفعہ کے حملہ مین
اس ملک کو اپنے تصرف مین کیا اور احمد خان کو بعد دو برس قید رکھنے کے
لاہور مین بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر میروال علاقہ نواح لاہور مین دی دس
برس وہ احمد خان کے قبضہ مین رہا پھر رنجیت سنگہ نے یہہ جاگیر اوس سے
لیکر ملتان کی نواح مین علاقہ سردارپور بقدر تیئیس ہزار روپیہ کے جاگیر دی تا
حیات اپنے احمد خان تا نہایت سمت ۱۸۹۵ اوس پر متصرف رہا بعد اوسکے مرنے
کے رنجیت سنگہ نے عنایت اللہ خان اوسکے بیٹے کو قطع لیہ مین جاگیر
اٹھارہ ہزار روپیہ کی علاقہ ملان والہ و مارکان والہ سے تبدیل کر دی پھر بابین
راجہ دہیان سنگہ وزیر و ساونمل صوبہ دار ملتان سے تنازعہ ہو کر موضع
بہڑکن علاقہ کانووال ضلع شاہ پور سے ہو گیا سیہ عنایت اللہ خان تابع
و رفاقت ساونمل کے تہا لڑائی مین بہ سمت ۱۸۹۲ مارا گیا اوسکا بھائی اسمٰعیل خان
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دربار مین پکڑا گیا راجہ موصوف نے اونکی نسبت جاگیر
دینا تجویز کیا مگر مہاراج بیمار رہتا تھا اور دھیان سنگہ وزیر کو اس خیال ندان سے

کا نوٹس ہوگئی اور اس لئے نہ پنشن ہونے دی نہ جاگیر الا سانوں میں سے سنا گیا کہ یہہ
مشاہرہ عنایت اللہ خان کی بی بی کا پنشن ہوگیا اب عملداری سرکار انگریزی
کی ابتدا میں محمد اسمعیل خان خدمت گذار سرکار رہا اور اوسکو حکم ہوگیا کہ تم علاقہ
صوبہ دار ملتان کا دخل وتھا دو تمہارے واسطے کچھہ بہترائی ہوگی وہ اپنی برادری
قوم سیال کو جمع کرکے مدد و معاون و معاون حکم سرکار انگریزی ہوا اور کچھہ چاہات
قدیمی اپنے پر قبضہ کرلیا جب عملداری انگریزی بالکل متسلط ہوگئی محمد اسمعیل خان
لاہور میں پیشگاہ صاحبان ذی اختیار کی حاضر نہ ہوسکا اسواسطے اوسکے حقوق
سابقہ و خدمت گذاری حال پر نگاہ نہ ہوئی صرف یہہ اوسکے واسطے ہوا کہ ساٹھہ
روپیہ پنشن جو اوسکے بیاوج کی تھی وہ موقوف ہوکر ایک عہدہ رسالداری سوالن
کلکٹری و فوجداری پشاہرہ سو روپیہ کے مقرر ہوگیا اور آٹھہ دس سوار
بھی اوسکے نوکر ہوگئے اس ہی بسر اوقات اسکی ہے خدا کی قدرت و انقلاب
زمانہ ہے کہ جسکے باپ کے قبضہ میں پانچ لاکھہ روپیہ کا ملک تھا اب اوسکے
بیٹے کی یہہ اوقات ہے اور رنجیت سنگھہ کہ جسنے انکو خارج کیا اوسکی بھی
بنیاد نہ رہی بقول بیت ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں ٭ ناؤ کاغذ کی سدا
چلتی نہیں ٭ اور سمی جہان خان چچا حقیقی محمد اسمعیل خان کا موضع
جونڈہ ڈہرانہ علاقہ مسن تحصیل تاجپور میں پندرہ سو روپیہ سالانہ کی جاگیر
دائمی پر قابض ہے کہ یہہ جاگیر اوسکی رنجیت سنگھہ کے وقت سے چلی آتی تھی

اور سکھون کی عملداری مین مسمی باقر قوم بہروانہ زمیندار کہیوا علاقہ واڑہ کو ایک نوع کا عروج ہوگیا تہا کہ اوسنے تمام ضلع کا ٹہیکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سرکار سے لیکر بہت حکومت تمام ضلع پر کی اور بہت سرمایہ جمع کیا اور آخر وقت زوال سکہان کے اس باقر نے بہیو سکہان کا واسطہ راہ تبلانے کے ہوکر سکہون کی فوج کو بیلہ دریای چناب مین داخل کردیا اور آگ لگوادی سرکاری فوج کو اطلاع کردی کہ سکہان کو ہر طرف سے آتش و فوج کا محاصرہ ہوا بہت سکہ دریا چناب مین ڈوب کر تباہ ہوگئے اور سکہون کا بہت مال اس باقر کے ہاتہ آیا کہ اب اس باقر کا بیٹا مسمی غیاث علاقہ واڑہ مین موجود اور بہت سامان مویشی و شتر و دولت اوسکو ہے اور اس باقر کے بزرگان کی دختر مسماۃ صاحبان تہی کہ مرزا کے ساتہ اوسکا عشق ہوا تہا اور ایک راگ اوسکی عشق کا ہے کہ بیان کی مخلوق و ہانجہ کی خلقت اوس راگ کو گاتی ہے اور اس ضلع مین تین تحصیل اور ایک پیشکاری مفصلۂ ذیل ہین - چنیوٹ دریای چناب سے دو کوس جانب شرق اوسمین تین تعلقہ ہین - سیرآٹا - کوڑک - بہواد آبادی چنیوٹ خاص کی ٹبہ کلان پر اچہی ہے کہ وہان کے معمار بکار تعمیر اور کمانگر رنگ ساز و مشہور ہین اور قلمدان وغیرہ اشیای رنگت کی اچہی بنتی ہے اور ایک مسجد سعد اللہ خان وزیر کی بنائی ہوئی موجود کہ یہ سعد اللہ خان وزیر شاہجہان بادشاہ کا رہنے والا موضع تہرا کی پرگنہ کا

تھا اور ایک درگاہ شاہ شمس کی ہے وہان میلہ ہوتا ہے اور ایک پہاڑ خشک متصل آبادی ہے دوسری تحصیل جھنگ وسمین پانچ تعلقہ ہین - واڑہ - جھنگ - گل والا سورکوٹ - کچا گمیرا - جھنگ - مگھانہ - و سورکوٹ اچھی آباد ہین - سورکوٹ مین پیداوار درخت کھجور کی بہت شیرین و تحفہ جا بجا جاکر فروخت ہوتا ہے اور یہان کی کھجور کہی قسم اور کئی نام کی ہے چنانچہ ہرڑہ - واکہ - سیپا زہی اور کئی قسم کے نام ہین -

مگھانہ مین کوٹھی وچھاونی صاحبان انگریز اور سرای و مکان تحصیل برسر سڑک بنایا گیا ہیا اور مگھانہ مین مقبرہ ہیر کا ہے اور زبان زد عوام یہہ ہے کہ اوسکی چھت کھلی ہوئی ہے کیسی ہی بارش ہو مگر پانی مینہہ کا اندر مقبرہ کے نہین پڑتا مگر تجربہ سے ثابت نہین ہوا حقیقت عشق ہیر رانجھا کا یہان بہت مشہور ہے -

کہ یہہ ہیر دختر مسمی چوچک زمیندار قوم سیال کوٹ جھگانہ ساکن موضع سیپل واڑہ متعلقہ واڑہ کی تھی کہ مسمی مراد نمبردار موضع مذکور گیارہ ہوین پشت مین اوس ہیر کا قندانی اب موجود ہے اور مسمی رانجھا کہ اصل نام اوسکا ڈھیدو تھا قوم جاٹ گوت رانجھا ساکن تخت ہزارہ تحصیل کانووال ضلع شاہ پور کا تھا -

تیسری تحصیل قادر پور ہے ہر دو دریای چناب و جہلم کے ہے اور یہہ علاقہ عوام کی زبان زد بیچ کہلاتا ہے یعنی دو دریاوں کے بیچ مین ہے پہلے ضلع شاہ پور سے تعلق تھا اوسمین (۹) تعلقہ ہین بھٹیان - شاہ جیونا - واڑہ

ستی - چوتره - کوٹ عیسی شاه - قادر پور سنجنتا - بهری - باڑهی - جهلم پار
اور تحصیل مین شاه جونا و قادر پور سنجنتا و ستی کوٹ عیسی شاه آبادی کلان
هین مگر گچه اس سے بڑی قصبه یا شهر نهین سب عمارت خام مانند بڑی گاون کی هین -
چوتهی تحصیل اوچ جهلم سی پار طرف پچهم کے دو آبه سنده ساگر مین هی وهان ایک
تحصیلدار رهتا هے اور اوسمین چار تعلقه - کوٹ ساگر - نیکوکاره - اوچ خاص
چوتره اور یه علاقه بهی جهلم کے کناره غربی پر هے اور کهی مشهور هے جنمین
موضع اسمین کلان - اوچ خاص - واسو آستهان - کوٹ ساگر - شهو تلیل
رشید پور - نیکوکاره - ماچهی وال - ساجهر - اوچ خاص کی بنیاد آبادی
یهه هے که پهلے ایک ٹیبه معروف بٹر مسمی اسمی کا ویران پڑا تها عرصه ایکسو تین سو
تخمیناً هوا که مسمی گل محمد سید فقیر متوطن قصبه بلوٹ واقع ڈیره اسمعیل خان قوم
سیالان کا یهان آیا اور اوسنے یهه قصبه اوچ آباد کیا اور وجه تسمیه اوچ کی
یهه هے که اونچی جگه کناره تهل ریگستان پر آباد هوا تو اوچ نام رکها گیا اور
عنایت الله خان سردار جهنگ نے یه زمین اوسکو ملکیت مین دیدی بلکه یهان
جس گاون پر اوسنے هاته رکها اوسکی ملکیت مین کر دیا گل محمد کی اولاد
کچهه نهین هوئی وه مجرد تها مگر اوسکے بهائی مهر علی کی اولاد هے که مهر علی کا
بیٹا چراغ علی اوسکا بیٹا ناگ سلطان فقیر اور عطا الله هوئی ناگ سلطان کا
بیٹا نور سلطان سجاده نشین حال هے اور عطا الله کا بیٹا کریم حیدر ابتک هے

اونکو اوچ خاص نصف جاگیر اور تا گل سلطان مہاراجہ رنجیت سنگھ سے اجارہ تھا
کل علاقہ کا رہا اس خاندان کے مرید تا کابل نہایت مخلوق ہے اور قصبہ بلیل اوچ
مین تخمیناً پچیس دکان بطور بازار ہین اور کہین اس قدر دکانین نہین ہین اس
علاقہ مین کثرت قوم سیال کی ہے اور کوئی نامی مکان کہین نہین دو مسجد پختہ
واسو استھان مین ہین موضع حلی خانہ مین ایک درخت برگد کا نہایت کلان
کہ جسکا سایہ ایک کنال مین پڑتا ہے ایسا درخت کلان ہمارے دیکھنے مین نہین آیا
یہ جگہ پیر کے بوٹہ مشہور ہے کہتے ہین کہ کسی شخص نے ایک بوٹا برگد کا پیر جلال عالم
کے نام سے لگا دیا تھا جسکا یہ پھیلاؤ ہوا اور اوس ٹبر کی داڑہی کے بہت
درخت ہو گئے پہچانا نہین جاتا کہ اصلی درخت کونسا ہے اور مخلوق براہ اعتقاد
آکر آہنی جرس یعنی ٹلی چڑہاتے ہین صدہا ٹلی اس درخت پر لٹکتی ہین کہ
جن سے بہت خوشنما لگتا ہے صنعت کسی طرح کی نہین تجارت بھی نہین ہوتی
موٹا کپڑا یہان کا دریا ہی اٹک پار ڈیرہ جات کو جاتا ہے موضع ٹھٹھہ سیرانی
مین میلہ اوپر درگاہ تاج الدین پیر کے ہر سال ماہ چیت جمعہ سوم کو باجتماع
پندرہ سولہ ہزار آدمی کے ہوتا ہے چار روز جمع رہتا ہے دوم میلہ اوپر
خانقاہ پیر روڈو سلطان در روضہ گل امام کہ جس سے بنیاد آبادی قصبہ
اوچ کی ہوئی تاریخ ۲ کاتک باجتماع ہزار آدمی کے ہر سال ہوتا ہے اور اس
ضلع مین اکثر آدمی لباس کثیف رکھتے ہین سب عورت مرد تہ بند لنگی کا

باندہتی نہین چادر اوڑہتی ہین اور پگڑی بہی سر پر ایسی قرینہ سے باندہتی ہین
کہ سر کی کہوپری کہلی رہتی ہے ہندو اکثر قوم کہتری روڑہ کراڑ کہلاتے ہین
پیشہ کرپا لا لنعال وغیرہ نہین خاکروب بہی مسلمان ہین کلمہ پڑہتے ہین مگر مردار خوار
ہین اور چاہات پر دہوتا ہے کاشتکاران اوسی چاہات پر اپنی جہنگیان
یعنی چہپر باندہ کر بود وباش رکہتے ہین ایک موضع کے رقبہ مین جس قدر چاہ
ہیون اوسی قدر آبادی نظر پڑتی ہے اور چاہات سوا آبپاشی بذریعہ ہٹ
کر ہے جیرس نہین ہوتا اور ندی کنارہ پر بہی رہٹ لگاتے ہین اونکو
جہلار بولتے ہین گفتگو مردمان عوام ہندوستانی وپنجابی سے علیحدہ
مرکب بزبان پنجابی وملتانی ہے نشاہ جیونا مسن دمار ہی مین میلہ ہوتا ہے
لیکن ایسا نہین ہے کہ دور دور کے آدمی آتے ہون اور بہت ہجوم
ہوتا ہو اسواسطے زیادہ لائق تذکرہ نہین ہے اور چڑہاوا بہی زیادہ
نہین ہوتا مگر موجب خیال کوہ نور کے ایک رسم عجیب لائق تذکرہ
خاص ہے کہ یہان کی مخلوق ہندو سری نرسنگ جی کو بہت مانتے ہین
جو کوئی یہ منت قبول کرتا ہے کہ یا نرسنگہ جی ہماری فلانی مراد بر آویگی
تو ہم تمہارا بہن کرینگے جب وہ بر آتی ہے تو وہ بمقام جہنگ جا کر
بروز مشہور ماہ پہاگن مین آٹا گہی شیرینی اپنے پروہت کو پیش
کرتا ہے وہ پروہت اوس آرد وغیرہ کو گوندہتے ہین اور اوسکا بڑا

گولہ بنا دیتی ہین مستورات اوس گولہ پر کچا سوت لپیٹتی ہین اور پھر وہ گولہ
انبار آتش مین رکھدیتی ہین عورت اور پروہت رات بھر گنگا جی کی تعریف
مین بھجن و راگ گاتے رہتی ہین تمام رات وہ گولا آگ مین رہتا ہے صبح کے
وقت اوس گولہ کو آگ سے نکالتے ہین تو وہ آٹا وغیرہ مانند زعفور کی پک جاتا ہے
مگر کچے سوت کو مطلق آسیب آتش نہین پہونچتا وہ بدستور محفوظ رہتا ہے
اوس گولہ کو ٹکڑہ کرکے بطور پرشاد کے تقسیم کرتے ہین اور کھا لیتے ہین اور
کچے سوت کو کھول کر مرد اوسکے دوڑی اپنے ہاتھون مین باندہتے ہین اور اسکو
تبرک سمجھتے ہین اور یہ بات بیان کسان معتبرین سے ہمکو بھی تصدیق ہوئی
اور نواحی چنیوٹ مین ایک قوم خوجہ مشہور ہے کہ پہلے وہ قوم کھتری تھی
مسلمان ہوکر خوجہ کہلائی اوس قوم مین عجیب رسم دعوت برادری کی
ہے کہ جو کوئی تقریب شادی کی پیش ہو تو وہ لحم اپنے گھر پکا کر اور
آٹا گوندہ کر دو دو پیڑے آٹہ خام کے اور کچھ لحم پختہ فی آدمی ہر ایک کے
گھر پہونچا دیتا ہے اور جملہ ہندوان مین وقت شادی دختر کے یہ بھی
رسم ہے کہ جب برات دولہ کی آتی ہے اور دولہ دروازہ چوکھٹ
پر یعنی سمدہی کے پہونچتا ہے دختر والہ دختر کو ایک دفعہ نوشہ کی سواری
اسپ یا وینہ کے نیچے کو نکالتے ہین یہ بھی ایک شگون نیک سمجھتے ہین
اور پیداوار اس ضلع کی زیادہ تر گندم ہے نیشکر شاذ و نادر اور باڑی

و جوار باجرہ و مونٹھ بہی کچھ کچھ پیدا ہوتا ہے اور شلجم کہ جسکو گونگلو بولتے ہین
و چری و میتہا خورش بیلون کی ہے مزارع کو اس اجناس کا محصول
معاف رہتا ہے مگر فی چاہ پر زیادہ چہہ کنال سے کاشت نہین کرتا اور
بہنگ خاص مین نیشکر پونڈا اور خربزہ قسم کرملیا اور تربوز کلان شیرین
اور اچہا پیدا ہوتا ہے اور دو طرح کے حصہ دار یہان خلاف ہندوستان کے
ایک لیکہا لکہی والا ہے کہ جو کوئی ساہوکار اپنا دادستد کسی مالک چاہ سے
کرتا ہے حقیت چاہ اوسکو بکفول ہوتی ہے کہ وہ لیکہا موکہی دار اصل
مالک کے عوض لوتری وسب خرچ خانگی دیوے اور کل پیداوار مع حق بوتاری
یعنی مالگانہ لیتا ہے اور سود لگاکر پانچ چار برس مین حساب کرکے باقی
فاضل نکال لے جب تک اوسکا قبضہ رہے اصل مالک اوسکا اختیار
نہین اوٹہاتا اگر زانوشتہ ہوجاوے تو جس قدر حساب کے روسے لیکہا موکہی
مین قرضہ نکلے وہ دوسرے سے دلادے تب لیکہا موکہی سے بری ہو
دوسری فریق کا ہاتہ رکہا کہلاتا ہے کہ مثلاً کسی مالک زمیندار نے کسی سے
پناہ لی اور امداد چاہی وہ ہاتہ رکہا کہلاتا ہے دستور یہ ہے کہ ہاتہ
رکہنے والا کل حقوق مالک پر قابض ہوتا ہے مگر منجملہ حق بوتاری
یعنی زمینداری کے کچھ اصل مالک کو دے اختیار مالک کا بجز بانٹے اوس
حصہ حق بوتاری کے نہین ہوتا تحصیل محاصل و نفع و نقصان کہیتا

بدست ہاتھ کہا کی ہو جاتا ہے اور بدون مدد حاکم ہاتھ رکھنے والا بیدخل نہیں ہو سکتا اور اکثر
گو ایک بستے ہیں اور ہر ایک چاہ کا نام و حدود الگ معین ہیں کہ جیسا گانون کا نام
اور ایک حق توہین مشہور ہے کہ اگر اصل مالک کی طرف سے حقیت کسی دوسرے کے
ہاتھ میں ہو تو اس کی اولاد فی چاہ دو سیر غلہ بلفظ ستھیان گندم فی خروار
سے تو یہ غلہ فی خروار دو لوتھ یہ تمام زر و مدہی پاتا رہتا ہے کہ یہ نشان مالکی
قدیم کا پایا جاتا ہے اور لوہین تلفظ ملکیت کا ہے اور تحصیل قادر آباد میں اکثر زمیندار
قوم ... سفیدان بکثرت ... کم ہیں اور طریقہ نیع ان کا ایسا ہوتا ہے کہ جیسا اختلاف
آدمی ... ہین ... اونکو دیکھ دولتمند اور آسودہ نہ سمجھے مگر ظاہر اکثر وہ دولتمند ہوتے ہیں
یہی وجہ ... ہیں درخت میوہ دار نہایت کم اور کسی کے درخت کا نشان نہیں
بلکہ باغ لگانے کی رسم نہیں جنگل میں کیکر یا فراش یا جانڈ و کریل ... درخت
ہیں گھاس دوب بھی بجز کنارہ ندیوں کے اور جگہ قابل خورش اسپ کے نہیں ہوتی
گاڑی چھکڑہ نہایت کم سواری و باربرداری کی کارروائی شتر و خچر و خر سے ہوتی ہے
اور کوئی تحفہ عجیب بیان کا قابل تذکرہ نہیں اور جنگل کا محاصل سوائے ... کا
تین قسم کا ہے ایک ترنی یعنی چرائی مواشی دوسرا الپنجی یعنی کھجور کا پھل اور کیکر کھجور
کا یہاں تک ... ہوتا ہے اور اسکا مستخصہ جانب سرکار علیحدہ ہوتا ہے اور تیسرا ...
کہ اسکا درخت مثل درخت جانڈ کے ہوتا ہے اسکو جلا کر ... کا ... کشتی ...
بھی ہو جاتا ہے اور ... کا محاصل شور کوٹ کے علاقہ میں زیادہ تر ہوتا ہے اور

پشکری مجیدٹ وبھی اس نواح سے اور اطراف کو لیکر سوداگری جاتی ہے اور روپیہ سکہ محمودی جاری ہے تیرہ آنہ کا روپیہ اور نانک شاہی پیسا جاری کہ فی روپیہ ہیں سے زرو خت ہوتے ہیں اور وزن ہر ایک جنس کا ذریعہ پیمانہ رائج ہے او تشریح پیمانہ اور وزن کی یہ ہے کہ آ دہ پاؤ یعنی دو چھٹانک کا ایک ٹھولہ اور چار ٹھولہ کا ایک پیٹرولی اور چار پیٹرولے کا ایک ٹوپا اور چار ٹوپا کا ایک مانی اور چالیس مانی کی ایک خلوار ہے اور اس وزن کی بنیاد اب ۱۰ روپیہ سکہ کمپنی کے سیر سے رائج ہوگئی۔ آدہ پاؤ یعنی ٹھولہ دس روپیہ بھر کا ہی بھر ہوتا ہے کہ اوسکی تفصیل نقشہ ذیل سے واضح ہے —

ـه	ایک چھٹانک ہندوستانی				
[illegible]	۲	ٹھولہ ایک عدد			
[illegible]	۸	۴	پیٹرولی ایک عدد		
[illegible]	۳۲	۱۶	۴	ٹوپا ایک عدد	
[illegible]	۱۲۸	۶۴	۱۶	۴	مانی ایک عدد
[illegible]	۵۱۲۰	۲۵۶۰	۶۴۰	۱۶۰	۴۰ [illegible]

اور پیمائش زمین کی مرلہ کنال و گھماؤ پر ہوتی ہے یعنی تین ہاتھ کا کرم ایک طرف
اور تین کرم دوسری طرف ہو تو ایک مرلہ ہوا اور بیس مرلہ کا کنال آٹھ کنال کا ایک
گھماؤ ہے اور ہاتھ اس قدر طوالت کا سمجھا جاتا ہے کہ کہنی سے تا ناخن انگشت
میانہ تک ناپ کر پھر پشت ہاتھ کو تا پہونچہ پیمودہ ہوا اسی طرح ہاتھ پر خرید و فروخت
پارچہ جاری ہے اور یہ ہاتھ بقدر (۲۲) انچہ انگریزی ہے اور اہل دیہات
کے چند الفاظ گفتگو مروجہ اس ملک کی ذیل میں لکھتے ہیں جدول سے دریافت
کرو وہ یہ ہیں —

حروف فارسی زبان جھنگ	حروف ناگری	اردو	فارسی
راہک	राहक	کرسان	مزارعہ
بھوتار	भुतार	زمیندار برہ دار	مالک
کھوہ	खूह	کنواں	چاہ
گھاڑ	घाड	پھلی اور ڈوڈہ	خوشہ جنس مثل وغیرہ
سٹیان	सिटान	ڈانڈہ جوار باجرہ	شاخ جنس جوار باجرہ
روڑی	रूड़ी	کوڑی یعنی انبار خس و خاشاک	دمن
اہل	अहल	کھات	
ٹکی والہ	टकीवला	روٹی کھانے والا نوکر	نوکر خوراکی بلا نقدی
لیکھا موکھی	लिखा मुखी	ساہوکار	قرضخواہ

حروف فارسی زبان پہاڑی	حروف ناگری	اردو	فارسی
گنیش	गणीस	ساودہی	خیرات نذر رسول
کیھی	खजी	کھجور	درخت خرما
مینار	मीनार	تولد	
حق بہوتاری	ह क अतारी	سرشتہ	ناکاشہ
گہائی	घाटी	کنوئیں کا اوڑہنا	صفائی چاہ
واند	ढंढ	بیل	نرگاو
ڈہگی	ढगी	گائے	مادہ گاو
کٹا	कटा	کٹرہ	بچہ گاو میش
کٹہی	कटी	کٹرہی	مادہ گاو میش
سنڈہا	संडा	بہینسا	جاموش
کانا	[illegible]	گھاس چیز نیدی	پولا
دوکاہن	उ कहं	فرانس کا درخت	درخت فرانس
پہرکا	[illegible]	راستہ	سبیل
[illegible]	मुहर		مقدم
پاولی	बावली	چولاہا	سفیدہ بات
[illegible]	[illegible]	شلجم	شلغم

حروف فارسی ٹھیٹھ پنجابی	حروف ناگری	اردو	فارسی
چھوڑی	छाड़ी	بوریا	صف
کلا	किल्ला	کھونٹا	میخ
لوکار	लोकर	کمبل	گلیم
بھگل	[illegible]	لوئی	چادر پشم
راہک	राहक	کھیتی	زراعت
واہی	वाही	باہن	قلبہ شدہ زمین
دیہاڑا	दिहाड़ा	دن	روز
ہنیرا	हनेरा	اندھیرا	[illegible]
[illegible] ویلا	[illegible]वेला	تڑکا	صبح
پیشی ویلا	पेशीवेला	تیسرا پہر	سہ پہر
دیگر ویلا	दीगरवेला	پچھلا پہر دن	[illegible]
کالی پیلک	कलीपीलक	[illegible]	
بوہا	बूहा	دروازہ	در
بوکر	बोकर	جھاڑو	جاروب
گھٹ	घुट्ट	گھونٹ	[illegible]
چونڈ	चूंट	چُلو	ایضاً

حروف فارسی زبان جہنگ	حروف ناگری	اردو	فارسی
پتیل	यतल	ٹٹی	دیوار چوبین یعنی خفت
پوہر کے تاک	[illegible]	کیواڑ	تختہ در
سیرکی	सीरक	رضائی	لحاف
[illegible]	नहीमत	عورت	زن
[illegible]	बोहटी	بہو	دلہن
نرسون	[illegible]	سنگم دوندی	خلط دو دریا
مُنّا	मुला	بون	پایہ دوان
نس	नस	بہاگنا	فرار شدن
جالا	जला	آلا	طاق
ملکا	[illegible]	باولا	دیوانہ
[illegible]	कुड	جہوٹھ	دروغ
شودا	शोदा	غریب	مفلس
پہٹاڑ	ढेगार	نیچو	نشیب
اوٹار	ओगार	اونچا	بلند
[illegible]	आगत	آمدنی	آمدنی
سیلاب	सैलाला	پالنگ دور	سیلابہ طغیانی دریا

فارسی	اردو	بحروف ناگری	حروف فارسی زبان جھنگ
رشتر	ریوڑ	ईयउ	اپٹر
شتر	اونٹ	ऊतर	چھتر
مادہ شتر	اونٹنی	डाची	ڈاچی
بچہ شتر یکسالہ	ایک برس کا بچہ اونٹ	कोटेला	کوٹیلا
بچہ شتر سہ سالہ	تے برسا اونٹ	तिरहांस	ترہان
بچہ شتر دو سالہ	دو برس کا بچہ اونٹ	मजात	مزات
گاؤمیش	بھینس	मझ	مجھ

کیفیت ضلع گوگیرہ قسمت ملتان بموجب تحریر منشی مولا رام صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست تحصیل ضلع

۱۵- جولائی ۱۸۵۶ء

یہ ضلع ویسا ہی ہے حدود اربعہ یہ ہین- شرقی دریاے ستلج پار علاقہ بہاولپور- غربی ضلع جھنگ- شمالی ضلع لاہور و گوجرانوالہ- جنوبی ضلع ملتان- سطح زمین کا ہموار ہے کوئی پہاڑ یا تھل ریگستان اس ضلع مین نہین آب و ہوا معتدل ہے مگر دو تین جنگل بار کلان ہین چنانچہ بار موسومہ ساندل شتر کوٹ طول اور چالیس کوس عرض اس جنگل کے مابین ایک نہر دریاے راوی سے منجانب سرکار انگریزی کھدرہی ہے جب یہ نہر جاری ہو جاوے گی بڑا فائدہ ہوگا اور ایک معروف کچھی بار

ونیز دو تین پانچ پانچ کوس عرض طول کا ہے اور ندی بادی کہیں کہیں
کہیں مابین ضلع کے جاری اور ایک نالہ ڈیک ہے کہ اوس سے چاہات آبپاشی
ہوتی ہے حد شرقی پر دریای ستلج و بیاس شامل ہوکر بہتا ہے جو کشتی سے
اور جنگل بار مذکورہ بالا میں درخت جنڈ و کریل و وان و فراش بہت اور
اس ضلع کے متعلق پانچ تحصیل ہیں۔ سید والہ۔ گوگیرہ۔ ہڑپا۔ پاکپٹن
حجرہ اور حال ہر ایک تحصیل کا جداگانہ آئیندہ تحریر ہوتا ہے اور کہان کسی
قسم کی ضلع میں نہیں ہے پرگنہ سید والہ سطح زمین خوشنما و ہموار دیہات
کنارہ نالہ ڈیک کی ہے زمین سخت اور سب پرگنہ کی زمین نرم ہے جنگل بار
سا اندر اس پرگنہ میں واقع اس جنگل میں بشرط ہونے بارش کے مویشی کی پیدائش
ہوتی ہے معاملہ گاہ چراہی لیتے ہیں تخمیناً بارہ ہزار روپیہ وصول ہوتا ہے
آب و ہوا معتدل موسم برسات میں کچھ بیماری ہو جاتی ہے قوم کھرل مسلمان و
دیو بکثرت ہیں قوم اروڑہ وغیرہ ہنود کمتر قوم کھرل و دیو سخت مزاج سابق
چوری بہت کرتے تھے اب بھی وہ عادت اونکی رفع نہیں ہوئی اور تجارت
جنس زر خرید غلہ گندم وغیرہ کی ہوتی ہے اور کوئی شے عجیب یا تحفہ اس
پرگنہ میں نہیں اور کان کسی قسم کی نہیں ہے مگر شورہ ایک دو جگہ جنگل بار
سرکاری بنتا ہے نذر آمدنی اور [illegible] یہاں کچہری میں داخل ہوتا
اور دریای راوی اوپر حد جنوب غربی پر ایک نالہ موسوم ڈیک کوہستان [illegible]

اگر دریائے راوی مین بسر حد موضع ستلی وسط پرگنہ مین مل جاتا ہو موسم
بارش مین اوسکی ایسی طغیانی ہوتی ہے کہ سب دیہات حوالی اس نالہ مین
سیلاب آجاتا ہو اور بحالت طغیانی بذریعہ گھرنائی عبور ہو جاتا ہو اور دریائے
راوی سے بدون کشتی مجال عبور نہین اور بعد موسم برسات موقعہ برف پڑنے
کے پایاب بھی ہو جاتا ہے سیلاب دریائے مذکور و نالہ ڈیک سے زراعت کو فائدہ
ہوتا ہے اور دیہات کنارہ دریا مین پانی بفاصلہ بارہ ہاتھ باقی دیہات مین
اٹھارہ بیس ہاتھ پر نکلتا ہے ربیع مین اجناس گندم و نخود اور خریف مین
جنس جوار و مونجی بکثرت ہوتی ہے منجملہ اجناس غلے کے صرف کپاس
تخمیناً فیصدی چار پانچ حصہ ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کم باغات میوہ دار
مین تمام پرگنہ مین چار پانچ سے زیادہ نہین ہین اور درخت آنب کا نہین ہوتا
اور ایک میلہ موضع شیرانزہ اوپر مزار بہوشاہ فقیر کے اور ایک میلہ باوہ ناگہ بموضع
لچھمن داس مین ہوتا ہے ایک ایک روز ہجوم دو دو تین تین ہزار آدمی کا
رہتا ہے اور عہد سکھان مین دستور تحصیل معاملہ بروی کنکوت و بٹائی تھا
اکثر دیہات بصورت بھیاچارہ ہین باقی کی حق مالکانہ کا رواج مختلف
اسی جگہ فی سن ایک ٹوپا اور کسی جگہ فی خرواد چار ٹوپا لیا جاتا ہے وہ
حق بوپاری کہلاتا ہے اور بنیس قدیمی باشندہ کوئی نہین ہے اور اس
تحصیل مین دو تھانہ اور تین چوکی مقرر ہین تھانہ سید والہ خاص و تھانہ چکی

چوکی کہر۔ چوکی منڈی شیخ موسیٰ۔ چوکی جہامرہ۔ اور جمع تخمیناً اس تحصیل کی ... روپیہ اور موضع مالیہ حسب صد لبست ہین اور علم گورمکھی کا چرچا قوم ہنود مین ہے اور عمارت یا پل وغیرہ قدیمی لایق تذکرہ خاص نہین ہے اور ایک سڑک شارع عام کو گہیرہ سے تا موضع ہوجکی اور ایک سڑک سید والہ سے کمالیہ تک جاتی ہے اوسمین گزرا ایہ وغیرہ ہوتا ہے مگر اس ضلع مین اس کی سواری کا رواج نہین اور نہ اسا یہ بارداری کے جاری ہین۔

تحصیل ہڑپہ

سطح زمین ہموار خوشنا مگر یا مین پرگنہ کے جنگل لطول عرض پانچ پانچ کوس معروف کبھی بار واقع اور زمین جنگل کی شور اور درخت فراش وجنڈ وغیرہ پیدا ہوتا ہے بعد موسم برسات کے غلبہ بیماری تپ کا ہوجاتا ہے اکثر آبادی کنارہ دریائے راوی کے ہے باقی بہت جنگل ہے اور باشندہ اس ضلع کی قوم۔ آروڑہ وکاٹھیہ و وہنی وال۔ وبگھیلا۔ وکہرل۔ بکثرت ہے قوم وہنی وال وکاٹھیہ سخت خود مفسد ہین معاش اونکی اکثر چوری مال مویشی کی ہے اور قصبہ کمالیہ خاص اس پرگنہ مین اچھا آباد و رونق پذیر ہے تجارت غلہ و روغن کی ہوتی ہے اور اس قصبہ مین انار کلان وشیرین پیدا ہوتا ہے اور بار ریچہ چوتھی لایق بستر چارپائی اچھا طیار ہوتا ہے اور جنگل بار مین بھی کے درخت بہت پیدا ہوتے ہین جبھی ساتان سی سماعیت سال تمام

مین سرکاری محصول مقرر ہے اور دریا راوی کے سیلاب سے زراعت کو فائدہ
ہو جاتا ہے اور دیہات لب دریا مین پانی بفاصلہ بائیس فٹ و دیگر دیہات
بانگرہ ۵۰ فٹ پر نکلتا ہے پیداوار جنس گندم و نخود بکثرت و جنس اعلے صرف
کپاس ہوتی ہے نیشکر مطلق نہین اور مقبوضہ خاص مین پانچ میوہ دار ہین
آب بہتر نہین ہوتا سال تمام مین دو میلہ ایک بیساکھی دوسرا ماگھی با جتماع
دو دو ہزار آدمی کے ہوتا ہے اور سی روز چلا جاتا ہے اور یہ اجتماع قصبہ [illegible]
مین اوپر کنارہ نالہ کے کہ دریای راوی سے مد کہالیہ مین آباد ہوتا ہے اور دو سڑک
شارع عام ہے ایک گوگیرہ سے ملتان کو دوسری باہر سے جھنگ مین کو جاتی ہے
واقع مین اوسپر سے گذرتا سرایہ ہو مگر سرکار جھنگ کی تحصیل مین ہے آبادی شمالی و نادرے
پانی بھی چودہ چودہ ۵ کوس ملتا ہے اور مالکان زمین مزارعان سے فی حد
ایک ٹوپہ و باقی خرچ چار ٹوپہ و فی من کہ اوسکو ڈھیری کہتے ہین ایک پائی لیتے ہین
ایک طریق تقرری رائج ہے اور تقرر وہ ہے کہ اصل مالک ملکیت واسطے
تقرر و حوالہ غیر شخص کی کرکے نفع نقصان سے دست بردار ہوتا ہے اور حق مالکانہ
یعنی ہوناری اپنا مقرر کر لیتا ہے اور مقرر کو اختیار ہے کہ خواہ آپ کاشت
کرے خواہ اور سے کاشت کراوے اصل مالک کو کچھ مداخلت بیچ بیدخلی کے کسی کاشتکار
سے نہین ہوتی و مقررداں کو اختیار بیع و رہن حق تقرری حاصل ہوتا ہے
لیکن جو کچھ حق اصل مالک کا مقرر وسابق سے قرار پایا ہے مرتہن و مشتری

بدستور ادا کرتا ہی اور لیکہ موکہی کا رواج بہی اس علاقہ مین ہے کہ شرح اوسکی
مفصل ضلع جہنگ مین لکہی گئی اور اس پرگنہ مین خاندان کہرلان رئیس بہالیکا ہے
کہ عہد بادشاہان پیشین کے معزز و ممتاز تہے اور اکثر دیہات اونہون نے آباد
کیئے اور اونکی اولاد سی سرفراز خان و جہان خان موجود ہین شروع عملداری
سرکار مین سب دیہات سی حق ملکیت پاتے تہے مگر اب وہ حق بند ہوگیا اور کم سواے
اونکو ہو چلی اور اس پرگنہ مین دو تہانہ ایک بمقام بہالیہ دوسرا بمقام ہڑپہ
و دو چوکی واقع آن روی دریا ہڑپہ مقام ملی والی اور تین چوکی این روی
دریا مین دو تہی چیچاولنی محمد پور – اور جمع کل تحصیل کی نوبت لاکہ سے ہی
اور ہڑپہ مین ایک سرا آبادی مین ہے اور مقام تحصیل کا ہڑپہ کی آبادی سی
جانب شرق بلند ٹیلہ پہ برکنار ہے اور کوئی عمارت قابل دید نہین ہے۔

تحصیل پاک پٹن

یہہ علاقہ دیس مین ہے سطح ہموار قدری ریت کنارہ دریای ستلج ہے اور کوئی تہل
ریگستان یا پہاڑ اس علاقہ مین نہین ایک جنگل موسومہ بیاس خشک واقع
اوسمین ہیزم قسم جہنڈ و کریر اور گاہ ولایا پیدا ہوتا ہے آب و ہوا ویسی ہی
معتدل جیسی تمام ضلع کی ہے کثرت قوم دیو وجویہ مسلمان کمتر و قوم ہنود
دیو وجویہ سنحت طبع اور سابق سیہ لوگ بہت مفسد اور چوری کا پیشہ رکہتے تہے
اور ہنود ملائم طبع و مطیع حکام ہین ایک قصبہ پاک پٹن کلان آبادی کا اس

اسی ہم لنہ مین ہے اور کوئی کلان شہر نہین ہے تجارت غلہ زیادہ ہوتی ہے
پارچہ قسم لونگی و چوتہی ۔ و کہیس ۔ چوپی ۔ و پایہ پلنگ گڈوے وغیرہ رنگ دار
و چلم برنجی حقہ لی تحفہ اس ملک کا مشہور اور پلنگ کا پایہ صندوقی بنتا ہے یعنی
اوسکے اندر مین ہزار روپیہ تک بھر سکتا ہے اور صنعت و کاریگری سوا
کام چوبی و رنگسازی کے اور کچہ مشہور نہین ہے اور شورہ و سجی کی پیدائش
قدر ہے کہ بدولت محصول شورہ سازی اور تین سو روپیہ تخمیناً سجی کا سرکار
مین داخل ہوتا ہے اور کوئی کان نہین دریاے ستلج شمال مین پرگنہ کے جاری ہے
اور نالہ جالواہ عرف کمار پرگنہ ہجرہ سے آکر یہان چند دیہات کے جاری ہے
دریاے ستلج سے بذریعہ کشتی عبور ہوتا ہے اور نالہ جالواہ سے پایاب عبور ہوتا ہے
فایدہ آبپاشی زراعت ہر دو دریا و نالہ سے ہوتا ہے آب چاہات کنارہ
دریاے ستلج کا دس بارہ ہاتہ پر چاہات افتادہ کا بیس ہاتہ سے تیس ہاتہ پر نکلتا ہے
زراعت چاہی و سیلابہ زیادہ بارانی کم جنس گندم بکثرت پیدا ہوتی ہے
خریف مین جوار ہوتی ہے تمباکو و نیل و باڑی پیدا نہین ہوتی باغات میوہ دار
تمام پرگنہ مین ایک قطعہ پاکپتن ہے آب نہین ہے اور قصبہ خاص پاکپتن
مین ایک خانقاہ بابا فرید شکر گنج پر ماہ محرم اور ایک میلہ اوپر خانقاہ
بدر دیوان صاحب ماہ رجب مین چار چار پانچ پانچ روز تک بنتا ہے بہت
لوگ ہندوستان وغیرہ اطراف سے آکر بکثرت جمع ہوتے ہین اور یکم ماہ محرم

ویلم ہبیا کہ کو ہر سال دو دفعہ خاص پاک پٹن مین ڈہیری باباصروپ واس
صاحب جیدی پر ایک ایک روز میلہ رہتا ہے ہجوم بہت نہین ہوتا ا راہ کا
گذر سوای سٹر کے عام نہین ہے رواج سواری ا سکا بہی کم اور اسپ اری
کم خر زیادہ اور سوا ہو داستان باوا فرید شکر گنج کے کہ اونسے بہت طرح
سی عبادت کی تہی اور کوئی داستان مشہور نہین عملداری سکہان مین علاقہ
ازروی کنکوت وبٹائی کے تحصیل ہوتا تہا اکثر دیہات بہیا چارہ اور زمینداری
مین بطریق معاملہ ازروی پیداواری ادا کرتے ہین اور حق زمینداری مختلف
ہے تعلقہ یکہ سدہا و جولہ ویلکا ہانس مین اکثر دیہات چہارم حصہ پنجم جس قدر
مقرر ہو کاشتکاران سے بٹائی کرکے نصف ٹہیکہ دار و نصف حق بہوتاری
لیتے ہین اور خاندان کلان پیر الہ جوایا اولاد باوا فرید شکر گنج کا قوم چشتی
رئیس گدی نشین پاک پٹن مین ہے بدستور قدیم جاگیر وغیرہ سرکار سے مقرر
ہے اور سردار جیت سنگہ و چڑت سنگہ قوم جٹ گوت گل ساکن یکہ سدہار بہی
رئیس تہی لیکن دونو فوت ہوگئے اور پنشن اونکی سرکار مین ضبط ہوئی اب
اولاد اونکی بے معاش ہوگئی اور تحصیل و تہانہ پاک پٹن خاص مین ہے
اور چوکیات حسب ذیل ہین ۔ چوکی جمعہ ۔ بنگی ۔ ملکانہ ۔ فرید کوٹ ۔
اور جمع تحصیل کی تخمیناً پچاس ہزار روپیہ اور تین سو دس موضع بردے
حد بست جدید ہین اور علم کا رواج قوم ہنود مین گورمکہی کا بہت ہے

اور سوائے خانقاہ باوا فرید شکر گنج و بیر دیوان وڈہیری باوا سروپ داس
اور عمارت یا پل وغیرہ قابل دید اس پرگنہ مین نہین ہے۔

تحصیل حجرہ

اس تحصیل مین سات پرگنہ ہین اور اونکی تعداد موضع مع جمع یہ ہے۔

نمبر	نام پرگنہ	تعداد موضع	جمع	کیفیت
۱	حجرہ	[illegible]	[illegible]	اس حجرہ خاص مین مقام تحصیل و تھانہ ہے اور علاوہ اسکے قریب ۳۵ موضع دس ہزار روپیہ جمع کے جاگیر باکسم سنگھ و سپور سنگھ و پانچ چار موضع متفرقات دیگر جاگیرداران کے ہین۔
۲	دیبالپور	[illegible]	[illegible]	
۳	حویلی	[illegible]	[illegible]	
۴	جٹھ پور	[illegible]	[illegible]	
۵	اٹاری	[illegible]	[illegible]	
۶	معروف	[illegible]	[illegible]	
۷	شاہ پور	[illegible]	[illegible]	
۸	جاگیرات	[illegible]	[illegible]	
میزان کل		[illegible]	[illegible]	

تین نالہ دریائے ستلج سے اس علاقہ تحصیل مین جاری ہین ایک نالہ خانواہ کہ جو عہد بادشاہان ماضیہ مین نواب خانخانان وزیر بادشاہ اکبر نے جاری کیا اور اب سرکار نے اوسکو درست کرایا ہے جاری ہے اور ایک نالہ سوہاگ جو

اور ایک نالہ موسوم گُہنہ جاری ہے اوسسے تمام اراضیات مین آبپاشی ہوتی ہے الا نالہ خانواہ دریاے ستلج سے جاری ہوکر علاقہ تحصیل سے روان ہوکر طرف دیہات تحصیل پاکپٹن کی پانی اوسکا وہین خشک ہوجاتا ہے اور نالہ خانواہ ایک پل مقام حجرہ مین کلان اور جودو خانواہ حجرہ سے جاری ہوئی ہے تو اکثر پل بمقام ضرورت بنے ہوئے ہین چنانچہ ایک پل دیپال پور مین جو عہد بادشاہان سے تہا درست ہوا ہے اور درخت بہی کنارہ خانواہ اور نہر متعلقہ اوسکے پر نصب ہوئے ہین اور وہ نالہ ہر دو فصل مین جاری رہتا ہے مگر آبپاشی اونکی کا کچہ اعتبار نہین کسواسطے کہ دہانہ نالہا ہے مذکورہ کا کنارہ ستلج سے پختہ نہین بنا جب دریا طغیانی پر ہوتا ہے اوس وقت خوب جاری ہوتے ہیں اور جب خشکی پر ہو تو کم جاری ہوتے ہیں اور بابت آبپاشی اراضی نالہاے مذکورہ کے محصول بحساب فی کنال ایک آنہ یعنی فی گہماؤ ہ سرکار مین لیا جاتا ہے غرض کہ سال تمام مین تخمیناً [illegible] روپیہ سرکار مین داخل ہوتے ہین خواہ بطور خام تحصیل خواہ مستاجری اور ایک نالہ موسوم بودہ [illegible] دریاے ستلج سے جاری ہوکر اطراف دیہات پرگنہ اٹاری کے آتا ہے اور بہت سے اراضیات کو سیراب کرتا ہے مگر محصول اوسکا سرکار مین نہین لیا جاتا [illegible] دیہات کی ہٹیاڑ سے اوتاڑ یعنی بلندی پر نہین اگر بعض جگہ ہے تو بہت کم یعنی [illegible] موضع حجرہ سے طرف تحصیل چنیان سمت شمال [illegible]

اور تمین پانی نالہ بھی مذکورہ نہین پہونچتا ہے اور جنگل بار علاقہ تحصیل مذکور زمین
بالکل نہین کچھ قدری کہنڈر متصل دریا ستلج کے ہین البتہ جنگل بار حسب موضع شیر گڑھ
دیہات علاقہ تحصیل گوگیرہ بہہ پڑتا ہے اور مقام حجرہ خاص و دیپال پور و شیر گڑھ
و جبہہ پور و اٹاری مکانات کلان بطور قصبہ کے آباد ہین عمارت آبادی
دیپالپور و شیر گڑھ و دولہ بھتو مرزا پور دیگر چند دیہات بالکل پختہ و جبہہ پور پختہ
بکثرت و خام کم و حجرہ پختہ و خام برابر مساوی و عمارت آبادی اٹاری کی خام
اور بازار دکانات ان پانچون شہر مین بہ نسبت دیگر دیہات کے زیادہ ہین یعنی
حجرہ مین قریباً ایک سو دیپال پور مین اسی شیر گڑھ مین ساٹھ جبہہ پور مین
ستر اٹاری مین ایک سو دکان ہین اور مردمان بہی وہان کے خوش پوشاک
و خوش وضع و دیگر دیہات مین پوشش صرف پارچہ چادر اور لنگی کی
رکہتے ہین اور دو تہانہ تعلق تحصیل کے ہین ایک تہانہ حجرہ خاص مین اور ایک
حویلی مین رہتا ہے اور تہانہ حجرہ مین تین چوکی یعنی شیر گڑھ دیپال پور و
اٹاری ہین اور تعلق حویلی کچہ ایک چوکی تولا کی ہے اور ہر ایک چوکیات پر
ایک ایک جمعدار چار چار برقنداز رہتے ہین اور حجرہ سے دیپالپور سات اور
اٹاری بارہ کوس جبہہ پور شیر گڑھ پانچ کوس حویلی ۱۶ کوس کے فاصلہ
ہے اور دریاے ستلج بفاصلہ تین تا بائیس کوس واقع ہے مگر بوقت طغیانی
کے اکثر دیہات کو سیلاب ہوتا ہے اور کل دیہات علاقہ تحصیل مین تین قوم

کے زمینداروں کی کثرت ہے اول قوم کنبوہ۔ دوم ولوٹہ سوم گراڑجہ واقوام مہتم و
راعین۔ وسید قادری قلیل ہیں اور صنعت گری تحصیل میں چندان کچھ نہیں
البتہ ایک نجار محمو نامی بہت ہوشیار ہے پینو پایہ پلنگ وڈبہ وغیرہ خوب
بناتا ہے الا بہ نسبت پاک پٹن کے کچھ نہیں اور سوداگری بھی چندان کچھ نہیں
صرف سوداگر لوگ لاہور کی طرف سے اکثر غلہ خرید لیجاتے ہیں اور شکر تری
فروخت کر جاتے ہیں اور کان کسی چیز کی نہیں ہے اور باوا کہیم سنگہ و
پورن سنگہ اقوام بیدی جاگیردار رئیس قدیم ہیں اور عملداری مہاراجہ رنجیت سنگہ
میں علاقہ حجرہ کا بہ تحت حکومت اونکے تہا جبسے سرکار انگریزی لاہور متصرف ہوئی
تب سے علاقہ حجرہ کا حکومت اونکی سے لیا گیا صرف دو پرگنہ ایک شاہ پور نصیر پور
جاگیر میں دیے گئے اور سردار گلاب سنگہ عدالتی ضلع گوگیرہ کا مقرر ہوا اور بعد تحقیقات
جاگیرات کے پیشگاہ صدر بورڈ سے پرگنہ نصیر پور کا باوا صاحبان مذکور کو تعدادی
دس ہزار روپیہ سال جاگیر علی الدوام کو معاف ہوا چنانچہ ۲۵-۲۶۹
موضع اونکی جاگیر میں ہیں اور دیپالپور میں پیشتر عملداری افغانان میں
بزرگان فضل خان و شہباز خان افغانان کی تہی اور عملداری رنجیت سنگہ
میں سردار جیوند سنگہ حاکم ہوکر وہ فوت ہوگیا پسر اوسکا سردار سرجن سنگہ
نامی جاگیردار چند دیہات تحصیل چونیاں میں ہے پرگنہ دیپالپور میں
صرف ایک موضع قلعہ جیوند سنگہ کا نمبردار مانگا ابسہ فضل خان وغیرہ اساسی

دو موضع دہندیا و فرید پور کے جاگیردار ہیں داڑھاری میں سردار عطر سنگھ ملقب بالیوالہ

حاکم تھا ایسا ہے کہ خاندان میں کوئی ... اگر کوئی عورت ہو تو معلوم نہیں اور

تین میلہ ایک شیرگڑھ میں ماہ چیت اور ایک حجرہ خاص میں ماہ مگھر اور ایک

موضع جھنگ میں ماہ جیٹھ ہوتا ہے کہ اسلئے کہ شیرگڑھ میں مقام خانقاہ و حجرہ میں

دو خانقاہ عہد پادشاہان سابق سے بعمارات پختہ کلان موجود ہیں اور ساؤنھو کا

میلہ ہوتا ہے اور سید لوگ ہر دو مکان کی ہر دو جا سجادہ نشین ہیں بلکہ سجادہ نشین

شیرگڑھ کو نصفی شیرگڑھ واسطے مصارف خانقاہ بطور علی الدوام معاف ہے

اور ایک مکان پرگنہ دیپالپور میں مومن شاہ فقیران اوداسی کا ہے اور دو

موضع انکو واسطے لنگر کے معاف ہے ایک میلہ وہاں بھی ماہ بیساکھ ہوتا ہے اور ایک

سڑک دہلی سے طرف ضلع جھنگ کو جاتی ہے اور ایک ضلع دیوال سے طرف ملتان

کو جاتی ہے اور ایک حجرہ سے گوگیرہ کو اور ٹھیکہ سبجی کا چند سال سے جمع صیغہ دو

روپیہ سال مقرر ہے اور کبھی بالکل نہیں ہے اور تنزلی حسب دستور کمشنری

ملتان ـ شتر مادہ ـ شتر نر ـ گاؤ میش ـ بھیڑ بکری ـ

... ہو کر حساب فی راس لیا جاتا ہے ـ

حال ضلع خانگڑہ قسمت لیہ بہ تحریر روشن علی صاحب اسسٹنٹ

مرقومہ دوم دسمبر سنہ ۵۹ء

پہلے یہ ملک بقبضہ مظفر خان کے تھا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے فتح کر کے

اپنا تصرف کیا اور پسران خان مذکور کو لاہور مین لیجا کر بقدر لیاقت اونکے
پنشن مقرر کردی پھر اس ملک کا ٹھیکہ نواب بہاولپور کو دیدیا سنہ ۱۸۳۱ مین
بسبب تمرد نواب بہاولپور کے معرفت جنرل ونتورا کی پھر فتح کرکے اپنا بندوبست
و قبضہ کر لیا اور تفویض ساونمل کو کیا اوسکے ہمراہ یہہ ملک بھی تفویض
ساونمل مسطور کے رہا جب ملتان بقبضہ اختیار سرکار انگریزی کے آیا تب
یہہ ملک بھی متصرفہ سرکار ہوا اور وضع مردمان اس ملک کی یہہ ہے ۔
سب ہندو و مسلمان کے مونہہ پر ریش اور چار پانچ پیچ بطور دستار کے سر پر نیم توسی اور
اوپر کچھ پگڑی ہو اور ایک چادر ناف سے تا زانو تہہ بند ہوئی اور ایک چادر اوڑھی ہوئی عورتون کا بھی
یہی لباس ہے اور مذہب مین نہ ہندو ہندو ہے نہ مسلمان مسلمان ایک لکڑی کی پیالہ کہ ہندو
او مسلمان پانی پیتے ہین قوم چمار کا نام نشان نہین تھا کر سب کچھ پرہیز نہین
رکھتے ہندو جہان چاہین روٹی پکا کر کھالین چوکا جانتے نہین اور مسلمانون
اور ہندوؤن کی قوم شریف نہین کثرت کراڑ کی ہندو سے کراڑ اوسکو کہتے ہین
کہ جیسی قوم کھتری ہین کمتر روڑا ہوتا ہے جو روڑ کار زراعت یا داد ستد کرے
یا دکانداری کرے اوسکو کراڑ کہتے ہین اور مسلمانان مین جٹ ملان اور
سیال بکثرت ہین اور لب و لہجہ اونکا اور گفتگو مثل پنجابیان ہے سوت کو
ستر او پوت کو تر جلد جلد بولتے ہین اور زبان پنجابی اور فارسی ملی ہوئی
بولتے ہین جیسے ادھر کو پنجابی اسی ادہی بولتے ہین یہان اینجا و آنجا کہتے ہین

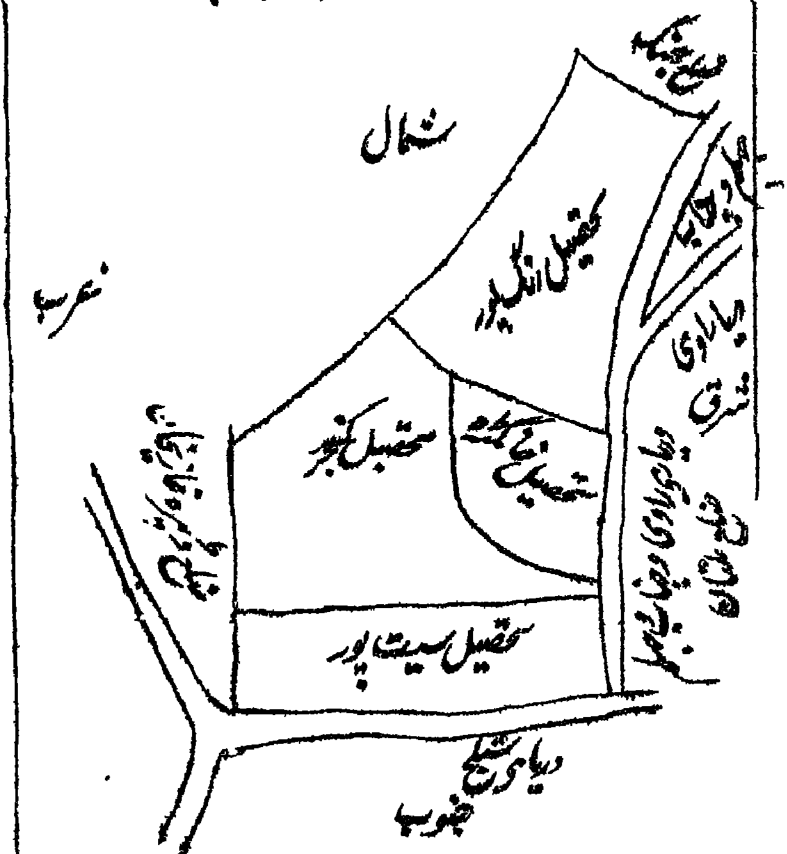
اوسکی ہمراہ لوکین (اور نہان دیونالی ترو العیتی) اوسکے ساتھ چلو نکام
ضلع مین ایک دیہہ کا جاگیردار یا رئیس نہین ہے سب دیہات بطور پتی داری
بھیاچارہ کی ہین عہد ساون مل سے پہلے ویران ہوگیا تھا ساون مل نے چاہات
تقسیم کر دیے چاہات پر زراعت کرتے ہین اوسی جگہ کو اپنا مسکن سمجھتے ہین بارش
کی کچھ حاجت نہین اولاً چاہات ہین اور علاوہ چاہات کے دریاؤن سے
نالہ نکالی ہین جب دریا طغیانی پر آتا ہے تب نالون مین پانی آجاتا ہے
اوس سے جہان اراضی نشیب کی ہے بلا وقت پانی جاتا ہے جو زمین بلند ہے
اوس پر رہٹ سے پانی دیتے ہین اوسکو چھلار بولتے ہین آبکشی صرف
رہٹ سے ہوتی ہے چرس وغیرہ مطلق نہین جانتے ضلع کی حد شرقی دریاے
جہلم و راوی و چناب شامل ہوکر بہتا ہے جانب غرب دریاے سندھ
یعنے اٹک ہے کہ نمونہ ضلع و پرگنہ و جمع ذیل سے دریافت ہوگا اور جانب جنوب
دریاے ستلج آکر شامل اونکے ہوگیا ہے سابق خانگڑہ و کنجہ دو تحصیل تہین
اب جیت کمشنر نے کنجہ کی تحصیل تخفیف کرکے شامل خانگڑہ کو کر دی ہے

نمبر تحصیلداری	نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد جمع
١	خانگڑہ	خانگڑہ	لہ سم	
		مظفرگڑہ	ـلے م	
		مظفرگڑہ	لہ سم	
			میزان [illegible]	[illegible]

نمبر تحصیلداری	نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد خرچ
۲	کنجور شامل	کنجور	[illegible]	
، ،	نانگڑہ	ترگڈ	[illegible]	
، ،		ازاہکن	[illegible]	
		سیری	[illegible]	
		کہوران	[illegible]	
		مادہی	[illegible]	
			[illegible]	[illegible]
۳	سیت پور	سیت پور	[illegible]	
		ڈہاکہ	[illegible]	
		جتوہی	[illegible]	
		کہکو	[illegible]	
		سید سلطان	[illegible]	
			[illegible]	ایک لاکھ [illegible] روپے پائی
۴	رنگ پور	رنگ پور	[illegible]	
		گڑہ مہاراجہ	[illegible]	
		آحمد پور	[illegible]	

نمبر تحصیلدار	نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد اراضی
۳	ڈنگسپور	مرادآباد	۳	
			[illegible]	[illegible] ۱۰ [illegible] ۳ پائی
		میزان کل	[illegible]	[illegible] ۱۳ [illegible] پائی

نقشہ ضلع خانگڑہ صرف نظر دائرہ بلا پیمانہ



حالات ضلع لیہ بموجب تحریر چٹھی اموالات ام سرشتہ دار

۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۵۵ء

یہ ضلع بطوالت ڈیڑھ سو کروہ جنوب شمال طول میں ہے شمال کی طرف تحصیل کچہی
جنوبی حد پہ تحصیل کوٹ ادو ہے اور مشرق مغرب فاصلہ ۱۴ کوس کا ہے اور
مغرب میں دریای سندھ اور مشرق میں کنارہ دریای چناب لغایت موضع
اوچ ضلع جھنگ سے ملحق ہے اور شمال میں کوہستان نمک اور دیہات
ضلع شاہ پور اور ضلع جہلم کے ملحق ہے سطح زمین ہموار نہیں ہے جانب مشرق
ریگستان تھل اور جانب مغرب نشیب دریای سندھ چنانچہ کنارہ کنارہ دریای سندھ
کے آبادی دیہات کی جنوب شمال ہوتی چلی گئی ہے علے ہذا القیاس جانب
مشرق اونچی زمین میں دور دور کے فاصلہ پر دیہات اور چاہات آباد
ہیں مگر ریگستان کو تھل میں بہت بہت فاصلہ پہ آبادی ہے اور آب چاہ واقع ریگستان تھل کی
اچھی ہے اور آب چاہ دیہات نشیب کی بہتر نہیں ہے اور کثرت قوم مسلمان جٹ کی ہے
مگر سقیم الاحوال لباس کثیف رکھتے ہیں اور بے مروتی و سنگ دلی
بدرجہ اتم ہے منجملہ اشیای تحائف کے ایک تحفہ ثمر نخلستان کا ہے
اور شوق باغچہ کا اس ضلع میں کسی کو نہیں درختان آم نایاب
مگر مال مویشی اور زمینی بکثرت معاملہ بنام زر و ترنی اور پر مال مویشی کے
اور نیز شتران کے حسب ذیل لیا جاتا ہے — فی مادہ گاو — فی گاو میش

فی ششتر - تیرہ - چنانچہ قریب بیست ہزار روپیہ کے معاملہ کہ جسکو ترنی
بولتے ہین سرکار مین لیا جاتا ہے علی ہذا القیاس مشخصہ درختان کہجی یعنی شتر
کہجور کا بھی ہر سال مقرر ہوتا ہے اور اس ضلع مین مسب یل شہر کلان مشہور ہین
لیہا خاص - بہکر - کوت ادو - ڈیرہ دین پناہ - کروڑ - منکرہ تہل مین -
ہنوز مدرسہ سرکاری اس ضلع مین معین نہین ہوا قوم کراڑ کی لڑکے علم ہندی
پڑہتی ہین اور سوای ہر دو دریای مذکورالصدر کے اور کوئی ندی نہین ہے
سوان دونو دریا پر کشتی سے عبور ہوتا ہے اور پانی چاہات کا نشیب مین
بقاصدہ (۵) گز اور تہل مین ابتدای ۲۰ ہاتہ سے لغایت ۷۰ ہاتہ نکلتا ہو
مگر سوای دو چار جگہ کے اور سب کا پانی شیرین ہے اور بیشتر سیرابی نالہ جات
دریای سندہ سو اراضی نشیب کی ہوتی ہے اراضی ریگستان تہل مین بسبب
بلندی کی پانی دریا کا بکار آمد نہین ہوتا اور پیداوار ی فصل ربیع کی دیہات
نشیب مین اچھی ہوتی ہے فصل ربیع بشرط بارش باران دیہات تہل اور
دامن کوہ مین بکثرت ہوتی ہے جنس گندم اور باجرہ کثرت سو پیدا ہوتی ہے
اور ادای محاصل ...ا بیشتر بدوی نقدی کے معین ہے اور ایک تار
بہ تعداد ہشتاد روپیہ کے ہو اور غلہ کے وزن کو بحساب پڑا اور چوتہہ و
پائی اور ٹوپہ و ٹپردلی او رچار شمار کرتے ہین فی پڑا لفظ - فی چوتہہ
پائی - فی ٹوپہ - فی ٹپردلی - چار پان - مگر واضح رہے کہ یہ گنتی ...

مین نقد اور پیٹہ مختلف ہوا اور قوم ہنود کو بیع کردیا جیسی کہ چاہیے وہ نہین ہے
کیا معنی کہ اول تو پانی ناتہ سے نکالکر نہین پیتے ہو دولاب سے قوم مسلمان کی
جاری نہتی ہین اوس سے پانی کو کام مین لاتے ہین دوسرے سواے سواری
مرکب خر کے دوسری کا نام نہین ہے چنانچہ مستورات بھی گدھے پر سوار ہوکر
باہر جاتی ہین علے ہذالقیاس روٹی کہانے مین بھی بہت بے تکلفی ہے کہ
سر راہ بھی کہاتے ہین اور علاقہ کہی مین بھی ایک دستور عجیب ہے کہ جبتک
عورت کی شادی نہین ہوتی اوس وقت تک آب ست پینا منع ہے
اور جبتک ۲۵ - ۳۰ برس کی عورت کی عمر نہو جاوے تب تک شادی
نہین کرتے بلکہ تا ہونے شادی کے وہ عورت پانی وبوقت پاخانہ جانے کے
نزدیک نہین آنے دیتی اور عورت شوہر دار دانتن یعنی مسواک واسطے صفائی
دہن اوس وقت کرتی ہے جب پاخانہ سے پھرتی ہے پہر نہین کرتی اور
اور ختنہ لڑکون مسلمان کا قوم مراسی کرتے ہین مثل رواج ہندوستان کے
نہین اور پیران مسلمان کو سکنا ہی کچہی تا حد بلوغ ننگے سر پھرتے ہین
اور عورت مرد نیلا لنگوٹ باندہتے ہین پاجامہ کے پہننے کا کچھ رواج نہین ہے
اور لوگ اس ضلع کے نمازی کو ایک امر نیک سمجھتے ہین اور اس ضلع مین
ایک میلہ بمقام کردریا اجتماع ہجوم کثیر بماہ ذیقعدہ ہرسال ہوتا ہے اوسکی
یہ کیفیت ہے —

کیفیت میلہ کروڑ

موضع کروڑ علاقہ تحصیل لیہ میں ایک خانقاہ پیر لال عیش صاحب متم شیخ
قریشی بعرض ۸۲ فٹ اور اسی قدر طول و بلندی میں زمین سی تخمیناً ۵۰
فٹ تعمیر پختہ ہشت پہلو اوپر روضہ کے چینی کا نیلگون و سرخ و سبز رنگ
وغیرہ بطرز شال لیہ سی واقع ہے کہ یہ شخص درویش کامل تھا اور
باشندگان اس ملک کے اس درگاہ کے بہت معتقد ہیں اور بنظر اعتقاد
پندرہ بیس کوس تک کے مردے آکر گرد و پیش خانقاہ کے دفن ہوتے ہیں
تخمیناً بقدر ایکہزار قبر کے گرد و پیش خانقاہ بہ تعمیر خام ہے اور ہر سال
بتاریخ ۱۴ شہر ذیقعدہ کو ازبس ہجوم و ازدحام ہوتا ہے ابتدای ۱۴ سے
لغایت ۲۲ ماہ مذکورہ کو آٹھ روز تک ازدحام رہتا ہے چنانچہ ۱۴ شہر ذیقعد
مطابق ۲۰ ماہ اگست ۱۸۶۵ء میں جو میلہ ہوا تو معلوم ہوا قریب چالیس
مرد و زن رہنے والے سو سو کوس کے جمع ہوئے اس جگہ راہ گاڑی کی مطلق
نہیں اور نیز یہاں گاڑی کی سواری کا رواج نہیں اکثر لوگ شتران کجاوہ دار
پر جمع مرد و زن و بعضے نرگاوان پر سوار ہو کر میلہ میں پہنچتے ہیں اور
بعضے شخص خواہ عزت دار خواہ کم عزت قوم ہند و مسلمان اپنی مستورات
کو گدہوں پر سوار کر کے اور آپ پا پیادہ پیچھے ہانکتے للکارتے چلے جاتے ہیں
اور شرم و حیا کچھ نہیں کرتے اور بکری اور خرید و فروخت نرگاوان و شتران

وآہنی و کاٹھی چوبی و دریائی وغیرہ قسم پارچہ آمد ملتان تخمیناً قریب ست
کی ہوتا ہی اور قریب چار سو کی نقد و شیرینی و شتران و نرگاوان بطور نذر چڑہاوا
چڑہتا ہی اور نصفی چڑہاوا اولاد پیر موصوف اور نصف مجاور مسلمان و ہندو
بحصہ بالمناصفہ لیتی ہین اور باعث شراکت ہندوان کا یہہ ہی کہ ایام حیات حضرت کے
ایک ہندو مرید اونکا تہا اوسکی اولاد مستحق حصہ چڑہاوہ ہوئی اور طوایفان
وغیرہ اسمعیل خان و جہنگ و لیہ وغیرہ سی میلہ مین آتی ہین گرد و پیش خانقاہ
کے رقص کرتی ہین تماشائیان کا ہجوم جو جمع ہوتا ہے وہ طوایفان بے حیا
سب تماشائیون کے روبرو ایک پیالہ بطور بہیک کے پیش کرتی ہین اوسمین تماشائی لوگ
فلوس وغیرہ ڈالدیتی ہین کہ وہ انعام رقاصان کا ہے اور ایک کیفیت اس میلہ
مین عجیب دیکہنی مین آئی کہ وقت رات کے صدہا مستورات جوان ضعیفہ اور بعضی
مرد بہی گرد و پیش خانقاہ اوپر آواز دہل کے کہیلتی ہین اور سر ہلاتی ہین مجاوران کے
بیان سے معلوم ہوا کہ جسکو آسیب بہوت کا خلل ہوتا ہے اوسکو اوسکی وارث
یہان لاتی ہین وہ بیمار یہان پہونچتی ہی سر ہلاتے اور چیخین مارتے ہین اوسکا
بہوت اوتر جاتا ہی مگر اوسیپر فرض ہی کہ ہر سال میلہ مین آوے اور جو نہ آوے تو پہر فوراً
بہوت اوسپر چڑہ کر صدمہ دیتا ہی اور بیان کرتے ہین کہ اکثر عورات فاحشہ بطلب دیکہنی
میلہ اور حصول ملاقات اپنی آشنایان کے اس حیلہ سے میلہ مین جا کر یہہ حرکت فاحشہ
کرتی ہین اور تعداد موضع و قصبہ [illegible] اس ضلع کا جدول ذیل سے

نام تحصیل	تعداد مواضع	[illegible]	تعداد خانہ	ہندو مرد	ہندو عورت	مسلمان مرد	مسلمان عورت	میزان
لیہ	۹۸	۱۰۰۴۳	۱۰۰۲۳۷	۴۷۳۴۳	۵۸۵۹	۳۶۶۹۴	۳۰۹۲۳	۸۰۱۷۹
کوٹ ادو	۱۰۵	۷۰۱	[illegible]	۳۳۴۳۱	۳۷۹۲	۲۹۷۵۸	۲۵۰۰۶	۶۲۸۷۷
دریاخان	۱۳۰	۲۵۰۰	۱۵۰۴۹	۴۳۲۲۳	۵۳۷۰	۳۳۲۱۳	۲۸۸۲۱	۶۷۷۷۸
بھکر	۸۶	۱۱۴۶	۱۴۲۹۹	۱۵۳۲۲	۲۰۶۳	۳۳۳۷۷	۳۴۴۲۵	۹۱۸۷۶
میزان	۴۱۵	۴۱۲۲	[illegible]	[illegible]	۱۹۶۶۱	[illegible]	[illegible]	۳۹۶۹۰

میزان ضلع

مگر اس ضلع پر ایک صدمہ سیلاب دریاے اٹک کا اکثر ہوتا رہتا ہے کہ موسم
برسات مین یورش دریا سے تمام علاقہ شہر مین سیلاب پہیل کر مکانات دریا
ہو جاتی ہین چنانچہ ایکدفعہ ۱۸۳۳ء مین ایسا ہی صدمہ ہوا اور اب ۱۸۵۶ء
سیل ہے دریا کا ایسا ہوا کہ دس دس کوس ہر دو طرف یہہ دریا اپنے کنارون
سے نکل گیا اور بیس کوس تک ایک تختہ آب ہو گیا گاؤن کے گاؤن بہ
گئے لیہا خاص مین بہت عمارت مسمار ہو گئی دفتر ضلع کا بذریعہ کشتی بہت
مشکل سے محفوظ رہا جہان کوٹہیات مین کچہری ہوتی تہی وہان کشتیان
پہرتی تہین ہر سال یہان کے باشندگان کو یہہ صدمہ عاید ہوتا ہے ۱۸۶۲ء
مین صاحبان انگریز نے ایک بند لیعنی پل مضبوط بند ہوا دیا تہا اسی سال
وہ بند بہی شکست ہو گیا —

کیفیت ضلع ڈیرہ اسمعیل خان

از روی کیفیت مرتبہ سابق ۱۸۴۴ء بہر سائیدہ تلسی رام تحصیلدار و
یا واقفیت پنڈت ہزراین اطلاق نویس شنکر گڑہ

یہہ ضلع کنارہ دریاے اٹک سے جانب غرب ہے زمان سابق مین اسمعیل خان
قوم بلوچ ہوت نے یہ سرزمین کنارہ دریاے اٹک سے تا پہاڑ حد کابل باحاطہ
تصرف اپنی لا کر اپنی لشکر گاہ کو بطور شہر آباد کیا اور ڈیرہ اسمعیل خان
نام رکہا اور اطراف سے دوکانات ساہوکاران ورعایا کو لا کر خوب آباد کیا اور

ذاتی حکومت اپنا مقرر کیا اور یانصد سوار اوسکے نوکر تہے اور اپنی قوم کی جماعت
سے متفق تہا بوقت ہنگامہ بارہ ہزار آدمی قوم بلوچ اوسکی ہمراہ ہوجاتے تہے اور
نوکرون کی مانند کام مین سعی کرتے تہے لیکن اسمعیل خان مثل دیگر منتظمان کے
معاملہ یہان کا کابل مین تیکہ بادشاہ پہونچا دیتا تہا اور بعد اوسکے مرنیکے اوسکی
اولاد منتظم ملک و مالگذار رہی بعہد سلطنت شاہ تیمور والی کابل کی یہ لوگ معزول
ہوگئی اور طریقہ باج گذاری کا چہوڑ دیا سلطنت سے اور منتظم مقرر ہوگیا چنانچہ دو تین
برس کے بعد تغیر منتظمان کا ہوتا رہا پہر عہدہ انتظام اس ملک کا بنام نصیر خان
قوم بلوچ ہوت اولاد اسمعیل خان کی مقرر ہوا پہر وہ بہی معزول ہوگیا اور
عبد الرحیم نامی اہالیان سلطنت سے بجای اوسکے مقرر ہوا اور سنہ ۱۲۰۷ ہجری
مین تیمور شاہ مر گیا اور شاہ زمان تخت نشین کابل ہوا اوس سال مین
نواب محمد خان مخاطب نواب سرفراز خان قوم سدوزئی بہادر خیل جاگیرداران ملتان
سے نایب نواب مظفر خان صوبہ دار ملتان کا بسفارش وزیر رحمت اللہ خان
عرف وفادار خان کہ رشتہ دار نواب مذکور تہا بانتظام اس ملک لیہ کے
مقرر ہوا اور پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر نواب مظفر خان کو بادشاہ سے
اس ملک مین عطا ہوئی اور ایک لاکہ تیس ہزار روپیہ حضور بادشاہ کا
اور ستر ہزار روپیہ رسوم وزیر واجب الادا بذمہ نواب مظفر خان مقرر ہوا
جب شاہزادہ ہمایون بڑا بہائی شاہ زمان کا کہ منتظم قندہار تہا بدعوی سلطنت

شاہ زمان سے لڑائی کرکے آخر شکست کھا کر راہ درہ پورا کو گھاٹ فتح خان سے
ملک ملہا مین پہونچا اور نواب محمد خان حسب حکم شاہ زمان کے شاہزادہ مذکور
مع اطفال کے اسیر کرکے کابل مین بھیجا اس جلدوی مین یہ ملک بعوض
ایک لاکھ دس ہزار روپیہ سالانہ کے ۱۲۰۵ ہجری مین بنام قمر خان مقرر ہوگیا
اور اس نے انتظام ملک رفاہ عام اور حفاظت سوداگران اور امداد معاملہ
بادشاہی بہ نیکنامی تمام انجام کیا جب سلطنت کابل کو سستی ہوئی اور تابعان
سلطنت کے اطاعت بادشاہی سے باغی ہوئے نواب قمر خان بہی اس عذر
سے حضور بادشاہ مین معاملہ دینے سے دست کش ہوا کہ فوج کشی مہاراجہ
رنجیت سنگہ سے ہر سال نگاہداشت فوج و درستی قلعہ ہا زیادہ تر رہتی ہے
اور نقصان ملک ہوتا ہے اور اپنے معتمد بحضور وارثان بادشاہ کے بہیجکر
عہدہ اپنا بنام نواب شیر محمد خان عرف شاہ نواز خان نواسہ اپنے کے
مقرر کرا دیا ۱۲۳۱ھ مین نواب قمر خان مر گیا نواب شیر محمد خان بعمر
صغیر تہا حافظ احمد خان باپ اوسکا یعنی داماد نواب قمر خان مرحوم
مختار ریاست ہوا ۱۲۳۳ ہجری مین بادشاہ کابل نے ملک ٹانک پہ
فوج کشی کرکے ساٹھ ہزار روپیہ لیا علاقہ کلاچی و دراپن سے وجہ دولت
واقع دامان کوہ کہ نواب متوفی نے بزور شمشیر لیا تہا اوس سے بہی معاملہ
معمولہ وصول کیا اوسکے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بہی نواب پر دیگر چڑہائی کرکے

تا سنہ ۱۲۱۷ ہجری نواب سے لیتا رہا اسمین ملک و رعایا خراب و زیر بار ہوئی سنہ ۱۲۱۸ کے آخر
مین مہاراجہ ممدوح نے مہم کرکے قلعہ منکیرہ اپنے قبضہ مین کر لیا نواب شیر محمد خان
و حافظ احمد خان سے عہدنامہ کیا کہ ملک ڈیرہ اسمعیل خان سے کچھ مزاحمت نہین ہوگی
اور جو اوسکی جاگیرین رہنگی انکے تہی پندرہ ہزار روپیہ اور دس مہار شتر
اور پانچ راس اسپ سال بسال لینا کر لیا کہ خود بدفعہ کو بہیجا کرے اور وقت
طلب کے خود بہی واسطے ملاقات کے آیا کرے بعدہ آبادی ڈیرہ اسمعیل خان
کی کہ بعمارت پختہ ہے دریاے سندھ یعنی اٹک مین غرق ہو گئے نواب شیر محمد خان
و حافظ احمد خان نے بمقام پورانی کہ متصل ڈیرہ کوٹ اب آباد ہے
آبادی جدید بعمارت خام کی ہنوز اچھی طرح آباد نہوا تہا کہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری مین حافظ احمد خان
مر گیا نواب شیر محمد خان نے بعد انتقال اپنے باپ کے طریقہ خلاف پکڑا اور صاحب
اوسکے کم ظرف اور فرومایہ ہو گئے اور سپاہ آمدنی سے زیادہ نوکر رکہی سرکار لاہور نے
خلاف عہدنامہ کے بجاے پندرہ ہزار روپیہ مقرر کے پچاس ہزار روپیہ نقد اور
بیس شتر اور دس گہوڑے ہر سال لینا مقرر کیا اگرچہ ملک تباہ و سپاہ تنگ
ہو گئی تہی تاہم سپاہ نے ہنگامہ مردم لوہانی مین کہ اونہون نے ادا
محصول مین انحراف کیا تہا رفاقت کی مگر نواب مرض مراق مین مبتلا ہوا
اور آمد و رفت امرایان سے توقف کی اور سپاہ با رادہ جنگ بغرت خیرہ ہوئی
سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین کنور نونہال سنگہ نے واسطے تحصیل مبالغ سوم ملک ٹانک و موت

فوج کشی کرکے ایک لاکہ روپیہ نقد اور چند راس اسپ اور شتر نواب سے طلب کیا
اور نواب نے کنور سے سوال کیا کہ میرا گزارہ ہو چکا ہے اور فوج کا تقاضا مجھسے
موقوف ہوا اور ملک پر خود تصرف کرلو کنور نونہال سنگہ نے ایک لاکہ روپیہ کا
ملک نواب کو لکہ دیا اور عہد کیا کہ اسمین قصور نہین ہوگا اور اپنا تصرف تمام ملک
ڈیرہ و کلاچی و دراین و چوہدوان پر کرلیا اور فوج سب طرف کرکے نواب
کو اپنے ساتہ پیشکار مہاراجہ صاحب لے آئے مہاراجہ صاحب نے ساٹہ
ہزار روپیہ نواب کا مقرر فرمایا اور عہد کیا کہ اس جایداد مین ہرگز دست اندازی
نہوگی چنانچہ علاقہ کہری و بہرو و چوہدوان بہ تصرف نواب کے رہا اور چار ہزار روپیہ
نقد بابت جاگیر قدیمہ ملتان کی معرفت دیوان ساونمل کے نواب کو ملتا رہا
اور نواب بمرض مراق مین مبتلا ہوا اور بڑے بیٹے کو ولی عہد اپنا کیا کہ وہ
سنجہلا بیٹا نواب سرفراز خان ہوا اس ولی عہد مقرر کرنے مین بہی سرکار مہاراجہ
مین نذرانہ لیا گیا سنہ ۱۸۳۹ء مین نیا قلعہ کی موافق حکم کنور نونہال سنگہ کہدوالی گئی
بنام اکالگڑہ وہ قلعہ موسوم ہوا اور آب وہوا ڈیرہ اسمعیل خان کی اچھی ہے
دریاے سندہ ایک کروہ آبادی ڈیرہ سے جاری ہے اور گرانی غلہ کی ہمیشہ
رہتی ہے کیونکہ جب غلہ یک جگہ منڈی مین فروخت نہین سرکار
... ہے اور رعایا سے بابت نقدی کے بہی غلہ لیا جاتا ہے اور کار داری
... فروخت ہوتا ہے کسی کو پانچ روپیہ سے زیادہ نہین ملتا تہا ہر روز

دروازہ کو ٹھہ سرکاری کا کھولا جاتا غلہ فروخت ہوتا تھا اور علاقہ سورت سے
بہت غلہ آتا تھا وہ بھی کاردار منڈی کے اہتمام میں بکتا تھا ڈیرہ خاص میں شبر
اور بادشمہ عمدہ طیار ہوتا تھا اور درآمد برآمد اجناس ذیل کی اس شہر میں تھی
اور یہ محصول سایر کا فی من لیا جاتا ۔ پارچہ ۔ بادام ۔ کشمش ۔ انگور
نمک شورہ ۔ شکر تری ۔ سنگ سرخ قند سیاہ ۔ روغن زرد ۔ تنباکو ۔ برنج معاف
زردچوبہ فلفل ۔ اون گوسفند ۔ پھٹکری ۔ نیل ۔ گل معصفر ۔
مرچ سرخ و سیاہ و دھنیہ ۔ اور ڈیرہ اسمعیل خان میں سات تعلقہ ۔ پہار پور
چاند کال ۔ بونڈہ ۔ شیرو ۔ لیہ ۔ بہری ۔ گولی ۔ ان تعلقات سے دو علاقہ
کہری وبہر کی شعت موضع جاگیر نواب محمد خان و تعلقہ شیرو ۔ ۲۸ موضع جاگیر
دیوان حاکم راے و بہائی رام سنگھ و مکان بلوٹ کہ وہان خانقاہ بزرگان
سادات نور زمان اور سجادہ نشین درگاہ کو معاف ہے اور دس موضع علاقہ لیہ
خسوران سے جاگیر حسن خان جو بعوض نوکری چالیس سوار کے مقرر ہے مگر ان
دیہات کی رعایا ظلم تعدی حسن خان سے نالان تھی اور اس علاقہ میں اجناس خریف
باجرہ بکثرت کی موٹھ ۔ مونگ ۔ نیشکر ۔ نیل ۔ فلفل ۔ و دیگر اجناس مثل جو
و ماش اور ربیع میں جو ۔ گندم نخود عدس مشنک سرشف تنباکو سب
پیدا ہوتا ہے اور محصول ڈیرہ خاص کا سوم حصہ اور دیہات کا چہارم حصہ
کل پیداوار سرکاری ہے اور تین روپیہ معاملہ ضبطی فی بیگہ کہ بیس من خام کا ایک

تنباکو۔ کپاس۔ تسکہ وغیرہ سے دستور مقرر تھا اور خربزہ شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان
مین خوب ہوتا ہے تا اختتام فصل خربزہ کے دو آنہ فی کون مسیر لیتی اور
چار خربوزہ عمدہ لیے جاتے ہین بعد فصل پیمایش اراضی زراعت خربزہ کی
تخمینًا پیدایش کون ہای خربزہ کی کرکے ۱۰ر فی کون مزارعہ سی لیتے ہین اور
خانہ شماری و ترنی مال رعایا و افغان لوہانی سے اس تفصیل سے لیا جاتا تھا

فی خانہ	فی گاؤمیش	فی گوسپند رعایا	فی مادہ گاو	فی تتہ مردم لوہانی
۱۰ر	۲ر	۴ر	۸ر	

فی گوسفند مردم لوہانی۔ اور اس وقت سکھان مین جمع آمدنی ہر قسم کی تھی۔

مال	بیرنیٹ	فروہی عدالت	ترنی نان	خانہ شماری
لعہ ر	یک لاکہ ٥ ر	٥ ر	٥ ر	٥ ر

اور خاص ڈیرہ اسمٰعیل خان کی آبادی و باغات حسب ذیل ہے حویلیات پختہ

خانہ	دکانات خام و پختہ	مساجد عمارت خام	دہرم سالہ خام
۱۵ ر	۵	٥	٥

چاہ آب نوشیدنی پختہ۔ باغ پختہ مع دو چاہ۔ چاہ آبپاشی زراعت۔
قلعہ خام نو طیار لیعمارت خام مع دو چاہ۔ تحالیف اس ضلع کی پایہ ملینگ
ہوبہت منقش و منبت ساز سنگ۔ دوم خربزہ کہ روی زمین پر تا فی و ہان کج پیدا
نہین ہوتے بات تو یہ ہے کہ اگر سو خربزہ تراشو تو سب اچھے نکلتے ہین اور کوئی

بی تقسیم ہوتی ہے جیسے عملداری انگریزی ہوئی تب سے یہ ڈیرہ اسمعیل خان ضلع کا مقام مقرر ہوا۔ اس ضلع مین چار تحصیل حسب ذیل ہین —
جانب شمال - عیسی خیل - لکی نواب - بنون — (جانب غرب تحصیل کلاچی اور ڈیرہ اسمعیل خان کی جانب شرق دریاے سندہ یعنی اٹک یا اباسین واقع ہے آبادی نشیب مین ہے اور جانب شمال کوہستان مین دیہات ہین اور کچھ دامان کوہ مین ہین اور جانب جنوب کوہستان نشیب مین ہے اور جانب غرب اٹھارہ کوس تک آبادی منتشر تھا یہ کلاچی سے تین کوس پر پہاڑ حد خراسان و پنجاب ہے اوس پہاڑ مین قوم شیرانی و ناصر و بو سی خیل وغیرہ رہتے ہین اور ساکنان دامان کوہ کو گزند پہونچاتے ہین اب ہر چہار تحصیل کا حال علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے —

خاص ڈیرہ اسمعیل خان

اس شہر ڈیرہ اسمعیل خان مین چار صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر تشریف رکھتے ہین اونکے ماتحت دو تحصیل خاص ڈیرہ و کلاچی کی ہے اور چار تھانہ ہین اور شہر کے کنارہ پر جانب شرق لشکر سرکار کی چھاونی ہے اور دوسری جانب شہر کے غرب رویہ نواب صاحب کے مکانات خام واقع ہین اور شہر کی جانب غرب ایک قلعہ خام مہاراجہ نونہال سنگھ کا بنوایا ہوا ہے اب سرکار کی جانب سے

اوسکی خبر گیری ہوتی ہے شہر مین قوم کراڑ و پٹھان کثرت سے ہین اور
دیہات مین افغان و دیگر قوم مسلمان ہر ایک قسم کے زیادہ ہین ہندو بہت
اور زمینداری اکثر قوم مسلمان کی ہے ہندو کو شاذ و نادر اور زبان پشتو
بہت بولتے ہین ہندی زبان کم ابتدای ماہ اسوج سے بیوپاری معروف
پونده خراسان و کابل سے میوہ خشک و دیگر اجناس بکثرت سے لاتے ہین اور اپنے
زن و بچون کو ڈیرہ اسمعیل خان و دیہات قرب و جوار مین چھوڑ کے
مال بیوپار کا ہر ایک شہر مین تا بہ کلکتہ لیجاتے ہین اور ہندوستان و پنجاب
سے کپڑا آہنی - کمخاب لاتے ہین اور یہ لوگ کثرت سے آتے ہین کہ
ایک ایک شہر انکا علحدہ آباد ہو جاتا ہے لکوکہا روپیہ کا مال لاتے ہین
سوای اس مال کے میوہ خربزہ - سردہ - انگور - انار - ناسپاتی -
لاتے ہین مگر سردہ تا بہ لاہور بعض بعض بہیجتے ہین ورنہ خراب ہو جاتے ہین
اور غضنان و چوغہ سمور قاقم سنجاب پوستین پشم نرم نمالہ و نمبہ و تستری
و پشمینہ گندہ و ماغوت کہ مثل بانات ہوتا ہے اور گہوڑا اور خر خراسانی
اور گوسفند و تنباکو و غیرہ لاتے ہین اور شہر مین ایک میلہ بیساکھی کا
ہوتا ہے وہان کی رسم ہے کہ طوایف شہر کی اپنا اپنا اکھاڑہ میلہ مین
باندہ کر رقص کرتی ہین اور مردمان میلہ اونکو کچھ دیتے ہین اور ماہ جیٹھ
سے لغایت ماہ ساون دریا پر ہر ایک مہینہ ایک دن مقرر کرکے میلہ کرتے ہین

اور رقص کرتے ہین اوسکو ناونی کہتے ہین اسطرح مشہور ہے کہ آج فلانی
ناونی ہے وناونی یعنی غسل ہے اور دریا مین شناوری بہی کرتے ہین
اور شہر مین فتو حیدار خان وحافظ سمند خان وحیات اللہ خان وغلام حسن خان
وگسائین گنہیالال وغیرہ رئیس رہتے ہین اور سمت جانب گہرا اسمٰعیل خان
مین آباد ہین اور سات سو دکانین آمدورفت واردات کشت وخون کی اکثر ہوتی ہے
اور مردمان شیرانی ونصرانی وغیرہ طفلان کو ان کو رات کے وقت اوٹہا
لیجاتے ہین اونکو وارثان سے حسب حیثیت کچہ لیکے دیدیتے ہین مگر جب دیتے ہین
تو ایک انگشت کاٹ لیتے ہین اور زراعت آب چاہ سے ہوتی ہے اور ایک رود
پانی کی کابل سے آتی ہے جس جس دیہات مین وہ پانی پہونچتا ہے اوس سے
کچہ خریف پیدا ہوتی ہے اور ربیع پیدا ہوتی ہے بغیر پانی چاہ کے
پیداوار بالکل نہین ہوتی ہے بارش بہت کم اور آبہوا وہان کی مرطوب ہے

تحصیل کلانچی

تحصیل کا یہ حال ہے کہ قوم افغان بہت ہین اور کلانچی قوم ہے قوم کے نام سے
یہ شہر کا نام ہے وہ درہ بہی آمد خراسان وکابل کا ہے ایک سو کوس
تک آبادی اور پانی نہین ملتا ہے مگر بعض جگہ جو رود کا پانی جمع ہوتا ہے
پوندہ لوگ رود کی اندر آتے ہین اور ہزار ہزار دو دو ہزار آدمی کی جماعت
مسلح بندوقہا وشمشیر سے آتی ہے تو بہی راہ مین قوم موسیٰ خیل ورزیری

اندنها مال اسباب و شتر لوٹ لے جاتے ہین بکمال جانبازی کثرت سے ہین اور جب بمقام کلاچی آتے ہین تو کچھ مال ڈیرہ اسمعیل خان مین لاتے ہین ہندوستان جانب راہ ملتان سے ہندوستان کو پہونچاتے ہین وہان ہمیشہ کسی کی نسبت اور چوری ہوتی ہے اور چوری شتران زیادہ ہوتی ہے اور شہر ڈیرہ اسمعیلخان و کلاچی مین کوئی پرستشگاہ ہندوان مثل ٹھاکردوارہ و دہرمسالہ وغیرہ نہین ہے نہ کوئی مسجد مسلمانان کا ہے مگر بمقام بلوٹ علاقہ تحصیل ڈیرہ اسمعیلخان ایک زیارتگاہ مسلمانان ہے اور فقیر تکیہ گاہ ہے وہان اکثر لوگ زیارت کو جاتے ہین اور تابہ درہ پیرو علاقہ تحصیل ڈیرہ اسمعیل خان سے درہ پیرو ایک پہاڑ کا درہ ہے واسطے آمدورفت لکی مروت و بنون وغیرہ ضلع کے ایک جگہ تہانہ دار اور کچھ سپاہ واسطے حفاظت کے رہتی ہے اندر درہ کے ایک جگہ کچھ زمین تخمیناً ایک گھاؤن سیراب ہے وہان کھودنے سے پانی نکلتا ہے اور کسی جگہ پانی نہین نکلتا ہے لوگ دیہات کے زمین سے پانی لیجاتے ہین آٹھ آٹھ دس دس کوس تک کسی گاون مین تالاب ہے آب چاہ نہایت تکلیف سے دور دور سے پانی تالاب کا لے جاتے ہین گھوڑون پر لادکے ہندو مسلمان گھوڑون کا لایا ہوا پانی پیتے ہین آگے پھر لکی مروت کی تحصیل ہے

لکی مروت کی تحصیل

اس مقام کی آب و ہوا اچھی ہے مگر آبادی خراب مکانات خس پوش اور

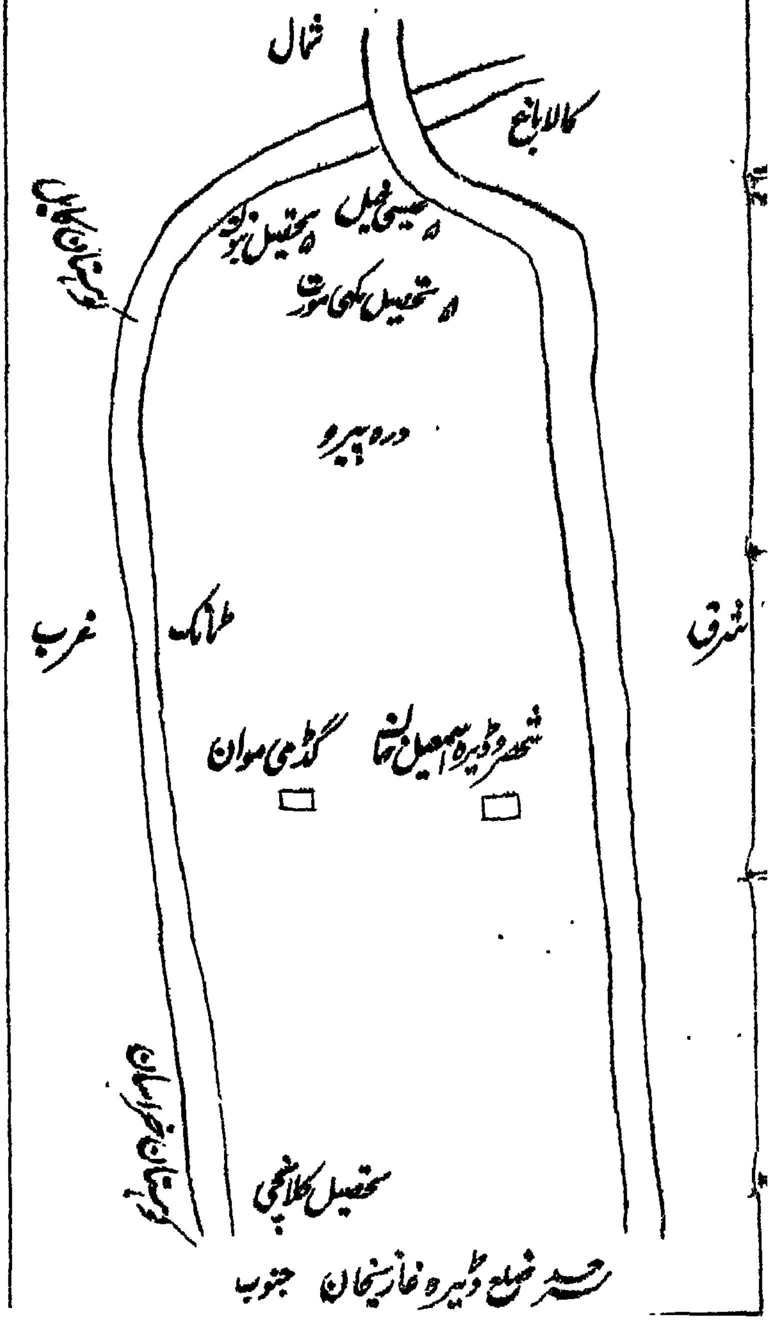
تا ہے کوئی نہین ہے جب کسی طرح کی تکلیف ہوتی ہے تو اپنے
[illegible] ہوتی ہے دیہات
[illegible] دوسری جگہ آباد کرتے ہین آبادی اوس علاقہ کی بے ثبات
اور شہر مین [illegible] غلہ پیدا وار ربیع کا بہت اچھا ہوتا ہے اور آدمی متمول ہین اور جوان حسین
[illegible] اونکی آنکھ اچھی ہوتی ہے متصل شہر ملکی مورت کے ایک ریا گنبد واقع ہے اوسمین
پہاڑ سے پانی آتا ہے اور وہی پانی سب لوگ شہر اور دیہات بیرونجات کے پیتے ہین
درخت اس شہر مین کسی قسم کا پیدا نہین ہوتا بلکہ کہین نشان بھی نہین ایک سطح
میدان ریگستان ہے رات ملکی مورت کی مشہور ہے بہت سرد ہوتی ہے کہ جس کے
آگے زمہریر کا بھی دل سرد ہے اور روز قیامت سوزدہ بلا انگیز ہے کہ روز محشر بھی
اوسکے سامنے گرد ہے یعنی تمام دن باد صرصر و باد سموم کا ہجوم رہتا ہے اور شعلہ
آتش فشان باد گرد سے ہر ایک رنجور و مغموم رہتا ہے زبان بالکل پشتو ہے
صرف کہین کہین ہندو لوگ کچھ زبان ہندی بولتے ہین جب نوبت گفتگو
کی آتی ہے کسی ہندو کو ٹوٹے ہین او ر غلام اس ملک مین بہت ہوتا ہے
خربزہ اچھا ہوتا ہے سوای اسکی ایک تحفہ وہان کا ہے کہ اوس ملک مین
شیر مادہ شتر سے روغن نکالتے ہین اور مانند گاو کے گھی مین ملا دیتے ہین
اور کچھ علیحدہ بیچتے ہین سوای اوس جگہ کے اور کسی ملک مین مادہ شتر سے
روغن نہین نکالتے سنا ہے کہ کہین پیدا ہوتا ہے ترکیب روغن نکالنے کی
یہ ہے کہ حضرات شیر مادہ ایک مشک چرمی مین جمع کر کے دونون سرے

اوسکی دو آدمی پکڑ کے چار گہڑی تک ہلاتے ہین اوسمین مکھن جمع ہوجاتا ہی
اور عجب بات یہہ ہے کہ سوای لکی مورت کے دوسرے دیہات مین روغن
نہین نکلتا ہی ایک تحصیل اور ایک تہانہ وہان رہتا ہے ایک قلعہ خام بھی وہان
چھوٹا سا ہے اوسمین تہانہ سرکاری ہے اور مقام عیسے خیل وہان سے (۱۴) کوس
جانب شمال پر واقع ہے وہ تکہ مین دریای سندہ کے ہین آب وہوا وہان کی
مرطوب وخراب ہی بیماری بہت رہتی ہے شہر خس پوش ہے کبھی کسی جگہ کبھی
دوسری جگہ آباد ہو جاتا ہے ایک جا آبادی نہین ہے عیسی خیل قوم ہے
اور قوم کے نام پر شہر مشہور ہے عیسی خیل قوم پٹھان ہی کچہ تحفہ وہان نہین ہی
دریای سندہ ملتصق ایک کوس جانب شمال ہے اور ایک نالہ دریا کا شہر کے
قریب روان ہی مگر اوسی تحصیل مین ایک مقام کالا باغ مشہور ہے وہان
تین چیز کی کان ہے پھٹکڑی - آہن - نمک سنگ - مگر آہن تلخ ہے جو چیز
اوسمین پکاؤ تو تلخی پیدا کرتی ہے وہ شہر لب دریای سندہ بالای پہاڑ آباد ہے
اور بازار وہان کا مسقف یعنی کل چہتا ہوا ہے کہین کہین روشنی کے واسطے
روزن ہے اور کچھ درخت آنب بھی وہان لگ رہا ہین اور پہاڑ نمک کے بہت
ہین اور کوئلہ پتھر کا جو اگن بوٹ یعنی جہاز دخانی مین صرف ہوتا ہے وہان
پیدا ہوتا ہے ہندو وہان شہر مین کثرت سے ہین مسلمان کم وہ شہر پورانا ہے
اور دہرم سالہ وٹہاکر دوارہ وغیرہ بھی اوس مقام پر ہے دونون جانب

پہاڑ ہے درمیان مین پہاڑ کے دریاے سندہ سمت کے نکلا ہی مگر پانیکا زور ہے
اِس جگہ ایام برسات مین دریاے سندہ کو کل گزر گھاٹ خراب ہو جاتے ہین
اوس مقام پر معبر رہتا ہے ورنہ اور راہ بند ہو جاتی ہے مقام جیسی خیل سے
بارہ کوس لکی موت ہے اور وہان سے ۱۸- کوس بنون ہے ایسی زمین کے
بیچ مین اور پہاڑ کے نشیب مین ہے کہ وہان عقل گم ہو جاتی ہے اوسکی نشیب
ہونیکی دیکھنے والون کی سدہ بدہ بسر جاتی ہے کچھ تمیز نہین رہتی کہ یہ کونسی
سمت ہے کچھ عجب پیچ آپڑا ہے پہلے عہد سکھان مین فوج کشی سے معاملہ وصول
ہوتا تہا اب یہان انگریزون کی چہاونی ہے اور اوس جگہ ایک قلعہ موسوم دلیپ گڑہ
بنوایا ہوا سرکار کمپنی بہادر کا ہے اور بہ نیت جرنیل کورٹ لینڈ صاحب بہادر
ناظم سابق اوس ملک کو فوج نے بنایا ہے وہان ڈپٹی کمشنر بہادر اکثر رونق پذیر
رہتے ہین اور فوج بہی اونکو تابع رہتی ہے آب وہوا خراب ہے مگر پیداوار اچہا ہے
ایک دریاے موسوم بہ کرم روان ہے جانب کابل سے آتا ہے اوسکی نہرین ہر ایک
کہیت مین جاری ہین (۸۰) کوس مین تختہ زمین بنون کا سبز و سیراب ہے اور یہ
پیداوار بہت اچہا ہوتا ہے اور بنون کے ملک کی رسم ہے کہ بعوض معاوضہ وجہ
باہم کر لیتے ہین اور اسبات مین اکثر نالش سرکار مین دایر ہوتی ہے اور ظلم
بہی بہت ہے اور وہان کے پہاڑ مین ایک کان نمک سیاہ برنگ آسمانی
اور کان تیل یعنی روغن موجود ہے تیل کا رواج کم ہے . دہتنی اوسکی اندہی

ہوتی ہے مگر وہ تیل جسم تستر پر اکثر ملتی ہین اور نمک مین بنسبت نمک لاہوری
شوریت و تیزی کم ہے اور جو شخص اوس ملک مین بیمار ہوتا ہی اوسکو کھال
بکرہ کی پہناتے ہین اور مسامات بند ہونے سے آرام ہو جاتا ہے ادویا کا
استعمال مطلق نہین اور روزہ نماز کا اون لوگون کو بہت خیال ہے زن و مرد
روزہ دار و نماز گزار ہین مگر خورش مین حلال و حرام کا پرہیز نہین ہے یہانتک
مین جو رنج نس ہو جاتے ہین اونکو وہ لوگ کہا لیتے ہین اور زاغ بھی کہاتے ہیں
جو چیون مشہور ہی وہ ایک گاؤن خرد ہی اور اوس گاؤن مین ایک چاہ اور
ایک قلعہ سرکاری ہے اور کوئی چاہ اوس ملک مین نہین ہی سو ہاتہ
پر پانی نکلتا ہے اور آدمی وہان کے مردم آزار ہین رات کو اونکا قابو خوب
چلتا ہے جسکو پاتے ہین قتل کرتے ہین اور لوٹ لے جاتے ہین دن مین انتظام
سرکاری سے امن رہتا ہے رات کو شہر سے کوئی نہین نکلتا ہے اکثر اوقات
شہر کے اندر بھی آکے مار جاتے ہین اور لوٹ لیجاتے ہین اور رسالہ سے گھوڑے
کھول لیجاتے ہین کوئی دن ناغہ نہین جاتا کہ دو چار خون نہین ہوتے
اور اوس ملک مین قوم ناصر و شیرانی و جٹک و کاخی کورم اور وزیر وغیرہ افغان
آباد ہین پانی خراب ہی جو کوئی اول وہ پانی پیتا ہے تو ضرور بیماری اسہال
وغیرہ کی ہوتی ہے اور ہر دیہات کو گڑھی کہتے ہین آدمی سخت ہوتے ہین
اور بیرحم اشجار شیشم و توت بہت پیدا ہوتے ہین اور آلو بخارا و انگور

جنگلی پیدا ہوتا ہے۔



کیفیت ڈیرہ غازی خان حسب تحقیقات وتحریر منشی شام لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

۱۴ اگست ۱۸۶۱ء

یہ ضلع دریای سندہ کے کنارہ غربی پر ہے حدود اربعہ اسکی یہہ ہے کہ شرق کی طرف شروع سے آخر تک دریای سندہ یعنی اٹک واقع ہے اور پار دریای مذکور ضلع لیہ اور خانگڑہ معروف مظفر گڑہ اور علاقہ نواب بہاولپور ہین اور مقام ضلع یعنی ڈیرہ غازی خان سی دریای سندہ بفاصلہ کوس ڈیڑہ کوس کے رواں ہے اور شمال کی طرف ڈیرہ اسمعیل خان ہے اور ساٹھ کوس تک شمال طرف علاقہ اس ضلع کا ہے اور پچھم یعنی غرب کی طرف ایک پہاڑ خشک معروف بنام روجہائی مسکن مردمان بلوچ خوش سیرت واقع ہے یہہ پہاڑ ڈیرہ غازیخان سی متصل قریب بارہ چودہ کوس کے فاصلہ پر ہے اور محاذی دریای سندہ کے ضلع کے ایک سری سی دوسرے سری تک بلکہ آگے بھی اوسی چلا گیا ہے عرض اوس پہاڑ کا کہین سی بارہ کوس کہین سی چوبیس کوس ہی اور طول جنوباً شمالاً قریب ایک سو پچاس کوس کے ہے ارتفاع مین اس پہاڑ کا سطح سمندر سی تین چار ہزار فٹ کے قریب ہوگا عملداری سرکار دامن پہاڑ تک ہی اور پہاڑ مین بلوچ لوگ خود مختار ہین کوئی رئیس اور حاکم نہین صرف قوم قوم کے سردار ہین اونکو تمن دار کہتی ہین اور پہاڑ کی دوسری جانب

میدان عملداری شاہ خراسان اور امیر کابل سے ہے اور جانب جنوب بفاصلہ

سی نوہ کوس کے فاصلہ پر سرحد ضلع شکارپور ملک سندہ احاطہ بمبئی سے

ملحق ہے غرض کہ طول میں ضلع کا زیادہ ڈیرہ سو کوس سے اور عرض کہیں پندرہ

سولہ کوس عموماً اور کہیں چوبیس پچیس کوس ہوگا بسبب نہونے پیمایش کمپاس

اور نیز دریست قانونی کے کوئی نقشہ مکمل لایق اندراج نہیں ہوا اس ضلع میں

آب و ہوا معتدل مگر اسوج و کاتک میں باعث طغیانی دریا اور آجانے پانی جدید

سوت جابجا ت میں کثرت بیماری کی ہوتی ہے اور کہیں موسم سرما میں باعث

کثرت سردی اور گرم موسم میں طپش آفتاب سے بسبب زیادتی گرمی کے تبدیل

ہوا کا ہو جاتا ہے اور دریاے سندہ جو حد شرقی پر جاری ہے تا بمقام

متھن کوٹ اوسمین پانچ دریا مل جاتے ہیں جسکو پنجند کہتے ہیں اور اس

دریا سے ہر موسم میں عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور سابق عملداری میں بذریعہ

سنائی چھری کی بعضی لوگ عبور کرتے تھے لیکن اب بموجب حکم سرکار انگریزی

امتناع کلی ہے اور اکیس نالہ اور اس ضلع میں بتفصیل ذیل ہیں ـــ

نمبر شمار	نام بحروف فارسی	ناگری حروف میں
۱	چہانگا	[illegible]
۲	سورہ سیٹھ وارہ	[illegible]
۳	کوٹ دادو	कोटदादू

نمبر شمار	نام بحروف فارسی	ناگری حرفوں میں
۴	نالہ کستوری	कसतूरी
۵	نالہ ڈہنگانہ	ढंगाणा
۶	نالہ صاحبان	सहूबाँ
۷	راج بہار	राजवाह
۸	سول	सोल
۹	ونہدی	धुंधी
۱۰	تنوہان	तेवहूणा
۱۱	سوریا ناگا والا	सोरियसानागावाला
۱۲	سانجھا	संझा
۱۳	پونیر	पुनीर
۱۴	چیپری	छीपरी
۱۵	پہوری واہی	भूरेवही
۱۶	محمد داود	महम्मदवा
۱۷	نالہ زنگ	डंग
۱۸	نالہ حاسم	हसिम
۱۹	نالہ اسلام	इसलाम

نمبر شمار	نام بحروف فارسی	ناگری حرفون مین
۴۰	نالہ قطب	[illegible]
۴۱	نالہ تھاوسا	[illegible]

اور موسم زمستان مین یہہ نالجات خشک رہتی ہین اور شروع تابستان مین طغیانی دریای سندہ جاری ہوتے ہین سنباہا ۔ پر پل پختہ و خام بنی ہوی ہین اون پر عبور ہوتا ہے اور کھودائی نالجات کی معرفت سرکار ہوتی ہے زمیندارات سے حسب آئین ماضیہ مبلغ محاصلے بنام نہاد جبری وصول کیا جاتا ہے آبپاشی خریف کی نالجات سے اور ربیع کی آب چاہات یا سیلاب دریا سے ہوتی ہے اس ضلع مین عموماً دو قسم کی زمین ہے ایک رسندہ اور دوسری پچادہ سندہ وہ زمین ہے کہ جو بالکل سطح اور ہموار ہے اور دریای سندہ کی طرف واقع ہے اور پچادہ وہ ہے کہ جو نشیب فراز پہاڑ کی طرف واقع ہے سندہ زمین مین چاہات اور دریا کی نہرون اور نالون سے آبپاشی ہوتی ہے اور اس زمین کے واسطے مطلق ضرورت بارش کی نہین ہے بلکہ بہت بارش سے نقصان غرقی زمین اور خرابی فصل کا ہوتا ہے اور پچادہ زمین کے واسطے بارش بہت ضرور ہے اور اس طور پر آبادی یعنی تردد اوسکا ہوتا ہے کہ زمیندارات قبل برسات کے کھیتون کے چارو طرف نیچے اونچے مینڈ بنا دیتے ہین اور جب پہاڑ مین بارش ہوکر پانی نالون مین آتا ہے اوسکو حکمت سے روک کر کھیتون

مین بھر دیتے ہین اور بعد خشک ہو جانے کے تخم ریزی کر دیتے ہین پھر فصل
خود بخود طیار ہوتی رہتی ہے ایسے کھیتون کو گوینڈ بولتے ہین اور یہہ
بذات مقدار مین کم زیادہ ہوتے ہین اسی طور پر سندہ کی زمین چاہات پر
منقسم ہوتی ہے اور ہر ایک چاہ چار یا خواہ آٹھہ زرگاوڑ کا مقرر و معین
ہوتا ہے اور آپسمین زمینداران حصہ تعداد زرگاو پر مقرر کرتے ہین مثلاً
ایک چاہ مین جو ایک شخص کا ایک زرگاو لگا جاوے تو آٹھوان حصہ کل
چاہ کا سمجھا جاوے واضح ہو کہ اراضی سندہ کی زرخیز ہے اور پانی بھی
سطح سے پانچ چھہ ہاتہ نیچے نکل آتا ہے اور سب اجناس پیدا ہوتی ہے
خصوصاً باغ کے واسطے یہہ زمین بہت خوب ہے اور بچاوہ کی زمین بخلاف اسکے
سخت اور کم پیداوار والی اور پانی بھی سطح زمین سے بہت دور دراز ہزارہا
روپیہ خرچ سے بھی چاہ نہین لگتا صرف جوار باجرا کپاس گندم پیدا ہوتا ہے
اور ماسوا اسکے۔ نوآن اور سن زمین کو کہتے ہین کہ دریا سے برآمد ہوے یا ناقص
زمین پر دریا کی چکنی مٹی پڑ جاوے ایسی زمین پانچ چھہ برس تک خوب پیداوار
دیتی ہے اول سال اوسمین سموکھا یعنو نامی قسم چارہ ذکران پیدا ہوتا ہے
در مفلس آدمی اوسکے غلہ کی روٹی بھی کہاتے ہین دوسرے سال اوسمین
مٹر بعدہ گندم و جو۔ خوب فراط سے پیدا ہوتا ہے عموماً اراضیات ضلع
کی اچھی قابل زراعت ہے فقط جہان آب رود کا بہہ ہے کہ بکاشتکاران

کم محنتی ہین تردد بخوبی نہین کرتے اور کوئی مزارعہ نقدی نہین دیتا علہ بٹائی
مالکان سی کرتے ہین اور حق مالکی کو یہان ملبہ بولتے ہین وہ سولہوین حصہ سے
آٹھوین حصہ تک اچھی زمینون مین ہوتا ہے مگر بہاوہ کی ناقص زمین کے
صرف چہارم حصہ بٹائی ہے مالکانہ علیحدہ نہین اسکو بھی مالک غنیمت جانتے
ہین اب مالکان کو بہ نسبت سابق خسارہ رہتا ہے اسواسطے اکثر مالکان
خراب ہوگئے اور اونکی ملکیت غیر شخصون کے ہاتھ مستاجری مین دی گئی
پہلے اس ملک مین کاشت نیل زیادہ ہوتی تھی اب بہت کم ہوگئی عموماً عایا
بھی مفلس ہے ساہوکار بہت کمتر ہین روپیہ وقت سی ہاتھ آتا ہی بلکہ نہین
ملتا کاشت نیشکر مطلق نہین ہی علی ہذا القیاس پوست کی کاشت بھی نہین
ہوتی صرف جو گندم جوار باجرا وغیرہ اجناس ہوتی ہین نتالی بہت کمتر
موسم برسات مین کل ایک دو بار بارش ہوتی ہے اور بسبب فراط نالہ کے
بارش کی ضرورت نہین ہے بلکہ زیادہ بارش ہونے سے نقصان غرقابی
اراضیات اور انہدام مکانات کا ہوتا ہی اور باشندگان اس ضلع کے اکثر
بلوچ مسلمان ہین ہندو لوگ کم ہین اور تاریخ حال سلطنت اس ضلع کا یہ ہے
کہ بمرور عرصہ تخمیناً چارسو سال کے ایک شخص غازی خان نامی قوم بلوچ
ولد میرہ اسمٰعیل خان مین خود مختار تھا اوسنے بخوف فوج کشی حاکم خراسان
کے اپنے وطن سی فرار ہوکر اول پہاڑ آوہ مین پناہ لی پھر وہان سی نکل کر میدان

میں شہر ڈیرہ غازی خان اپنے نام سے آباد کیا اور محاصل ملک پر متصرف
ہوگیا اوس وقت میں جلال الدین اکبر بادشاہ دارالخلافت آگرہ میں جلوس
فرماتھے اور ۹۰۰ھ ہجری میں غازی خان نے وفات پائی اور بائیس پشت
تک ریاست اس ملک کی اوسکے خاندان میں قائم رہی اور بائیسویں پشت
میں غازی خان آخر رئیس اس خاندان کا ہوا وہ خردسال بعمر سات برس
کے تھا اور نواب محمود نامی گجر اوسکا وزیر تھا اوسنے غلام شاہ سرای قوم
کلہوڑا رئیس سندھ حیدرآباد سے سازش کرکے ۱۱۸۳ھ ہجری میں فوجکشی
کرائی اور غازیخان قید ہوکر ملک سندھ کو بھیجا گیا اور ۱۱۹۵ھ ہجری میں
اوسنے وہاں وفات پائی۔ قطعۂ تاریخ وفات اوسکا یہ ہے۔

چو غازی خان ز دنیا رفت محروم		مسافر بود وطن مروست مظلوم
خرد تاریخ وی گفت است بشنو		طفیل الشمری ای یار معصوم

اور غلام بادشاہ کی طرف سے محمود گجر نمک حرام ناظم اس ملک کا بن بیٹھا
غازیخان لاولد مرا بعدہ ۱۱۹۰ھ ہجری میں تیمور شاہ درانی والی کابل
اس ملک پر متصرف ہوا اور اوسکی طرف سے ناظم یہاں مقرر ہوئے پھر
۱۲۳۶ھ ہجری میں نواب صادق محمد خان بہاولپوری بجانب فوج مہاراجہ
رنجیت سنگھ اس ملک پر قابض ہوا اور تخمیناً پانچ لاکھ روپیہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کو بطور خراج دیتا رہا مگر اوسکے عہد میں ملک بہت ویران ہوگیا اسواسطے

سمت ۱۸۸۸ بکرماجیت مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جرنیل ونتورا صاحب کو کہ وہ
فرانسیس سردار ملازم مہاراج تہا ناظم مقرر کیا دو برس اوسکی حکومت رہی
بعدہ سمت ۱۸۹۰ بکرمی مین دیوان ساون مل صوبہ دار ملتان کو یہہ ملک سپرد ہوا
اوسنے اس ملک کو اپنے احسان اور عدالت سے خوب آباد کرایا اور انتظام
فوجداری بہی ایسا اچھا کیا کہ تمام قلمرو پنجاب مین ایسا انتظام نتہا اور
رعایا سے محصول بٹائی غلہ لشبرح سوم تا ششم حصہ لیتا تہا اور اوسکے عہد مین
آمدنی ملک کی تخمیناً بارہ لاکہ تہی اور تاریخ ۱۹ مئی ۱۸۴۹ء مین بعد ہنگامہ
ملتان کے یہہ ضلع شمول ملک پنجاب کے تصرف سرکار والا اقتدار انگلشیہ
بہادر مین آگیا اور جرنیل گورٹ لینڈ صاحب بہادر حاکم اول ضلع نے بدلے بٹائی
غلہ موقوف کرکے بجمع مذکورہ بالا کے کہ رعایت تمام ہے بندوبست سرسری
ضلع کا بنایا بعدہ بسبب غرقابی اراضیات کے حالات کاشتکاران تنگ
ہوا اور اس ملک مین دورہ جناب معلی القاب جان لارنس صاحب بہادر
چیف کمشنر بہادر کا ہوا صاحب ممدوح نے حال رعایا پر رحم اور مہربانی
فرماکر قریب چہتر ہزار روپیہ اور تخفیف کردیا کہ ابتک وہی تخفیف شدہ
بحالی ہے فقط اور اب آمدنی ہر یک قسم کی یہہ ہے —

جمع مال	آبکاری	نزول شتران وگاؤمیش وشکار ماہی
۵ لاکہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

ٹھیکہ نخلستان واقع مہرہ	نام تحصیل دیہات نو آمد	ضبطی معافی	باغات سرکار	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

فروخت اسٹام	مال گھاٹی یعنی آبپاشی گھوڑون کاونکالنا	مرمت سڑک	متفرقی بکری وغیرہ
[illegible]	[illegible]		[illegible]

طلبانہ دستک	نمک شور آمدنی شورہ	ٹھیکہ سجی	مدرسہ مکتب	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

میزان کل [illegible]

اور غازیخان کی اولاد مین سے بھی کئی آدمی ہین لیکن معاش مزدوری پر رکھتی ہین اور دیگر رئیس ہر ایک شہر و ضلع ہذا کے ہین لیکن اونکی تحریر لکھنے مین طوالت ہے اور آبادی بطور قصبہ و شہر کے بہت ہے۔

نام قصبہ بحروف فارسی	بحروف ناگری	کیفیت
شہر دیرہ غازیخان	डेरा गाजी खां	
قصبہ جام پور	जामपुर	
داود و خاسو قصبہ داجل	दाजल	
حاجی پور	हाजीपुर	
راجن پور	राजनपुर	
کوٹ مٹھن	कोट मीठन	

نام قصبہ بحروف فارسی	بحروف ناگری	کیفیت
سنگروٹھ	संगरोठा	
ٹونسہ	तौंसा	
ہیوا	हेवा	
سخی سرور	सखी सरवर	

ماہ چیت مین تاریخ ۲۰ کو بمقام پیرعادل کہ قصبہ ڈیرہ غازیخان سے آٹھ میل کے
فاصلہ پر بڑا میلہ ہوتا ہے اور بقدر دس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین ستھن کوٹ
اور جام پور اور داجل اور موضع ٹونک مین میلہ ہوتا ہے اور اون
میلون پر بہت ہجوم مخلوق کا ہوتا ہے اور سخی سرور مین ماہ پھاگن ضلع
غیر سے آنا مردمان کا شروع ہوتا ہے ماہ بیساکھ کی دوسری تاریخ تک
خوب میلہ رہتا ہے فقط پختہ تالاب اس ضلع مین کوئی نہین مگر ملک پچاوہ
مین بلوچ لوگ آب نوشی کے واسطے زمین کھود کر تالاب خام بناتے ہین اور سخی سرور
مین شمال طرف پہاڑ کے اوپر ایک تالاب پختہ بنا ہوا ہے لیکن شکستہ اور
خراب پڑا ہے فقط اور موضع کوٹ نصرانی وغیرہ مین چاہ آب نوشی مردمان
وجانوران بقدر دو یا سوا دو فٹ عمیق ہین عجب قدرت پروردگار کی ہے
کہ چاہ کوٹ نصرانی والہ کا پانی ایسا شیرین اور خوشگوار ہے کہ تعریف
نہین ہو سکتی اور پانی چاہ دودروالہ کا بھی میٹھا اور خوشگوار ہے اور ملک

بچاوہ مین اکثر تلخ اور شور ہے اور متھن کوٹ کی تحصیل مین ایک دو جگہ
بڑا جنگل بطور باڑ کے ہے اور ایسا سخت جنگل ہے کہ سانپ بہی سواے
رستہ آمد و رفت کے دوسری طرف کو جا نہین سکتا اور وہان اکثر واردات
کا وقوع ہوتا ہے لیکن اب سرکار انگریزی کے اقبال سے واردات کا
انسداد ہو اور جنگل اوسی طرح بدستور ہے لیکن سرکار نے کچھ کچھ جنگل
کٹوا کر سڑک سیدہی اور فراخ بنوا دین ہین اور ضرورت برید کی جنگل عوض
مشقت قیدیان سی ہوا ہے فقط اور چوب شیشم و کنار یعنی بیری کا
پیدا ہوتا ہے اور یہان لوگ اکثر چوب نخل یعنے کہجور سے گہر بناتے ہین
بعضی لکڑی اوسکی ایسی پختہ نکلتی ہے کہ چالیس پچاس برس تک
قایم رہتی ہے اور قصبہ جام پور مین کام چوبی بہت اچہا طیار ہوتا ہے
اور ڈیرہ غازیخان مین پارچہ دریائی و گلبدن اچہے بنتے ہین اور کسی
چیز کی صنعت نہین اور یہان مٹی ملتانی کی جس سی سر دہوتے ہین جا بجا ہے
اور کان پہٹکری کی بہی ہے لیکن وہ بند ہے اور شورہ اور بہی متھن کوٹ
کی تحصیل مین اور شورہ ڈیرہ جام پور مین بہی پیدا ہوتا ہے اور نمک شور
کا محصول کچہ نہین اور ترفی یعنی چرائی شتران و گاو و میش و بز و میش
کا محصول ہوتا ہے اور اس ملک مین سواری گہوڑا و شتر کی ہے نہر جاری
نہین سرکار انگریزی نے اکثر نہرین شاہراہ بنوائی ہین اور باقی بدستور

سابق بطور پک ڈنڈی کے راہ میں کوئی عمارت پختہ سابق بادشاہی یا سکھوں کے
وقت کی نہیں لیکن مندر سانوکوٹ میں شاہجہانی کا کہنہ اور بسند مندر موجود ہے
اور اوپر کسی استاد ذی استعداد نے بہت کاریگری نمایاں کی ہے اور
اس علاقہ میں چند قلعہ چھوٹے چھوٹے کوئی خام کوئی پختہ ہیں۔ ڈیرہ غازیخان
ہڑنبد۔ کوٹ مٹھن۔ اوچچان۔ منگروٹہ۔ مہوئی۔ اور چوکیات افواج
سرکاری جو حفاظت ضلع کے واسطے زیر دامان کوہ واقع ہیں وہ سترہ ہیں
ہیں اور وہاں سکونت فوج کے واسطے چھوٹے چھوٹے قلعہ بطور چار برجی کے
بنے ہوئے ہیں۔ بنڈہ والی۔ عمرکوٹ۔ مرغائی۔ اسنی۔ محمد پور
فتح پور۔ دہ گڈھی۔ ہڑنبد۔ چوٹی بالین۔ ودور۔ باطل۔ نورپور
مہوئی۔ منگروٹہ۔ ٹھٹہ۔ سہوڑا۔ گہنیر۔ ازانجملہ چوکیات ہذا سے
چار چوکیات۔ (۲) (۵) و (۱۱) و (۱۵) بباعث انتظام اور انسداد وارداتا
خالی کردی گئی ہیں اور باقی پر بدستور فوج تعین ہے اور حال تجارت کا
یہ ہے کہ بہاولپور اور ولایت و ملتان سے تربوزی وکراڑ اور خراسان سے
میوہ جات اور قنا ویز و پوستین و چوغہ اور امرتسر سے شکر تری
اور شجاع آباد و خانگڑہ سے قند سیاہ وغیرہ آتا ہے اور یہاں سے
نیل و کپاس خراسان و ملتان اور جنوب کو جاتا ہے اور شورہ صرف
بمبئی کی طرف باروت بنانے کے واسطے جاتا ہے اور باجرہ جوار کپاس نیل ج

میں اور گندم و جو و نخود و شرشف ربیع میں پیدا ہوتا ہے اور میوہ جات کی قسم سے انار سیب لیموں ترنج کم اور ثمر نخلستان یعنی کھجور اور آب بکثرت اور اچھا اس ملک میں پیدا ہوتا ہے اور کھانڈ یعنی شکر چاہات متصلہ شہر پر ہوتا ہے مگر کم اور دیہات بیرونی پر بالکل پیدا نہیں ہوتا اور اس ضلع میں چار تحصیل اور اٹھارہ پرگنہ اور تھانہ و چوکیات و تعداد مواضع و مجمع ہر تحصیل بموجب تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام تحصیل	نام پرگنہ بحروف فارسی	بحروف ناگری	تھانہ یا چوکی	تعداد مواضع	تعداد مجمع مشخصہ ضلع
۱	ڈیرہ غازیخان	باطل بج	बातलबज	کوتوالی	[illegible]	
۲		پایگاہ گراہ	पायगाहगराह	〃	[illegible]	
۳		جنوبی شمالی		〃	[illegible]	
۴		دودہ سرا	दूदहसरा		[illegible]	
۵		عالم خان	आलमखां		[illegible]	
۶		کوٹ چھٹہ	कोटछटा	چوکی	[illegible]	
۷		کوٹ داؤد	कोटदाऊद		[illegible]	
۸	ایضاً	ممموری	ममौरी		[illegible]	
۹		نور پور	नूरपुर		[illegible]	
۱۰		دودہ کوٹہ	दूदेकोटा	تھانہ یارو	[illegible]	[illegible]

بیر پنجاب

نمبر	نام تحصیل	نام پرگنہ بحروف فارسی	بحروف ناگری	تھانہ یا چوکی	تعداد موضع	تعداد جمع مشخصہ ازلی
۱۱	سنکروٹہ	سنکروٹہ	[illegible]	ـــے		
۱۲	ایضاً	لونسہ	[illegible]	تھانہ لونسہ	[illegible]	
۱۳		جنگ نوشہرہ	[illegible]		[illegible]	
۱۴		ورابی	[illegible]		[illegible]	
۱۵		وہوا	[illegible]	چوکی	[illegible]	[illegible]
۱۶	داؤدجہان	داودجہان	दाउदजहान	تھانہ داجل	[illegible]	
۱۷	عرف داجل	ترنڈ	[illegible]	چوکی	[illegible]	
۱۸		حاجی پور	हाजीपुर		[illegible]	
۱۹		جام پور	जामपुर	تھانہ	[illegible]	
۲۰	ایضاً	کوٹ مغلان	[illegible]		[illegible]	[illegible]
۲۱	کوٹ مٹھن	کوٹ مٹھن	[illegible]	تھانہ	[illegible]	
۲۲		بہاگسر	[illegible]		[illegible]	
۲۳		نورپور	[illegible]		[illegible]	
۲۴		نوشہرہ	[illegible]		[illegible]	
۲۵		سانیوال	[illegible]	تھانہ فاضل پور	[illegible]	[illegible]
۲۶ میزان کل	[illegible]	روجہان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کیفیت ضلع ہزارہ قسمت پشاور زبانی معصوم علیخان صاحب

اکسٹرا اسسٹنٹ

مرقوم ۱۳ ماہ جنوری ۱۸۶۰ء

یہ ضلع کوہستان مین ہے حد شرقی ملحق علاقہ مظفرآباد مقبوضہ مہاراجہ گلاب سنگھ والی جموں و حد غربی و جنوبی ملحق اضلاع راولپنڈی و حد شمالی ملک یاغستان اور سطح زمین کا ناہموار اور کوہستان نشیب فراز ہے اور کثرت قوم افغانان و اعوان گوجر مسلمان کی ہے اور ہندو نہایت کمتر قوم کہتری ہین اور سب لوگ تندخو اور بے رحم لباس کثیف میلگون رکہتے ہین تین پارچہ متعدد افغانی پوشاک ہی ایک عمامہ سر پر باندہنے کا اور دوسرا خرقہ بطور جبہ ڈہیلا اور بہت کشادہ شلوار یعنی پاسجامہ کہ بیس پچیس درعہ پارچہ مین بنتا ہے اور آدمی یہان کے حسین و شجیعہ ہوتے ہین بڑی آبادیان حسب ذیل ہین — ہری پور خاص مقام ضلع کا ہے کہ سردار ہری سنگہ نلوہ سپہ سالار مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۲۲ء مین آباد کیا تہا — کوٹ نجیب اللہ — سرائی صالح — خان پور — جاکل — نواشہر — بفہ — اور مکان پختہ تمام ضلع مین کوئی نہین کوٹہا ہی خام جنگلی دیوارین ٹیپہ سنگ کی ہین اور کوئی میلہ یا عرس کہین نہین ہوتا اور کان یعنی معدن کوئی نہین اور میوجات سے — انگور و ناڑتی و آلوچہ شہتوت ہوتا ہے مگر خوش ذائقہ نہین — پونڈہ نیشکر — بہت اچھا

ملائم پیدا ہوتا ہی اور موسم ہمیشہ سرد رہتا ہے اور علاقہ خنگلی و نتور کاعیان کی
کوہستان پر سوا ہی تین مہینی جیٹھ اساڑھ ساون کے ہمیشہ بہت سردی و کثرت
برف کی ہے اور آب نوشی مخلوق نہار دریا و چشمہ ہاے جاری سے ہوتی ہے
اور خریف مین غلہ مکی۔ اور ربیع مین گندم اور نگلی طرف وہان زیادہ ہوتا ہو
ایک دستور کاشتکاری کا خلاف اور ملکون کے یہہ ہے کہ پہاڑون پر
درختون کو کاٹ کر جلا دیتی ہین اور اوسکی خاکستر مین تخم جنس کنگنی۔ یا کودم
بو دیتے ہین منہ بر پنے پیدا زراعت اوس ہی خاکستر سے جمتی ہے اور
اقسام زمین یہہ مشہور ہے۔ پنیا لہ یعنی آبی۔ سکی یعنی بارانی۔ بہیڑ کہ بلندی
کہ پر لوہ کوہ پر کاشت ہو۔ اور سواری ارابہ و یکہ و رتھہ وغیرہ کی راہ نہین۔
اور نہ اوس ضلع مین اس سواری کا رسم صرف سواری خچر و خر و اسپ کی ہی
اور متافر نا ورشتر بھی ہے اور ندیان حسب ذیل ہین۔

کیفیت	نام ندی	نمبر شمار
یہہ ندی شمال سے آکر خانپور ہوتی ہوئی ضلع راولپنڈی کو چلی گئی آبپاشی کا اس سے فائدہ ہے۔	ہرون	۱
یہہ ندی اطراف بالا سے بہتی ہوئی ہری پور کے نیچے جاری ہے اور اس ہی کی انہار سے ہری پور	دوڑ	۲

نمبر شمار	نام ندی	کیفیت
۳	دور	مین کو چہ بکو یہ تمانہ پنجابو پھرتی ہے اور اس سے علاقہ ہزارہ پائین مین زیادہ آبپاشی ہوتی ہے ہزارہ بالا مین پانی نہین چڑہتا۔
۴	سرن	یہ ندی طرف پکلی سے آکر درمیان ہری پور و تربیلہ کے جاری ہے اور آبپاشی ہوتی ہے۔

چشمہ ہای دیگر سوای ان ندیون کے کوہستان مین بہت جاری ہین اور ہزارہ جو اس ملک کا نام مشہور ہے کوئی ہزارہ شہر خاص نہین وجہ تسمیہ یہ مشہور ہے کہ عہد سابق مین قوم مغل معروف ہزارہ نے جانب کابل سے آکر ملک کو گھیر لیا اوسی کے لقب یہ مشہور ہو گیا اور پھر تسلط افغانان کا ہوا کہ ریاست اماعنہ۔ تنرین۔ تارجبلی۔ ولرک۔ مسورلی۔ منولی۔ کرال وغیرہ۔ عرلیشی۔ کی تہی اور یہ لوگ خودسر تہے کسی کو محصول نہین دیتے تہے سردار ہری سنگہ ملازم مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بزور شمشیر جنگ و جدل اپنا مطیع کیا اور علاقہ پر تصرف کرکے یہانتک نوبت اماعنہ کی پہونچائی کہ گداگری اکثر کرنے لگے اور یہ ہری سنگہ ایسا بہادر اور شجاع تہا کہ جتک اوسکے نام سے افغان لوگ کانپتے ہین اب انگریزی عملداری مین کچہ کچہ جاگیرو پنشن بعض رئیسون کو مقرر ہو گئی کہ اب یہ لوگ بخوبی اوقات بسر کیا کرتے ہی

کرتی ہیں مگر غلام خان ترین نے ابتدا ہی آمد عمل انگریزی دریافت سازش
کر لی تھی کہ وہ گرفتار ہو کر اب الہ آباد میں قید ہے اور دو تحصیل اور اضلاع تھا
اور ایک لاکھ ــــ ہزار روپیہ جمع تمام ضلع کی سوای جاگیرات حسب
ذیل ہے —

ہری پور کی تحصیل —		بانسرہ
تھانہ خاص ہری پور . تھانہ بارہ		خاص بانسرہ ایبٹ آباد و گردہ کتیان
تربیلہ . خان پور . سیتل کھنڈ	بالاکوٹ	گڑھی حبیب اللہ
سری کوٹ — کریالہ — سیمل —		

اور مویشی کم خصوصاً گاو میش گران قیمت ہے کہ تین سیر دودھ والی گاو میش
سے روپیہ کو ملتی ہے اور کوئی اشیاء تجارت یہاں سے باہر نہیں جاتی
اور نہ کوئی دست کاری مشہور ہے اور لکڑی سوای چیلہ کے اور قسم کی
کثرت نہیں اور زنا کاری کا کچھ چنداں عیب نہیں زیادہ تر عیب اس کا ہے
کہ کوئی کسی کی عورت ناکتخدا یا کتخدا بھگا لیجاوے اور دل سے بطور آشنائی
ہی تو مضایقہ نہیں کیونکہ اس مرض سے کوئی گھر خالی نہیں اور بسبب وزن
لینے نقد یا جنس کے دختر کی شادی نہیں کرتے اگر طرف ثانی مفلس ہو اور
کچھ نہ سکے تو تین یا پانچ برس خدمت گاری خانہ داری کی کرا دیں تب
شادی کریں بعض بے ایمان خدمت کرا کے بھی جواب دیتے ہیں۔ اور تین حصہ

شادیات عورتون کے اور ایک عصمہ دیگر تنازع عدالت مین رجوع ہوتی ہے
اور ہندو قوم کھتری مین رسمین سارست ہین مگر بہت کم اور چلن انکا بہت میلا
اور ناسدہ ہے اور کہتریون مین یہ رسم ہی ہے کہ شادی مین انکے گہر کی
عورات ناچتی ہین اور انکے مرد ساز بجاتے ہین۔

حال پشاور و کوہاٹ

شہر پشاور پورانا ہی آبادی دریافت نہین ہوئی قول عام یہ ہے کہ یہ شہر
پیلرام نے آباد کیا تہا اور قلعہ جمرود جمدگن نا پیر سرای بنایا پہلے اسکا
نام پرساور تہا جب مسلمانون سے لڑائی ہندوستانی شروع ہوئی مشہور
نام ہوا شاہجہان بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین اس شہر کو رونق دی
ایک باغ بادشاہی اور عمارت پسندیدہ بنوائی اور دیگر امیر الامرا نے
بہت عمارت بنائی ایک نہر بہی اس شہر کے واسطے نکالی جب سلطنت
مین ضعف آیا وحشی اقوام کی تاخت تاراج شروع ہوئی یہہ شہر بے رونق
ہوگیا پہر رنجیت سنگہ کے عہد مین بارہ چودہ ہزار فوج رہنے لگی تب سے زیادہ
رونق ہوئی اور جنرل شوالیر ونتورا و فرانسیس نے اپنی حکومت
مین تنگ تنگ بازارون کو توڑ کر وسیع وسیع عمدہ بازار بنائے نہر جو خراب
ہوگئی تہی پہر نکالی جب سے خوب زیادہ ہے یہ ضلع دریاے اٹک سے
پار ہے بلکہ سرحد ہے پہلے ہندوستان کی سلطنت مین شامل تہا جب

تا جرشاہ بادشاہ نے ہندوستان پر غالب آکر محمود شاہ بادشاہ کو سلطنت پر
قائم رکھا اوس وقت اس ملک کو شامل سلطنت ایران کے کرکے عہدنامہ
لکھا لیا تب سے تصرف شاہان ہندوستان کا اوٹھ گیا اور ہمراہ ملک کابل و
افغانستان کے تصرف اولاد احمد خان والی کابل کے آگیا تھا اور بعد
اخراج شجاع الملک کے بقبضہ دوست محمد خان والی کابل کے رہا اس پشاور
مین سلطان محمد و یار محمد خان برادران دوست محمد خان بارک زئی کا
قبضہ رہا زیادہ تر اختیار و رتبہ گدی نشینی سلطان محمد خان کو تھا
پھر مہاراج رنجیت سنگھ نے اوسپر قبضہ کر لیا اور افغانان مغلوب ہو گئے
اور خراج رنجیت سنگھ کو دینے لگے آخر نونہال سنگھ نبیرہ رنجیت سنگھ و دیگر
امرا سکھان نے بڑی بڑی لڑائیاں کر کے افغانان کو اپنا تابعدار
کیا اور مسماری عمارت چیلی و تعمیر قلعہ جدید سکھان سے ہوئی اور بہت
عرصہ ہوا کہ مولوی سید احمد نے ایک جھنڈا اسلام کا کھڑا کر کے لشکر اپنا
بنام غازیان جمع کر کے بامداد قوم یوسف زئی کی بہت سا بلوہ اور
لڑائیاں کین کچھ کچھ تصرف بھی کر لیا تھا مگر اوسکی قیام نے استقلال
نہ کیا وہ لشکر سب اندست سکھان غارت ہو گیا جب سے زیادہ تر تصرف
سکھان ہو گیا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت مین اکثر نونہال سنگھ
بذات خود رہتا تھا اور پہر ونتورا صاحب سپہ سالار وہان کا گورنر ہوا آخری

زمانہ مین شیر سنگہ پسر چتر سنگہ یہان کا گورنر تھا اور لقرف سکہان قرار دیتی
تہا ہونے عملداری انگریزی رہا گو کہ دوست محمد خان والی کابل کا تمنا ہی
واپس لینے اس ملک کو رہتا اور جنگ آخری سکہان مین اوسنے
اسی ہوس سے حسب الطلب شیر سنگہ پسر چتر سنگہ معاون جنگ سکہان رہا
اور اقرار ہو گیا تہا کہ اگر سکہان کو انگریزی فوج سے بریت ہو جاوے
تو ملک پشاور دوست محمد خان کو دیوین گے مگر بجز اسکے دوست محمد خان
کو اور کچہ حاصل نہوا کہ وہ اپنا ایک فرزند ارجمند اس لڑائی مین
دے گیا اور آپ بعد شکست سکہان کے مفرور ہو کر کابل کو واپس چلا گیا
اس ضلع پشاور مین پانچ بٹہ مفصلہ ذیل ہین - پشاور خاص بٹہ خلیل
بٹہ داؤد زئی - بٹہ مومند بٹہ مدوزی - بٹہ سدوسی - اور تین بٹہ
اوس سے علحدہ ہین - قلعہ ہشت نگر جانب شمال - لاچی سری جانب پہاڑ
کوہاٹ اور یہ سب ملک جنوب نہ پہاڑ - پہاڑون کے بیچ مین ہے
سطح زمین کا اکثر ہموار حدود کے قریب نشیب فراز پہاڑون کا ہے آب و ہوا
معتدل کہ یہان کے باشندہ بہت درشت خو و جنگ جو حدود پر ہمیشہ
فساد رہتا ہے کیونکہ چارون طرف یاغستان کا ملک ہے اور وہی لوگ
بڑی تکلیف دیتے ہین اور زر مالگذاری بہی بڑی دقت سے وصول
ہوتا ہے اور جوان ذی روئیت و سینہ زور پیدا ہوتا ہے باشندگان

قوم مسلمان بکثرت ہند و بہرا ہو نام ہین یعنی کہتری ہندو ودرواڑہ ہین مگر کچہ مذہب

اونکا ہندوانہ نہین ہے بلکہ مثل مسلمانان ہین کہ بازار کا پکا کہانا کہا لیتی ہین

ہیچ کراہیی علاقہ نہین ہے اور پوشش مردان کثیف بیشتر ہو اور دستار

مثل جامہ کلان بطور ولاتیان سر پر رکہتی ہین کرتہ۔ پاجامہ۔ .. یا لنگی

باندہتی ہین اور زمین سبز ہے پیدا وار سب جنس کی اچہی ہوتی ہے

میوہ ہر ایک قسم کا سوای آنب اور بادام کے اور نیز نیشکر پونڈہ اچہا

ہوتا ہی قند سیاہ نہایت مزہ دار ہے اور ایک کان نمک کی پہاڑ مین جانب

مشرق ہے وہ مثل سانبہر ہوتا ہی اور نمک پشوری کہلاتا ہی باشندگان

کان سی وہ نمک نکالتے ہین اور ندی نالہ اکثر جاری ہین چنانچہ بڑا دریای

لنڈہ ہیلمند آکر اٹک مین مل گیا اور ایک دریا باڑہ ہے کہ خیبر کے گہاٹ

سی آکر پشاور سی جنوب کو ندی لوانیی سے ملکر شامل لنڈہ کے ہو گیا ہی

نالہ باڑہ سی بہت فایدہ آبپاشی کا ہے اور چاول بہت عمدہ ہوتا ہی

کہ بطور تحفہ جابجا کو جاتا ہے ایک شاخ اوسکی شہر پشاور کے بیچ کو گئی کہ

اوسپر پل بندی ور باغات اور کشت زار ہین اوسکی کولین جاری ہین

اور لنڈہ دریای مذکورہ بالا غرب سے شرق کو چلکر دریای سندہ سی اوس موضع

مین ملا کہ ایک گہاٹی پہاڑ معروف گیدڑ گلا اوس موقع پر واقع ہے

کہ اس کنارہ شرقی پر قلعہ شہر اٹک اور جہمکے کنارہ پر قلعہ خضر آباد

متعلقہ پشاور کے ہے اور یہان ایسا زور دریا کا ہے کہ دریا کی کشتی معروف
گیدڑ کلا مین ٹکر کہاتی ہے اوس وقت حفاظت کشتی منحصر بر فضل الہی ہے
ورنہ اکثر تباہ ہو جاتی ہے بلکہ وجہ تسمیہ اس دریا کا نام زور اٹک یہہ روایت کرتے ہین
کہ کسی فقیر کی دعا سے دریاے لنڈہ واسطے شامل ہونے دریاے گنگ کے پچہم سے
شرق کو چلا جب اس موقع پر پہونچا ایک فقیر گوسائین صاحب کمال تھا
اوسنے کہا کہ اٹک یعنی ٹہر وہ دریاے لنڈہ یہان دریا مین شامل ہو گیا اور
اٹک اسکا نام ہوا اور منشی امین چند نے اپنے سفر نامہ مین یہان کا حال
یہہ لکھا ہے کہ شہر پشاور نہایت خوبصورت اور پر رونق ہے بازار اچھی طرح
ترکیب سے بنا ہوا ہے خصوصاً بڑا بازار اور رام جوگ ورام گڑہ نکلوا کر ملویلہ
صاحب فرانسیس نے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے اپنی تجویز سے بنایا تہا
بہت عمدہ ترکیب کا ہے اور نامور مکانات اس شہر مین حسب تفصیل ہین۔
گورکہری۔ قلعہ بالاحصار۔ باغ علی مردانخان۔ باغ وزیری۔ جامع مسجد
پنج تیرتہی۔ اور کابل کی طرف سے مال تجارت اس جگہ بہت آتا ہے
مثلاً میوہ جات ہر قسم کے چنانچہ۔ بادام۔ انگور۔ سیب۔ انار
پستہ۔ کشمش۔ سردہ۔ شکر ولائتی۔ اور پوشش کی چیز پوستین
سنہری چوغہ اور بول چال یہان کی باشندگان کی پشتو ہے مگر ہندوستانی
گفتگو سمجھتے ہین اور آپسمین پشتو بولتے ہین اور جو شخص کہ کابل سے

آتا ہی وہ فارسی بولتا ہی یہان کی مستورات خصوصاً مسلمان عورتین
بلا برقع گھر سے باہر نہین نکلتی برقع پوشی کا بڑا رواج ہے —

باب چہارم نسبت ملکہای مقبوضہ راجہ و سرداران کلان ذی اختیار متعلقہ ایجنٹی پنجاب

فی زمانہ حال چار سرکار کلان متعلق بہ ایجنٹ یعنی چیف کمشنر پنجاب سے
ہین ایک مہاراجہ گلاب سنگھ والی جمون و ملک کشمیر کہ اپنی دارالحکومت
و ملک مقبوضہ مین اوسکو سب طرح کا اختیار ہے اور سرکار انگریزی
نے اوسکو والی ملک بنایا ہی دوسرا امیر دوست محمد خان صاحب بہادر
والی کابل کہ جس سے بسعی رسائی جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر
زمع دشمنی سرکار انگریزی کا ہوکر از سر نو بنیاد دوستی مستحکم ہوئی
اور تیسرا نواب بہاولپور کہ پہلے رنجیت سنگھ کے تحت مین خراج دیتا تھا
پھر بحفاظت سرکار انگریزی ہوا چوتھا سردار اہلوالیہ رئیس کپور تھلہ
ضلع جالندھر کہ اونکو بھی قریب تین چار لاکھ روپیہ کی ملک قبضہ مین
اختیار ہی ہی بموجب تحقیقات ملسی رام تحصیلداران چارون سرکار رو
کا حال بھی کچھ کچھ لکھنا مناسب ہوا اور ایک راجہ سکیت منڈی کے ضلع شملہ
سے جانب شمال متعلقہ اس ایجنٹی کے ہے اور بیلج ور ہے چنانچہ دونکی
کیفیت واسطے توضیح تمام آئندہ تحریر ہے —

کیفیت راجہ منڈی و سکیت

ہمارا اس خاندان کا حال مفصل معلوم نہین ہوا لیکن جیسے سنکر یہ خاندان منڈی بنا اوس وقت سے مجمل حال کچھ تحریر کیا جاتا ہے واضح رہے کہ یہ خاندان سکیت سے نکلا سالباہن کا بیٹا کھڑک سین خدا جانے کس بات سے سکیت سے علحدہ ہوا ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی اہل گدی نشین سکیت سے ناراض ہوا ہوگا غرض سکیت سے نکلکر ملک منڈی کو سنبھالا اور راجہ ہوگیا اس راج کا حال تواریخی کسی طرح کا نہین ملا اور زیادہ تر موجب عدم واقفیت اسکا نالیاقتی اہلکاران اور اصل مالک اوس ملک کا ہے حکام نے بھی اون لوگون سے تحقیقات کی تو واہیانہ جواب ملا چونکہ حکام بادشاہی کو اس ملک مین دخل نہوا اونکے دسترس نہ پہونچی کچھ حال یہان کا تواریخ سے دریافت نہین ہوا صرف شاہجہان اور عالمگیر کے وقت مین کبھی کبھی یہان کے راجہ سے کچھ تحفہ جات آتے لیکن راجہ کا نام نہین لکھا اس قدر معلوم ہوا کہ کھڑک سین سے شب جوالا سین تک تیس جانشین علی الاتصال حکومت کرتے رہے شب جوالا سین کے دو بیٹے ہوئے ایک شمشیر سین دوسرا دھوچی شمشیر سین ملک کا مالک ہوا اوسکے پیچھے سورما سین اور اسکا بیٹا ایشری سین نے حکومت کی ایشری سین لا ولد مرا اور اوسکے بھائی ظالم سین نے حکومت حاصل کی اوسکے عہد

مین حکومت سکھون کی اوس ملک مین پہیلی اور یہ راجہ بہی لاولد فوت
ہوا اور بلبیر سین کو گدی ملی اور یہ راجہ کنیزک زادہ ہے مگر بسبب حسن
صورت اور چالاکی طبع کے ظالم سین کا مطبوع ہوا ایام زندگی ظالم سین مین
اوسنے طریقہ اجپار رکہا اور اعیان حکومت کو اپنے سے راضی کرلیا
چونکہ ظالم سین کا کوئی وارث نہ تہا اور لوگ اوس سے راضی تہے اوسکو حکومت
مل گئی اس راجہ کی ایام حکومت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کی طلا. قیمتا خوب
بڑہ گئی تہی مہاراج کے خراج گزارون مین ہوا جب نوبت سلطنت مہاراج
کہڑک سنگہ اور اقتدار حکومت شاہزادہ نونہال سنگہ کو ہوئی اوسنے ایک
فوج تحت حکم جنرل ونتورا کے کوہستان مین روانہ کی کہ تمام راجگان کوہی
کو مطیع کامل کرلی اس افسر نے منڈی مین پہونچکر راجہ بلبیر سین کو
مقید کرکے لاہور کو روانہ کردیا یہ راجہ معزول چندے قلعہ گوبندگڑہ مین
مقید رہا جب مہاراج شیر سنگہ حکمران پنجاب ہوا ان مہاراج نے راجہ بلبیرسین
کو چہوڑکے حکومت اس ملک آبائی کی ازسرنو عطا کرکے کچہ نوکری
فوج کی اسکے ذمہ مقرر کردی ۱۸۴۶ء مین جب حکومت حکام انگریزی
حاصل کی یہ راجہ اس سرکار انگریزی کا مطیع شمار ہوا املاک بخشیدہ مہاراجہ
لاہور کہ تخمیناً چار لاکہ روپیہ کا تہا بدستور راجہ بلبیر سین کو بطور راج مسلم رہا
اور بالعوض نوکری کے ایک لاکہ روپیہ نقد سالیانہ نذرانہ کا قرار پایا

اثبات وصول ہوکر داخل خزانہ ہوتا ہے سنہ ۱۸۵۲ء مین راجہ بلبیسین مر گیا
ہے سین اوسکا بیٹا عمر دو سال چار برس کی عمر مین مالک ملک ہوا اتبک
موجود ہے اختیار حکومت کل اس راج کی ساون نام وزیر کو حاصل
ہوئی ہے یہ شخص ایک نا خواندہ ہے مگر عقیل ہے ۔

حال خاندان سردار کپورتھلہ

اصل حال معتبرون سے معلوم ہوا کہ موضع آلہو جولاہو سے جانب شرق
مایل بجنوب بفاصلہ چھہ کوس ہے ایک شخص بہاگو نام کلال بہت
مفلس تہا جب اوسکا کاروبار اوس موضع مین شراب فروشی کا نچلا اور
تنگ دستی نے ستایا لاہور مین بمقام گنج دکان شراب فروشی کی کہولی
مگر اوسمین بہی گذارہ نہ ہوا اونے سکھون کا حال ترقی پر دیکہا اسواسطے
اوس کلال نے اپنی دکان کا اسباب بیچ کر ایک گہوڑا لیا اور نواب
کپور سنگہ فیض اللہ پوری سے پاہل لیکر سکہ ہوکر بہاگ سنگہ نام پایا اور
بہراہی مثل کنور سنگہ کے رہزنی کرنے لگا بہت چالاک اور ہوشیار
تہا تہوڑے ہی عرصہ مین ایک چہوٹی سی جماعت کا سردار ہو گیا نواب
کپور سنگہ بہی اوسکے اوپر مہربانی کرتا تہا ایک روز کپور سنگہ بہاگ سنگہ
کے گہر گیا وہان اوس نے بہاگ سنگہ کی بہن کو دیکہا کہ وہ بیوہ تہی وہ
عورت بہی پاہل لیکر سکہ ہو گئی گورو کی بانی رباب کی آواز پر خوش الحانی

سو خوب گالی تھی کپور سنگہ اسکے اوپر بہت مہربان ہوا اور جسا سنگہ اوسکا بیٹا کو کہ
خوبصورت تہا دیکھکر بہت محظوظ ہوا اور اوسکی ماکو کہا کہ اس لڑکے کو ہمارے
ساتہ کردو چنانچہ اوسکی ماں نے جسا سنگہ کو کپور سنگہ کی ہمراہ کردیا کپور سنگہ نے
اوسکو مالک بکرا اپنے پاس بہت اختیار دیا تہوڑے ہی عرصہ میں بہاگ سنگہ اپنے
ماموں کے برابر ہوگیا بعد مرنے بہاگ سنگہ کے کوئی وارث اوسکا نہ تہا اس سبب سے
اوسکے ڈیرہ کا مالک بھی جسا سنگہ ہوگیا یہ شخص نہایت ہوشیار تہا اسنے
اپنی چالاکی اور رسائی سے اودینہ بیگ خان حاکم پنجاب کے ساتہ رسائی پیدا
کرکے جبتک اودینہ بیگ خان جیا اوسکے ساتہ رہا جب وہ مرگیا اوسکے پیچھے
ملک گیری شروع کی جسا سنگہ نے اول ستلج پار جاکر سرہند کی طرف کچھ
فتوحات حاصل کین اور شہر فتح آباد کو قبضہ کیا اور ایک چھوٹی سے
لڑائی میں ملک کپورتہلہ کو رائے ابراہیم بھٹی سے چھین کر اپنے تحت
میں کرلیا یہ شخص نہایت بہادر تہا اپنے عصر میں بنام بادشاہ مشہور ہوا
بہت اچھے اچھے کام کئے ایکمرتبہ محمد شاہ درانی جب ولایت کو اولٹا جاتا تہا
اور بائیس سو عورت ہندوستان کی قیدی اوسکے ہمراہ تہین اس سردار
جسا سنگہ نے شبا شب پہونچکر سارے قیدی اوس سے چہوڑا لیے غرض کہ
بڑی بہادری اسکی مشہور ہوئی اور بہت ملک اوسنے فتح کیا کپورتہلہ کو
اپنا دار السلطنت بنایا سنہ ۱۷۸۳ء میں یہ سردار جسا سنگہ فوت ہوا اوسکا وارث

نرہا مہر سنگہ و موہر سنگہ جو اوسکے داماد تہے اونکے طرفداروں نے چاہا
کہ موہر سنگہ مالک ریاست ہو لیکن جے سنگہ کنہیہ سردار بٹالہ نے جو اوس وقت
مین صاحب اقتدار تہا بہاگ سنگہ کو گدی نشین کیا بعد فوت بہاگ سنگہ
کے فتح سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا یہ شخص بڑا عاقل تہا جب مہاراج
رنجیت سنگہ کا آفتاب اقبال چمکا اور دیگر سرداران کو تنزل ہونے لگا
فتح سنگہ نے اس مہاراج سے دوستی کر لی اور مہاراج کا بہت مددگار
اور اکثر باعث فتوحات ہوا رنجیت سنگہ بہادر اوسکو بلقب بہائی لیتا تہا
بلکہ اوس سے دستار بدل ہوا بڑا مصاحب رنجیت سنگہ کا تہا چنانچہ رنجیت سنگہ
نے سمت ۱۸۶۴ سے دورہ اپنا آنرو ستلج مین کیا تو علاقہ جگراوان و بسیرہ
و بہارا و بہوندری رامی کوٹ کے سردار سے اور تعلقہ نراین گڑہ کنور کشن سنگہ
ناہن والہ سے و تعلقہ عالم پور اور سکہان سے چہین کر اسی فتح سنگہ
کو دیدیا بعد چندے آپسمین سردار صاحب مذکور و مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی ناراضگی ہو گئی فتح سنگہ سمت ۱۸۶۱ مین مع جمیع اہلکاران و فوج اپنے کے
جگراوان جا رہا اور صاحبان عالیشان انگریز بہادر سے توسل اور
پناہ پیدا کر کے وہان رہنا اختیار کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بلحاظ چندے
دست اندازی اوسکی علاقہ دوابہ جالندھر مین نکی تو الا ما شجر مین جو
ملک اوسکے قبضہ مین تہا مع کٹرہ امرتسر اپنے قبضہ مین کر لیا سمت ۱۸۸۳

مین سردار مذکور بعد صفائی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کپورتہلہ آرہا ۔ ایسکے
پاس چند کاردار اور مصاحب خاص مثل چودہری قادربخش ساکن تلونڈی
و دیوان سوداگرمل و میان دانشمند واندری رمال صاحب بہت نمودکی
آدمی تہے اپنی ریاست کا انتظام اچہا کر رکہا تہا اور رعب بہی اوسکا بہت
تہا سمت ۱۸۹۱ مین فتح سنگہ مرگیا دو پسر وارث چہوڑے بڑا بیٹا نونہال سنگہ گدی نشین
ہوا امرسنگہ چہوٹا بیٹا گزارہ خوار رہا بعد چند عرصہ کے امرسنگہ کو جب
ورجلا بید کی لکہا نامی زمیندار کاردار ہوس تقسیم علاقہ کی ہوئی اور مابین
ہر دو برادران لڑائی شروع ہوگئی بلکہ ایکدفعہ امرسنگہ نے قابو پاکر نونہال سنگہ
کو قید کرلیا مولوی غلام محمد کہ مدارالمہام و مشیر خاص ریاست کا تہا اوسنے
بامر سنگہ بڑے بیٹے نونہال سنگہ کو گدی پر بٹہاکر انتظام ریاست فوج کا
بدستور رکہا پہر سودہی سادہو سنگہ رئیس کرتارپور نے آکر صلح ہر دو برادران
مین کرائی اور امرسنگہ کو ایک علاقہ سلطانپور جمع تخمیناً ۔۔۔ ہزار روپیہ
دیکر علیحدہ کردیا او نونہال سنگہ بدستور گدی نشین رہا مگر امرسنگہ
کی مصاحبت مین لکہا مفسد تہا سردار نونہال سنگہ کو اوسکی مصاحبت
ناگوار تہی سردار نے لکہا کو نکال دینا چاہا امرسنگہ نے نہ مانا اور لکہا
بمقام سلطانپور سرکش ہوگیا آخرش بہ فوج کشی اہتمام مولوی غلام محمد
کے مقام سلطانپور سے وہ گرفتار ہوکر قتل ہوا چنانچہ اس سانحہ کی مثنوی

نظم بوزن شاہنامہ سعدی علیخان ذکی کی تصنیف ہی پھر امر سنگھ وضع آیا
اور سے ناراض ہوکر لاہور مین واسطے تقسیم ریاست نصف حصے کے بیش مہاراجہ
شیر سنگھ چلا گیا مہاراجہ شیر سنگھ نے وعدہ تقسیم کرا دینے ملک کا کیا مگر قضا
جس روز کہ صلاح صدور حکم تقسیم ہونے کی مہاراجہ موصوف کو ہوئی اوسی دن
امر سنگھ بسواری کشتی دریاے راوی پر سیر کرتا تھا غرق ہو جانے کشتی سے
ڈوب کر مر گیا پھر کل ریاست بلا مزاحمت بقبضہ نہال سنگھ رہی چنانچہ تا بحالی
سلطنت لاہور کی سات لاکھ کا علاقہ ستلج کے وار پار ہر دو طرف اس ریاست
کے قبضہ مین رہا جب سلطنت لاہور کو زوال ہوا اور مہاراجہ شیر سنگھ مارے گئے تو
دلیپ سنگھ گدی نشین ہوا اور فوج ستلج لاہور سے شرقی جنوبی کنارہ پر
پہونچکر با افواج انگریزی جنگ جو ہوئی تو نہال سنگھ و مولوی غلام محمد نے
سرکار انگریزی کا رفیق رہنا مناسب سمجھا یہ بات اوسکی فوج سکھان کو
ناگوار ہوئی مولوی غلام محمد کو تو فوج نے مار ڈالا اور سردار صاحب کو
حاضری اور تقدیم خدمات سرکار سے قید کر لیا اور جبکہ امید مدد کی
سرکار انگریزی کو اس خاندان سے تھی اہلکاران ریاست سے اوسمین
کوتاہی ہوئی بعد فتح مہم لاہور اور جاے علاقہ دوابہ جالندھر و این روے
ستلج کے سب علاقہ جگراون وغیرہ جو مابین ستلج و جمنا کے ہے قبضہ میں
نہال سنگھ کے تھا جمع تخمینا (۳) لاکھ روپیہ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع سے ضبط سرکار

انگریزی ہماکپور تھلہ وغیرہ تخمینا تعدادی پنج آٹھ لاکھ روپیہ بقبضہ سردار
نونہال سنگہ رہا وہ اختیار فوجداری بہی اپنے کل علاقہ کا ازجانب سرکار
اوسکو حاصل تہا الا ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ نذرانہ سرکار نونہال سنگہ پر مقرر ہوگیا
نونہال سنگہ نہایت عاقل و صاحب تدبیر تہا اپنی حیات مین اوسنے بتجویز تقسیم
حصص پسران وراثیان وغیرہ و رسم بابت نذرانہ سرکار کردی سنہ ١٨٥١ مین
سردار نونہال سنگہ مرگیا تین پسر اوسکے رہے بڑا بیٹا رندہیر سنگہ گدی نشین
ہوکر ہر چند کہ دلجوئی و بہت دلداری بکرمان سنگہ و سوچیت سنگہ اپنے چہوٹے
بہائیون کی اختیار کی الا سوچیت سنگہ نے حسب حیات والد خود علاقہ کی
تقسیم چاہی بعد معروضہ ڈپٹی کمشنر بحکم صاحب چیف کمشنر بہادر بعد منظوری
نواب گورنر جنرل بہادر کے کمونر سوچیت سنگہ کو چہارم حصہ کا ملک تقسیم کرادیا
گیا اوس چہارم حصہ مین تو فوجداری سرکار ہوگی اور باقی علاقہ مین دستور
اختیار فوجداری رندہیر سنگہ کو رہا اور بکرمان سنگہ اطاعت پذیر رندہیر سنگہ ہی
اور رندہیر سنگہ بہی اوسکی بہت دلداری رکہتا ہے اور اوسکو اکثر امورات
مین اختیار دیرکہا ہے اس خاندان کے رئیس کی عزت سرکار انگریزی
مین اسقدر ہے کہ گیارہ توپ سلامی شلک انکو ہوتی ہے اور وقت
ملازمت گورنر جنرل بہادر کے صاحب سکرٹری پیشوائی کے واسطے جاتے ہین
اور صاحب چیف کمشنر بہادر انکو بہت عزت سے کرسی دیتے ہین اعلی

علاقہ مین اول کپورتھلہ اچہا آباد اوسمین طرح طرح کے مکانات وباغات خصوصاً ایک کمرہ و بنگلہ باغ قابل دید دلچسپ صاحبان عالیشان ہے دوسرا قصبہ پہگواڑہ اوسمین بہی مکانات چودہریان زمینداران پختہ وہ موجود ہین اور ایک پرگنہ بہلہ مبجیرہ کا اوس علاقہ مین (۱۵) کوس طول مین ہے بڑا فائدہ اوس سے ملتا ہے تیسرا سلطانپور یہ بہی ایک قصبہ ہے اوسی علاقہ مین دو تین جگہ بڑے بڑے شکارگاہ جب یعنی جہل واکہ کہ ہے اور اکثر صاحب لوگ شوق سے وہان شکار کہیلتے ہین فے الحال اس خاندان مین منصاحب بہی اختیار کار وار ہین ایک میان غلام جیلانی وزیر دوسرا چودہری سلطان علی رسالدار پسر چودہری خدا بخش تیسرا لالہ رام جس سرشتہ دار صدر ہے اور تحصیلداران اور تہانہ داران بہ مقامات مفصل رہتے ہین — کپورتھلہ خاص — سلطان پور — پہگواڑہ — سرکپور علاقہ دایان —

کیفیت ملک نواب بہاولپور

یہ ملک دریای ستلج و بیاس کے کنارہ شرقی پر متعلق ایجنٹی لاہور ہے اور ریاست و حکومت نواب کی کہ داؤد پوترہ مشہور ہین مدت سے قائم ہے اور بنیاد اس ریاست کی اس طرح معلوم ہوئی کہ سمت ۱۷۹۰ بکرمی مطابق ۱۱۴۳ ہجری خان صادق محمد خان داؤد پوترہ قوم پیرجانے جد کلان والی بہاولپور نے

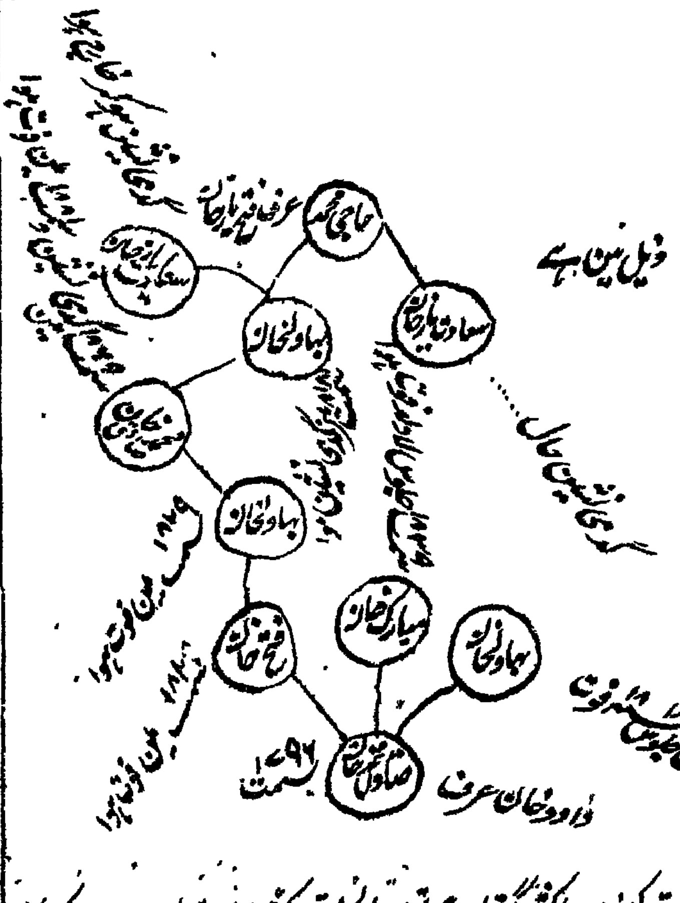
مع پسران یعنی مسمیان بہاول خان و مبارک خان و فتح خان کہ جانب
شکارپور حیدرآباد ملک سندھ سے آیا اور باجازت سید بلال کے موضع
رام کلی میں آ رہا اور دیگر داؤد پوترہ مال صاحب بطور شخصیہ پیش صوبہ ملتان
ادا کرتے تھے یہ بھی اوسی طرح ادائے مالگزاری کرتا تھا جب یہ مر گیا بہاول خان
بڑا بیٹا اوسکا جانشین ہوا سنہ ۱۱۵۱ ہجری میں حسب ایمائے صوبہ ملتان کے جنگل
لق و دق مشہور جھوک میں بہاولپور آباد کیا اور دستور اس ملک کا ہے کہ
جس جگہ مالداران واسطے چرائی مال کے یعنی مویشی و شتران وغیرہ ٹھہراتے ہیں
اوس جگہ کو جھوک بولتے ہیں سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں بہاول خان لاولد فوت ہوا مبارک خان
برادر متوفی اوسکا جانشین رئیس ہوا اور بہاولپور کو اوس نے سب حوالی
اطراف سے خوب آباد کیا اور ترقی پکڑی سنہ ۱۱۸۶ ہجری میں انتقال پایا یہ بھی
لاولد مرا اور بہاول خان بیٹا فتح خان برادر سوم مبارک خان کا گدی نشین
ہوا اور روز بروز ترقی پکڑی اور ملک گیری کی اور جاگیرات داؤد پوترہ
کی ضبط کی اور کچھ واگذاشت رکھی اور زر مالگزاری تا دو سال داخل خزانہ
خراسان کیا اور بعد اوسکے دینے زر مالگزاری میں توقف نکیا سنہ ۱۱۹۴ ہجری حضرت
تیمور شاہ والی خراسان نے بہاول خان پر مہم کی اور یہ بہاول خان جیسلمیر کی
طرف بھاگ گیا اور قلعہ دیراور بجنگ و جدل متصرف اہالیان بادشاہ خراسان
کے آگیا پھر بہاول خان مذکور بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور اطاعت

قبول کی اور اوسکے بعد بعارضہ مرض تپ دق یکبارگی سنہ ۱۲۴۶ھ مین انتقال کیا نواب
صادق محمد خان بڑا بیٹا بجای باپ کی بیٹھا اور حسب عادت اپنے باپ کے
منتظم ملک رہا سنہ ۱۲۴۷ھ مین بسبب وقوع سستی سلطنت خراسان مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہادر والی لاہور نے علاقہ ڈیرہ غازیخان و خانگڑھ و کوٹ مٹھن
کو تصرف خانزمان خان حاکم سلطنت خراسان کی سے نکالکر اور تین لاکھ
روپیہ سالانہ مقرر کرکے وہ علاقہ بھی حوالہ نواب صادق محمد خان والی
بہاولپور کے کیا سنہ ۱۲۵۱ھ مین نواب صادق محمد خان مذکور مرگیا
اوسکا بیٹا بہاول خان گدی نشین ہوا اِس نواب نے انتظام علاقہ بطور خود
چاہا اور یعقوب محمد و محمد دایم و شیخ مقبول آنا ایان عہد نواب سابق
کو ناگوار ہوا صورت بے انتظامی کی رہی اوسی عرصہ مین مہاراجہ رنجیت سنگھ
کی طرف سے سمت ۱۸۹۹ یعنی سنہ ۱۸۴۲ع مین جنرل ونتورا صاحب بہادر سپہ سالار
نے فوج جرار واسطے ضبط ملک کے روانہ کی آپ یعنی ڈیرہ غازیخان و ضلع خانگڑہ
کے لیجاکر موافق حکم کے اوسکو ضبط کرکے بندوبست اپنی سرکار کا کیا اور
چھ لاکھ روپیہ وصول کیا اور نواب نے نکل جانا اس ملک کا اپنے قبضہ سے
بسبب تمرد اون ہرسہ اہلکاران مرقومہ بالا کے سمجھکر اونکو سزا دی
اور بہ نظر اوپر تخفیف رعایا اپنے ملک کی رکھی اور یہ اہلکار نواب کے
عہد مین تھے — چوکس رائے منشی — منشی سلامت رائے خزانہ — منشی موتی رام منشی

خواجہ زین العابدین مصاحب اول ۔ کبیر خان داود پوترہ مصاحب دوم ۔ جیون خدمتگار
کو خدمت تمام سایر و تقسیم تنخواہ فوج ۔ جان محمد خان تحصیلدار خیرپور ۔ موسیٰ خان تحصیلدار جانپور ۔ احمد
۔ سید امام شاہ شملدار سواران تحصیلداری ازرآباد و نوشہر فریدیہ ۔ احمد خان پسر شیر خان رسالدار
یہ اہلکار وفادار و خیرخواہ ہیں اگرچہ پہلے نوابون کے وقت مین فوج زیادہ تھی مگر اسکے وقت مین
یہ فوج تھی ۔ سوار خود اسپہ ۱۵۰ ۔ سوار بارگیر ۵۰۰ ۔ سپاہی پلٹن ۳۰۰۰ ۔ سوار واسطے کام تحصیل ۵۰ ۔ اور خطاب
گدی نشین اس ریاست کا رکن الدولہ نصرت جنگ ہے اس نواب پر ہمیشہ رنجیت سنگہ کا
بڑا دباؤ رہتا تہا آخرش اسنے سرکار انگریزی سے پناہ چاہی اور موافق عہد رنجیت سنگہ کے
کہ جسمین ستلج سے شرق کی طرف سرداران کا ملک بحفاظت سرکار انگریزی مقرر ہو گیا تہا
سرکار نے اپنی حفاظت مین اس ملک کو لیا اور یہ ملک ستلج کے بائین کنارہ علاقہ
لودیانہ سے تا لب دریا سندہ واقع ہے پانچوین اکتوبر سنہ ۱۸۳۸ع کو اقرار نامہ صلح کا
مابین نواب بہاول خان مذکورہ بالا کے اور سرکار انگریزی کے لکہا گیا اور یہہ
شرایط تحریر مین آئین ہمیشہ باہم رابطہ دوستی اور اتفاق طرفین مابین صاحبان کمپنی
نواب بہاول خان کے اور نیز اوسکے جانشینون اور وارثون کے ساتہ رہیگا اور جو
لوگ ایک فریق کے دوست یا دشمن ہون وہ فریق دوسرے کے بہی دوست یا دشمن
ہونگی (۲) سرکار انگریزی کا اقرار ہے کہ بہاولپور کا علاقہ اور ملک سرکار کی حفاظت
مین رہیگا (۳) نواب بہاول خان اور اوسکے ورثا جانشین سرکار انگریزی کے
پابند رہین گے اور کسی دیگر والی ملک سے تعلق نہ رکہین گے (۴) نواب اور اوسکے ورثا

اور جانشین بلا اطلاع او منظوری سرکار انگریزی کے کسی رئیس یا ملک سے رابطہ صلح کا نکرینگے
مگر دوست آشناؤن کے ساتھ خط کتابت دوستانہ بدستور جاری رہیگی۔ (۵) نواب صاحب
اور اونکے جانشین اور وارث کسی کے ملک پر دست اندازی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی کے
ساتھ نزاع آپڑے تو اوسکا فیصلہ سرکار انگریزی کی معرفت ہوگا اور جو حکم دیا جاویگا اوسکی
اطاعت کرتے ہونگے (۶) عند الدرخواست سرکار انگریزی کے نواب بہاولپور کو
حتی المقدور اپنی اعانت فوج کی دینی ہوگی۔ (۷) نواب اور اوسکے جانشین اور
وارث اپنے ملک مین اختیار کلی رکھینگے اور اوس ملک مین دخل سرکار انگریزی کا
نہوگا فقط جنگ ملتان مین اس نواب نے بہت مدد سرکار انگریزی کی کی اوسکے
صلہ مین سرکار سے دو لاکہ روپیہ سالانہ کی پنشن نواب کی ہوئی اور اوسکا ملک
نسلاً بعد نسل معاف رہا بعد اسکے یہ نواب بہاول خان ۱۸۵۲ء مین مرگیا اور اوسکے
دو بیٹے ہوے ایک حاجی محمد خان عرف فتح یار خان دوسرا سعادت یار خان
مگر بہاول خان نے اپنی زندگی مین سعادت یار خان چھوٹے بیٹے کو منظوری
سرکار انگریزی اپنا جانشین و گدی نشین کا مستحق کردیا تھا چنانچہ وہ گدی نشین
ہوا مگر اوسکی ریاست کو قیام نہوا کہ سب اوسکے لوگ اوس سے ناراض ہوگئے حاجی محمد
عرف فتح یار خان بڑا بیٹا باتفاق اپنی برادری اور موافقت فوج کے سعادت یار خان
کو ۱۸۵۳ء مین بیدخل کرکے آپ گدی نشین ہوگیا اور سرکار انگریزی کو بھی بلحاظ
ہونے حق پسر کلان کی مزاحمت نہوئی اور سعادت یار خان لاہور مین طلب ہوکر

حصن بہج مین رکھا گیا اور اوسکا وظیفہ خرچ ریاست بہاولپور سے مقرر کرا دیا گیا اب تک وہ
مقید ہے سمت ۱۹۰۱ یعنی ۱۸۴۴ء مین حاجی محمد خان عرف فتح یار خان فوت ہوا بجاے اوسکے
اوسکا بیٹا مسمی سعادت یار خان گدی نشین ہوا اور اس خاندان کا دستور ہے
کہ جو کوئی رئیس ہوتا ہے اپنے دادا کے نام و خطاب سے مشہور ہوتا ہے اونکا کرسی نامہ
موافق شرح بالا واسطے ترتیب الفہمی ذیل مین ہے۔



اس علاقہ کی زمین اکثر ریگستان ہے قوم داؤد پوترہ کثرت سے آباد ہین اور نوکر پیشہ کار
مذکور ہین وہ لوگ خوش پوشاک اور متفرق باشندہ دیہاتی میلا لباس رکھتے ہین

اور کام ریشم کا بہت اچھی طرح سے ہوتا ہے چنانچہ جوڑے ریشمی قابل پاجامہ دارائی لنگی و
کھیس کنارہ دار کلابتو و سوسی سوت کی جا بجا بطور تجارت جاتا ہے کپڑا سفید بھی اچھا
ہوتا ہے اور ایک مولوی عظیم الدین نامی کاریگر تھا کہ وہ گھڑی انگریزی بناتا تھا اور
اس علاقہ میں مشہور تھا اور بڑی آبادیاں اس ملک میں یہ ہیں۔ کوٹ سبزل
خانپور۔ اللہ آباد۔ اوچ۔ احمد پور۔ بہاول پور۔ بہاول پور خاص بہت آباد
ملک لالہ گھر خام پختہ۔ دو ہزار ہندوؤں کے اور دو ہزار آٹھ سو گھر تخمیناً مسلمانوں
کے ہیں اور دوکانات وغیرہ مشتمل ہیں۔ دوکانات خام۔ مسجد پختہ و خام۔ دھرم سالہ
باغ شہر اندر۔ باغ بیرون شہر۔ چاہات۔ آراء بخرد۔ اور اٹھارہ دکان ساہوکاران
ہندی و تجارت اور بعد دکان غلہ فروشان کی بہت ناموری باقی مکانات غریبان
اور شورہ سرکاری بنتا ہے اور چبوترہ زکواۃ لینے کا قائم ہے یعنی جس طرح عملداری
رنجیت سنگھ میں دستور لینے زکواۃ۔ اجناس تجارت پر جاری تھا وہ اس علاقہ میں
جاری ہے یعنی اس علاقہ کی زکوۃ موقوف نہیں ہوئی خاص بہاول پور کی سایر کی
آمدنی ستر ہزار لغایت ۷۵ ہزار ہے اور سوائے خاندان نواب یعنی داؤد پوتروں کے
ایک پیر نوبہار شاہ۔ اور دوسرا پیر گنج بخش ساکنان اوچ سید جلال اور
میاں خدا بخش ساکن چاچران کا بڑا خاندان ہے اور قدیم سے وہ رئیس چلے آتے ہیں
اور ان کی جاگیرات بھی مقرر ہیں دیگر جاگیر اور معاملے معاف ہوئے نواب کے فقیران
و بلوچان داؤد پوترہ کو کثرت سے ہیں اور اس علاقہ میں علم فارسی کی کثرت ہے

اور یہ ملک پرگنہ وار تقسیم ہے ایک پرگنہ کا ایک کاردار رہتا ہے فوجداری وہمال کا دیکھ کام
کرتا ہے اور زمین ریگستان اکثر بلند اور جو زمین ہموار ہے وہ سخت ہے اور پیداوار ربیع گندم
بکثرت و جو و نخود کم اور خریف باجرہ و مونگ ماش و نیشکر و لوبیا وغیرہ پنبہ دانہ کثرت
سے ہوتا ہے اور تنباکو و نیشکر و کپاس یعنی پنبہ دانہ و ترکاری کا محصول نقدی شرح سے
لیا جاتا ہے۔ نیشکر فی بیگہ پنجمہ۔ تنباکو فی بیگہ پنجمہ۔ ترکاری۔ کپاس۔ اور جنس کی بٹائی بتعینائی ہوتی ہے۔ سوئی حصہ سے لغایت سیز دہم حصہ تک تقسیم ہوتا ہے
یعنی بارہ حصہ رعایا اور ایک حصہ سرکار اور فوجداری کا انتظام یہ ہے کہ مجرمان
کو سزائے قیدی و جرمانہ ہوتا ہے اور تخمیناً بارہ ہزار فوج نواب کے پاس ہے لیکن آمدنی
ملیا خرچ ہے کچھ بہت اپیل نذرانہ نہیں۔ اور دریائے ستلج کا حد شرقی پہ یعنی
مابین ضلع گوگیرہ و ملتان کے جاری ہے اور دریائے چناب و راوی و جہلم ایک جگہ
ہوکر اور حد ضلع خانگڑھ ملتان جاری ہے اور نالہ کلان و چاہات جاری
ہے بیاشی بھی اور نہر ہوتی ہے اور عبور کشتی سے ہوتا ہے غرضیکہ دریائے ستلج کے
متصل دیہات پیداواری میں اچھے باقی سب ریگستان و کم پیداوار ہے

کیفیت خاندان راجہ جموں و کشمیر متصل مہاراجہ گلاب سنگھ

در ین ولا ملک پنجاب میں ایک خاندان ڈوگران والی جموں کا قابل تذکرہ خاص ہے
کیونکہ اس خاندان نے ترقی عروج جدید بعہد مہاراجہ رنجیت سنگھ پا کر سرکار
انگریزی سے ایک ملک جدید کے والی باختیار بن بیٹھے اور منشی ہرسکھ رائے تمم کردہ اور نے

ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۹ء مین اونکے خاندان کا حال مفصل ابتدا ہی سے آخر تک اپنی اجنیلہ
مین تحریر کیا وہ بخوشی آئندہ معائنہ ناظرین کے واسطے ہے وہ یہہ ہے۔
کہ اس خاندان مین قدیم سے راجہ ہوتے چلے آئے ہین بلکہ پشت بہ پشت اونکی
نسل راجگان قدیم سورج بنسی مین یا کٹوچ بنسی مین رکھتی ہے انکے بزرگ اجودہیا سے
آکر کوہستان کی طرف آباد ہوئے تہے اور اول تو وہ جمون کی طرف ٹہہرے تہے تہوڑے
عرصہ بعد جمون پر دخیل ہوئے تہے ایک مدت تک خود مختار حکمرانی کرتے رہے اونکی ساتوین
پشت مین پہلے ایک شخص صاحب اقبال ہری دیو ہوا تہا اوسکے بعد اوسکا بیٹا
گجی سنگہ اور گجی سنگہ کے بعد دہرو دیو اور اوسکے بعد بعہد سلطنت محمد شاہ
بادشاہ کے رنجیت دیو مسند نشین ہوا یہ شخص بڑا شجاع اور صاحب اقبال و جلال تہا
اوسنے اپنی قوت بازو اور شجاعت سے چہوٹے چہوٹے گیارہ راجے مفصلہ ذیل
سوتلی - بہنبر - پونچہ - رجور - اکہنال - عمرنہ - سنکوٹ مقتبہ نام کوٹلی - چہنہ
بہدرور - کشتوار - بندرالا المعروف رام نگر اپنے روبرو ہی اور دس راجے مفصلہ ذیل
نورپور - ہری پور - گولیر - کانگڑہ - شاہ پور - منڈی - ناہن سرمور - کہلور
بلاسپور - بہدوڑ یا تا گڑہ - آنزو ہی راوی اپنے تحت تصرف مین کی تہین اوسکے
بعد برج راج دیو مسند نشین ہوا یہ شخص بڑا تیرہ درون اور احمق تہا اوسکے عہد
مین رعایا کو بڑا گزند پہونچتا رہا اور رئیسون کو بہی انواع اقسام کے تکلیفین پہنچائین
چنانچہ میان سنگہ اور بہگوان سنگہ اپنے دو بہائی اوسنے بخوف اپنی جان و مال کے

قتل کرا ڈالا اوسکے بعد اوسکا بیٹا سنپورن دیو مسند نشین ہوا اور چونکہ سنپورن دیو کے کوئی بیٹا نہ تھا اسواسطے اوسکے بعد جیت سنگہ بیٹا دلیل سنگہ مقتول کا مسند نشین ہوا اوسکے عہد مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کا زور و اقبال عروج پر تھا اونہون نے بسر کردگی دیوان بہوانی داس کے ملک جمون پر فتح پا کے جیت سنگہ کو گرفتار کیا کہ وہ مدت تک لاہور مین قید رہا اور راجہ کے دو بیٹے نشین خواہ مین اور راجہ بسی ہاہو وغیرہ پر اپنا تصرف کرلیا اور اوس ملک اور شہر جمون کی لوٹ کہسوٹ سے نفع خاطر خواہ اوٹہایا۔

اب بیان یہ بہی ضرور ہے کہ جیت سنگہ تک مسند نشینی پشت بہ پشت چلی آئی مہاراجہ گلاب سنگہ گو اوسی خاندان مین ہین مگر اونکی شاخ راجہ دہرو دیو سے الگ ہو گئی یعنی دہرو دیو کے چار بیٹے تہے۔ رنجیت دیو۔ گہنسار دیو۔ بلونت سنگہ۔ صورت سنگہ گو مسند نشینی تو رنجیت دیو کی اولاد کے قبض و تصرف مین رہی اور گہنسار دیو کا بیٹا میان لابہ سنگہ تہا جو راجہ ہیرا سنگہ کے ساتہ طوفان بے تمیزی مین غارت ہو گیا اور بلونت سنگہ کی اولاد اب خدمت مہاراجہ صاحبان مین بہت ذلیل و قات ہوا اور صورت سنگہ کے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ زورآور سنگہ۔ میان موٹہا۔ میان ڈولا۔ سو یہ دونون میان تولا ولد گہو اور زورآور سنگہ کے ایک بیٹا کسیرا سنگہ کو تین بیٹے ہوئے۔ گلاب سنگہ۔ دہیان سنگہ۔ سوچیت سنگہ۔ جنکو حکمرانی اوسی ریاست قدیم کی اونکی خوش اقبالی اور مہربانی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سے گویا چار پشت کے فرق پر نصیب ہوئی حال نصیب ہوئے اوس ریاست کا یہ ہے۔

کہ ہم جمون مین دیوان بہوانی داس کے ہمراہ ایک شخص راہی جسکا نام بہی گیا تہا اوسنے
لاہور مین واپس آنیکے وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے روبرو بیان کیا کہ ایک
شخص نوجوان عمر اٹھارہ سال نے ڈوگرون کی نسل مین سے میدان جنگ مین
بڑی بہادری کی مہاراجہ نے دیوان بہوانی داس سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون
تہا دیوان مذکور نے بیان کیا کہ وہ شخص نسل راجگان جمون مین سے میان کیسرا سنگہ
کا بیٹا ہے چونکہ مہاراجہ صاحب بہادر کو ملک گیری کا خیال تہا اور شخص بہادر اور
خوبصورت اور نوجوان کو بہت عزیز رکہتے تہے اونہون نے میان گلاب سنگہ کو
پیغام بہیجا کہ اگر تمکو نوکری سرکار کی منظور ہو تو چلے آؤ گلاب سنگہ بخوشی حاضر
ہوا مہاراجہ نے اوسکو پیادون کے ذیل مین بمشاہرہ سات روپیہ نوکر رکہ لیا
اور چونکہ اوسکی عادات اور خدمات مہاراجہ کو پہلے معلوم ہوئی تہی تو مہینہ
بعد گلاب سنگہ کو پیادون مین سے سوارون مین بمشاہرہ پندرہ روپیہ مہینے کے
بدلدیا گلاب سنگہ نے جب مہاراجہ صاحب بہادر کو اپنے حال پر متوجہ دیکہا اپنے
والد کیسرا سنگہ کو اور دونون بہائیون دہیان سنگہ اور سوچیت سنگہ کو بہی بلالیا
اور سرکار سے عرض کیا کہ یہ تینون بہی سوارون مین بہرتی ہو جاوین دہیان سنگہ
وسوچیت سنگہ تو اردلی مین تعینات ہوے گلاب سنگہ اور اوسکا باپ کیسرا سنگہ لین
مین تعینات ہوگئے۔ جیت سنگہ راجہ جمون کا وزیر ایک شخص میان موٹا نام
تہا جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بوقت جنگ کے ایک بیدی نے اوس وزیر کو گولی

سے ہلاک کیا تہا جب وہ بیدی لاہور مین آیا ان تینون بہائیون کو حال قتل مع برکا
معلوم ہوا اونہون نے اوسکے انتقام کا ارادہ کامل کرکے ایکدن بحیلۂ نشست
تینون بہائی اوسکے ہمراہ داتا گنج بخش کی درگاہ پر بہانہ سیر و تماشا گئے اور وہان
اوس بیدی کو قتل کرکے فوراً مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے پاس چلے آئے اور سب حال
ظاہر کردیا اہل دربار نے یہ حال سنکر بڑا شور و غوغا کیا اور نہایت برآشفتہ خاطر
ہوکر کہا اونہون نے بیدی ہمارے گورو کا مار ڈالا انکو سزا اسکی ملنی چاہئے مگر
مہاراجہ صاحب نے نہ چاہا کہ ایسے چار شخص بہادرون کو ایسی بات کے واسطے
ہاتہ سے کہودین صرف فی الفور رفع کرنے بلوہ کے انکو حوالہ جمعدار خوشحال سنگہ اور بہائی
گورمکہ سنگہ کے کردیا تاکہ انکو تا رفع ہوجانے بلوہ کے کسی مکان محفوظ مین رکہین چنانچہ
ایسا ہی ہوا یعنی جب بلوہ رفع ہوگیا تو مہاراجہ صاحب نے برملا فرمایا کہ انہون نے
بڑی شجاعت کی کہ اپنے رشتہ دار کا خون بلا اندیشہ بدلا لیا اور سردارون کا خوف
نہ کیا بعد اوسکے ان سب کو جمعدار سواران بنادیا اور بیس بیس سوار ہر ایک کی
تحویل مین تعینات کردی ۱۸۱۹ء مین دیوان چند کشمیر کے تسخیر پر متعین ہوا اور
گلاب سنگہ اوسکے ہمراہ گیا نواب جبار خان برادر دوست محمد خان حاکم کشمیر سے جنگ
سخت ہوا بعد فتح کے دیوان چند تو صوبہ کشمیر کا ہوکر وہین رہا اور گلاب سنگہ لاہور کو واپس
آیا اور دو برس تک اوسی حال مین رہا ایکمرتبہ دیوان چند صوبہ کشمیر نے کچہ
تحائف پشمینہ وغیرہ ساخت کشمیر کی کشمیر سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے واسطے

بہیجے تہے اونکو اثنا رراہ مین لیتا ڈیڈو ملے کہ ایک ڈاکو تہا کہ وہ بہی خاندان رنجیت
مین سے یعنی ڈوگران مین سے تہا اون تحائف کو لوٹ لیا اس حرکت سے مہاراجہ
رنجیت سنگہ سخت پراشفتہ ہوے اور میان دہیان سنگہ کو کہ اس وقت اردلی مہاراجہ
صاحب مین تہا بولا کر اوس ڈاکو کا حال پوچہا اوس نے عرض کیا کہ اگر آپ میرے
بہائی گلاب سنگہ کو ہمراہی تہوڑی سپاہ کر تعینات فرماوین تو وہ اوس ڈاکو کو بیشبہہ
گرفتار کر لاوے مہاراجہ صاحب نے عرض میان دہیان سنگہ کی منظور فرمائی اور گلاب سنگہ
کو بسر کردگی پانسو سواران جرار کے ڈیڈو ڈاکو کی گرفتاری کے واسطے تعینات کر دیا اور
ایک پروانہ بنام بہوانی داس کے اس مضمون کا لکہدیا کہ گلاب سنگہ کی کمک ہر طرح سے
کی جاوے گلاب سنگہ نے چہ مہینے سرگردان رہ کر بعد مقابلہ سخت کے ڈیڈو کو قتل کیا جب میم
گلاب سنگہ سر کرکے بفتح و فیروزی لاہور مین واپس آیا مہاراجہ نے دہیان سنگہ سے کہ وہ
اس وقت جمعدار سواران اردلی مہاراجہ صاحب بہادر کا تہا پوچہا کہ تو اور تیرا بہائی
اس خدمت نمایان کا صلہ کیا لیکر خوش ہوگا دہیان سنگہ نے عرض کیا کہ میرے
بڑے بہائی گلاب سنگہ کو افسری سو سواران کی قدیم کے واسطے ملجاوے اسمین وہ
تو خوش ہونگے چنانچہ مہاراجہ نے ایسا ہی کیا ۱۸۲۱ء مین مہاراجہ صاحب مع
دہیان سنگہ کے بطریق دورہ جمون اور کہتور کی طرف تشریف لے گئے جمون میں
جا کر میان دہیان سنگہ از راہ بے تکلفی مہاراجہ کو اپنے گہر مین لے گیا اور سب تو ابع
خورد و کلان کو دکہلایا دو روز مہاراجہ جمون مین مقیم رہے بعد اوسکے کہتور کی

طرف تشریف لے گئے اور ادہر لاہور مین کیسرا سنگہ باپ میان دہیان سنگہ کا راہی ملک
بقا ہوگیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر نے گہنور مین پہونچکر بنظر مزید پرورش
میان دہیان سنگہ سے فرمایا کہ ہم تمکو خطاب راجگی کا دیا چاہتے ہین اور جمون تیری جاگیر مین
مقرر ہوجاویگا میان دہیان سنگہ نے یہ سنکر عرض کیا کہ میرا بڑا بہائی گلاب سنگہ اس بات
سے ناراض ہوگا آپ خطاب راجگی کا اور جاگیر اول اسکو مرحمت فرماوین مہاراجہ نے
التماس دہیان سنگہ کی قبول کی مگر دہیان سنگہ سے کہا کہ تو اپنی ضمانت لکہدے کہ
گلاب سنگہ مرتکب کسی بدوضعی کا نہو دہیان سنگہ نے ضمانت لکہدی کہ وہ اصل کاغذ اب تک
موجود ہے کہ گلاب سنگہ کو بمقام گہنور راج جمون کا تلک ہوگیا اور خلعت مل گیا اور سند
جاگیر جمون کی لکہدی گئی کہ یہ سند لکہی ہوئی فقیر عزیز الدین کی اور دستخطی خاص مہاراجہ
بہادر کی بہی موجود ہے اور سند پر مہاراجہ صاحب نے اپنے دستخط زعفران سے کئے ہین
اور شرایط عطائے جاگیر مفصل و مشرح لکہی ہین بعد عطائے سند بہوانی داس کے
نام حکم لکہا گیا کہ بعد سیر جگی ملک جمون خود حکام دولت نظام پر کہ طرف امرتسر
کی نہضت فرماہین حاضر ہو۔ جب مہاراجہ صاحب بہادر لاہور مین آئے میان دہیان سنگہ
سے پہر کہا کہ ہم تمکو راجہ کیا چاہتے ہین دہیان سنگہ نے خطاب راجگی کا بدین شرط
منظور کیا کہ میرے چہوٹے بہائی سوچیت سنگہ کو بہی یہی خطاب عطا ہووے چنانچہ
یہ استدعا دہیان سنگہ کی منظور ہوکر اوسی دن دونو بہائیون کو خطاب راجگی کا عطا ہوگیا
جبال تو راجہ دہیان سنگہ کو جاگیر مین ملا اور رام نگر راجہ سوچیت سنگہ کو جاگیر مین مقرر

ہوا مگر ہنوز راجہ دہیان سنگھ کے اقبال کا کمال باقی تھا کہ پہلی مدد بھی وہ لاہور میں
پہونچکر وزیر اعظم مہاراجہ صاحب کا مقرر ہو گیا اور خدمت ڈیوڑھی کی بھی جمعدار خوشحال
سے باز یافت ہو کر راجہ دہیان سنگھ کو بھی مل گئی غرضیکہ یہ تینون بھائی بارہ برس
کے عرصہ مین بطفیل خدمت مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کے اس رتبہ کو پہونچ گئے
یعنی جاگیر جمون بقدر تین لاکھ روپیہ راجہ گلاب سنگھ کو اور جاگیر جسپال بقدر تین لاکھ
راجہ دہیان سنگھ کو اور جاگیر [illegible] بقدر دو لاکھ روپیہ راجہ سوچیت سنگھ کو یعنی کل
آٹھ لاکھ روپیہ کا ان تینون بھائیون کو ملا اور مہاراجہ صاحب کی نظر مین بہت معتمد
اور معتبر رہے اور بعد انتقال مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کے جو مفسدہ ہوئے وہ اظہر من الشمس
ہے چنانچہ سنہ ۴۶ء مین جنگ لڑائی فوج لاہور کے ساتھ ہوئی اور سکھون کو شکست
اور صاحبان عالیشان کو فتح نصیب ہوئی ۱۶ فروری سنہ ۴۶ء کو راجہ گلاب سنگھ
مرسلہ رانی جندان مع پیشکش بحضور لارڈ صاحب بہادر حاضر ہوا اور تاریخ پنجشنبہ سرکار نے
دلیپ سنگھ کو فرما کر وزارت واسطے گلاب سنگھ کے تجویز کی مگر رانی جندان کو وزارت
گلاب سنگھ کی منظور نہوئی اور لال سنگھ کو وزیر کرایا لارڈ صاحب نے بپاس اپنے قول کے
گلاب سنگھ کو بعطای خطاب مہاراجگی جدا مہاراجہ بنایا تجویز کرکے کشمیر اور وزیرآباد
کا ملک بہ منجانب خود عوض ڈیڑہ کروڑ روپیہ کے دیدیا اور عہدنامہ جدید
تاریخ ۱۶ مارچ سنہ ۴۶ء بمقام لاہور مابین مہاراجہ صاحب ممدوح و سرکار کے
تحریر پایا اور واسطے عظمت و جلال سرکار انگریز کے دو گھوڑے اور پانچ دوشالہ

اور دس ونیہ پیشکش سرکار انگریزی کے ذمہ گلاب سنگہ ٹھہرا اور ایک صاحب
ذی اقتدار بعہدہ اسسٹنٹ ایجنٹ مہاراج کے دربار مین رہنا تجویز کیا چنانچہ مہاراج
گلاب سنگہ فرمانروا اس ملک کا باختیار کامل اطاعت پذیر سرکار انگریزی ہی اور جوانسنگہ
پسر و میان سنگہ بہ تبعت مہاراجہ موصوف گذارہ خوار اپنی جاگیر کا ہے اور نقل عہدنامہ
کی یہ ہے۔

عہدنامہ کہ درمیان سرکار انگریزی و مہاراجہ گلاب سنگہ کے امرتسر مین بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء کی لکھا گیا

عہدنامہ کہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمون کی لکھا گیا اور منجانب
سرکار انگریزی بدستخط فریڈرک کری صاحب و بریوٹ میجر ہنری مانٹگمری لارنس
صاحب کے حسب الحکم نواب سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر کہ منجملہ اہلیان خاص کونسل
شاہی مین اور سرکار کمپنی بہادر کے حضور سے مقرر ہوی ہین واسطے ضبط و ربط امور
ملک ہند کے بطریق گورنر جنرل اور تصدیق کیا گیا منجانب مہاراجہ گلاب سنگہ
بدستخط خاص مہاراجہ ممدوح کے۔ دفعہ اول سرکار انگریز بہادر نے مہاراجہ گلاب سنگہ
اور انکو بیٹون پوتون وغیرہ یعنی اولاد ذکور کو قبضہ تمام اوس ملک کوہستانی
اور اوسکے متعلقات اور مضافات کا کہ واقع ہی مشرق رویہ دریای اندس کے
اور مغرب رویہ دریای راوی کے بشمول علاقہ چمبا عنایت فرمایا اور اپنی طرف
سی مہاراجہ ممدوح کو ایک راجہ خودسر بنایا مگر واضح ہو کہ ہیچ حدود محروسہ مہاراجہ

ممدوح کے مقام لہول داخل نہیں ہی کسو انکو کہ وہ حسب دفعہ (۴) عہدنامہ مرقومہ دربار
لاہور مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کے دربار لاہور سے مفوض بہ سرکار کیا گیا ہی اور بیچ عملداری
سرکار انگریز بہادر کے شامل ہی دفعہ دوم - واسطے حد بندی سمت شرقی ملک محروسہ
گلاب سنگھ بہادر کے کچھ اہلکار منجانب طرفین یعنی مہاراجہ ممدوح اور سرکار انگریز بہادر
مقرر کیے جاوینگے اور جبکہ حدین بعد پیمایش کے مقرر ہونگی تو قلمبند کر دی جاوینگی
دفعہ سوم بعوض اس سلوک کے کہ نسبت مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر اور انکے وارثان
کے حسب دفعات بالا کیا گیا ہی مہاراجہ ممدوح پچھتر لاکھ روپیہ نانک شاہی نذر
سرکار کرینگے اس طرح پر کہ پچاس لاکھ بوقت تصدیق و توثیق اس عہدنامہ کے
اور پچیس لاکھ بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۴۶ء یا قبل اس سے - دفعہ چہارم حدین عملداری
مہاراجہ گلاب سنگھ کی کسی صورت مین بدون منظوری سرکار کے بدلی نجاوینگی
دفعہ پنجم - اگر کبھی کچھ نزاع و فساد درمیان مہاراجہ ممدوح اور دربار لاہور کے
یا کسی اور ریاست قرب جوار کے واقع ہوگا سرکار اسمین بطریق ثالث مقرر
ہوگی اور جو کچھ سرکار تجویز کریگی وہ انکو ماننا پڑیگا دفعہ ششم مہاراجہ گلاب سنگھ
بہادر نے یہ بھی اقرار کیا کہ جس وقت افواج سرکاری بیچ کسی ملک کوہستانی
یا اور ملک متصلہ انکی ریاست کے بر سر جنگ متعین ہونگی تو وہ خود اور انکے وارث
مع تمام اپنی فوج کے معاون ہونگے دفعہ ہفتم - مہاراجہ ممدوح نے یہ بھی قبول
کیا کہ بدون استرضا سرکار کے کبھی کسی انگلستانی اور اہل ولایت یورپ اور

امریکا کو اپنی ملازمت مین نرکھین گے دفعہ ہشتم ۔ شرائط مندرجہ دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ مرقومہ دربار لاہور مورخہ گیارھوین مارچ ۱۸۴۶ء کو مہاراجہ ممدوح نے بھی منظور کیا دفعہ نہم ۔ اگر کوئی رئیس نسبت مہاراجہ گلاب سنگہ بر سر عناد و خصومت ہوکر قصد جنگ کریگا سرکار مہاراجہ ممدوح کی مدد کرنے مین قاصر نہوگی دفعہ دہم مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر ہر سال ایک گھوڑا اور بارہ میش کہ پشمی اون سے شالین بنتی ہین اس تفصیل سے کہ چہہ نر و چہہ مادہ ہون اور تین پارچہ شال کشمیری سرکار مین گذرانا کرین گے کہ دلیل بزرگی و برتری سرکار کی ہووے ۔ اس عہدنامہ کو کہ مشتمل اوپر دس دفعات کے ہے بروز مسطور فریڈرک کری صاحب و بروٹ میجر ہنری مانگمری لارنس صاحب نے حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر کے اور مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر نے باہم گفتگو قبول و منظور کرکے بدستخط خاص مرتب و مزین کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر نے بھی اپنی مہر خاص سے توثیق بخشی ۔ واقع مقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری ۔

(دستخط و مہر) گلاب سنگہ بہادر ۔ دستخط و مہر ایچ ہارڈنگ صاحب بہادر ۔ دستخط و مہر ایف کری صاحب

دستخط و مہر ایچ ایم لارنس صاحب ۔

حال ملک جموں و کشمیر

ہمکو اتفاق اوس ملک کے جانیکا نہین ہوا مگر واسطے پورا کرنے کتاب کے جو حال بہ بیان منشی امین چند صاحب معاینہ سفرنامہ مولفہ اونکے معلوم ہوا مختصراً

لکھنا اس کتاب مین ضرور ہوا سیالکوٹ سے یہ علاقہ نزدیک آبادی شہر جموں
کی بلندی پہاڑ پہ ہے اور نیچے اوسکے جانب شرق اور جنوب ایک ندی موسومہ
تبتی جاری ہے اور پایاب برسات مین اوسکی یورش بمنزلہ دریا کے ہو جاتی ہے اور
ندی سے پار دوسرے پہاڑ پر باہو کا قلعہ بنا ہوا ہے یہ شہر جموں دور تک آباد مگر آبادی
بے رونق اور قدیمی کوئی مکان عالیشان لایق تذکرہ نہین مہاراجہ گلاب سنگھ
نے اپنے دربار کا مقام منڈی مین قابل دیدنیا بنایا ہے اور پرانی مسجدین اور
قبرین مسلمانان کی بہت ہین عہد سلطنت مین مسلمانان کا زور اور آبادی
مین بہت ہوا سکھون کی عملداری مین اکثر مسلمان وطن چھوڑ کر چلے گئے
ایک خانقاہ میر مٹا کی نامی ہے ہر جمعرات کو میلہ ہوتا ہے اور اس شہر مین پایجامہ
چمڑہ کا کڑھا ہوا لوگ کا بہت ملائم اور عمدہ طیار ہوتا ہے اور ایک قلعہ بھو سطا
بھی اس شہر مین شہر کے گرد اگرد جھاڑ جنگل بھی بہت ہے سوائے راہ خاص کے
اور کہین کو آدمی نکل نہین سکتا اور اس جنگل سے لکڑی نہین کٹ سکتی
منجانب والی جموں اوسکی حفاظت ہے اور یہ جنگل بمنزلہ ایک قلعہ کے ہے
سردار فتح سنگھ مان سردار جواہر سنگھ ماموں مہاراجہ دلیپ سنگھ کا اسی
جنگل مین مارا گیا بول چال اس دیس کی بہت ملائم اور عاجزی کے ساتھ ہے
باشندہ اکثر خصوصاً مستورات خوش وضع و حسین ہوتی ہین ایک مکان
پر منڈل دیوی کا ندی کے کنارہ بنوایا ہوا مہاراجہ گلاب سنگھ کا بصرف زر کثیر

ہی اور ایک مکان شیودیوی کا نامسے ہی اور بڑا میلہ ہوتا ہی اس علاقہ مین قصبہ آرنولی ملک
پنجاب واقع زبان سلطنت سے یہ ریاست گادیان بہت سنگھ کی تہی ایک قلعہ ابتک موجود ہے
اور بہت سنگھ کے خاندان سے جو لوگ ہین پنشن خوار ہین اس ملک مین ڈاگن عورت کے
جسکو ڈاین اور ڈاگ کہتے ہین اپنے جادو سے لڑکو کا کلیجہ نکال لیتی ہے اکثر باعث
اندیشہ اور خوفناکی کا باشندگان کو ہے اور سیکڑون مرد و عورت اس قسم کے
جرائم مین ماخوذ ہوکر سخت سزا ڈوبا دینے دریا کی یا قید شدید کی پاتے ہین
اور اس قصبہ آٹھ کوس سے طرف شرق کے کوہ تارا دیوی کا پہاڑ بشکل ترسول نظر
آتا ہے اور اس ملک کا انتظام اور قانون بالکل حکم حاکم اور سخت گیری سے تمام
مخلوق ناراض ہے ٭

قصبہ بھمبر

قصبہ بھمبر پہلے ریاست نگاہ مسلمان راجون کی تہی اور وہ لوگ مقسوم حاکمان اعلی
سے باغی رہتے تہے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے انکو خاندان کو ریاست سے خارج کرکے
اپنا قبضہ کیا اب مہاراجہ جمون کے تصرف مین ہے اور آبادی اس قصبہ کی
پہاڑ کے نشیب مین کنارہ ندی کے ہے اور چوٹی پہاڑ پر ایک بادشاہی کارخانہ سرا
مگر بے مرمت ہے اس مقام سے پہاڑون کا سلسلہ کشمیر تک چلا گیا اور مقام
بھمبر سے چڑہائی شروع ہوتی ہے چار پہاڑ تا کشمیر راہ مین آتے ہین اول
گنہا ٹہ دوم نکان کوٹہ سوم رتن پنجال ۔ چہارم پیر پنجال ۔ بھمبر کے

پہاڑ پر ایک پرانا قلعہ معروف امرگڑھ یا سرائیوالہ ہے کہان کوٹہ کا پہاڑ اوتر کر آبادی نوشہرہ
کنارہ ندی راجوری کے واقع اور یہ کاروان سرای محمد بادشاہی کی بنی ہوئی ہے آگی ایک
مکان چنگس کی سرای ندی کے کنارہ پر ہے اوس سے آگے قصبہ راجوری داہنی کنارہ
ندی کے ہے یہ قصبہ مسلمان راجون کی ریاست کا تھا سنہ ۱۸۴۶ء تک اونکے قبضہ مین
رہا یہان کے راجہ ہمیشہ مفسد باغی رہتے تھے اور شیخ امام الدین ناظم سے جب
لڑائی مہاراجہ گلاب سنگہ کی ہوئی راجہ فقیر اللہ خان شریک فساد تھا مہاراجہ
گلاب سنگہ نے اونکو جلاوطن کیا اب وہ لوگ کانگڑہ کے پہاڑون مین رہتے ہین مہاراجہ
گلاب سنگہ نے اس رجوری کا نام بدل کر رامپور رکھا شہر کے بیچ مین ایک قلعہ راجہ
سابق کا ہے اور ایک مسجد اوس محمد کی تعمیر کی ہوئی راجہ رحیم اللہ کی ہے ندی کے
کنارہ اوس پار ایک باغ شالامار پرانے زمانہ کا ہے پھر ایک قصبہ تھنہ زیر پنجال
پہاڑ کے نیچے آباد ہے اس قصبہ سے چڑھائی رتن پنجال کی شروع ہوتی ہے زیر پنجال
کے پہاڑ سے پانی کی نہرین جاری اور نیچے اوسکے پونچھ ندی جاری ہے آگے ایک
مقام بہرم گلہ ہے بیچ پہاڑون کے یہ آبادی پانچ چار گھر اوپر ندی پنجال کے
واقع اور بلند پہاڑ پر ایک قلعہ طیار ہوا ہے اس ندی پیر پنجال کی دھار بلندی
پہاڑ سے بڑے زور سے گرتی ہے اور اس ندی کے کنارہ کنارہ مقام پوشانہ تک
راہ جاتی ہے ندی کے وار پار کئی دفعہ اوترنا پڑتا ہے اکثر جگہ لکڑی کے پل بندھے ہیں
بعض جگہ پایاب ہے پیر پنجال پہاڑ کے اوپر پانچ کوس اونچائی اور راہ دشوار گذار ہے

اور برف ریزی اس پہاڑ کی مشہور نقارہ اور بندوق کی آواز سے برف ریزی ہوتی ہے
اور اس پہاڑ کی بلندی پر ایک مکان بنا ہے اور کشمیری زبان میں پنجال پہاڑ کو
کہتے ہیں اس ہی پیر کی درگاہ کے ہونے سے اس پہاڑ کا نام پیر پنجال مشہور ہوا ہے پیچھے مکان
میں قبر نہیں ہے سو چیل گدی کی زیارت کرتے ہیں اس سے آگے علی آباد کی سرا ہے اور اس سے
آگے مکان لال غلام آگے قصبہ سرپور تک راستہ خراب ہے آگے قصبہ سوپیان تک میدان صاف
ہے قصبہ سوپیان میں چوبی مکان اور میوہ جات کی کثرت ہے یہاں سے قلعہ ہری پربت اور
تخت سلیمان عرف سنکر اچارج واقع شہر سری نگر دار الریاست ملک کشمیر خوب نظر آتا ہے
اور جانب مشرق پہاڑ خسر مال صحیح دریائے جہلم بشکل ترسول با وصف تہونی اٹھارہ
کوس کے نظر آتا ہے اور یہاں سے ایک مقام ہری پل پرستشگاہ ہنود وان ہے اور وہاں
ایک تالاب پہاڑ کے نیچے ہے وہاں کا پانی بڑے زور سے گرتا ہے موضع کل گام میں
ندی ویسر نام کی جاری ہے اور سرخاب کی پیاس ہی جگہ سے نکلتی ہیں کہ سکھ لوگ
بجائے طرہ کے سر پر باندھتے ہیں مشہور ہے کہ ہر سال جیٹھ اور اساڑھ کے مہینے میں بموسم گرما
یہ جانور اکثر درختوں پر رہتے ہیں اور اونکے پر نیچے گرتے ہیں اور وہ بیش قیمتی ہوتے ہیں
حاکم کی طرف سے اوسکا بھی ٹھیکہ ہوتا ہے اور اس سے آگے ایک چشمہ ہے ویری ناگ نہایت
عمیق گہرا اوسکو عمارت پختہ بعہد جہانگیر بادشاہ تعمیر سنہ ۱۰۲۹ ہجری کی ہے سے
اب خراب اور مسمار ہو گئی پانی اس چشمہ کا نہایت صاف اور تاریخ تعمیر اس مصرع سے
نکلتی ہے - حیدر آباد و چشمہ ویرناگ - اور اس ہی چشمہ پر ایک مکان بارہ دری
۱۰۲۹

مہاراجہ گلاب سنگہ نے ہی بنایا ہی آگی قصبہ شاہ آباد بہت دلچسپ ہی یہان سے
چشمہ ولول چشمہ کوکرناگ ۔ اکثر دیکھے جاتے ہین مشہور ہی کہ بیرنگ ندی جو مقام
اچھابل مین جاکر نکلی اسی ہی چشمہ سے چار کوس تک زمین کے نیچے جاتی ہی اچھابل
مقام فرحت افزا اور چشمہ ہاے آب روان آگی ایک پورانی عمارت محل نیڈ وان
دکوروان بہت پورانی چہت اور دیوارین اوسکی سنگین اور مضبوط ہین اوس سے
آگے متن صاحب کا مکان بڑا متبرک ہی برہمن اوسکا مہاتم گیا کی برابر سمجہتی ہین ایک
تالاب اور اوسکے گردپانڈوان کی مکان دلچسپ بنے ہوے ہین آگے قصبہ اسلام آباد
ہی ایک چشمہ بنام انت ناگ ملکناگ اور ایک سونا ناگ پرستشگاہ ہنود وان سے
پہلے اس قصبہ کا نام ناگ تہا مسلمانون نے اسلام آباد رکہدیا دریا ہی سبہا
جاری ہی کہ جسکا نام دیس مین جہلم مشہور ہے اور یہ دریا ہی شہر سری نگر کے
بیچ مین ہوتا ہوا تالاب اُل واقع کشمیر کے جا پڑا آگے بہت نالہ ہو گئے اس مقام سے
آگے قصبہ پان پور پیدائش گاہ زعفران اوس سے آگے شہر سری نگر دارالریاست
ملک کشمیر کا اوسکی کیفیت لکہنی ابطول طویل بہت کتب سے ظاہر ہے
خصوصاً منشی امین چند صاحب نے اپنے سفرنامہ مین مفصل لکہا اور لالہ گنیشی لال
صاحب لاہوری نے ایک کتاب تحفہ کشمیر بروے اپنے معاینہ ترتیب کی شہر و ملک کشمیر کے
صنعتین و نفاست و عمدگی کہانتک کہا جاوے یہ شعر کافی و بس ہے ۔

ہر سوختہ جانی کہ بہ کشمیر درآید ‌ ‌ ‌ گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

دیوان کرپارام صوبہ دار مہاراجہ رنجیت سنگہ کا نام مدت تک اس ملک مین رہیگا کہ
اوسکی ایجاد سے شالیف مین بطرز نو پسندیدہ و فائدہ خاص و عام بطور سکہ جاری
ہوئی اور اوسکی رعایت مشہور و مطبوع دلہاے مخلوق ہے اور لاہور سے تا کشمیر حسب تحقیقات
زبانی قاضی محکم الدین وکیل مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۴۶ء یہہ
تحقیق ہوا کہ ایسی شاہراہ قبل سے باربرداری واسطے پیادو و قاطر و نرگاو بخوبی و بسہولیت
جاتی ہے تفصیل منازل و مقامات ذیل مین ہے۔

نام مقام	کروہ فاصلہ باہم	نام علاقہ جسکی حکومت مین ہے	کیفیت
ازلاہور تا شاہدرہ	۲	انگریزی	راوی عبور کر کے شاہدرہ جاتے ہین۔
بہاہڑوالہ	۵	〃	نالہ باگہ بچہ کے کنارے پر ہے اور پل نالہ کا بنا ہے اوس سے ورے پار فرودگاہ ہے۔
منگل	۵	〃	اوسکے نیچے نالہ ایضاً جاری ہے اور چہ سات دکانین اس گاؤن مین ہین۔
کامونکی	۵	〃	بڑا گاؤن ہے چالیس چاہ اور بارہ دکانین ہین
عالی والہ	۴	〃	چار پانچ دکانین ہین۔
گوجرانوالہ	۳	مقام ضلع خاص	یہہ بڑا شہر ہے۔
کوٹ بیتا خان	۶	〃	بیس پچیس دوکانین اور چالیس چاہ ہین۔
وزیرآباد	۲	〃	بڑا شہر ہے سب چیز ملتی ہے اور اوسکے نیچے

نام مقام	کروہ فاصلہ	نام علاقہ	کیفیت
وزیرآباد	۷	خاص تعلق انگریز	نالہ ملکیور جاری پایاب ہے۔
گجرات	۴	〃	اس راہ کے مابین دریا ہے چناب کہ عبور کشتی سے ہے اور گجرات شہر اچھا آباد ہے۔
جہنا و سیاہ دولت	۲	〃	+ -
دولت نگر	۴	〃	یہ گاؤں بڑا تیس دکانیں اور نل پندرہ چاہ ہیں ایک نالہ برساتی وہاں جاری اور پانی دو ہاتھ نیچے نکلتا ہے۔
شیخ پور سرایہ	۵	〃	چار پانچ دکانیں ہیں اور کوٹلہ عرب [illegible] بفاصلہ ایک کروہ سے اچھا آباد اور اسمیں دکانات و چاہات زیادہ ہیں۔
قصبہ پل کھنڈی	۵	〃	اس جگہ پختہ سرا ہے اور نالہ پانی کا متصل شہر جاری ہے یہاں تک شہر کی بار بیوپاری جا سکتی آئندہ شہر میں نہیں جا سکتے۔
سرائے سعد آباد	۶	حکومت گلاب سنگھ	راہ میں دس کوس تک پندرہ بیس جگہ وہی نالہ آتا ہے جو جہمبر کے نیچے ہے اور اسمیں ایک دو بالشت پانی رہتا ہے آگے حالی کوہ [illegible]

نام مقام	کروہ جات فاصلہ باہمی	حکومت	کیفیت
سرای سید آباد	۴	گلاب سنگھ	آدھی ڈھلک گھاٹی کوس چڑھائی ایک کوس کی اوترائی ہے اور دیگر راہ لائق گذر سواے پیادہ وغیرہ کے نہیں۔
نوشہرہ	۶	"	ایک سرای پختہ و چند دکانیں دو تین چاہ و چند باولی ہیں اور دریاے راجوری عرف بشمور کوہ زیر نوشہرہ جاری اور ایک پہاڑ معروف کمان گوشہ اوس جگہ نشیب و فراز پڑتا ہے درمیان راہ کے آتا ہے ایک کوس کی اوترائی آدھ کوس کی چڑھائی ہے
ناریان	۳	"	بڑا گاؤں ہے۔
سرای چنگس	۴	"	چند سات دکان اور پانی کا چشمہ جاری اور دریا بر لب وہ بھی نیچے جاری ہے
قصبہ راجوری	۴	"	بڑا قصبہ ہے تین سو دکانیں اور پتھر کوٹ دریاے لب وہ اوسکے نیچے جاری ہے۔
قصبہ تھنہ	۶	"	پختہ سرای بادشاہی ہے قریب چالیس کے دکانیں اور پانی نالہ دریا بر لب وہ اور چشمہ کا جاری ہے۔

نام مقام	کروہ فاصلہ یا پڑاؤ	نام علاقہ جسکی حکومت مین ہے	کیفیت
بھرام گلہ	۵	گلاب سنگہ	دس بارہ دکانین ہین اور اوسکے نیچے پانی دریای جاری ہے اور اس جگہ سے پہاڑ پیر پنجال واقع ہے دو ڈہائی کوس چڑہائی اور اسی قدر اوترائی ہے۔
سرای چندی مڑہ	۱	″	آٹھ سات دکانین ہین پانی نالہ پیر پنجال کا اوسکے نیچے جاری ہے۔
سرای پوشانہ	۴	″	دس دکانین ہین اور اس راہ مین تمام پل نالہ پیر پنجال کے نشیب پیچ در پیچ سو تنگ نالہ کے آتی ہین اور تین کوس تک راہ مین پتھر اور ایک کروہ کی چڑہائی بہیا نک ہے
علی آباد مشہور سرائے رتن	۳	ایضاً	تین کوس تک چڑہائی پیر پنجال کی ہے اور وہان دو برج کلان پختہ چونہ گچ کے ہین اور اون برجون مین ناظم کشمیر کا پہرہ رہتا ہے اور عمارت بادشاہی اوسکے متصل ہے اوسکو بن کہتے ہین اور دو سو آدمی کی رہنے کی گنجایش اوس عمارت مین ہے اور

نام مقام	کروہ فاصلہ باہمدیگر	حکومت مین	کیفیت
علی آباد مشہور سرای پڑی	'	گلاب سنگھ	راہ تنگ ہی کسی جگہ مین گز کہین دو گز اور بعد تین کوس کے زمین ہموار اور بعد اسکے ایک کوس کی اوترائی ہی اور علی آباد مین تین سرا بادشاہی بنی ہوئی ہی ناظم کشمیر کا پہرہ جانیکا سپاہی وہی سلوک رہتا ہی اور ایک کان بقدر گزارہ سپاہیون کے ہے اور پانی نہر و چشمہ کا جاری ہے۔
دربستہ بیچی نار	ڈیرہ کوس	"	علی آباد سے اوترائی ہی اور اوترنے کی جگہ نہین پہرہ ناظم کشمیر کا بیچ مین رہتا ہی
لعل غلام	ایک کروہ	"	عمارت پختہ بنائی ہوئی جہانگیر بادشاہ کی ہی کئی مرتبہ اس عمارت کو تعمیر کیا قائم نہین رہی آخر کار بموجب الہام ایک لعل منہ مین غلام کے رکھکر اوس پہ بنیاد رکھی گئی تب تعمیر مستحکم ہوئی اس سبب سے اس عمارت کو لعل غلام کہتے ہین۔
مہیج ایک باری	دو کوس	ایضا	اس راہ مین چڑہائی ہی اکثر اوترائی کوہ کی

کیفیت	حکومت	کروہ فاصلہ باہمدیگر	نام مقام
اور راہ تنگ اور جای فرودگاہ مین ناظم کشمیر کا پہرہ رہتا ہی۔	گلاب سنگھ	دو کوس	بیج ایک باری
اس راہ مین اکثر اوترائی پہاڑ ہی ہے اور فرودگاہ ہی مگر آبادی نہین اور میدان و بیچ مین چشمہ خلش ہی کہ پانی اوسکا بہت اچھا ہی اور جہانگیر بادشاہ اس پانی کو برغبت پیتا تھا اور کشمیر مین منگاتا تھا۔	ایضاً	۳	دو بیچ [illegible]
یہان بادشاہی سرا ہی یا مین اس راہ کے ایک پل اوپر نالہ پیر پنجال کے واقع ہی اور اس پل تک راہ نشیب اور پہر میدان ہموار ہی دکان نان پزکی اس جگہ موجود اور گذر محصول کشمیر کا لگتا ہی اور پہرہ بہی رہتا ہے	ایضاً	۴	ہٹیاپور
راہ ہموار اور جگہ لایق فرودگاہ ہے سب چیز مل سکتی ہی دو سو دکان مین پانی نالہ پیر پنجال کا جاری ہی۔	"	۴	قصبہ [illegible]
راہ ہموار اور [illegible] کو [illegible]	"	۴	سرای [illegible]

کیفیت	حکومت	گروہ فاصلہ یکدیگر	نام مقام
آبادی کچھ نہین مگر گردنواح مین ایک ایک کوس پر اور دیہات آباد ہین۔	گلاب سنگھ	۴	سرای شادی پورہ
جاہے فرودگاہ ہے دکان وغیرہ نہین گوشاین و پنڈت و فقیر رہتے ہین۔	ایضاً	ڈہائی کوس	ویرہ پہساں النشو
سرا کے متصل چہاونی فوج ناظم کشمیر کی رہتی ہی دکان کم راہ ہموار اور جاے فرودگاہ کی ہی۔	″	۳	سرای خان کپور
راہ صاف و ہموار وس بارہ دکانیں و باغات میوہ دار اور نہر دودہ گنگا جاری ہی۔	″	۳	سرای دوجی
راہ صاف و ہموار اور اگر کوئی فوج ادہر کو جاوے سب قسم کی جنس خوردنی چارہ گہاس وغیرہ والی سے مل سکتا ہی مگر جنس نخود نہین ملتی ہی۔	″	۴	شہر کشمیر
		۱۴۴	میزان

کیفیت صلح مابین والی کابل و سرکار انگریزی ۱۸۵۵ع بمعرفت مسٹر لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب بمقام پشاور

پہلے ہو کر جنگ مابین سرکار انگریزی و دوست محمد خان والی کابل کے ہوئی و بامداد

فوج انگریزی تخت لینی شجاع الملک بادشاہ اور دوست محمد خان کے گرفتاری اور جانا
طرف کلکتہ اور پہر رجوع بلوہ و تباہی فوج انگریزی و قتل ہونا میکناٹن صاحب و شجاع الملک
کا بعصادا انگریزی محمد اکبر خان پسر دوست محمد خان اور واپس جانا دوست محمد خان کا
کابل کو اور نکل آنا افواج انگریزی کا بسمت ہندوستان کو ہوا کہ اوسکی تواریخ علیحدہ
اکثر ترتیب پائی مگر بعد اوسکے جو والی کابل نے صلح ساتہ سرکار انگریزی کی کی اور سکا
حال یہہ ہے کہ ۱۸۵۵ء مین جس وقت کہ مابین شہنشاہ روم و شہنشاہ روس آغاز جنگ ہوا اور
سرکار انگریزی اور بادشاہ فرانس شہنشاہ روم کے معاون ہوے اور شاہ ایران نے شہنشاہ
روس سے اپنی صلح کی اوس وقت امیر کابل نے خیال کیا کہ کس سے مصالحت رکہنی
چاہیے چنانچہ بعد نوشت و خواند مشورہ باہمی سرکار انگریزی سے صلح ہوئی مفصل حال
اس معاملہ کا اس طرح پر ہے کہ اول رحمت خان اورکزئی نے پشاور سے سردار محمد اعظم خان
پسر امیر دوست محمد خان کے نام ایک مراسلہ جو اسطرح آگاہی امیر دوست محمد خان کے یہ مضمون
لکھا کہ میں نے میجر اڈورڈ صاحب کمشنر پشاور سے ملاقات کی اور نفع صلح کا درمیان سلطنت
انگریزی اور کابل کے بیان کیا میجر اڈورڈ صاحب کا جواب ہے کہ سلطنت انگریزی امیر کی طرف سے
بدگمان نہین ہے اور ہمہ جہت خواہان مدارات ہے الا اول امیر کی طرف سے بنا مے موافقت چاہیے
اب اگر امیر کو تمنا ہے صلح ہے تو بہتر یہ ہے کہ اول خود پیغام دے فقط مینے اسلیے تمکو لکہا ہے کہ
امیر کو اس امر سے آگاہ کرو کہ مین تیراہ کو جاتا ہون اگر ضرورت ہوے تو سردار کے لشکر مین
بہی جاؤنگا فقط سردار محمد اعظم خان نے امیر دوست محمد خان کو اعلام بہیجا کہ نواب گورنر جنرل

بہادر نے افواج متعینہ پشاور و ڈیرہ جات و سندہ کو حکم دیا ہم کہ واسطی ایک مہم کے آمادہ رہین
اور حال مندرجہ بالا بھی لکھا امیر نے اوس خبر کو پوشیدہ رکھا اور اوسکے جواب مین محمد اعظم خان
کو لکھا کہ جو کچھ گفت و شنید سنا ہو او رحمت خان اورکزئی کے درمیان مین آئی کچھ مسموع
ہوئی مگر اپنے ارکین سلطنت امرا اعیان دربار کو آگاہی دی تھی جو رحمت خان کو صلاح
دی کہ میجر اڈورڈ صاحب کی درخواست حاصل کرلینی اختیار انعقاد صلح سے سرکار انگریزی
کری یہ بات پسند آئی کیونکہ بے اسکے باہم طریقہ صلح مستحکم نہین ہو سکتا تا آنکہ حکومت انگلشیہ
اس امر مین پیروی نہ کرے فقط جبکہ تحریر و تقریر معرفت رحمت خان اورکزئی کے
ہوئی تب درمیان سردار محمد اعظم خان بیٹے امیر دوست محمد خان اور میجر اڈورڈ صاحب کمشنر
پشاور کی بابت انعقاد صلح کی نوشت و خواند ہوئی اور خط سردار محمد اعظم خان کا بنام
صاحب کمشنر بہادر بوساطت خط رحمت خان اورکزئی کو گیا جواب اوسکے
خط رحمت خان اسمی سردار محمد اعظم خان تاریخ ندارد کا ترجمہ یہ ہی آپکا خط مع خطوط
ملفوفہ موسومہ صاحب کمشنر کے پہونچا اور مینے مکتوب الیہ کے حوالہ کردیا صاحب موصوف نے
اوسکو بغور تمام پڑہا اور انگریزی مین حرف بحرف ترجمہ کیا اور زبانی مجھ سے کہا
کہ امیر کابل اور نواب گورنر جنرل دونون بڑے آدمی ہین اور مین سردار محمد اعظم خان
کو اپنا برادر دوست جانکر خط کتابت کرتا ہون مگر بہتر یہ ہے کہ سردار صاحب
امیر کابل کا نسقہ اسمی نواب گورنر جنرل بہادر لکھا کہ میرے پاس بھیجدین اوس سے
انعقاد صلح کی ہم صاحب آپ یہ جانتے ہین کہ انگریز دشمنون کی مدد گار ہین اور دوستون

پھر جہاد کرتے ہین پس اگر تم یہان آجاؤ یا اپنا ایک بھائی اپنی کو بھیجدو تو بہت جلد صلح ہوجائیگی
توپ مطلوبہ تمہاری بھیجی ہوئی پہونچیگی فقط دستخط رحمت خان اورکزئی اور ترجمہ خط
میجر اڈورڈ صاحب کمشنر پشاور اسمی سردار محمد عظیم خان مورخہ ۲۲ - جولای سنہ ۶۶ء
کا یہ ہی کہ بعد سلام واضح ہو کہ آپکا عنایت نامہ بدرخواست انعقاد صلح درمیان امیر کابل کی
سرکار دولتمدار انگریزی پہونچا اور آپ جو لکھتے ہین کہ ہم حتی الوسع بیچ قیام مصلحت کے
دریغ نہین کرینگے معلوم ہوا خط مذکور معرفت رحمت خان اورکزئی خیر خواہ طرفین
کے آیا اور باعث خوشنودی کا ہوا اور جواب اوسکا بخوشی تمام بلا تامل لکھا جاتا ہی
آپ جو لکھتے ہین کہ ہماری تمنا ہی کہ درمیان ملک کابل اور گورنمنٹ انگریزی کے ربط
اتحاد قایم ہوجاوی بالیقین سمجھیے کہ ہماری تمنا بھی یہی ہی مگر ازانجا کہ یہ معاملہ سلطنت
کا ہی نہ دوستی دو اشخاص متفرق کا ایسے حکام ہندوستان اور امیر کابل قبل از
انگلامیہ پنجاب ہم اتحاد قلبی رکھتی تہی امیر موصوف نے خود اومین رخنہ ڈالا اور ریاست
انگریزی سی راہ خلاف اختیار کرکے سکہون سی صلح کی پس نواب گورنر جنرل اوس وقت
سی ناراض ہوی مگر اس بات کو پانچ برس گزر چکے جب سی پہر کچھ ذکر اس معاملہ کا نہین
ہوا یقین یون ہی کہ امیر کو اس صلح شکنی کا رنج اور افسوس ہوا ہوگا گو ابہی اسقدر
عرصہ دراز نہین گزرا ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر اس امر کو قطعاً بھول جاتی الا اگر
امیر اب بہی گذشتہ را گذشتہ بنا کر تمنی ربط کا ہو تو بہتر یہ ہے کہ جس طرح اول
اوسنے آغاز مخالفت کیا تہا اب آغاز دوستی کرے اور ایک رقعہ بنام گورنر جنرل

لکھا دین جسمین اصل حقیقت صاف صاف اور اپنی تمنا اور مدعا بکم و کاست ظاہر کرو
مفصّل بذریعہ کسی معتمد اپنے کے کہ لایق اس مہم سترگ کو ہو ہمارے پاس بھیجو جس وقت میرے
پاس آویگا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے روانہ ہوگا غالب ہے کہ جواب حسب
مطلب آپ دوستانہ آویگا اور نواب موصوف امیر ممدوح سے روابط اخلاص ظاہر کرینگے اگر میرے
ذہن مین کچھ اشتباہ ہوتا تو مین ایسی صلاح صریح نہ دیتا کیونکہ میرا مدعا یہ نہین کہ
امیر یا اوسکے خاندان کو کسی وجہ سے تنگی پہونچے بلکہ مجھکو امیر کی عزت اور اوسکی ریاست
کا بڑا خیال ہے اگر امیر ایسا خط لکھنا نامناسب سمجھے تو جس طرح جی مین آوے کرین
الا جبتک امیر آپکے نام راہ راست خط کتابت نہو گی مجھکو لکھنا فضول اور صرف
تضییع اوقات ہے بجواب آپکے خط کے مجھے لازم ہوا کہ ایک صاف صاف سیدھا جواب لکھا جاے
جسمین اصل حقیقت آپ پر واضح ہو جاوے فقط   دستخط میجر ایڈورڈ صاحب

معرفت ناظر خیر اللہ

ناظر خیر اللہ خسر امیر دوست محمد خان والی کابل کہ اسکا ایک مقدمہ تعلقات کا
بنام احمد خان گماشتہ کے عدالت انگریزی مین رجوع تھا اور کچھ بہی صلح کی تدبیرات
مین رہتا تھا اوسکا ایک دوست مفتی غلام حیدر خان پشاور سے کابل کو گیا کہ امیر کو
سمجھا کر خط بنام نواب گورنر جنرل کے لکھواوے کہ جس سے صلح ہو جاوے امیر دوست محمد خان
نے بعد مشورہ پسران و سرداران کے مفتی کو حکم دیا کہ جب تک اصل حقیقت تحریر و تقریر
سردار محمد عظیم خان اور صاحب کمشنر پشاور کی بخوبی معلوم ہو جاوے تم ٹھہرو بعد

اوسکے ناظر خیر اللہ کے نام خط دیکر تمکو رخصت کیا جاوے گا جس وقت کہ سردار
محمد اعظیم خان کابل مین پہونچا امیر دوست محمد خان نے ایک خفیہ مشورہ کیا تمام
کاغذات متعلقہ ایران وہرات وقندہار وترکستان وپشاور اور نیز خط کتابت رحمدل خان
اور کہندل اور ناظر خیر اللہ کے کہ جو بمقدمہ مصالحت اونہی تہی پیش ہوے اور تجویز ہوئی
کہ اب فرصت نہین ہی اسلیے سرکار انگریزی سے بلا توقف نتیجہ انعقاد صلح یا عدم
صلح کا معلوم ہوجاوے اس مشورہ مین خود امیر اور اوسکے خاندان کے لوگ
جمع تہے سردار محمد اعظیم خان اور حیدر خان نے اول صلاح دی کہ افغانستان
کی بہتری اسی مین ہی کہ سرکار انگریزی سے موافقت ہو وے کہ اونکے پاس
افواج کثیر ہے کہ ایران اور روس سے ایکلخت قطع تعلق کرین امیر نے بہی اتفاق
راے کیا پہر جو درمیان میجر ایڈورڈ صاحب اور ناظر خیر اللہ کی ملاقات ہوئی
اور اونمین جو گفتگو درمیان آئی وہ ایک خط خفیہ مین منشی غلام حیدر معتمد الیہ
ناظر خیر اللہ نے کہ یہ شخص بہی بوقت ملاقات موجود تہا امیر کو لکہی وہ یہ ہے
کہ اول ناظر نے بیان کیا کہ سرکار انگریزی پر تمہارے بہت سے دعوے ہین اور بعد
اوسکے ذکر معاملات سلطنت افغانستان کا چلا ناظر نے دوست محمد خان کے
انتظام کی تعریف کی اور بعد اوسکے ذکر سرداران خراسان اور ترکستان کا
رہا میجر ایڈورڈ صاحب نے جواب دیا کہ امیر سے صلح کرنے کا حال یہ ہی کہ امیر نے
جو بوقت ہنگامہ پنجاب کے سرکار انگریزی پر حملہ کیا اس بات کو ہم نہین بہول سکتے

تب ناظر نے کہا کہ امیر سکھون سے ملنے کا ارادہ ہرگز نہ رکھتا تھا کیونکہ انگریزون نے امیر کو زمانہ
قید بہت خاطرداری اور سلوک سے رکھا کہ وقت جنگ پنجاب کے اوسے کچھ آثار عناد ظاہر ہوے
مگر وہ اپنی تباہی بچانے کے واسطے تھی کہ اوس زمانہ مین دوست محمد خان کا اقربا اوسکی تخریب
کے درپے تھا اب امیر کا منشا یہ ہے کہ سرکار انگریزی اوسکو اپنا دوست سمجھے مگر اس طرح
پیش نہ آوے کہ جس طرح امیران سندہ اور سرداران پنجاب اور حکام دیگر ریاستہاے
ہند سے پیش آئی باوصف صلح اور مدارات کے جو ان ریاستون پر سرکار نے دست اندازی
کی اسلیے تمام ملک ایشیا مین اونکی قول قرار مین شک معلوم ہوا اور سب کو اندیشہ ہی
ایک روز ہمارا بھی یہی حال ہونا ہے صاحب کمشنر نے اسکے جواب مین فرمایا کہ سرکار انگریزی
نے سندہ اور پنجاب کو بنظر طمع نہین لیا وہان کے لوگ جھگڑون اور اپنے ملک کی حفاظت
کے لیے جبراً قہراً لیا ان ملکون کا تصرف پڑا اگر امیر صلح پر قائم رہیگا۔ سرکار کی عہدشکنی
کی طرف سے بے اندیشہ ہے کیونکہ اونکے پاس تھوڑا ملک ہے اور افغانستان سے ایسے غریب
ملک کے لینے کی تمنا نہین کہ وہان سے اخراجات جنگ بھی ناممکن الوصول ہے
تب ناظر نے کہا کہ اگر سرکار انگریزی دوست محمد خان کو دوست صادق بنانا چاہتی ہے
تو اوسکو مدد زر دیکر ایرانیون اور روسیون کی دست اندازی سے بچاوے صاحب کمشنر نے
جواب دیا کہ جب یہ دونون قومین طرف افغانستان کے حرکت کرینگی تو اوس وقت
اس بات کا بہت موقع ملیگا تب ناظر خیر الله کہنے لگا کہ اگر اس اثنا مین ایرانی اور
روسیون نے انگریزی علاقہ پر حملہ کرنا چاہا تو یہ کیسا موقع ہے کہ ۔۔ اسی

حالت مین کہ تمام دیگر رئیس اور اوسکے بہائی سرکار انگریزی کے نام سے منتظر ہین اس بات سے انکار کرے اس کلام سے میجر ایڈورڈ صاحب کو نہایت حیرانی ہوئی اور بعد تامل تامر کو جواب دیا کہ یہ معاملہ سنگین اور نازک ہے اور نواب گورنر جنرل سے استصواب کی لایق ہے بعد اسکے ملاقات تمام ہوئی فقط یہ حال امیر نے اور اوسکے بیٹے سردار محمد اعظم خان نے کہ وہ صاحب کمشنر پشاور کا بطور لحاظ کرتا ہے تو یہ تمام سنا تو منشی کو لکہہ بہیجا کہ تا ظہیر الدسے سرکار انگریزی کا اطمینان کرا دے کہ ہم سرکار کے طرفدار ہین اور اوسکے ساتہ ایک خط محمد اعظم خان کا بنام میجر ایڈورڈ صاحب پیش کردے اور حسب صلاح صاحب کمشنر کے امیر نے خود ایک مراسلہ بنام نواب گورنر جنرل کے اور ایک خط بنام صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کے لکہا اور اول بنظر تفہیم و مرزا احمد خان معتمدان سردار حیدر خان واسطے پہونچانے خطوط کے پشاور کی طرف فرار پائی مگر سردار موصوف نے عذر کیا اور مرزا محمد حسین خان منتخب کیا گیا چنانچہ وہ بہی بہیجا گیا نقل خط کی جو امیر دوست محمد خان نے بنام صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کے لکہا یہ ہے۔

نقل خط دوست محمد خان

افلاطون زمان جالینوس دوران رونق افزای اورنگ عزت زیبندہ حشمت صاحب والا شان عالی مکان لارنس صاحب بہادر خدای آفرینندہ نور و ظلمات کی عنایت سے یہان ہر طرح پر خیر و عافیت ہے چند مہینے گذرے کہ ہمارا بیٹا سردار

محمد اعظم خان مرحوم اور حشمت مین تہا کہ وہان اوس نے میجر ایڈورڈ صاحب بہادر سے
رابطہ اتحاد پیدا کیا اور باہم جو گفتگو اور تحریرات ہوئین اونکو میری بخوبی ذہن نشین کیا
اور اوسکے طرفین کی خواہش انعقاد سلسلہ دوستی پائی گئی کہ اس سے مجھکو بھی خیال دوستی
کا زیادہ ہوا اور اوسکے منافع معلوم ہوئے پس بدین غرض سردار باوقار معتمد علیہ
مرزا محمد حسین خان روانہ ہوا تاکہ بخدمت بانی آئین شوکت موجد قانون ایالت
فرمان فرمای ہندوستان یعنی نواب گورنر جنرل بہادر کے نامہ اتحاد لیجاوے
اول تو نامہ مذکورہ آپکو ہمارے خیالات اور مضمون سے آگاہ کریگا اور جیسا کہ ہمارا ارادہ سلوک
دوستانہ ہمکو تمہارے ساتھ مدنظر ہے اوسکو بخوبی ظاہر کرکے بخدمت نواب گورنر جنرل
بہادر ہوگا تاکہ ہمارا ارادہ دلی وہان جاکر ظاہر کرے اور وہان سے جواب نواب ممدوح کا بجواب
مناسب ہوگا۔ انگریزی معہود دولت انگلشیہ کا ایلچی ہمارے پاس واپس آئی ہمارا ارادہ
تہا کہ تم سے سب چیزا ارادہ دلی ظاہر کرین اور نہ دست تمکو لکہین چنانچہ تمہاری خدمت
مین یہ شخص بھیجتا ہون تاکہ آپ بہی اپنے ارادہ مین باعث رابطہ سرکارین ہالکین
کو موجود ہوں اور بعد ازان رابطہ اتحاد طرفین مین منعقد ہوگیا ہمیشہ آپکے
خطوط محبت اسلوب کے پہنچنے سے نہایت خورسندی حاصل ہوا کریگی۔

اور خط اسی گورنر جنرل کا ترجمہ یہ ہی — بعد اداب القاب معمولی۔ خداے عالم
کا نیاس کی جناب مین کہ اوس نے کل اور خوار دونون پیدا کئے مین شکر ہے کہ ہمارے
ملک مین جسطور امن وامان رہتا ہی آپکو معلوم ہے کہ سابق مین درمیان [illegible]

افغانستان و صاحبان انگریزیہ کی کیسا اتفاق تہا اور یہ بات تمام جہان مین ظاہرہی
ہی کہ وہ کدورت عارضی کہ جسنی آئینہ مصادقت طرفین کو چند روز کے واسطی مکدر کر دیا تہا
باعث ایسی اتفاقات کے ہوئی کہ کاش نہوتی اور ہماری طرف سی عمداً اوسمین کچہ تقصیری
نہین ہوئی مگر تو انسجام کار ہای دنیا پابند قضا اور قدر کے ہین انسان کو اوسکی بہلائی
اور برائی مین کیا دخل اور مالک ہر نیکی اور بدی کا خداے تعالی ہے اسواسطی معاملات
گذشتہ کا بیان کرنا ناحق اور فضول ہے کیونکہ ناحق اپنا تضییع اوقات مذبات مجہول سی
ہوتی ہی ہمارا دل مجروح مدت سے تمہاری مرہم اتحاد کا طلبگار ہے اور عرصہ سی تمنا ہی
کہ اپنا حال تم کو لکہین مقام خورم مین جو میجر ایڈورڈ صاحب کمشنر پشاور اور
میری خلف سردار محمد اعظم خان سی ملاقات دوستانہ ہوئی اوس سے طرفین کی صفائی ہوگئی
اور وہ ملاقات باعث اجرای سلسلہ ارتباط اور رسل رسایل کی ازسرنو ہوئی لیکن بنظر
اور بخیال محبت قدیمی مینی یہ نامہ دوستانہ لکہا ہی اور مرزا محمد حسین خان رکن اعظم
دربار اپنی کو آپ کی خدمت مین روانہ کیا ہے تا کہ آپ کو ہماری شوق دوستی
کا حال سناوی امید ہی کہ آپ بہی اپنے ارادہ دل سی ہمکو آگاہ فرماوین
تاکہ انجام اوسکا اس طور سے کیا جاوی کہ جو لایق آپکی شان کے ہو اور جس سے
ربط اتحاد کی ترقی ہووی زیادہ کیا لکہین ہمیشہ منتظر استماع اخبار خیریت اور
فتح تمہاری کا رہتا ہون —

۴ ماہ دسمبر ۱۸۵۴ء کو جواب نواب گورنر جنرل بہادر کا معرفت فوجدار خان علیزئی

پٹھان ملتانی کے امیر کابل کے پاس بھیجا گیا۔ یہ فوجدار خان وہ شخص ہے کہ جسنے
میجر ایڈورڈ صاحب کے ساتھ مہم ملتان میں جانفشانی کی تھی اور عوض حسن خدمت
خطاب خان بہادر کا اوسکو ملا تھا اسواسطے بہتر اوسسے پیغام بری کے واسطے کوئی آدمی نہ تھا
اور میرزا محمد حسین خان جو امیر کابل کا پیغام لیکر آیا تھا ہمراہ بمعیت فوجدار خان کابل کو
پہنچ گیا امیر دوست محمد خان والی کابل کا چند مدت سے ارادہ تھا کہ اولیائے سرکار
انگریزی ہماری سابق کی تقصیرات عفو فرما دیں اور ہمکو اپنے خیر اندیشان سابق الاعتقاد
میں شمار کریں چنانچہ اب وہ ارادہ اونکا پورا ہوا خدا مبارک کرے کہ جناب نواب لارڈ صاحب
گورنر جنرل بہادر ممالک مشرقی ہند نے تقصیر سابق عفو فرما کر اجازت دی کہ اونکو اختیار ہے
اگر ایسا منظور ہے تو سرکار کی جانب سے کچھ خیال اون باتوں پر نہیں بلا شک مزاج اولیائے
سرکار کا متوجہ ہے بحال خود تصور کریں بلکہ طرفین سے ایک ایک سفیر یعنی وکیل ہر دو
دربار میں حاضر رہے امیر کی پاس سے ہر روز خطوط سردار غلام حیدر خان کے
لیے اور اوسمیں نصیحتیں اور مشورے لکھے آئے کہ کس طریق پر گفتگو کرنی چاہیے اور
بابت حالات گذشتہ کے کیا ذکر ہونا چاہیے اور واسطے ربط صلح کے کیا تدبیر لازم ہے
اور یہ بھی صلاح دی کہ جو افواج تمہارے ہمراہ گئی ہے اوسکو بآہستگی درہ خیبر کی
طرف روانہ کرو جبکہ روز پہونچنے صاحب چیف کمشنر کا بمقام پشاور مقرر ہو جاوے
سردار موصوف خود بھی اوس جانب روانہ ہو سردار سلطان محمد خان سے ایک روز
امیر نے بمجمع عام بیان کیا کہ ہمنے باوجودیکہ سرکار انگریزی سے بہت برائیاں کیں

مگر اونکو عوض مین دونون نے ہمارے ساتھ نیکی کی ہے اور ہمکو توقع ہے کہ صاحب
چیف کمشنر بہادر اس مرتبہ ایسی بات نہ کرین گے کہ جس سے ہمارے اطمینان مین
فرق آجاوے اور ربط اتحاد بطور شایستہ منعقد نہو جاوے اور بحالت مجبوری اور
کسی زبردست بادشاہ سے ربط کرنا پڑے فقط اور ایک روز سلطان محمد خان نے دربار
مین یہ بھی بیان کیا کہ اگر سرکار انگریزی اور افغانان سے صلح ہو گئی تو صاحبان
انگریز صدہا خطوط اس معاملہ مین بھیجا کرین گے کہ تمہارے فلانی رعایا نے ہمارے
ملک یعنی پشاور مین اگر چوری یا رہزنی کی یا اور کوئی واردات بعہد حکومت سکھان
کرنیل میکسن صاحب نے جنرل اویٹابیلہ کو جان سے تنگ کر دیا تھا اور روز شکایتین
کرتے تھے کہ تمہارے لوگ فوج جنرل پانا صاحب پر چڑھ آتی ہین اور اونکو دق کرتے ہین
فقط۔ سردار محمد افضل خان والی بلخ کے پاس شاہ بخارا نے ایک خط دوستانہ بھیجا ہے
اور سردار موصوف نے اوس خط کو بجنسہ اپنے والد بزرگوار یعنی دوست محمد خان کے
پاس بھیجا ہے چنانچہ امیر نے وہ بھی خط سردار غلام حیدر خان کے پاس جلال آباد کی
طرف روانہ کیا ہے غلام حیدر خان نے امیر کو اطلاع دی ہے کہ بعض سرداران مہمندی
اور خیبر اور سورانیون سے درخواست کی ہے کہ ہمارے ہمراہ پشاور کو چلین اور بوقت
جلسہ ملاقات ہمارے اور صاحب چیف کمشنر بہادر کے موجود ہون کہ وہ جلسہ عظیم قلعہ جمرود
ہوگا خیمہ شاہی دربار قریب جمرود کے استادہ ہون گے۔ جس وقت امیر نے مرزا محمد کو
پشاور کی طرف روانہ کیا تو سردار غلام حیدر خان سے کہلا بھیجا کہ سرکار انگریزی سے

بلا لیا طلب کرنا چاہیے مگر سردار موصوف نے صلاح دی کہ آدھا لیاں مگر انگریزی
ہو تا آنکہ یہ نہ معلوم ہو جاوے کہ وہ اس صلح کو ضروری سمجھتے ہیں یا غیر ضروری کوئی
درخواست ضروری نہ کرنی چاہیے فقط - تاریخ ۲۵ - فروری ۱۸۳۹ء کو صاحب چیف کمشنر
بہادر جہلم میں آمد اگلے روز پشاور میں پہونچے اور تاریخ ۱۵ - مارچ ۱۸۳۹ء سردار غلام حیدر
خان ولیعہد امیر دوست محمد خان والی کابل مع پانصد سوار ... ولایتی و صاحبان
عالیشان اپنے کے متصل موجود ہو کر فروکش ہوے اور اس روز صاحب کمشنر پشاور و
لفٹنٹ ملیڈن صاحب بہادر بتقریب پیشوائی تشریف لے گئے فقط ۱۶ - مارچ سنہ الیہ
کو بسبب بارش کے وہیں مقام رہا اور صاحبان ممدوح بتقریب مزاج پرسی تشریف
لے گئے اور سامان رسد و ضیافت تمام لشکر کا کرنیل ... راج تحصیلدار نے
پہونچایا ۱۷ - کو لشکر سردار صاحب کا بمقام ... متصل برج ہری سنگھ فرود
ہوا صاحب کمشنر بہادر بمقام موجود جا کر اونکی ہمراہ خیمہ گاہ تک آئے اور بعد نزول اقبال
سردار صاحب کا خود بدولت صاحب کمشنر بہادر اپنے خیمہ گاہ کو تشریف لے آئے
سہ پہر کے وقت منشی نبولال صاحب میر منشی چیف کمشنری پنجاب بجلو ۲۵ پیش نفر
سواران سواری فیل پر صاحب کمشنر بہادر کی طرف سے بتقریب مزاج پرسی و پیشوائی
تشریف لے گئے اور ... ہزار روپیہ نقد بتقریب ضیافت صاحب والا شان
چیف کمشنر بہادر کی طرف سے سردار صاحب ممدوح کو دیا جس وقت منشی صاحب
موصوف روپیہ ضیافت کا لیکر بسواری فیل زرین پوش و جلو سواران رسالہ گئے۔

مذکورہ چلو بہت سی گورہ اپنی بارگون سی نکلکر مصرف تقریب سے سیاہ ساتہ ہوی کہ جسسے اوسکی
زیادہ رونق ہوگئی جس وقت ایک کوس ڈیرہ سردار صاحب کا رہا فوجداری
معتمد سرکار گورنمنٹ انگریزی نے ایک سوار واسطے اطلاع سردار صاحب کے روانہ کی اور
میر منشی صاحب خیمہ سردار صاحب میں پہونچے بعد ادای رسمیات تسلیم و کورنش کہ بار
کے اول از طرف صاحب بہادر خیر و عافیت مزاج دریافت کی اوسی طرح آپ نے
بھی خیر و عافیت و مزاج پرسی صاحبان عالیشان کی ہوی اور جتنے سردار اور
امیر ہمراہی سردار صاحب کے تہے خوش زبانی اور لیاقت میر منشی صاحب سے نہایت
خوشنود ہوی اور بعد اوسکے منشی صاحب نے مراسلہ صاحب چیف کمشنر بہادر کا
اور گیارہ ہزار روپیہ مذکورہ بالا پیش کیا کہ اوسکو سردار صاحب نے بکمال بشاشت
و خورسندی پذیرا کیا اور تا دیر منشی صاحب سے اونکے وطن اور ہندوستان کا حال
پوچہتے رہے ایک گہنٹہ کے بعد پانصد نقد اور چادر جامہ وار بیش قیمت حسب ایمای
سردار صاحب نظر النعیم خان صاحب نے لاکر بطریق ضیافت منشی صاحب کی روبرو رکہا
منشی صاحب نے بعد کچھ عذرات معمولی کے قبول کرکے رخصت چاہی تا دروازہ ڈیوڑھی
نور میدار خان بہادر بطریق مشایعت منشی صاحب کے ہمراہ آی اور سوار کراکر واپس چلے گئے
اوسی وقت منشی صاحب خیام دولت نظام انگریزی میں واپس آی اور سب
احوال خوشنودی اور مسروری اور ضیافت کا صاحب چیف کمشنر بہادر سے گزارش
کیا ۵ مارچ سنہ ۶۳ء کو تیاری ملاقات سردار صاحب کی صاحبان عالیشان

چیف کمشنر بہادر سے ہوئی اور آرایش جلسہ گاہ کا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ متصل
کوٹھی لفٹنٹ گورنر صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ ایجنٹی جنرل کے میدان میں خیمہ جات دربار
لگائے ان خیموں میں تکلف یہ ہوا کہ تین خیمہ کلان جوڑ کر ایک خیمہ بہت وسیع بیچ میں لگایا
اور تین چار خیمہ اوسکے آگے پیچھے بطور برآمدہ کے لگا ہوا اور گردا گرد قنات رنگین بہت
شائستگی سے جا لگی اور دونوں دروازوں کے سامنے ایک ایک شامیانہ بہ تکلف نصب کیا اور بیچ
کمرہ کے بیچ میں ایک تخت بچھایا گیا کہ جسپر کمخواب بیش بہا کا فرش تھا اور اوس تخت کے
یمین و یسار تخمیناً دو سو کرسی انگریزی مخمل لگا کر بچھائی گئی تھیں اور باقی تمام خیموں میں
فرش مکلف بچھایا گیا اور علی الصباح میجر ایڈورڈ صاحب بہادر کمشنر اسپرنٹنڈنٹ
اضلاع پشاور اور جرنیل صاحب بہادر چھاونی پشاور و کپتان ہو جیمس صاحب بہادر
ڈپٹی کمشنر پشاور مع دو ٹرپ سواران جنگی واسطے پیشوائی سردار صاحب کے خیمہ گاہ
سردار صاحب تک تشریف لیگئے اور بعد ازیں قبل از پہونچنے سردار صاحب کے افسران
فوج اور سرداران رئیسان پشاور بلباس مکلف کرسیوں پر آکر جم گئے اور پلٹن گورہ
بادشاہی پیدل اور دو توپخانہ اسپی گورہ بادشاہی اور ایک پلٹن پیدل ہندوستانی
خیمہ دربار کے آگے لین باندھکر کھڑی ہو گئی اور ایک کمپنی سپاہیان گورہ مسلح و مجلا
اندرون خیمہ دربار قنات سے لگکر قطار در قطار دو رویہ کھڑی ہو گئی اور انتظام
دربار پر مسٹر انسٹن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر قائم ہو گئے اور بیرون خیمہ
دربار ہجوم غفیر خلقت تماشا دوست کا جمع ہو گیا ساڑھے سات بجے سواری سردار صاحب

اور اونکو مصاحبان اور ہم نشینان کی پہونچے جس وقت لین دورویہ بیرون خیمہ گاہ
سکے اندر داخل ہوے ہوسے باجہ نے نوبت بہ نوبت سلامی دی اور سترہ شلک سلامی کی توپ
توپخانہ سے سر ہوئی سردار صاحب سوار ہاتھی پر ہودج طلائی پر بکمال عظمت و شوکت اور
تھی اور ایک نہایت اچھی طرح کا جلال سر پر تھی اونکے بشرہ مبارک سے عیان تھا
اور باقی سب سردار اسپان پر بار رفتار پر بکمال رونق سوار تھے الغرض جس وقت
دروازہ خیمہ دربار پر پہونچے سردار صاحب ہاتھی پر سے اوترے دست راست سردار صاحب کا
صاحب کمشنر بہادر اور دست چپ جرنیل صاحب بہادر پکڑ کر خیمہ دربار کے اندر لائے
دس قدم تک چیف کمشنر بہادر نے پیشوائی کی اور دست بدست آکر سردار صاحب
اور صاحب چیف کمشنر بہادر باہم اوس تخت پر بیٹھے جانب راست تخت جلوس کے
صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و جملہ سرداران و مصاحبان
ہمراہی سردار غلام حیدر خان اور اونکے بعد سردار نہال سنگھ صاحب چیف
راولپنڈی و وکلاے مہاراجہ جموں و نواب صاحب بہاولپور و معتمد راجہ جواہر سنگھ
وغیرہ و وکلا و معتمد جو کہ ان پر رونق پذیر ہوے اور بجانب چپ جنرل صاحب بہادر
و جرنیل سر صاحب بہادر انجنیر اور صاحبان عالیشان جلوہ افروز ہوے پشت صاحب
چیف کمشنر بہادر سیکرٹر منٹگمری صاحب سیکرٹری ملٹری و پرائیویٹ سیکرٹری لارنس
صاحب بہادر و منشی نولال میر منشی و پنڈت موتی لال صاحب مترجم چیف کمشنر
و منشی غلام جیلانی صاحب و نامہ نویس ... کھڑے ہوے اور اونکے بعد چیف ... اردلی

صاحب چیف کمشنر بہادر و سپاہیان گارد و کاید کو اور پس پشت سردار غلام حیدر خان
صاحب بہادر کی پچیس نفر غلام سردار صاحب کے با پوشاک خوش استادہ ہوئے اور باجہ
خوش الحان انگریزی بجنے لگا یہان تفصیل سرداران ہمراہی سردار صاحب بہادر
کی بھی ضرور ہے۔ سردار محمد صدیق خان صاحب بہادر۔ سردار محمد خان بہادر۔ میر حافظ جی صاحب
سردار شیر محمد خان صاحب بہادر۔ سردار شہنواز خان صاحب بہادر۔ سردار عبداللہ خان صاحب بہادر۔
حاجی خیر اللہ خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ نایب۔ سلطان محمد خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ شاہ مرد خان صاحب بہادر
سید حسام الدین خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ مرزا احمد خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ محمد حسن خان بہادر۔
عالیجاہ شہمک اباہی خان کل خان بہادر۔ عالیجاہ خالو خان بہادر۔ عالیجاہ شاہ نواز خان بہادر
عالیجاہ نور محمد خان بہادر الکا۔ عالیجاہ سید محمود خان بہادر اعیانہ۔ عالیجاہ الٰہداد خان بہادر۔
عبد السلام خان بہادر اخوان زادہ۔ عالیجاہ عبد الوہاب خان بہادر۔ سیادت پناہ شفیع خان صاحب بہادر
عالیجاہ اشک آباہی میر اکبر خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ احمد خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ خواجہ محمد خان صاحب بہادر
عالیجاہ عبد الرحیم خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ ناظر نعیم خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ منشی محمد علی خان بہادر
عالیجاہ مرزا محمد حسن خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ اخون عبد الکریم بہادر۔ عالیجاہ مرزا عبد العلی بہادر
عالیجاہ محمد امین خان صاحب بہادر۔ عالیجاہ مرزا عبد العزیز خان صاحب بہادر اخوند زادہ۔
عالیجاہ علی محمد خان بہادر۔ عالیجاہ پیر محمد خان بہادر لی۔ عالیجاہ محمد غوث خان بہادر
بعد جلوس تخت میمنت مانوس اول طرفین سے مزاج پرسی اور خیریت پرسی ہوئی بعد
ازاں صاحب لاٹ صاحب چیف کمشنر بہادر نے […] بذیل تقریر زبانی بکمال خوش بیانی

ادا کی کہ آپ براہ مہربانی منظر تکلیف رسان و حصر راہ اختیار کرکے ہدایت اپنی والد بزرگوار
امیر دوست محمد خان مالک افغانستان کی بنظر کرنے صلح و دوستی با سرکار انگریزی از طرف
امیر صاحب موصوف پشاور میں تشریف لائے ہیں میں سے اوپر بدین نظر کہ میں گورنر جنرل
کشور ہند کی طرف سے مختار ہوں یہ ایک قرین خوش آیند ہی کہ آپ کی اور آپ کی سرداران
اس موقع پر تواضع کردن نواب گورنر جنرل بہادر کا حکم یہ ہے کہ آپ کی بہر نوع
تواضع اور تکریم اور مہمانداری کی جاوی میجر اڈورڈ صاحب بہادر کمشنر پشاور
بمقام جمرود سابق درہ خیبر کے آپ سے ملے اور تعظیم تمام آپ کے تا کیمپ لاکر وہ تمام
چھاونی پشاور سے فاصلہ تعین یہ ہے آپ کے ساتھ آئے اسی ملاقات اولین کے
موقع پہ میں جنرل صاحب بہادر اور جملہ افسران صاحبان انگریز پشاور کو آپکی
ملاقات کے واسطے بموقع دربار عام کو بلایا ہے اور از طرف نواب گورنر جنرل بہادر
اور اپنی طرف سے اور از طرف جملہ افسران صاحبان انگریز جو موجود ہیں
آپ کی اور آپکے سرداروں کی تشریف آوری پہ خیر مقدم کہتا ہوں۔
ہماری خواہش صمیمی یہ ہے کہ جو صلح ہونے والی ہی وہ ہر کارین کو مطبوع ہو
اور قائم رہی اور روابط دوستی حقیقی مجدد کے بار دیگر شکست نہوں اور سکتا ہی
ہر دو ملک کو اس سبب سے آسایش و امن حاصل ہو اور جملہ اشخاص از کہ تا مہ
یعنی رئیس و غریب کو اس صلح کے فواید نصیب ہوں اور اس صلح سے نفع میں
شریک ہو کر اپنی اپنی حیثیت کے موافق دوستی جانبین کی ابدالآباد ہونے میں

سناعی بلیغ کرین اور اسی طرح تقریر شائستہ و گفتگو بالیستہ سردار غلام حیدر خان بہادر
اونکے مصاحبین نے کی غرض کہ ایک گھنٹہ تک باہم مکالمہ محبت و مصادقت ہوتا رہا
شدت سفر کے باعث چونکہ چشم چپ سردار غلام حیدر خان بہادر پر آشوب رہی تھی
صاحب کلان بہادر بکمال اخلاق و اشتیاق اونکے معالجہ کا ذکر کرتے رہے
بعد اوسکے منشی یاسی سردار صاحب نے تین خریطہ امیر دوست محمد خان بنام میر کبیر
نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند و صاحب عالیشان چیف کمشنر بہادر ممالک
پنجاب و صاحب کمشنر بہادر پشاور بحضور صاحب کلان بہادر پیش کیے کہ صاحب
محتشم الیہ نے خریطہ اسمی خورشید دولت و صاحب کمشنر بہادر تہیلی نامہ کو کتاب سے
نکالکر اوسی وقت منشی سدا سکھ صاحب منشی محکمہ کمشنری پشاور سے کہ وہ بھی اسی
جلسہ مین موجود تھے پڑھوائے اور بسماعت مضامین محبت و مصادقت سردار
صاحب نہایت خوش ہوے (مضمون مراسلہ اسمی صاحب چیف کمشنر بہادر یہ تھا)
مکتوب مرغوب تودد اسلوب مصحوب عالیجاہ منصور دستگاہ فراست نشان
فوجدار خان علیزئی پہونچا اور سرور افزای خاطر ہوا نواب مستطاب معلی القاب
گورنر جنرل بہادر ممالک کشور ہند نے جو اپنے خط مین تحریر فرمایا ہے کہ مدبران
و معتمدان اپنے مین سے ایک صاحب کو واسطے تکمیل شرائط عہد نامہ مصالحت کے
مامور کیا جاوے کہ وہ اس طرف سے پشاور مین پہونچکر استحکام شرائط عہدنامہ
کی کرے نظر برآن فرزند ارشد ارجمند سعادت و اقبال نشان قرہ باصرہ شوکت و

اجلال سردار غلام حیدر خان بہادر ولیعہد دولت قوی شوکت از جانب و حضرت
بہادر ہو سے بجائے دستار امور ریاست حاکم حدود ان اتحاد کیش کیا جاتا ہے تاکہ
مقام پشاور میں بہ نہج تکمیل انجام امور مذکورہ بالا میں سرگرم ہو فقط بعد سماع
ایں نامہ کے تواضع عطر و پان وغیرہ معمولی ہو کر دربار برخاست ہوا صاحب چیف
بہادر نے بدستور سابق چند قدم تک مشایعت سردار صاحب کی فرمائی اور صاحب
بہادر اور جنرل صاحب بہادر اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر در خیام دولت نظام
سردار صاحب تک تشریف لے گئے اور سلامی توپ اور توپخانہ سکھی بدستور
سابق سر ہوئی حاضرین جلسہ میں شور تہنیت و مبارکبادی بلند ہوا اور صاحب چیف
کمشنر بہادر بفیروزی و خورسندی اپنی کوٹھی کو تشریف لے گئے اگلے روز یعنی
تاریخ ۲۰ - مارچ ۱۸۵۶ء کو چند گھڑی صبح صاحب عالیشان چیف کمشنر بہادر بھی
بکمال عظمت و شوکت مع صاحب کمشنر و جنرل صاحب بہادر و ڈپٹی کمشنر بہادر
اور کرنیل [illegible] صاحب وغیرہ تحیات [illegible] صاحبان انگلشیہ اور امرا و معتمدین پشاور اور
افواج پشاور کے خیمہ گاہ سردار صاحب میں صاحب چیف کمشنر بہادر بسواری
بگھی و دیگر اصحاب بسواری اسپان تشریف لے گئے - اول خیمہ گاہ صاحبزادہ
سردار صاحب [illegible] محمد عمر خان بہادر [illegible] برادر زادہ امیر دوست محمد خان بہادر جانب
سردار صاحب تشریف [illegible] وقت سواری صاحبان دو کوس چھاؤنی سے
[illegible] سردار [illegible] بیٹا [illegible] آیا جس وقت سواری

متصل خیمہ گاہ سردار صاحب کے پہونچے سردار غلام حیدر خان مع
مصاحبان اپنے کے تخمیناً پچاس قدم خود پیشوائی کے واسطے تشریف لائے اور دست [illegible]
صاحب کلاں بہادر کا پکڑ کر خیمہ کے اندر لے گئے اور جو قاعدہ نشست برخاست
کہ خیمہ دربار صاحب چیف کمشنر بہادر میں تخت اور کرسیاں کا تھا ویسا ہی قاعدہ خیمہ گاہ
سردار صاحب میں بھی مرتب تھا صاحب چیف کمشنر [illegible] صاحب [illegible] بہادر
حسب [illegible] جلوہ افروز جلسہ ہوئے تخت پر صاحب چیف کمشنر اور سردار صاحب
رونق افزا ہوئے داہنی طرف تخت کی جنرل [illegible] بہادر [illegible] صاحب بہادر [illegible]
سکرٹری [illegible] صاحب بہادر اور دیگر [illegible] اور بائیں جانب [illegible]
[illegible] اور مصاحبان سردار صاحب بہادر کے بیٹھے اور باہم مکالمہ محبت و اتحاد [illegible]
[illegible] اور سردار صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کلاں بہادر [illegible]
[illegible] سردار غلام حیدر خان نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سردار صاحب پر منظور کیا اور رخصت ہوئی اور عمر خان اور پسر سردار اعظم خان ہمراہ
سواری صاحب چیف کمشنر بہادر کوٹھی تک آئے صاحب عالیشان نے ایک جوڑی [illegible]
ولایتی نہایت عمدہ سردار عمر خان کو عطا فرمائی اور پچاس روپیہ سائیسوں کو اور
سپاہی سردار امیر دوست خان کو اور پانسو روپیہ دیگر سپاہیان کو عطا فرمائی اور [illegible]
کو ڈیرہ سردار غلام حیدر خان بہادر کا سرنا والہ سے کوچ ہو کر بیرون چھاؤنی پشاور
متصل کوٹھی ہاسپٹل کے سپاہ سرکار کے آگے نصب ہو گیا اور اس دن بارش زیادہ
رہی وقت دوپہر صاحب چیف کمشنر بہادر کی طرف سے سردار نہال سنگھ چاچی بتقریب
مزاج پرسی و خیریت پرسی سردار صاحب کے گئے اور واپس کر خیریت پہنچائی ۲۲ مارچ
کو باہر اور سلسلہ تحریک آمد و رفت بلا تکلف جانبین کے واسطے مراتب عمدہ پہنچے ہوئی
سوم مارچ ۱۸۵۷ء کو صبح سردار غلام حیدر خان بہادر مع چار کس مصاحب جانثار صاحب
پسر سردار اعظم و سردار شاہ نواز بہادر قرابتی سردار غلام حیدر خان و عالیجاہ
شاہ سرد خان بارکزئی حاکم جلال آباد و عالیجاہ میرزا احمد خان بہادر منشی باشی
یعنی میر منشی سر رشتہ دفتر سردار صاحب کوٹھی صاحب کمشنر بہادر میں جہاں صاحب چیف کمشنر
بہادر رونق افروز تھے تشریف لائے اور خلوت میں جلسہ فیصلہ قرار پایا اس جلسہ میں
بجز سرداران مذکورہ بالا یا صاحب چیف کمشنر و صاحب کمشنر بہادر جملہ ہفت تن اور
کوئی شامل نہیں ہوا دو گھنٹہ کامل اس جلسہ میں گفتگو ہوتی رہی بعد اوسکے سردار صاحب
رخصت ہوئے وقت رخصت صاحب چیف کمشنر بہادر نے صندوق جوڑی پستول ولایتی طلائی

صندوقچہ معہ چشمہ عینک ولایتی کے بطور تحفہ و بطریق دوستانہ سردار صاحب کو عطا فرمائی سہ پہر کے وقت
دونوں بھائی چیف لین ایک برگنڈیر ڈیرہ اسمعیل خان دوسرے بہادر خوشحال شاہ عارف سابقہ لشکر
سردار صاحب میں تشریف لے گئے اور بعد ملاقات کے واپس آئے ۲۴ مارچ ۱۸۸۰ء کو صاحب چیف کمشنر بہادر و
کمشنر بہادر بھی ڈیرہ سردار صاحب پہ تشریف لے گئے سردار نہال سنگھ جی چاچی مع ایک سو سوار جرار کے جلو میں
سواری کے ساتھ گئے اور دو گھنٹہ تک ویسا ہی جلسہ تخلیہ کا وہاں بھی رہا اور باہم شرائط عہد و پیمان منضبط و مضبوط
ہوئے۔ بعد ازاں جلسہ تخلیہ کے وہاں طیاری قواعد جرنیلی کی واسطے ملاحظہ سردار صاحب کی ہو رہی تھی
جو سامان ضیافت کا ہر روزہ بھیجا جاتا تھا وہ ختم ہو چکا تھا سات سو روپیہ نقد بھی ہر روز تو لشکر کی
ضیافت کے واسطے بھیج جاتی تھی اور صرف مطبخ خاص سردار صاحب میں سب اجناس صاحب تو سرکار
انگریزی کی طرف سے بھیجی جاتی تھیں اور تا قیام خیام دولت نظام سردار صاحب کے یہی طریقہ جاری
رہنے کو تھا ڈیرہ نواب فوجدار خان بہادر کا بھی اسی شامل ڈیرہ جات سردار صاحب کی ہی تھا
تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۸۰ء کو ملاحظہ قواعد جرنیلی کا پریڈ توپخانہ پر ہوا سردار صاحب والا مناقب مع جملہ
سرداران ہمراہی اپنے کے بہ تزک و احتشام تمام بھی بسواری فیل پریڈ پر تشریف لائے پیشوائی و تکریم
و تعظیم معمولی عمل میں آئی تھی جناب صاحب چیف کمشنر صاحب بہادر بھی بسواری فیل کوہ تمثیل رونق افروز میدان
پریڈ ہوئے اور تا بدیر ملاحظہ قواعد سپاہیان و سواران و توپخانہ کا کہ جملہ پلٹن سوار و چھاؤنی پشاور
حاضر نہیں فرماتے رہے نہایت محظوظ ہوئے قریب ۱۱ بجے جب کہ تپش آفتاب تیز ہو گئی تھی دونوں سرداران عالیشان
مراجعت فرما اپنے اپنے خیام کے ہوئے یہ معلوم نہیں ہوا کہ کچھ انعام و اکرام فوج کو بھی عطا ہوا یا نہیں
۲۶ مارچ ۱۸۸۰ء کو حسب معمول آمد و رفت سرداران با وقار طرفین کی شروع ہوئی اور کچھ اصلاح شرائط

صلحنامہ لکھا ہوا تھا بعد ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو جلسہ خیر واسطے انعقاد و تبادلہ صلحنامہ و ملاقات مستقل آیا
کے قرار پایا چنانچہ بھی حسب دستور جلسہ اولین متذکرہ بالا موقوع تاریخ ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو
عالیشان و رفیع البنیان ذی شان جسکو رونق افروز خیمہ جلوس مصادق تھا ہوئے اور بعد اوسکے بھی
صاحب جلیل المناقب سردار غلام حیدر خان صاحب مع نامی سرداران و اکابران ہمراہی اپنے کے رونق افزا
بعد انتظام نشست و برخاست سلامی اور نیکنامی باجہ وغیرہ کا حسب دستور سابق ہوا صاحب چیف کمشنر بہادر
و سردار صاحب حسب دستور سابق بیچوں بیچ تخت زرنگاری پر جلوس فرما ہوئے اور جملہ صاحبان عالیشان
و سرداران بلند مکان حسب مراتب یمین و یسار کرسیوں پر بیٹھے اور کاغذ عہدنامہ صلحنامہ کہ پہلے سے
تاریخ ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو مرتب ہو چکے تھے ایک بزبان فارسی اور دوسرا بزبان انگریزی پیش ہوئے
اول عہدنامہ فارسی کو جناب منشی نہال لال صاحب میر منشی چیف کمشنری ممالک پنجاب وغیرہ نے
سروقد ایستادہ ہو کر بآواز بلند جمیع اہل مجلس کے روبرو پڑھ کر سنایا اور بعد اوسکے جناب والا مناقب چیف کمشنر
بہادر نے خود ایستادہ ہو کر عہدنامہ زبان انگریزی کا جمیع صاحبان موجودین کو زبان گورنمنٹ اپنی میں
پڑھ کر سنایا اور دستخط و مہر سردار صاحب از طرف والی کابل اور دستخط و مہر صاحب چیف کمشنر بہادر
از طرف گورنر جنرل بہادر عہدنامہ پر ثبت ہوئی اوس وقت ۲۱ شلک توپ سلامی سلطانی سر ہوئی اور
سرود تہنیت بکمال خوش الحانی بجنے لگا تھوڑی دیر بعد باہم مبارکباد و سلامت سلطنتہا کا غلغلہ
بعد اوسکے خلعت ہائے فاخرہ حاضر ہوئے اور حسب الحکم میر منشی صاحب کے پنڈت موتی لال صاحب مترجم
و سید غلام جیلانی صاحب نقشہ نویس سردار غلام حیدر خان بہادر ولیعہد والی کابل و دیگر سرداران
صاحبان ہمراہی سردار صاحب کو مرحمت ہوئے ہیں تفریق اونکی نام بنام دریافت نہیں ہوئی مجملاً گزارش

سردار غلام حیدر خان صاحب بہادر — لعہ پارچہ مع ایک خنجر قبضہ یاہموع اور ایک
اسپ عربی با ساز طلائی کا ایک اسپ عربی با ساز نقرہ و ایک اسپ با ساز انگریزی و بندوق تفنگ
مصاحبان نمبر اول — خلعت ہفت پارچہ — مصاحبان نمبر دوم — خلعت ہفت پارچہ
نمبر سوم ہفت پارچہ — نمبر چہارم پنج پنج پارچہ — کل خلعت چالیس عدد قیمتی روپیہ
کی دی اور مضمون عہدنامہ حسب تحریر صاحب اخبار پشاور کے یہ ہے —

منکہ سردار غلام حیدر خان خلف الرشید امیر دوست محمد خان والی کابل ممالک افغانستان ام
چونکہ از جانب میر صاحب پدر بزرگوار خود وکالتاً و از جانب خود اصالتاً ہو کر یہ
عہدنامہ لکھتا ہوں کہ جو ملک سرکار انگلشیہ بہادر ہے اوسپر کبھی دست اندازی ہماری نہوگی
اور جو ملک مقبوضہ ہمارا ہے اوسکو سرکار انگلشیہ سے کچھ سروکار اور تعلق نہیں اور علاوہ اسکے
جو شخص دشمن سرکار انگلشیہ کا ہے وہ دشمن ہمارا ہے اور جو دوست سرکار دولتمدار ہے
وہ ہمارا بھی دوست ہے لہذا یہ عہدنامہ لکھدیا فقط —

اور صاحب لائق ہو کر انکو یہ لکھتے ہیں کہ اصول شرائط صلح کے صرف یہ تھی کہ فیما بین سلطنت
افغانستان و سرکار انگریزی فرمانرواے ہندوستان طریق دوستانہ مقرر ہو جو
ایک کا دشمن ہے وہ دوسرے کا بھی دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا
بھی دوست ہو دوم اقرار طرف سرکار انگریزی یہ ہے کہ ہم معاملات افغانستان مین
اور اوسکے متعلقین مین دست اندازی نہ کرینگے اور بسلوک دوستانہ پیش آوینگے
مطلب یہ کہ اب سرکارین مین بواسطے دوستی اور محبت کا ہو گیا انتظام قرار قرون

اور بدمعاشون اور مفسدون سرحد کا بوجہ احسن عمل مین آوے گا یعنے اکثر بدمعاش لوگ
سرکار کی عملداری سے مال مارکر کابل مین چلے جاتے تھے اور اوس طرف سے پشاور مین
چلے آتے تھے اب ہر دو جا سے مجرم طلب کیے جاوینگے گویا جیسی اور ریاست عملداری
سرکار مین ہے ویسی یہ بھی ایک ہوئی تو بھی محذور طرفین سے پہنچے مجرمون مین نہو گا۔
اگر مقدمات بدرفتاری انگریزی انفصال ہوا کرینگے یہ باب خوب اور بہت اچھی ہوئی
مگر امیر صاحب مطلب کو پا رہین خدا اونکے دل فیض منزل کو صفائی بخشے یعنے
مرزا احمد خان نے مقام پشاور سے امیر دوست محمد خان والی کابل کو لکھا کہ چیف کمشنر نے
مجھسے کہا کہ مدت سے درمیان امیر اور سرکار انگریزی کے رابطہ اتحاد ہے لیکن بسبب
اسکے کہ سرکار انگریزی نے شاہ شجاع کو کابل مین بھیجا اوسمین خلل آگیا تھا اور
چونکہ یہ حرکت خلاف آئین یکجہتی امیر کی طرف سے بھی ظہور مین آئی تھی کہ اونے
مقابلہ انگریزون مین سکھون کی مدد کی اس حالت مین برابر ہوگئے لیکن یہ
اوسکے علاوہ ہے کہ سرکار انگریزی نے سردار سلطان محمد خان کا قصور معاف فرمایا
جو کہ اوس سے کرنیل جارج لارنس صاحب کے سونپنے مین جیتر سنگہ کو صادر ہوا تھا
اور یہ بات صرف بپاس خاطر امیر کے تھی سو یہ سنکر یہ جواب دیا کہ اگر یہی بات ہے
تو آپ کیون اوسکی جاگیر بھی واپس نہین کرتے جو کہ ضلع پشاور مین سے ضبط کرلی
ہے گو کہ صاحب چیف کمشنر چپ ہو رہے اور جواب نہ دیا یہ حال سنکر امیر نے آتالیالد
دوبارہ سے کہا کہ جبتک انگریز مجبور نہ کیے جائینگے ایک انگل بھر زمین بھی نہ دینگے

اور سب حاضرین نے اس بات کو تسلیم کیا اور مرزا کلب علی نے پشاور سے لکھا کہ انگریزان پشاور کہتے ہین کہ اگر ایرانی یار روس قصد یورش کابل کا کرین گے تو سرکار انگریزی روپیہ اور سامان جنگ سے امیر کی مدد کریگی فقط اور جو اس عہدنامہ مین یہ شرط ہے کہ سرکارین مین سے کوئی ایک دوسرے کے ملک مقبوضہ پر دست اندازی نہ کرے اس بات سے خاندان امیر کے سب لوگ اور بلکہ اونکے دوست بھی ناراض ہین لیکن امیر آیا درحقیقت یا صرف واسطے چپ کہنے اہالیان دربار کے کہتا ہے کہ مینے اپنے بیٹے کو جو بھیجا تھا اوسمین مجھے بہت منافع مد نظر اور منظور تھے لیکن خلاف موقع وقوع مین آیا کیونکہ انگریزون نے روپیہ سے میری مدد نہ کی اور نہ کرین گے جبتک کہ واردات او موقع وقت اونہین اس بات کے لیے مجبور نکریگا لیکن سردار غلام حیدر خان نے خوب کیا کہ اون سے مصالحت کر لی اور اسمین ہمارا کیا تلف ہوا بالفعل اس صلح سے باہم نزاع نرہیگی اگر آئندہ کو کبھی ضرورت ایسی ہوگی تو اس عہد و پیمان کا کچھ لحاظ نہ کیا جاویگا۔ بعد اس کے سال ۱۸۵۶ع مین جب فیمابین شاہ ایران و صاحبان عالیشان انگریز والی ہندوستان کے اوپر ریاست ہرات کے جنگ و جدل شروع ہوگیا اور سرکار انگریزی نے نوشہر متعلقہ ایران کو پر قبضہ کر لیا تو سرکار انگریزی کو شریک کرنا امیر دوست محمد خان والی کابل کا اس جنگ مین اور مدد دینا اوسکو انہین زر و افواج سے مناسب معلوم ہوا ماہ فروری ۱۸۵۷ع مین دوست محمد خان بمقام پشاور تشریف لائے اور جناب سر جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر بھی وہان تشریف فرما ہوے بماہ فروری مذکور پھر دو ریاست مین زیادہ تر رونق اتحاد ہوئی اور دوست محمد خان نے

واسطے سرکار کے دس گہوڑے ولایتی نذر کیے اور سرکار انگریزی سے بہت سامان خلعت وغیرہ اشتی ہزار روپیہ کا دوست محمد خان کو دیا گیا بعدہ آٹھ لاکہ روپیہ سرکار انگریزی نے واسطے طیاری فوج وخرچ کے دوست محمد خان کو دیا مگر بعد اوسکے مابین شاہ ایران و سرکار انگریزی کے صلح ہو گئی دوست محمد خان کو کچہ تردد کرنا پڑا اور سرکار انگریزی سے دوست محمد خان کی دوستی بیتور ہے فقط

خاتمة الطبع

بعد حمد خدا اور نعت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح ہو کہ کتاب سیر پنجاب کا حصہ اول مصنفہ اور مرتبہ رای کالی رای صاحب منشی اکسٹرا اسسٹنٹ ضلع انبالہ متوطن قصبہ سلطان پور ضلع سہارن پور کا جسمین مصنف ممدوح نے ریاستہای آن روی ستلج کا حال بکمال تنقیح وتوضیح مع نقشون کے نہایت صحت اور حسن عبارت کے ساتھہ بدور رعایت درج کیا اور جمع کرنے اس کتاب مین بدرجہ نہایت عرق ریزی اور سعی کی درحقیقت یہ نسخہ دریای حالات ریاستہای آن روی ستلج کے لیے جام جان نما ہے ان دنون بوفور خواہش شائقین کے مطبع منشی نولکشور واقع دار الریاسۃ پٹیالہ مین

سید محمود علی مہتمم ومنیجر پٹیالہ اخبار کے اہتمام سے

آخر ماہ جون ۱۸۷۲ء مین چھپا

کتاب سیر پنجاب

متضمن حالات ریاستہای ایں روی ستلج مولفہ مترجم
منشی تلسی رام صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست برادر حقیقی
رای کالی رای صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
رئیسان قصبہ سلطانپور چلکانہ ضلع سہارنپور قوم اگروال
باہتمام سید محمود علی مہتمم و منیجر پٹیالہ اخبار سے

مطبع منشی نولکشور واقع پٹیالہ چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنا ہی لاتعداد اوس مالک الملک دایمی کو سزاوار ہو کہ جس نے اپنی حکمت کاملہ سے سطح آب پر فرش خاک بچھایا اور کون و مکان اور زمین و زمان کو کتم عدم سے قالب وجود مین لایا خاکدان بے بنیان کو جوہر وجود انسان سے بلندی بخشی اور چادر آسمان پر کواکب رخشان سے نقش بندی کی

نظم

ہر شاخ مین ہی شگوفہ کاری
ثمرہ ہی قلم کا حمد باری

کرتا ہی یہ دو زبان سے یکسر
حمد حق و مدحت پیمبر

لیکن از انجا کہ یہہ صحرای پر خار بھی شوار گذار ہے اوسکی حد بے پایان مین قلم پکا لم شق اللسان اور بیان اس توصیف لا بیان مین زبان یکسر بے بیان ہی اسواسطے عنان شبدیز قلم عطارد رقم کی اوس طرف سے منعطف کر کے جادہ لوازم مطالب ضروری

کا کرتا ہی کہ بندہ مجبوریت ارتسام تلسی رام متوطن قصبہ سلطانپور تحاصل متعلقہ ضلع بجنور
کا ہی اور قدیم سی مقام اپنی ریاست گاہ باعث عز و جاہ ہی سن بلوغیت سی ذوق روزگار
رہا اول سولہ برس تک ضلع سہارنپور مین کسی کسی عہدہ پر بکار سرکار دولتمدار انگریزی مور
رہکر آخیر کار بعہدہ نایب پیشکاری حضور تحصیل منصوب تھا بعد فتح لاہور جب ملک
پنجاب بقبضہ اقتدار سرکار انگریزی آیا اور انتظام مالی و ملکی اوس ملک کا مع ملک
متعلق ہوا سنہ ۱۸۴۹ء مین جناب نواب مستطاب معلی القاب مسٹر طامسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر
آگرہ نے ذات ستودہ صفات اوسی صاحب قبلہ خداوند نعمت فیاض زمان و دریای
مکرمت نیر سپہر عظمت طبع ذکا روشن رای کالی رای صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کو ضلع
فرخ آباد سی بطور سہ تیاری اور آزمودہ کاری بذریعہ حکم ۱۰ اگست سنہ ۱۸۴۹ء پیشگاہ
صاحب اسسٹنٹ گورنر پنجاب برای اجرای و معاونت کار بندوبست تفویض فرمایا اور
حسب الحکم جناب کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر کار بندوبست ملک این وی متعلقہ
اضلاع انبالہ و لودیانہ و لاڈوہ و کیتھل و فیروزپور اونکے سپرد مین آیا اور صاحب
علاء مناقب فیض بخش عالمیان روشن قیاس مردم شناس معنی رس دستگیر
ہیچمیدان بیکس جناب مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست اضلاع این رو بہ تکمیل
مقرر ہوی بجہت اونکے معرفت جناب ڈپٹی صاحب کی رعد بندوبست حسب قانون ۹ سنہ ۱۸۳۳ء
اجرا پایا صاحب ممدوح نے براہ قدردانی توسل ڈپٹی صاحب ممدوح کو ضلع سہارنپور سی
طلب فرما کر جنوری سنہ ۱۸۵۲ء مین سر رشتہ دار بندوبست اپنی محکمہ کا مقرر فرمایا اور

بعد چندی سپرنٹنڈنٹ بندوبست مختار باختیار ڈپٹی کلکٹر تجویز ہو کے بمنظوری نواب
گورنر جنرل بہادر کشور ہند بامور کا بندوبست ضلع ستھا نیسر فرمایا اس عرصہ مین تیرہ برس
حد بست اضلاع مذکور دیہات اور قصبات مین ہمراہ لشکر صاحب ممدوح جو گذر ہوا
گفتگو و بول چال باشندگان اس جوار سے کچھ واقفیت بہم پہونچی اگرچہ اس ملک کے
باشندگان کی گفتگو مانند اضلاع سہارنپور وغیرہ کے ہے مگر جو سکھان مانجھہ کی عملداری
اسی برس تک اوس ملک مین رہی اسواسطے گفتگو ہندوستانی اور پنجابی مرکب ہوگئی جو الفاظ
پنجابی زبان کی سماعت مین آئے اور غیر محاورہ اردو زبان سے پایا اونکو مستنبط کر لیا
اور واسطے سمجھنے زبان پنجابی کے جمع کیا ہر چند مانجھہ پنجاب کی گفتگو زبان ہندوستانی سے
بہت مخالف ہے سب الفاظ تو جمع نہ کر سکا مگر جس قدر سماعت مین آئی وہ بترتیب
حروف ابجد بیچ فہرست کے لکھے اور تواریخ خوشوقت رائے اور پرنسپ صاحب
بہادر اور مری صاحب بہادر سے بڑی بڑی ضخیم کتابین کاشف حالات اس ملک کی
بشمول ملک پنجاب کے ہین مگر اس ملک دوابہ کا حال مختصرانہ لکھکر چند اجزا اپنے
جمع کئے تھے سنہ ۱۸۵۰ء مین نقل حکم گورنمنٹ نمبر ۳۹۴۴ مورخہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۴۹ء کی
صاحبان صدر بورڈ پنجاب بہ پسندیدگی کتاب فتح گڈھ نامہ مولفہ رامی کالی رای صاحب
ڈپٹی کلکٹر اور ایماہ تحریک کرنے جملہ حکام ماتحت کو واسطے ترتیب ایسی کتاب
ہر ایک ضلع کے بذریعہ چٹھی صاحب کمشنر بہادر اینروی تبلیغ نمبر ۲۳۲ ۱۶ مورخہ
۲۷ جولائی سنہ ۱۸۵۰ء صادر ہوا اور مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست نے

بہ تعمیل حکم مصدرہ مجھکو بھی کہ مین بعہد سپرنٹنڈنٹ باختیار ڈپٹی کلکٹر ضلع تھانیسر مین
مامور تھا بذریعہ روبکار مورخہ یکم اگست ۱۸۵۹ء حکم تعمیل احکام صدر ارشاد فرمایا زیادہ تر
شوق کو غلبہ ہوکر اس کتاب کا چٹھہ ترتیب کیا اتفاقاً ماہ اکتوبر ۱۸۶۰ء مین جب جناب
مستطاب صاحب بلند اقبال قابل و فاضل محقق کامل بے نظیر مرجع صغیر و کبیر مسٹر ری
میز الیٹ صاحب بہادر سکتر اعظم گورنمنٹ ہمراہ جناب مستطاب معلی القاب لارڈ ولو سی
صاحب گورنر جنرل بہادر بمقام پنجور تشریف لائے اور تمام سرداران این روی ستلج
واسطے ملاقات کے حاضر آئے اور بندہ کو بھی باتفاق جناب ڈپٹی صاحب قبلہ کہ
بہ نسبت ذات ممدوح کے صاحب سکرتر بہادر بحال شفقت رکھتے تھے اتفاق جانے
اوس مقام کا ہوا اور صاحب ممدوح کہ ازبس شایق علم جغرافیہ وغیرہ کے تھے عندالتذکرہ
اسکا بھی ذکر درمیان آیا چنانچہ اس کتاب کا چٹھہ جس قدر اوس وقت تک مرتب
ہو چکا تھا بعد ملاحظہ اور سماعت اکثر پنجابی حروف و کیفوف مندرجہ اوسکے پسند خاطر
فرماکر ارشاد فرمایا کہ ایک پرت نقل اس چٹھہ کی بخط صاف ہمارے پاس بھیجدو
بجالانا حکم کا واجب اور لازم آیا اوس چٹھہ مرتب و غیر مرتب کو بہ ترتیب چار بات
تفصیل فصول مرتب کیا اور دیگر حالات بھی علاوہ اوسکی مندرج کیے بحال خوش قسمتی
اپنی کہ اب یہ نسخہ ۱۸۶۵ء مین بعہد جناب مستطاب حاجت روای عالمیان عادل الزمان
زمن بہیں سلطان صاحب جاہ و جلال سکندر طالع بلند اقبال نیکو خصائل
نایب گورنر جنرل سر جان لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر فرمان روای ملک

پنجاب وغیرہ حوام اقبالہ روبہ انصرام ہوا اختتام لایا اور واضح ہو کہ یہ کتاب نوادر انتخاب
حاوی ہے مجموعہ حالات کلیات علاوہ [illegible] تبلیغ وہ آب اور نا: رہ عوام کے لیے خالی از فوائد نہیں ہے

باب اول در بیان گفتگو پنجابی و پرستگاہ عوام و اقسام و در بیان الفاظ پنجابی اور ترجمہ معانی و دیگر حالات عام اوسکا اردو و فارسی زبان میں

حرف	زبان پنجابی — خط فارسی	زبان پنجابی — خط ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
الف	النہا	अलहणा	گھونسلا	آشیانہ
〃	امرت ویلا	अमृतवेला	تڑکا	صبح
〃	اوگن	अगमण	فجر	طلوع
〃	ایدوں	[illegible]	اسکی	این
〃	آوا	आवा	پجاوہ	پزاوہ
〃	آڈ	आडू	جدا	علیحدہ
〃	آڑ	आडु	کھالی	نالی آبپاشی
〃	اکال	अकाल	پرمیشر	خدا
〃	ارک	अरक	کوہنی	مرفق
〃	اسیں	असीं	ہم	مایان
〃	آتھن	आथुणा	سانجھہ	شام

حرف	زبان پنجابی (خط فارسی)	زبان پنجابی (خط ناگری)	زبان ہندی	زبان فارسی
الف	انبری	अंबरी	بارہ	بارانی زمین
〃	اوچھالی	उछली	قے	استفراغ
〃	آکھو	आखो	کہو	بگو
〃	اروالی	उरले	آس پاس	گرد نوح
〃	آپھو	आफो	افیم	افیون
〃	آکھ	आख	بول چال	گفتگو
〃	اتھی	इथे	یہاں	اینجا
〃	اوتھی	[illegible]	وہاں	آنجا
〃	اگراہا	उगराहा	تحصیلا	تحصیلدار
〃	اڈ اڈ	अडो अडी	الگ الگ	متفرق
〃	اوڑ	ऊड़	سوکھا	خشکی
〃	اڑمیلا	[illegible]	اگھیرا	احاطہ چوبی
〃	اٹکو	अटको	ٹھہرو	قیام کن
〃	اڈیک	उडीक	باٹ	انتظار
ب	بتا	बता	سینو	[illegible]

حرف	زبان پنجابی فارسی	زبان پنجابی ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ب	بڑھنا	ਬਢਨਾ	کاٹنا	درو کردن
"	باٹا	ਬਟਾ	پھول درخت کیل	ثمر
"	بُنڈ	ਬੁੰਡ	گانڈ	سفرہ و مکون و مقعد
"	بانی	ਬਾਣੀ	بات	گفتگو
"	بھانڈے	ਭਾਂਡੇ	برتن	ظروف
"	باہلا	ਬਾਹਲਾ	بہت	بسیار
"	بگدی	ਵਗਦੇ	چلتی	روان
"	باڈھی	ਬਾਢੀ	کوڑ	رشوت
"	بوہٹی	ਬੋਹਟੀ	بہو	عروس
	بوٹہی	ਵਹੁਟੀ	عورت	زن
"	بوہل	ਬੋਹਲ	اناج کا ڈھیر	انبار غلہ
"	بولا	ਬੋਲਾ	بہرا	کر
"	بوہا	ਬੂਹਾ	کنڈا	زنجیر دار دروازہ
"	بودی	ਬੋਦੀ	چوٹی	جعد
"	باہرا	ਬਾਹਰਾ	چرس پکڑنے والا	بر آرندہ دلو چرس
"	بری	ਬਰਮੀ	بانبی سانپ	خانہ مار

زبان فارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی: ناگری	زبان پنجابی: فارسی	باب
خفا شد	روس گیا	बबहद	بگرودا	ب
کاشتن	بونا	बीजना	بیجنا	״
شلغم	شلجم	गंगल	بھون شور و گو نگلو	״
لب	ہونٹھ	बुल्ह	بلہ	״
پیوند یعنی سرحد کھیت	ڈول کھیت	बट	بٹ	״
زمین نشیب [illegible]	کھادر	बैट	بیٹ	״
آب جغرات	چھاچھ مٹھہ	बैहला	بہلا	״
کشتی	ناؤ	बेडी	بیڑی	״
برگد	بڑکا درخت	बोहर	بوہڑ	״
شکستن	توڑنا	भंन	بھن	״
ہیمہ سوختنی	ایندھن	बालणा	بالن	״
برادر	بھائی	भराऊ	بھراو	״
دندان شکستہ	پوپلا	बोडा	بوڑا	״
بادنجان	بینگن	बताऊं	بتاؤں	״
ایورزن	بھاوج	भरजाई	بھرجائی	״

حرف	زبان پنجابی فارسی	زبان پنجابی ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ب	بیوڑ	ਬੇਵੜ	کہائی	خندق
پ	پیہنا	ਪੀਹਣਾ	پیسنا	سائیدن آرد
"	پلون	ਪਲੋਂ	بہوس سرسون	بہوسہ سرشف
"	پہک	ਫਕ	جہٹ	فوراً
"	پل	ਪਲ	جوکا بہس	بہوسہ جو
"	پیر	ਪੈਰ	کہلیان	خرمن
"	پاڑی	ਪਾੜੀ	گاجر	زردک
"	پھڑنا	ਫੜਨਾ	پکڑنا	گرفتن
"	پڑگیا	ਪੜ ਗਿਆ	لیٹ گیا	پا دراز کردن
"	پھاہہ	ਫਾਹੇ	پہانسی	دار کشیدن
"	پیلی	ਪੈਲੀ	کہیت	کشت
"	پاتھی	ਪਾਥੀ	اوپلہ	پاچک
"	پٹھی	ਪਠੇ	گہاس	گاہ
"	پدھر	ਪਧਰ	گہاٹ	میدان زیر دامن کوہ
"	پلچھی	ਪਲਛੀ	جہاؤ	قسم درخت لب دریا

زبان پارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی ناگری	زبان پنجابی فارسی	حرف
کندیدن	کھودنا	पटना	پٹنا	پ
شاہراہ	گوہر	[illegible]	پہیا	"
افتادہ	پڑی	पइ	پئے	"
نان	روٹی	परसादी	پرشادی	"
کتخدا	بیاہا	परनाया	پرنایا	"
پنبہ	کپاسا	[illegible]	پھوٹی	"
احول یکچشم	کانا	[illegible]	پتیچ انکھا	"
بروسم سربازیان	ہرشناسات کا	[illegible]	پوسٹاماٹ	"
دہ	گاؤں	पिंड	پنڈ	"
باندازہ	ڈال دو	पाइ दो	پا دو	"
نے	نلکی	पोर	پور	"
دستار	پگڑی	पग	پگ	"
ساق	پنڈلی	पिंजनी	پینجنی	"
دستشوید	منہ ہاتھ دہونا	पंज इसनान	پنج اشنان	"
روغن زرد	گھی	पंजवान	پنجوان	"

حرف	زبان پنجابی فارسی	زبان پنجابی ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
پ	پیاورین	ਪਿਆਰੀ	سیپی ہوئی زمین	زمین چاہی
″	پتین	ਪਤਨ	گھاٹ	سایہ گاہ
″	پیو	ਪੇਵ	باپ	پدر
″	پاسا	ਪਾਸਾ	اوڑ	طرف
ت	تکڑی	ਤਕੜੀ	ترازو	میزان
″	تاوڑا	ਤਾਵੜਾ	گھڑا	سبوچہ
″	تیوین	ਤੀਵੀਂ	لگائی	عورتہا
″	تابڑ توڑ	ਤਾਬੜ ਤੋੜ	دوڑا دوڑ	دوادوس
″	تکڑا	ਤਕੜਾ	ٹھاڈا	مضبوط
″	تکالاں	ਤਕਾਲਾਂ	سانجھ	شام
″	تھنڈا	ਥੰਦਾ	گھی	روغن زرد
″	توہاڈا	ਤੁਹਾਡਾ	تیرا	تو
″	ترنا	ਤੁਰਨੀ	چلنا	رفتن
″	ٹھلیا	ਟਹਲਯਾ	سائیں	نفر
″	ٹوہ	ਟੋਹ	کھوانہ	خار

حرف	زبان پنجابی (فارسی)	زبان پنجابی (ناگری)	زبان ہندی	زبان فارسی
ت	تہان	तरथान	ٹھڑہی	درودگر
ٹ	ٹوبہا	टोभा	جوہڑ	تالاب
″	ٹوٹری	तूड़ी	بہوس	بہوسہ گندم
″	ٹنگلی	तंगली	چہلی	ابزار غلہ افشانی
″	ٹہانو	ठांव	جگہ	جائے
″	تیتہر	तीतर	بہوت	قرج
″	تہوہ	थेह	پتہ	خبر
″	ٹھدہ برجی	ठठे बुरजी	روڑی جو دوادھ جا بندھ ہیں کہتی ہیں	نشان سرحد
″	تردی	तुरवी	نسوت	تربد
″	تلی	तली	تلوا بہیرا	کف پا
″	ترکالا	तरकाला	گوبہرا	جو گندم
″	ٹنگری	टंगाड़ी	جالی بہوس باندہنے کی	جوال
″	توہی	तुसी	تم	شما
ج	جہلانگا	झलांगा	تڑکا	وقت صبح
	جتا	जटात	سرکا بال	موی سر

حرف	زبان پنجابی فارسی	زبان پنجابی ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ج	جندا	ਜੰਦਰਾ	تالا	قفل
"	جھیڑا	ਝੇੜਾ	کوئی	کسی
"	جکرا	ਝਕਰਾ	ہانڈی	دیگ
"	جن جنج	ਜਨੰਞ	جنیت	مجمع ہمراہی نوشہ
"	جم جم	ਜਮ ਜਮ	سدا	ہمیشہ
"	جواترا	ਜਵਾਤਰਾ	جنوائی	داماد
چ	چرگیا	ਫਿਰ ਗਿਆ	پھر گیا	منحرف
"	پچھکڑ	ਪਛਕੜ	پچھلا	آخیر
"	چکھنا	ਚਖਣਾ	کھانا	خوردن
"	چول	ਚੂਲ	توکھا	سرِ چوب [illegible]
"	چٹی	ਚਟੀ	ڈانڈ	جریانہ
"	چھیتی	ਛੇਤੀ	شتابی	جلدی
"	چھاپہ	ਛਾਪਾ	جھاڑ جھونڈ	خار و خس
"	چھڈ	ਛਡ	چھوڑ	بگذار
"	چیر	ਚੀਰ	ادہیڑ	دریدہ

زبان فارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی ناگری	زبان پنجابی فارسی	حروف
پاپوش	جوتا	छितर	چھتر	چ
بے نصیب	کرم ہین	चंद्रा	چندرا	"
چہارم	چوتھائی	चउथा	چوتھا	"
آواز بلند	روکا	चानक	چانک	"
حذیر	جوہڑ	छपड़	چھپڑ	"
بروارید	اوٹالو	चकलो	چکلو	"
خوشہ ملکی	کوکڑی	छली	چھلی	"
نبرہ گوسپند	بکری	छेली	چھیلی	"
پنج پریان	چوڑ	चिड़व:	چڑوہ	"
نخود	چنا	छोले	چھولہ	"
کشیدن	کھینچنا	धोना	دھونا	د
دندان	دانت	दंद	دند	"
بگو	کہہ	दस	دس	"
زن غیر منکوحہ	کرا ودکی عورت	धरेल	دھریل	"
گردن	گدی	धउन	دھون	"

زبان فارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی: ناگری	زبان پنجابی: فارسی	حرف
بیان کشد	بتلاؤ	ਡਸੋ	دسو	ڈ
بادہ	شراب	ਦਾਰੂ	دارو	″
غلہ	ناج	ਦਾਣਾ	دانہ	″
سوختہ	جلاہوا	ਦਧਾ	دوہا	″
ناف	سونڈ	ਧੁੰਨੀ	دھنی	″
راہ پیادہ	گوہری	ਡੰਡੀ	ڈنڈی	″
زمین بانگر	ڈھانک	ਗਾਕਾ	ڈاہایا	ڈ
ثمر	بیل کریل کا	ਤੇ ਡਲਾ	ڈلیا	″
زبردست	ٹہاوا	ਡਾਢਾ	ڈاہوا	″
دختر	بیٹی	ਧੀ	دہی	″
گاو بیرواری	[illegible]	[illegible]	ڈوسیاں	″
بیوقوف	مورکہ	ਢੱਗਾ	ڈھینگا	″
شکم	پیٹ	ਢਿਡ	ڈھڈ	″
غوک	مینڈک	ਤਤ	ڈڈو	″
صفدع	مینڈکی	ਤਡ	ڈوڈا	″

زبان فارسی	زبان ہندی	زبان پنجابی ناگری	زبان پنجابی فارسی
چوبدستی	لاٹھی	डांग	ڈانگ
قیدی	بندہوا	ढकांणा	ڈہکان
قلعہ پشت	کمر کا کلہ	ढूंढ	ڈہوئی
"	"	डाक	ڈاک
قوم چمار	چمار	ढींढ	ڈہیڈ
چوب بلوچ شکستہ	اڈو	ढ मोरा	ڈہورا
گردش کرد	ہیرا	ढोला	ڈولا
مادہ گاو	گود	ढांडी	ڈہانڈی
نر گاو	بیل	ढगा	ڈنگہ
درخت	پیڑ	रुख	روکھ
خاشاک	کوڑی گہات	रोड़ी	روڑی
غلولہ قند سیاہ	بیلی گنڈکی	रोड़ी	روڑی
عرق نیشکر	رس	रसरी	روہ
آلہ کاہ تراشی	کہرپا	रंबा	رنبا
زن	لگائی جورو	रन	رن

حرف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ر	رتی	रत्ती	تھوڑا	اندک کم
س	سیوا	सेवा	ٹہل	خدمت
"	سدھنا	सदणा	بلانا	طلبیدن
"	سکہنا	सुकणा	بہانگ	تنگ گرفتی خیال
"	سچالا	सुचाला	لنگڑا	پای لنگ
"	سگنا	सगना	[illegible]	زبردست
"	بسکھنا	सरबना	[illegible]	قبولیت
"	سنڈھا	संढा	بھینسا	جاموش
"	سَپ	सप	سانپ	مار
"	سی اڑ	सयाड़	کیاڑا	شگاف زمین
"	سیلوار	सिलवार	[illegible]	پاچامۂ شلوار
"	سینوک	सिउंक	دیمک	کرم ارضی
"	سوڑ	सूड़	چبھا کانٹا	خار بریدن
"	سوہنہ	सोहंजना	سہجوں	سہ نہ
"	سورداس	सूरदास	اندھا	کورچشم

ترجمهٔ فارسی	زبان هندی	زبان فارسی — ناگری	زبان فارسی — فارسی
[illegible]	پیشاب یا ناسمجها	[illegible]	سوچیتیا
آبپاشی	سینچائی	[illegible]	سیچین
بشنو	سُنن	[illegible]	شکنان
بوئیدن و شامه	دوسنگها	[illegible]	سانگائی
انبار خرمن	وائیون	[illegible]	سینڈه
[illegible]	سوگند	[illegible]	ساکھ
بایان	ہماسری	[illegible]	سادھی
آسان	سهل	[illegible]	سکھانا
بنیاد	والدر	[illegible]	[illegible]
لاولد	اوت	[illegible]	سرلپا
بود	تھا	[illegible]	سی
غربال	چھلنی	[illegible]	سوجاگھنو
قبرستان	مسان	[illegible]	سیوا
بیت الخلا رفتن	پاخانه جانا	[illegible]	کاوا
بیوقوف	مورکھ	[illegible]	کملا

	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
	فارسی	ناگری		
ک	کهڑکا	खडगा	جھاڑو	جاروب
"	کنڈھا	कंढा	ڈھانک	کنارہ
"	کڑا	कड़ा	مانند چرس	حلقۂ آہنی چرس
"	کیہڑا	कैहड़ा	کون	کدام
"	کھوڑ	खोड़	بیر	دشمنی
"	کھچرا	खचरा	دوغلہ	حرامزادہ
"	کماد	कमाद	ایکھ	نیشکر
"	ککڑ	कुकड़	مرگا	مرغ خروس
"	گھہ	खर	گھاس	گاہ
"	کنک	कणक	گیہوں	گندم
"	کتک	कतक	کاتک	ماہ ہندی
"	کھبل	खबल	دوڑا گھاس	گاہ سبز
"	کول	कोल	پاس	قریب
"	کلگا سنگھ	कलगासिंघ	گنجا	کل
"	کاچهو	काकू	کیتنا	منصفانہ تخمینہ

حرف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ک	کانو	काव	کاگ	زاغ
"	کہوہ	[illegible]	کوا	چاہ
"	کچھ	कछ	کن	تخمینہ جملہ
"	کنچھ	कंछ	کانچھ	نعل
"	کندہ	कंध	بہنیت	دیوار
"	کوڑی	कुड़ी	لڑکی	دختر
"	کی	की	کیا	چہ
"	کنگن	कंगण	کڑا	یارہ دستی
"	کہیان	[illegible]	دیا	قسم سخت
"	کہتی	[illegible]	آدہی روٹی	نصف نان
"	کہوہی	[illegible]	دوڑ	دوس
"	کہانبی	[illegible]	چرس ہانکنے والا	چرس ران
"	کاہلی	[illegible]	جلدی	شتاب
"	کیلا	कीला	کہونٹا	میخ
"	کلیوا	कलेवा	صبح کا کہانا چڑہے کے	یک پاس روز آمدہ

زبان فارسی	زبان پوربی	زبان پنجابی ناگری	زبان پنجابی فارسی	حروف
[illegible]	نلین قدم لمبا	ਕਾਨ	کان	ک
قطرہ	بوند	ਕਣੀਕਾ	کیتان	"
دروغ	جھوٹھ	ਕੂੜ	کوڑ	"
فرستاد	بھیجا	ਘਲਿਆ	گھلا	گھ
شتالنگ	تخنہ پای	ਗਿਟਾ	گیٹا	"
آفتابہ	لوٹہ	ਗੜਵਾ	گڑوا	"
تخم اشجار	گٹھلی	ਗਿਟਕ	گیٹک	"
بیگمان	[illegible]	ਘਮਾਰ	گھماو	"
درمیان	بیچ	ਗਭਾ	گہتبہ	"
غبار	دہول	ਘਟਾ	گھٹا	"
سخن	بات	ਗਲ	گل	"
[illegible]	[illegible]	ਗੋਲੀ	گولی	"
[illegible]	[illegible]	ਘੁੜਵਾਲ	گھوڑوال	"
[illegible]	[illegible]	ਗਿਲਤੀ	گلتی	"
آموز	سیکھ	[illegible]	گھس	"

حروف	زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
گ	گیٹھا	गठा	گراس	لقمہ
〃	گھولی جاؤں	घोली जाऊं	صدقہ جاؤں	قربانت شوم
〃	گھیو	घेव	گھی	روغن زرد
〃	گدوہی	गडेवेह	چاکر	خدمتگار
〃	گوجی	गोजी	بودوسور	بجو مدس
〃	گوہا	गोहा	گوشا	پایک
〃	گوبکلو	गोगलू	شلغم	شلیم
〃	گوجیی	गोजराती	گیہوں چنا	گندم نخود
ل	لوڑہا ویلا	लोड़ा वेला	تیسرا پہر	سہ پہر
〃	لکہ باہان	लक बाहां	ٹونڈہ	دست بریدہ
〃	لٹیرا	लीड़ा	کپڑہ	پارچہ
〃	لت	लत	لات	پای
〃	لوڑہا پڑگیا	लोड़ा पै गया	آفت پڑی	غضب افتاد
〃	لنگر	लंगर	رسوئی خانہ	باورچی خانہ
〃	لدین	लदीन	تولاونا	کالا از [illegible]

حرف	زبان پنجابی		زبان ہندی	زبان فارسی
	فارسی	ناگری		
ل	لسی	ल:सी	چھاچھ	[illegible]
=	لام	लाम	براب	سقایل
م	موڑنا	मुड़ना	ہٹ آنا	واپس آمدن
=	منجا	मंजा	کھاٹ	چارپائی
=	متھا	मुम्धा	تانڈ	جائے نشستن [illegible]
=	مونڈا	मुंडा	لڑکا	طفلک
=	مکا	मुका	چوکاوا	فیصل کردن
=	منا	मुनाला	کھونٹا	میخ
=	موٹا پاٹ	मोटा पाट	جانگھ	ران
=	مکھا	मखा	گھڑا	سبوچہ
=	موہلا	मु:ला	موسل دستہ	دستہ چوبی
=	منتی	मिंनती	بنتی	پیمایش
=	مگر	मगर	ولوی	پشت
=	میان	मि:या	جھوٹا جانور	جاموش
=	مینہہ	मींह	بھینس	گاومیش

زبان پنجابی — فارسی	زبان پنجابی — ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
ماہ	माँह	اڑد	ماش
ماشکی	मशकी	بہشتی	سقا
سوڑہی	सूटी	چرس لین والا	گیرندہ چرس
مَلّو مَلّی	मलो: मल्ली	دھینگا دھنگی	زبردستی
ناڑا	नाड़ा	نالا	ازاربند
نک	नक	ناک	بینی
نال	नाल	ساتھ	ہمراہ
نوہ	नौः	بیٹے کی بہو	عروس پسر
نیرہ	नीरा	گھاس	کاہ
نکھر جانا	निखरजाना	اوت گیا	لاولدی
نہرابنگہ	निहररा[illegible]	نائی	حجام
نیائی	[illegible]आई	گوہرہ کی زمین	کان قسم زمین
ناکی	नाकी	نیچائی کی قسمت کا کنارہ اور بند کرنے والا	
نکا	निका	اچھا	بچہ
وکھو وکھی	वखोवखी	الگ الگ	علیحدہ علیحدہ

حرف	زبان پنجابی: فارسی	زبان پنجابی: ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
و	واہی	ਵਾਹੀ	کھیتی	زراعت
〃	ویلا	ਵੇਲਾ	سماں	وقت
〃	واڈھا	ਵਾਢਾ	لاوہ	درو کنندہ زراعت
〃	وانٹھہ	ਵੰਡ	بانٹ	تقسیم
〃	وچ	ਵਿਚ	بیچ	درمیان
〃	وہراں	ਵੇਹ੍ਰਾਂ	تیشہ گنڈاسہ	دستہ گنڈاسہ
〃	واک	ਵਾਕ	بچن	قول
〃	وہی	ਵੀਹੀ	گلی	کوچہ
〃	وگدی	ਵਗਦੀ	جلد	شتاب
〃	وجا	ਵਜਾ	گھس گیا	خزیدہ
ہ	ہوکا	ਹੋਕਾ	روکا	آواز بلند …
〃	ہیٹھ	ਹੇਠ	نیچے	زیر
〃	ہاڑ	ਹਾੜ	اساڑھ	نام ماہ اساڑھ
〃	ہیٹک	ਹੇਠਕ	گٹھلی	تخم و بیجو…
〃	ہاڑھی	ਹਾੜੀ	ساڑی	فصل ربیع

نمبر	زبان پنجابی: فارسی	زبان پنجابی: ناگری	زبان ہندی	زبان فارسی
٥	ہتھ	हथ	ہاتھ	دست

ہمنے واسطے دریافت زبان پنجابی کے ایک اظہار قلمبند کیا کہ جس سے لہجہ گفتگو کا معلوم ہوے چنانچہ وہ ذیل میں لکھتے ہیں اور پنجابی زبان مشدد یعنی ہر حرف تشدید کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

محاورہ پنجابی گفتگو مع معنی اردو زبان

مہاراج سنگھ ساڈا بابا سی اس نے وسدا کا چھوالو کے نال گل ہوئی مہاراج سنگھ نے
ہمارا تھا کا تون بیٹا کتنیا آگھو والیہ ساتھ بات

قادر بخش ملک چھورتو آکھا کہ ساڈی بیلی وچ کت بابلا کہدی کیتا تین بھراون کے
کتنیا کہا ہمارے گاؤں کے بیچ بہت کسے کیتو کیا تو نے بھائیوں کے

سکھالی سی کیتا ہے آن آکھا تیری کی کہی کرنا ہے اسان حاکم ہین آپ کی کھو سیے
سکھائی کیا ہے اوس نے کہا کیسی کرنا ہے ہم خوشی کو

نال کیتا مہاراج سنگھ نے بھلا قادر بخش پر کھلا منہ وچ وجا قادر بخش کی ہیں
ساتھ کیا بھلا قادر بخش پر چلایا منہ میں لگا قادر بخش کے منہ سے

وجا وہ کچھ ٹپ ہے چھڈ کے کیپور تھلہ تو نو ریا اوہ جا کے سرکار مین آکھا
لگا وہ گفتگو درمیان میں چھوڑ کر کیپورتھلہ تو چل پڑا وہاں جاکر سرکار میں کہا

سرکار نے اسی نو سدا قادر بخش چودہری تے ساڈی میاں گیدی نا تہا سنگھ
سرکار نے بلو کہا قادر بخش چودہری نے ہمین کیتی جلتی ہوئی ناتہا سنگھ

نو دہی دیتی اوہ لوتا ہان کو ملہ بیٹھ بند ہوا اودیا تین کہوہ ساڈی وچ ہے
کو دے دی وہاں کو بند کر دیا تین کوہ ہمارے بیچ میں

لگا دیتی اساں سالہ تا تہ بچ گئی پھر حاکمان نے اسی نو سدا تو سی
لگا دی ہم نو رشتہ داران میں گذران کرتے پھر حاکم نے بلو بلا کر تم

مو چکے تو ... پہلو سیہ ساڈا بابا سی کیپور تھلہ سدا آتان اور تہ سید کے
والے ... پیچھے ... ہمارا تھا کیپورتھلہ بلایا تب وہاں بلا کے

سرکار نے مہر والی کیتی سے بیچ سو گہماؤن تھین سرکار دیتی اور آکھا کہ توسی
سرکار نے مہربانی کی ... گہماؤن زمین سرکار دی اور کہا کہ تم

جھین ملین کرلو حصہ کرکے ہو گا پیو میرا نو ہو ہند ویسدا او تہاں نے میاڑا ہو یا بابا نو صد
زمین ملی کرلو بقدہ کرکیا ہوگا باپ ہمارا کہ گاؤں میں لیتا تھا اونہوں نے ہمارا ہو بابا نو

آکھیا کہ بھائی توسان آدھ ہی جھین کو بلد نو ذیٹ کی وتی تیج سو گہماؤن جھین سر
کہا کہ بھائی ... نصف ... زمین کو تقسیم کر دی ... گہماؤن زمین

کی آپ لیے یہ کی گل کیتی تو ہی تہون حصہ کا مالک آدہ دتیا کی گل کیتی مہاراج سنگھ
کی آپ لو یہ کیا بات کری تم تین حصہ کے مالک ہو نصف دیا گیا بات ہو مہاراج سنگھ

اوسکے پہرہ وچ آیا سرکار نون جاکے آکھیا کہ گل مینون منظور نہیں جو توسی ہو
اور ... آگیا سرکار کو جا کر کہا کہ یہ بات ہمکو منظور نہیں ہے جو تم

گہماؤن جھین اسی نون وتو وتی اسی جھیل لیتی مہ آدہ کو بلد نو دینا قبول نہیں سرکار نے
گہماؤن زمین ہمکو دو ہم نے لیتا ہوں نصف کو بلد کو دینا قبول نہیں سرکار نے

آکھیا کہ توسان نون منظور نہیں آہ گل تو اسان نون کی آکھتا ہے کاگت پیا رہیا
کہا کہ اگر تمکو منظور نہیں ہے یہ بات تو ہمکو کیا کہتا ہے کاغذ پہاڑ دیا

میاڑا بابا بیدا گہر نون تو رہا جو دہری قادر بخش نے کو بلد دالہ نون آکھیا کہ توسی
ہمارا دادا سیدا گہر کو چلا گیا چودہری قادر بخش نے کو بلد والے کو کہا کہ تم

کہوہ و مہر بند کردو تاں منیون کہ پیچھے دیوان جوا سنگھ سرکار نے کہلا و سنون آکہا
چاہ ... بند کردو ... قبول ... بعد دیوان جوا سنگھ کو سرکار نے ... کہا

کہ ست سو گہماؤن جھین لویہ آدہ کا کو بلد کو دو تالیان ورہ ہوئے میاڑا کہا
کہ سات سو گہماؤن زمین لو ... نصف کو بلد کو دو تالیس برس ہوئے ہمارا قبضہ

نہیں ہو گا اسان کو نہیں آکہا —
نہیں ہو گا ہمکو جھوٹ نہیں کہا ہو

جواب طرف ثانی

میاڑا بابا کہ دلوا کل تہا اتھہ بہن نو ملن آیا سی اتو دی نو پہر کے انہاں نے جہیر
ہمارا رشتہ دار ... آیا تہا ... اور انہوں نے ...

مار تاں اسان کے بہراون نے آکہا کہ اتھہ بسنا جوگ نہیں بہر اپنی بیلی وچ
مار ... ہمارے بہائیوں نے کہا کہ یہاں رہنا لائق نہیں بعد اپنے ...

نیڈا باندہ لیتا اونا ہٹ کے کاسی نیڈ بندہا اکسٹہ کے کندہ او رساو ہی مکرولا
گاؤں آباد کیا جب ... کی ... شروع ہے اور ...

نیڈ بندہا اور ناتھا سنگھ موو ہی ہو کر نیڈ بندہا اوسکے نال اور بہرا اون شامل
گاؤں بسا اور ناتھا سنگھ پیشوا ہوکر گاؤں بسایا اور اسکے ساتھ اور بہائی سب

مالک عوہدیدار سعبہ نوان نیڈ وچ جاوسی سرکار الوقی نبالدہوا دیتا وہیدے ہے
مالک و عہدیدار سعب جدید و بیات میں ... سرکار ... نے ... دی

آلیس سوا اونا لیا ایدون بچیاری اتا سنگھ دا اکیاں سرکار دی ٹبر جو آیا جو تالیس، وشند مند عورت
مزہ کے ساتھ آکر پچھاڑی ناتھا سنگھ کا اکیاں سرکار
ہو گئی او ونی وسدے سی بیٹڈ مینڈ ناتھا سنگھ نوں اوہ دو ہوں بہاں نوں ایک بھتیجے نوں ایک بھرا و
ہو گیا اونہیں ایک بھتیجے کو
نوں ایک آپ نوں رات نوں سولی ہو کھرا اندر ونت منجی کھنکاں ہی نو دوں انگ کسی مار پسا ایدو نے
بھتیجا ناتھا سنگھ رات سکر ناراض اس ن
پنڈ دے و موسکی سی تو جا پیا کھو نوں والہ او جیسے کے میں سرکار نے اونہوں دی ڈھکان
گاؤں کے لوگوں کی ناتھ سنگھ قیدی
ہیٹر کے ایک ناتھا سنگھ دا بیٹا صاحب سنگھ سرکار دی نوکری سی اوہ بیچ رہا ڈھکان پھڑ لے گے
ایک ناتھا سنگھ کا بیٹا صاحب سنگھ سرکار لا رہتا وہ بیچ رہتا قیدی پکڑ
سرکار دی روبکار ہو یا ہیاں صاحب سنگھ نوں سرکار نے آکھیا تو ناڈا تیا ماما گیا ہے کہو تو تیہانوں
سرکار کے روبکار ہوتے صاحب سنگھ کو سرکار نے کہا تیرا باپ مارا گیا ہے کہو تو تم کو
پھاہ دیو دیے صاحب سنگھ بولیا آکھیا نہ سرکار میرے کو نوں بھی پھاہ نا دیو
پھانسی دے دیا جاوے صاحب سنگھ کہا نہیں سرکار میرے خون کو پھانسی
سرکار پنج ہزار روپیہ میں نے لیتا ہے تو نوں مجبور نے لکھدا کر تین سو من دانہ سادہ دیاں گو
سرکار نے پانچ ہزار روپیہ تاوان لکھدیا کر تین سو من غلہ
لو نوں باپ تے قیاں ناکوئی دن دانہ لیندہ ہوا تھا دانہ کا بھاو بھی کے سور وپیہ فی
کوئی دن غلہ کا نرخ سور وپیہ
الاسی ورتیاں دو پنڈ دیچ وسیتی سے فقط
لیندہ کا گاؤں

فقرات متفرق پنجابی گفتگو

کھو ہی کہرے تو آو ۔ لیپا کے کم کرو تو سیتو کہالے ۔ اس گل
اس بات
وچ سانوں کی ہو ۔ کھو پچ لو ۔ پنجابی دو ۔
کی چاہ
اور اس زبان پنجابی میں راگ مبشر ہیں کو تحلوق کا تے ہیں اور دوہڑے وغیرہ
بکثرت ہیں اور معلم جو فارسی پڑھاتے ہیں اور زبان پنجابی بتلاتے ہیں چنانچہ
ایک معلم کو پڑھاتے اور بتلاتے اس طرح یہ دیکھا شعر امی مرنج عشق زہیر داندیا نوں
امی کو کٹا جیدا نگو میڈی نال کمن ۔ او یہ تیں

رسم تحریر خطوط سکھان کی مرکب بزبان فارسی و پنجابی اکثر تھی اور طریق تحریر القاب و آداب کا یہ تھا۔ **القاب**۔ واہ گورو جی کے پیارے ست گورو جی کے سنواری او جل ہتک شریل ہیدا رسکھی الاکال۔ **اداب** بعد فتح گورو جی کے واضح رائے مضمون باد **مضمون**۔ ڈیرہ سرکار پرشادہ چکیدہ ملہو لہی خواہد رسید۔

تذکرہ پرستشگاہ اقوام رذیل

اس دوابہ میں ہمنے دیکھا کہ اکثر مخلوق گوگا پیر اور سرور سلطان اور گوڑیا پیر کو بہت مانتی ہین اور آسار ڈھی کی مسافرین نہایت ادب اور تعظیم کرتے ہین انکا حال مختصرانہ ذیل مین ہے۔

کیفیت	نام گورو
یہ گوگا پیر پسر راجہ جے پور قوم راجپوت گوت چوہان بیکدی اپنی بمقام قصبہ گردو ریڑہ ملک باگڑ سراج بیکانیر مین بدعای گورو گورکھ ناتھ بطن مساۃ باچھل سے پیدا ہوا اوسنے پیرا پنے خالہ زاد بھائیون سے لڑا اور اونکو قتل کیا آخر شرش اپنی والدہ کی ناراضی سے گھوڑے سمیت بموضع سکھی پورہ ودو ہڑہ زیر زمین سما گیا اور مشہور ہے کہ باسک ناگ سردار سانپوں کا اوسکی تابع تھا اور عوام سچا آدمی اسکے احکام کی نہایت کرتے تھے کہ ملکوں مین اوسکی پرستش بیانتک ہوئی کہ کسی نے پوچھا کہ گوگا بڑا کہ عالم جانا	گوگا پیر

نام گورو	کیفیت
گوگا پیر	کہ جو بڑا ہے سو بڑا ہی ہیچ کہکر سانپون سے کون کٹواے یعنے اونکے عقیدہ مین یہہ ہے کہ کوئی کلمہ بے ادبی کا بنسبت گوگا زبان مین نہ لانا سانپون سے اذیت پاتا ہے موسم برسات مین لوگ وہان جاکر ادا منت کرتے ہین اور وہ یہہ بدیہ مین اوسکے نام سو ایک مکان ماڑی بنا ہوا ہے اکثر ہر سال ماہ بھادون مین میلہ ہوتا ہے اور چھڑی کھڑی کرتے ہین کمہار نہا کر و بجوگی اوسکے بھگت ہین اور چڑہاوا لیتے ہین اور ایک راگ وسکے حال کا گاتے ہین —
سرور سلطان	شہر نگاہا علاقہ ملتان مین اس پیر کی درگاہ ہے وہان توڑی پرستش اور میلہ ہوتا ہے مگر اس ملک مین قوم بھرائین اوسکے مجاور ہین وہ یہ بدیہ چبوترہ اس پیر کے نام کا بنا کر مسلمان لوگ یا ہندو بروز جمعرات کچھ شیرینی چڑہاتے ہین اور سرور کا ایک روٹ ورتی سوا من خام یا پختہ آرد و قند سیاہ سے بنا کر ٹکڑہ ٹکڑہ لوگون کو بطور تبرک بانٹتے ہین مگر اکثر معتقدان اسکے بوجہ لفاظر یوم جمعرات دودہ کو روغن نہین نکالتے اور اپنے گہر کے دودہ اور دہی کو اوسکے نام پر صرف کرتے ہین —

نام گورو	کیفیت
گوڈریا پیر	لودہیانہ سی پر سے دہم کوشا کی طرف ہمنے بچشم خود دیکھا کہ اک جگہ پر ایک آبادی ہین کسی کسی درخت کیکر پر کپڑہ کے چیتھڑے پورانے چڑھاتی ہین اور وہ زمینچہ چیتھڑے ہیں اوس درخت پر لٹکتے ہین اوسکو گوڈریا پیر بولتے ہین اور خاص و عام مسافر اوس درخت ایک چیتھڑا ڈالنا ثواب سمجھتی ہین۔
آسار وڑی	یہ نام پیر یا شہید یا ولی کا نہین ہے وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ آسا امید و روڑی یعنی سنگریزہ اقوام رذیل ضعیف اعتقاد اور ناواقف عقاید مذہبی نے بروقت سفر اپنے عزیز و اقارب کے واسطے کسی مقام پر ایک پتھر بدین مراد ڈالا کہ اکثر اشخاص امید رونق بامداد غیبی اس پر اور پتھر ڈالینگے تو افزونی ان پتھرون کی امید خوشحالی اور جلد عود کرنے اوس مسافر کی متصور ہے اور جبکہ ہر فرد بشر کو غربت در پیش اور خالی از غرض کوئی نہین ہر اشخاص خصوص مسافرین نے بنظر ثواب یہہ طریقہ اختیار کیا کہ وقت گذرنے ایسے مقام کے ایک پتھر اوس پتھر پر ڈالی یا شدہ شدہ ایک رسم عام ہوگئی اور یہہ منت آسار وڑی مشہور ہے۔

اقسام زمین معافی کہ اس ملک میں نامزد ہے ظاہر ہے کہ بادشاہوں کے وقت میں تین قسم کی معافی تحریر میں آتی تھی۔

قسم	کیفیت
التمغا	وہ معافی کہ بادشاہ سے دوام کو نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ معاف رہے اور کسی طرح کا ابواب اوس پر نہو۔
مدد معاش	حاکم نے اپنا خراج تا حیات کسی کو عطا کیا۔
ملک	کسی حاکم مقتدر نے کسی زمین کا جو دہلی سلطنت کے متعلق ہو [illegible]
جاگیر	ملازم کو بعوض انعام [illegible] دی خدمات میں تا حیات دی جاتی ہے۔

اقسام [illegible] میں اکثر [illegible] معافی زادہ سکھان و زمینداران ہر بادشاہی وقت [illegible] معافی [illegible] کہ کسی کے پاس باقی نہیں رہی جیسے [illegible] اس ملک میں آئی ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

قسم معافی	کیفیت
انعام زمینداری	حاکم نے کہ جسکو [illegible] اپنے محصول کا ہو اپنا محصول زمیندار کو بوجہ حق زمینداری معاف کر دیا اضلاع ہوشیارپور میں اسکو ساہن کہتے ہیں
دہرمی	حاکم یا زمیندار نے معتقد یا مزار کو بحیلہ دی کوشش تردد کی زمین مقدار قلیل معاف کیا۔
[illegible]	[illegible] ضلع [illegible] اور ملکوں [illegible]

قسم معافی	کیفیت
بن ارتھ یا دہرم ارتھ	بولتی ہین اور یہہ زمین سنکلپ کرکے دیتی ہین۔
شاستر ہت	کتھا و گرنتھ پڑہنی کے وقت جو زمین دی جاوے۔
پرمارتھ	واسطے اپنی عاقبت کے دے۔
نرائن ہت	جس زمین کی پیداوار نذر اللہ کھلائی جاوے۔
دہولی	جو زمین بچولی یا دہاپر وہت کو زمیندار دین پوربے مین اُس قسم کی زمین کو پا وارک بولتی ہین اور یہہ بھی ایک نوع کی منشر وط خدمت ہے
بوتہاڑہ	چاکرانہ زمین کہ بعوض خدمت گاؤن کے چاکران دہ کو دی جاوے۔
دہرم سنات	مرنے کے وقت بعد کریا کرم عطا ہوا اور مرنے کا تلفظ سکہو مین حکم ست ہے جیکو اور ہندو پہ لوگ او رفارسی والے انتقال کہتے ہین
پترارتھ	بعد مرنے کے مہا برہمن چارج کو قبل کریا کرم یا آتشا گرڈ پیریمن کو بعد کریا کرم کے دین۔
گرہ ارتھ	جو زمین ڈہلوت کو یا گجراتی برہمن دان لینے والے کو دی جاوے
بیاری کا خرچ	جو زمین یا گاؤن وقت شادی کے لڑکی کو دین۔
بدیا ارتھ	کسی معلم یا پاندہا کو پڑہا وے طالب علمون کے واسطے فائدہ عام کے دی جاوے۔

قسم معانی	کیفیت
تیرتھ ارتھ	گنگا و کچھیتر وغیرہ پر بوقت اشنان کی پربہ کے دن سنکلپ کرکے پروہت کو دی جاوے۔
تون سیجا	بعوض ماری جانے کے اوسکو وارثان کو متجانب اوسکے کہ جسکے کام پر مارا گیا یا جسکے ہاتہ سے مارا گیا دی جاوے۔
بدھائی	لڑکا کے پیدا ہونے مین عطا کرین اوسکو نندی مو کہ سرا وبہی بولتے ہین۔
سدا برت	واسطے خرچ خوراک روزمرہ مسافران آیند و روند کے دی جاوے
ناگ بیدہ	وقت قلبہ رانی کے جب کہیت مین سانپ پہالی ہل سے مارا جاوے وہ کہیت مع بیل وہل کسی برہمن کو دیتے ہین۔
دیوہاٹ	ٹہاکردوارہ۔ مارٹی گوگا پیر۔ سرور سلطان۔ پیر دستگیر درگاہ مندر یبی۔ سمادہ۔ تکیہ۔ یا میلہ درگاہ کی صرف کو دی جاوے
باغ وچاہ کی پیاہنز	جب باغ طیار ہو یا نی چاہ اوسکی شادی کرتے ہین اور برہمن کو کہانا کہلاکر کچہ زمین عطا کرتے ہین اور جبتک بیاہ باغ اچاہ کا نکرین اوسکا پہل نہین کہاتے اور پانی نہین پیتے۔

شرح سرحد چچہا سینو و چچہ چچہ

جہاں دریا [illegible] ہے تہڑی دہار دریا کی جہاں جاری ہو وہی حد

ہوگو کہ پیچ تاب دریا سی کچھ زمین ایک گاؤن کی دوسرے گاؤن مین کٹ جاوی
اضلاع غربی مین اوسکو بچھا سینو اور اضلاع شرقی مین دہار دھورا بولتی ہین
اور پنجاب اوسکو کچھ مچھ کہتی ہین اور وجہ تسمیہ کچھ مچھ بھی معلوم ہوتی ہے
کہ کچھوا یا مچھ دریا مین رہتا ہی اور اوسکے نشان سے باین تلفظ نامزد ہوا۔

برہمنان پروہت و پچولی و پادہا کی شرح

اس ملک مین برہمن تین قسم کا حق رکھتی ہین ایک پروہت پرہتا وہ ہے
کہ جو قدیم سے جبکا خاندان کا پروہت ہی بدستور رہی جیجمان کو جسکا وہ پروہت
ہی تغیر و تبدل نہین کر سکتا وقت شادی کے وہ ساکھو چار یعنی نسبت نامہ
پڑہتا ہے۔ دوسرا پادہ ہی۔ پادہا وہ ہی کہ جو شاستر پڑہا ہوا ہو اور وہ
رسم بیاہ شادی کی کرادی جو فلوس اوس وقت پوجا بیاہ مین چڑہتی ہین
وہ لیتا ہے اور سرو ہا کہلاتا ہے اور سادہی پاتا ہے اور مرنے مین کریا کرم
اور سراوہ کنا گت وہی کراتا ہے جو کچھ فائدہ اس سی ہو وہ پادہا کو ہوتا ہے جبتک
وہ گاؤن مین بسی رہتا ہے جب اوٹھ جاوی پھر اوس گاؤن مین اوسکا
کچھ حق نہین رہتا اور تغیر و تبدل اوسکا باختیار زمینداران دیہہ ہے اور
شہرون مین باختیار گھر والی کے ہے۔ پچولی وہ ہے کہ جو آئندہ روند
ہندو کی روٹی پکا وہی اور گاؤن کا آسرت کہلاتا ہے بیاہ شادی مین
اوسکو کچھ مل رہتا ہے اوسکا تغیر و تبدل باختیار زمینداران دیہہ کے ہوتا ہے

مین باختیار مالکان ہر ایک کھیت ہے اور ساڑہی غلہ کی بہ نسبت پیداوار بہت سے
کم ہوتا ہے مگر پھر ایک بیگھہ فی من اوسکو ہی غلہ ضرور ہوتا ہے۔

باب دوم بیان پرگنہات عہد بادشاہی و آمد طرائقہ سلطنت سکھان حال دوابہ مابین جمنا وستلج بقید پرگنہات عہد بادشاہی مندرجہ آئین اکبری

یہ دوابہ جمنا وستلج بادشاہی عہد مین بنام سرکار سرہند لکھا جاتا تھا اور
اب عمل انگریزی مین سس ستلج یا ادہر ستلج لکھا جاتا ہے اور اوسکے حدود
اوپر نام پرگنہات ذیل مین تہا او [illegible] ہر ایک پرگنہ قدیم کا
اسکا لگایا بطور کلیات سنہ حال تحت مین لکھتا ہون حدود اربعہ دوابہ
کی یہ ہے شمالی حد کوہ شوالک علاقہ ہائے رنجور متعلقہ شملہ دریائے ستلج پار
ضلع جالندھر و ہوشیارپور (جنوبی حد ضلع پانی پت و حصار و رہتک شرقی حد
دریائے جمن ملحقہ ضلع سہارنپور و مظفر نگر) غربی حد دوابہ باری و ضلع
امرتسر و لاہور فقط آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک عمل بادشاہی
مین متعلق صوبہ دہلی سے تہا اور سرکار سرہند مین (۳۳) پرگنہ بہ متعلق تھے
اور اب اور تین پرگنہ سرکار حصار کا اس ملک مین شامل ہو گئے اور ایک پرگنہ
سرکار سہارنپور سے آیا کہ اوسکی کیفیت خاتمہ اس کیفیت مین ثبت ہے اور ان
پرگنہات کے قصبہ جس جس سردار کے علاقہ مین شامل ہین اوسکی کیفیت و

تفصیل موافق آئین اکبری کے ذیل مین درج ہے۔

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱	انبالہ	اب یہ انبالہ خاص عمل انگریزی مین ہے اور انبالہ کی وجہ تسمیہ اسطرح پر ہے ہنود کہتے ہین کہ چنڈی دیوی کا مکان نہان تھا اور دیوی کا نام انبا اور لگہ کو کہتے ہین تو انبالہ اسکا نام ہوا لیکہ اوس مکان دیوی ہمیشہ مسلمانون کا نزاع رہا کہ مسلمانون نے وہ مکان اپنا مسمار کرکے مسجد بنائی وہ مسجد مسمار ہوئی اب یہین افتادہ ہے اور وہ زمین چنڈی کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۸۶۱ء مین اسپر جھگڑا ہوا کہ مسلمانون نے قصاب بٹھلاوینے چاہے اور باجازت ڈپٹی کمشنر کے احاطہ نشست قصاب مقرر کرنا چاہا مگر ہندوان کی نزاع پر بند ہوا۔
۲	بنوڑ	قصبہ اس نام سے مشہور عملداری پٹیالہ مین ہے
۳	پایل	قصبہ اس نام سے مشہور عملداری پٹیالہ مین ہے۔
۴	بٹور	قصبہ اس نام کا مشہور ضلع تھانیسر مین ہے۔
۵	بھنڈہ	اب راج پٹیالہ ضلع فیروزپور مین شامل ہے قصبہ اس نام کا موجود ہے اور اوسمین قلعہ نامی ہے۔

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۶	پونڈری	یہ ضلع تھانیسر میں شامل ہے اور قصبہ اس نام کا موجود ہے اور اسی سے متصل ایک ٹیڑی ہے کہ جسکا پرانا نام با آتا ہے اور یہ بھی قیاس میں آتا ہے کہ شاید یہ نام پونڈری ہو کہ متصل بھاڑہ علاقہ جگراؤن کے ہے۔
۷	بھاڑہ	علاقہ جگراؤن ضلع لودیانہ میں اسی نام کا قصبہ موجود ہے اور اسی سے متصل پونڈری بھی ہے۔
۸	تھانیسر	اسی نام کا قصبہ موجود اور اسی نام سے اب ضلع قرار پایا
۹	چھت	سرہند میں شامل اور قصبہ اسی نام کا موجود قدیم سے نام لکھنؤتی تھا زبان زد عوام ہے کہ راجہ پتھورا کو علم تیر کا ایسا تھا کہ جسکو شبد بیدی بان شاستر میں کہتے ہیں یعنی جہاں سے آواز آدمی کو سن لیتا تو ضرور اسی پر وہ تیر پہنچتا اور اسکو توڑ کر وہاں پہنچتا چنانچہ شہاب الدین غوری نے جسوقت تھا ایک مکان میں راجہ پتھورا کو قید کیا اپنے اوس کی چھت میں آہنی تختہ ایک بالشت کا موٹا جڑوایا اور آپ اوس پر بیٹھا اور آواز دی راجہ پتھورا نے تیر چلایا آواز کو ساتھ چھت توڑ کر شہاب الدین محمد غوری کے

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۹	چھت	اور اوسکے معہ سو شہاب الدین مارا گیا جب سی اس مقام کا نام چھت مشہور ہے ۔
۱۰	چھرک	قصبہ اسی نام کا موجود اب یہ قصبہ خاص علاقہ کلسیہ سردار سو بہا سنگہ میں ہے اور ضلع فیروزپور میں واقع ہے ۔
۱۱	خضر آباد	کنارہ جمنا ضلع انبالہ میں اس نام کا قصبہ موجود اب بہی اسی نام سے پرگنہ قرار پایا ۔
۱۲	دورالہ	اب یہ پرگنہ تصرف سرداران کلسیہ پٹیالہ وغیرہ سے ضلع انبالہ مین ہے اور قصبہ اس نام کا متصل موضع بسی کے واقع ہے اور اس نواح میں مشہور ہے کہ پہلے یہ علاقہ شامل پرگنہ چھت کے تہا یا دنتا ہی عمل مین شاہزادوں کی دائی سے یعنی [illegible] والی کو پرگنہ چھت سے کچہ دیہات جاگیر میں ملے اوسکا نام دورالہ پرگنہ رکہا گیا اور قصبہ [illegible] بہی زبان زد ہے کہ اوس دائی کے بیٹوں نے [illegible] کچہ حق [illegible] دیا اور [illegible] چھت کے پرگنہ سے تا وقت [illegible] گانون اس پرگنہ کے تعلق [illegible]
۱۳	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱۳	دہوتہ	پہلی عہد مین یہ بہی پرگنہ تہا اور جنگل کا علاقہ مشہور ہے
۱۴	دیورا	اسکا ٹہکانا ہمکو نہین ملا کہ کس پرگنہ اور کسکے قبضہ مین ہے مگر ایک موضع دیوڑا دندوہم علاقہ انبالہ مین ہے اور دیوڑا کا ... پارینہ کاغذات معاینہ انبالہ مین اسکا نام دیورا لکہا ہے عجب نہین کہ یہا ہو ... طرف غرب و شمال کے مابین انبالہ اور شاہ آباد کے یہ پرگنہ ویرانہ ہے
۱۵	روپڑ	اب اسی نام کا قصبہ موجود اور تحصیل بہی وہان ہی اور ضلع انبالہ مین ہے
۱۶	حویلی	اسکا پتا نہین ملا مگر روپڑ کے پاس موضع حویلی کلان و حویلی خورد مین ایک بڑا مقبرہ پٹہانون کا موجود ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہی روپڑ کے ساتہ علیحدہ لکہا جاتا ہو
۱۷	سرہند	اب اسی نام کا قصبہ موجود مشہور اور یہکان جا سے شرف صوبہ کا تہا اور مکانات اور محلات بادشاہی بہی موجود اور اب آج پٹیالہ مین ہی قدیم اسکا نام سہرند تہا پہر شہر سند نامزد ہوا شدہ شدہ سرہند ہوا۔
۱۸	سمانہ	اب اس نام کا قصبہ موجود ہی اور علاقہ پٹیالہ مین ہے۔

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱۹	سنام	اب بھی نام کا قصبہ موجود ہے اور راج پٹیالہ مین ہے۔
۲۰	سادھورا	اب بھی نام کا قصبہ موجود اور اب پرگنہ بھی اسی نام سے قرار پایا اور ضلع انبالہ مین ہے اور وجہ تسمیہ اسکا یہ بھی کہتے ہیں کہ سادھو نام تھا غلطی عوام سے سادھورہ ہو گیا۔
۲۱	سلطانپور پاپٹہ	اسکا پتہ نہین ملا۔
۲۲	شاہ آباد	اب اسی نام کا قصبہ موجود ضلع تھانیسر مین ہے۔
۲۳	فتح پور	فتح پور کھوڈہ ٹبا سے چار کروہ جانب شرق اچھا قصبہ آباد ہے۔
۲۴	قریات ہی بھیڑ	یہ علاقہ ولوٹ کا مشہور ور دلوٹ ان دیہات والون کا مورث اعلی بزرگ چوتھی پشت مین تھا اب علاقہ دہوبہ مین بھیڑ کی نام سے گاؤن موجود ہے پہلی راج تھانیسر مین تھا اب شامل پرگنہ ملانہ ضلع انبالہ مین بقبضہ سرکار انگریز آ گیا۔
۲۵	کیتھل	اب اسی نام کا قصبہ موجود اور ضلع تھانیسر مین ہے قدیم نام کپیستھل تھا شاستروں مین لکھا ہے یعنی کپی من کا استھل تھا یہ وجہ تسمیہ ہے شدہ شدہ غلط العام سے کیتھل ہو گیا اور یہ مشہور ہے کہ ہنومان کی پیدائش اسی جگہ ہوئی تھی کپی بندر کو بھی کہتے مین اور ہنومان کا سر روپ بندر سے مناسبت رکھتی ہیں۔

کیفیت	نام پرگنہ	نمبر
اب اس نام کا قصبہ موجود اور راج پٹیالہ مین ہے۔	گھڑام	۲۶
اس نام کا قصبہ موجود ہے اب ضلع لودیانہ مشہور ہے۔	لودیانہ	۲۷
اس نام کا قصبہ موجود ہے اب ضلع انبالہ مین ہے۔	مصطفی آباد	۲۸
اب اس نام کا گاؤن متصل گھڑام کے موجود راج پٹیالہ مین ہے	سنیگن	۲۹
یہ منصورپور اچھا آباد اور چھیون والا قصبہ مشہور ہی مگر نام نہین لیتے اب راج پٹیالہ مین شامل پرگنہ سوانی گڑہ ڈھوڈا کے سبب۔	منصورپور	۳۰
اب اس نام کا قصبہ موجود ریاست افغانان مین بنام مالیر کوٹلہ اور ملا ضلع لودیانہ کے ہے۔	مالیر	۳۱
اب اس نام کا قصبہ موجود تھانہ جہلوالپور ضلع لودیانہ مین ہے	ماچھی واڑہ	۳۲
اب اس نام کا گاؤن موجود اور کیتھل کے علاقہ مین ہے اب پرگنہ اباڑی پونڈری مشہور ہے	ماڑی	۳۳

اور چار پرگنہ اور سرکارون سے پہلے متعلق تھے اب ملک سکھان سے اس ملک مین شامل ہوئی ہین۔

کیفیت	نام پرگنہ	نمبر
پہلے سرکار حصار سے تعلق تھا اب بقبضہ راج پٹیالہ جیند سے	شروانہ	۱

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۱	نہروانہ	جانب شمال نہروانہ مشہور ہے اور اوسکا تعلقہ مشہور مقرر ہے
۲	جھنید	پہلے سرکار حصار سے تعلق تھا اور اب بقبضہ راجہ جھنید کے اور قصبہ اسی نام کا اچھا آباد ہے۔
۳	صفیدون	پہلے سرکار دہلی سے متعلق تھا اب بقبضہ راجہ جھنید ہے اور قصبہ اسی نام کا موجود وجہ تسمیہ اسکی یہ مشہور ہے کہ بعد مہاراجہ پانڈوان کے کہ نام سرپ دمن تھا کہ راجہ جنمیجے اسی جگہ سانپون کو ہونک دیا تھا اب اوس جگہ میں ایک تالاب معروف ناگدمن موجود ہے اور آبادی سے ملحق ہے اور غلطی عام سے رفتہ رفتہ زبان زد عوام سپیدون اور دفتر کی تحریر میں سفیدون ہو گیا۔
۴	اندری	محل بادشاہی تھا یعنی سرکار سہارنپور سے متعلق تھا معلوم ہوتا ہے کہ دریای جمن پہلے اس پرگنہ کے غربی پر جاری تھا اور اب تک اوسکا کنارہ ڈہانک موجود ہے پھر دریای جمن ہٹ کر حد شرقی پر چلا گیا کہ اب حد شرقی پر جاری ہے یہ پرگنہ جمن وار ہو کر بقبضہ نواب کنج پورہ آگیا اور اندری کا قصبہ اب بھی موجود ہے نلوی اور سولپور کلان اور دو تین گاؤن علاقہ کنج پورہ کے اب بھی ایسے ہیں کہ آدھی ملکیت وارثان اس علاقہ

نمبر	نام پرگنہ	کیفیت
۴	اندری	مین اور آدہا بقیہ پار علاقہ مظفرنگر مین شامل ہے ۔

حال آمد سکھان و شکستگی پرگنہجات قدیمی و قائم ہونا علاقہ ہر ایک سردار و تصریح مثلہای سکھہ و سکہ جات مبالغ مجریہ این ملک

تا قائم رہنے انتظام سلطنت کے ان پرگنہات کے حدود و نشان بخوبی قائم رہے سمت ۱۸۱۸ مین بمقام سرہند مثل مقررہ سکھان مفصلہ ذیل کے سرداران نے ملک این روی ستلج پر دواد و شش صد ہجری کی سمت ۱۸۲۰ مین زین خان صوبہ دار سرہند کے مارے جانے پر سکھان نجیل گروہ گروہ بہیں گئے اور خاندان پہولکیان ملوہی یعنی ساکنان مالوہ این روی ستلج نے بہی ایک علاقہ پر قبضہ کر لیا بادشاہی وقت مین جو نمبر پرگنہ بندی تہی وہ جاتی رہی جس سردار سکہ نے جس علاقہ پر اپنا ہاتہ رکہ لیا وہان کا مالک ہوگیا اپنی بود و باش کے نام سے علاقہ مشہور کر دیا تفصیل ان مثلون کی کہ جن نے تصرف ملک این روی ستلج پر کیا ذیل مین ہے ۔

نمبر	نام مثل	کیفیت
۱	بہنگیان	بسبب کثرت استعمال بہنگ یہہ لقب ہوا اور اس مثل مین بوریہ و دیال گڑہ و کہارون و بوڑیہ کہاوری و جگادہری کے سکہ تہے ۔
۲	[illegible] گڑہ	بہا شد سرداران تا سونہرو وغیرہ ضلع انبالہ اسکے علاقہ

نمبر	نام مثل	کیفیت
۲	رام گڑھ	مین تہا اور امرتسر مین بھی رہے ہین -
۳	نکیا	سے شاہ و تارا سنگہ سردار تھے معروف کنہیا اور اونکا علاقہ بہرو [illegible] طرف کنارہ ستلج تھا مہاراجہ رنجیت سنگہ سے اونکی ریاست نیست و نابود ہوگئی -
۴	نکریا	سکہان نکئی اس مثل کے سردار طرف ملتان کی ہین -
۵	آلووالیہ	جسا سنگہ کلال سردار اس مثل کا تہا اوسکے پیچھے سردار فتح سنگہ ہوا اب اوسکی ریاست وارث کپورتہلہ و دوآبہ جالندہر مین ہے اور اس طرف ستلج مین علاقہ نراین گڑہ تعلقہ عالم پور وغیرہ بطور جاگیر تا ۱۸۴۲ع انکے قبضہ مین رہا -
۶	ڈلہ والیہ	دیوان سنگہ لنڈہ علاقہ دار دہرم کوٹ و سکندرہ و صاحب سنگہ کونڈہ مصطفی آباد ساین علاقہ دار لاڈوہ و تہانیسری اور روپڑ والا اس مثل مین تہے -
۷	نشانیان والا یعنی جہنڈہ والہ	شاہ آباد [illegible] انبالہ کے سردار [illegible] اس مثل مین تہے -
۸	فیض اللہ پوریہ	کپور سنگہ و خوشحال سنگہ سردار اس مثل کے تہے کہ اب اونکی اولاد سنگہ پوریہ ضلع انبالہ مین علاقہ دار ہین اور پاندوان بہی

پنجاب

نمبر	نام مثل	کیفیت
۸	فیض الله پور	مثل مین تهے۔
۹	کروڑا سنگه	اوسکا بیٹا بگهیل سنگه چهلوندی والا نواب کهلایا اوسکی بیوه چهلوندی مین تهی که اوسکے مرنے کے بعد سرکار انگریزی کا تصرف ہوا اور شیام سنگهان وردوره والا وجامه رائیان بهی اس مثل مین تهی۔
۱۰	شهیدیا نهنگ	کرم سنگه اس مثل کا مورث سردار وہ دمدمه مین مسلمانون کے هاته سے مارا گیا شهید ہوا شهزاده پور ریه اسی مثل سے هین اور شهید کهلاتے هین۔
۱۱	کلسیه	چهچهرولی والے سردار سوبها سنگه وغیره وسکهان جهالیانه وترکان علاقه وارساده هورا وسکهان بلاسپور که جنکا علاقه سرکار انگریزی مین آگیا اس مثل مین تهے۔
۱۲	سوکرچکیان	سردار چڑت سنگه مورث رنجیت سنگه کا اسی مثل کے سردار تهے که پنجاب مین اونکا زور ہوا اور اس روی ستلج مین چند علاقه رنجیت سنگه کے قبضه مین تهے۔
۱۳	بهولکیان	بهولکیان یعنی اولاد پهول کی قوم جاٹ سدهو برار مین مالوه و واپه جنا ستلج مین ہوئی که جنکی اولاد راجه پٹیاله

کیفیت	نام مثل	نمبر
ہونا بہ و جنیند ہین اور برار نبس سو واسطے کہلاتے ہین کہ برا اونکی آل ہی اور وجہ تسمیہ برار کی یہہ ہے کہ اونکی بڑی ہتہیار برچہی بہت رکہتے تہے اور اپنی برچہی چلانے پر بہادر تہے بر لفظ شروع برچہی کا ہے آر دشمن کو کہتے ہین اور دوسرا یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ لفظ بر کی معنی شاستر مین زبردست کے ہین اور آر معنی دشمن کے لیجے دشمن پر زبردست جو نبس ہے وہ یہہ ہین اسواسطے انکا لقب برار نبس ہوا اور مالوہ کہ جہان سے انکا نکاس ہی نواحی بہٹنڈہ و کوٹ کپورہ و ماڑہی و مکٹ سر و دوالی مین جاٹ گوت سدہو برار کہلاتے ہین چنانچہ فقرہ زبان زد عوام ہے جب تک رہین جار جب تک ہین برار چنانچہ راجہ پٹیالہ والہ اولاد آہلا سے ہین وہ آہلا کی کہلاتے ہین نابہ والہ چودہری مشہور ہین وہ ان نسلوں سے علیحدہ اور راجہ مشہور ہین اور راجہ پٹیالہ کا خطاب یہہ ہے (مہاراجہ دہراج راجیشر مہاراجہ راجگان ہند بہادر) و راجہ نابہ اس لقب سے لکہی جاتے ہین۔	ہو لکیین	١٣

نام مثل	کیفیت
بھویکیان	(برازمیں سرسور مالوہ اندر بہادر) وراجہ جیند والہ کا کوئی حساب نہین ہے بلفظ راجہ لکھے جاتے ہین اور دو کھاپ کھان کے ہے ایک منجھیل کہ جنکا نکاس ملک نجہ سے ہے دوسری ملوئی کہ جنکا نکاس مالوہ دوابہ جمنا و ستلج سے ہے اور منجھیل اپنی لڑکی کا رشتہ ملوئی سے نہین کرتی تھی مگر ملوئی کی بیٹی آپ لیتی تھی اب بسبب عظم شان و عروج راجگان پٹیالہ وغیرہ ملویون کے منجھیل اپنی بیٹی کا رشتہ ملوئیون سے کرنے لگی اور جب یہ سرداران سکھ اس ملک مین پھیل گئے ہر ایک طائف الملوک ہو گیا اور دار الضرب اپنی اپنی ریاستون کا بطور خود جاری کر کے روپیہ سکہ جداگانہ جاری کر دیا چنانچہ بہت قسم کے سکہ کے روپیہ اس دوآبہ ستلج و جمنا مین ابتک جاری ہین اونکی جس قدر تفصیل معلوم ہوئی بقید مروجہ قیمت حال ذیل مین لکھی ہے جگادھری ۔ کوٹلہ ۔ نسکیت شکہ ۔ جیند سرو پنکلہ ۔ کیتھلی ۔ ہری سنگھی ناگ شاہی ۔ راجہ شاہی پٹیالہ ۔ کوٹلہ ۔ نابہ ۔ کہنہ زبان شاہی ۔ گندا شاہی ۔ بیبی ۔ گج شاہی ۔ سوار شاہی

نمبر	نام مثل	کیفیت
۱۴	بھولکیان	انبالہ کا روپیہ برابر ۔ ہانسی ۔ عہ چہرہ شاہی ۱۲/ اگرچہ منظور تہا کہ ہر ایک سکہ کو بہم پہونچا کر نقل ہر ایک سکہ کی درج کتاب کیجاوین مگر جس قدر بہم پہونچی حرف بسبب گہسنے سکون کے پڑہے نہین جاتے اور کچہ نشانات وعلامات سمجہ مین نہین آتے اسواسطے اوسکا لکہنا فضول سمجہا فقط ۔

حال طریقہ سکھون کا ابتدا مین

ابتدا مین سکہون کا طریق غارتگری اور لوٹیرون کا تہا جو ہاتہ آتا تہا لوٹکر اپنی اپنی جماعت سی تقسیم کر لیا کرتے تہے اور بسبب اونکی لوٹنے کے اور علاقہ دار اور دیہات والون نے اونکو نذرانہ دینا منظور کیا کہ وہ راکہی کہلاتے تہے مسلمانون سے سکہون کو بڑی دشمنی تہی اذان یعنی بانگ بآواز بلند ہونے نہ دیتے تہے مسجدون کو اپنے تحت مین لیکر گرنتہ پڑہنا اونمین شروع کرتے اور اونکا نام سنگت گڑہ رکہتے تہے اور سیج کرپا نندا اور ہندون کی او بنکہ مطلق نہین شکار اور شراب خوار ہوتے ہین اور گہوڑی پر چڑہے ہوے ... کی کہاتے جاتے اور دیکہنے والے کہتے ہین کہ جہان وہ پہونچتے تہے جو کوئی ہرتن مٹی ہاتہ لگا کہی مذہب والے کا پڑا ہوا اونکو ہاتہ آجاتا تہا پانچ چیتہڑا ... ماندنی کہا تا پکا لیتے تہے

یعنی پانچ جوتے اوس پر مارنا اوسکو پاک ہو جانا سمجہتے تہے اور یہہ تو اب بہی رسم ہے کہ اپنے تیز کا
گہوڑے کو سنگہا دیتے ہین پاک سمجہتے ہین اور چہری کو اوسپر پہیر دینا اسکو کاروبسا کہتے ہین
یہہ ہی طریق پاک کرنے ایسے برتن ناپاک کا سمجہتے ہین اور ان سکہون کی پوشاک کنوارد
تہی تین کپڑے اونکے پہننے کے تہے۔ پگڑی۔ کچہ۔ گاتی چادر کی۔ اور اسکا نات
بنانے کی کچہ تمیز نہین تہی بہنگ کا پینا زیادہ تر تہا جو کوئی بہنگ رگڑتا تہا اوسکو
سکہی بولتے تہے اور اوسکو انعام مین زمین اور گاؤن معافی دیتے تہے جو کوئی گورو
کی تصنیفات دوہرہ وغیرہ گاتے اور چاہا بجاتے وہ ربابی کہلاتے ہین اونکو بہی
زمین اور جاگیر معاف ہی اور اکثر ربابی قوم مسلمان ہین کہانا پکانے والے کو لانگری
بولتے ہین چنانچہ سوڈہیان نندپور ماکہووال نے لانگری کو جو پروانہ لکہتے تہے تو یہہ
خطاب اونکا لکہا جاتا تہا۔ حضرت پناہ لنگرت دستگاہ سلمہ الپرشاد۔ بال پر
پڑہانا آٹہوین روز دہونا اوسکو کیس اشنان بولتے ہین کڑاہ پرشاد کی بڑی رسم
تہی کہ گورو کی نذر نیاز مین حسب مقدور خود سوا روپیہ سے زیادہ پانسو ہزار روپیہ تک کا
کڑاہ کرتے تہے حلوا پکوا کر اوسپر گورو کی بانی پڑہتے تہے اور کارد اوسمین ایک دفعہ پہیر کر تہوڑا
تہوڑا حلوا سب کو تقسیم کرتے اور ہر حصہ کو چہاندا بولتے تہے اور فقیر نانک شاہی کو کچہ نذر دیتے
اور نذر دینے سے بانی گورو کی پڑہنا اوسکو اردا س بولتے ہین اور صبح شام
بانی گرنتہہ تصنیف گورو نانک و گوبند سنگہ پڑہنا عبادت سمجہتے ہین اور پگڑی وقت
اپنے سر پر بندہی رکہتے ہین جب غسل کرین تب بہی نہین اوتارتے اگر اتفاقیہ پیشتر

اور تر جاری تو بدون نکرنے کرالہ پرشاہ اور دینے چٹی جرمانہ کے بگڑتی نہین یہی
اوران سکہون مین کراو کی رسم ہے صرایک اپنی بڑی چہوٹی بہائی کی زوجہ بیوہ
کو اپنی زوجیت مین لیتی ہین اور اوس کراو کو چدر پالینا بولتے ہین اور کچہ
پہنی ہوئی کہاتی ہین جبتک دوسری کچہ نہ پہن لین پہلی کچہ کو نہین نکالتے اور ان
سکہون کے وقت مین زمینداری حقیت کی کچہ حقیقت نہین رہی تہی جو زمیندار
بسوہ دار قدیم تہے وہ اپنی حقوق سے بالکل خارج ہوگئی تہی کاشتکار کو زمیندار
بولتی ہین اور جمعبندی خام اور سب حقوق جو بے متعلقہ زمینداران آپ تحصیل کرتے تہی
جسکو چاہا گاؤن اور زمین کی کاشت سی خارج کردیا جسکو چاہا آباد کردیا کوئی شنوا
فریاد کسیکی نہین تہا بعض بعض گاؤن اور قصبہ مین زمیندار قدیم ہین وہ سرشتہ
زمینداری پاتے ہین کاشت زمین مین کچہ مداخلت انکو نہین فی من دو سیر یا ایک سیر
غلہ اور فی روپیہ چنبلی ایک آنہ پاتے ہین یہ حق ستہری کہلاتا ہی اور اس قسم کے
حق دار بلفظ بسوہ دار کہلاتے ہین اور ایسے تنازعات ہمیشہ لڑائی اور
فساد ہوتا تہا اور کاشتکاران اور سکہان علاقہ داران کے مابین اور کوئی فریق
نفع کہانے والا نہین تہا سب طرح کے جو سکہان کے علاوہ تحصیل محصول خانگی نجکاری
کے بطور جزیہ جاری تہی سکہان کی عدالت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین تہا صرف اور
تدارک کا مدار اوپر آسودگی کے تہا آدمی دولتمند کو کہ گو اوس سے قصور کم ہوا زیادہ
تدارک اور مفلس مجرم کلان کو بہی قید برای نام ہوتی تہی گاہ گاہ جسکو ساتہنک کہتے ہین اگر

کسی کا کچھ لینا بذمہ کسی باشندہ شہر و دیہہ و پرگنہ کے ہو اور وہان کا کوئی غیر کس آ گیا اوسکو عوض اوس سے مطالبہ کرتے تہے اور نوکر چاہان روٹی کہاتا کپڑا پہنتا آسودہ حال پایا فوراً قید کر کے لوٹ لیا بٹریان تا الدین اور قید کرنا ایک بات تہا اور سکہان کے آپس کے کئی قسم علاقہ داران بنام زد ذیل تہے۔ سردار۔ مثلدار۔ ذیلدار۔ پتی دار۔ تابعدار۔ جاگیردار۔ معافیدار۔ بڑی قسم کا نام مثل تہا جسکا حکم سب جانتے تہے جسکو سردار کہتے ہین اور مثلدار وہ کہلاتا تہا کہ خراج اپنا کسی کو نہ دے اور جب چاہے دوسری مثل مین شامل ہو جاوے ذیلدار وہ تہا کہ کسی کی ذیل مین شامل ہو اور اوسکی فوج کے ساتھ چڑہے۔ پتی دار وہ تہا کہ بروقت تصرف کسی سردار کے ساتھ اوس نے چند دیہات پر تصرف کیا اور بروے تقسیم سردار سے علاقہ بانٹ کر حصہ پایا اور جو کچھ پتا سردار کی تجویز سے اپنے حصہ کے موافق دیا اور سردار کو نذرانہ بنام زد نوتہ بیاہ شادی مین اور وقت ضرورت سوار نوکری مین دیتے تہے تابعدار وہ تہا کہ جس سردار کی تابع مین اول سے ہوا بدستور تابع رہے دوسرے کی تابعداری مین جا نہین سکتا تہا۔ جاگیردار وہ تہا کہ کسی سردار نے اپنے اختیار سے اپنے علاقہ مقبوضہ سے اوسکو کچھ جاگیر دی اور ضبطی کا اختیار اوسکو تہا۔ معافیدار وہ تہا کہ جسکو کچھ ٹکڑہ زمین کا معاف کیا اور واہب کو اختیار ضبطی و بحالی حاصل رہا اور دستور تہا کہ جو کوئی جس مثل مین شامل ہوتا تہا دوسری مثل والا اگر کسی پر دباؤ دے تو اوس مثل کی فوج اپنے مثل والے کو مدد دیتے اور فوج کو نکال دیتے تہے۔

تصریح طریق قسمت ہای وراثت کہ جو مابین سرداران جاگیرداران زمیندا[ران] اس ملک کے نامزد و رائج ہین

اس دوآبہ جمنا و ستلج کے مابین کئی طریق پر تفریق و تقسیم جائداد و کھیوٹ جات

کہ اوسکا حال ذیل مین ہے۔

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
سرداران جاگیرداران کی تقسیم	چونڈہ بانٹ	جو ریاست والدہ کے حصہ پر تقسیم ہو یعنے ایک عورت کو ایک بیٹا اور ایک عورت کو پانچ ہون تو نصفی ایک کو اور نصفی پانچ کو حصہ ملے وہ چونڈا بانٹ کہلاتا ہے چنانچہ یہ رسم خاندان سنگھ پوریان والا مین ہے۔
	بھائی بانٹ	بھائیون پر بانٹ یعنے حصہ برابر ہو گو کہ ایک وجہ سے ایک بیٹا اور ایک وجہ سے پانچ ہون تو چھ حصہ برابر ہو جاوین۔
	سرداری بانٹ	جو کوئی بڑا بیٹا ہو اوسکو دو حصہ اور دوسرون کو ایک ایک حصہ ملا ہو سرداری مین کچھ زمین بڑے بیٹے کو دیجاوے اور بڑی بڑی ریاستون مین یہی طریق ہے کہ راج کا مالک بڑا بیٹا ہو کہ وہ ٹیکا کہلاتا ہے اور دوسرون کو

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
سرداران جاگیرداران کی تقسیم	سرداری بانٹ	گزارہ دیا جاوے۔
	چاری	نصف شرکت کو چاری بولتے ہین یعنی یہ مطلب ہے کہ نصف حق زراعت اور نصف حاکمی اوس نصف حق حاکمی مین نصفی حصہ چہارم ہوتا ہے۔
	کاڑیوں اور سواروں کا حصہ	جس قدر سواران نے متفق ہوکر علاقہ پر تصرف لیا سب کو حصہ اوس علاقہ مین ہی موافق حصہ سواران اوس وقت کے قرار پایا اور تقسیم ہوا اور اوسی حصہ سواران پر خرچ کی کہیوٹ دیتے ہین اور وہ حصہ آئندہ ہی جاری رہی چنانچہ کمتھر آبو رایل ساڈہورا و شاہ آباد و گوڑہا و نکھنورہ و جامدائیان و گھماؤن دیپی پوہ ضلع انبالہ مین سواران پر حصہ جاگیرداران ہے
تقسیم رعایا	بسوات	ایک گاؤن کے بیس بسوہ شمار کرکے موافق رواج ملک شرقی کے حصص کی تقسیم ہو۔
ہلساری	ہلساری	یہ رواج اس ملک مین بیشتر ہے کہ موافق ہلون موجودہ کے جب کبھی زمین تقسیم ہووے ور حصہ مقرر ہو گیا اور بجای بسوہ کے ہل شمار کئے جاتے ہین

تقسیم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
تقسیم عایا	لہاری	اور ہل کی تفریق مین تین درجہین ہل - کا بہا نصفی ہل کو ستّل چہارم کو بولتی ہین۔
	لانہ بندی	یہہ شرکت کاشت کی ہے اور لانہ بندی مین ... شرکت کی ہو کہ کسی کا بیل کسی کا آدمی ہوا و سکا ... بیل و آدمی کیواسطی تقسیم حق مزارعہ ... چنانچہ تہانیسر کے علاقہ بانگر مین یہ رواج بکثرت ہی ... کبہی نام مین ایک لانہ کی کاشت جو دیہاتکے باشندہ مستقل کا ... کی کرین اور باچہہ وغیرہ مین حسب شراکت ... جو کوئی پاہی متفرق کاشت غیر مستقل کرین اور ... و بڑہی شمار کرتےہین اور لانہ چار ہل چار آدمی کا ہو ... ہوتاہی ہوشیار پور مین لانہ کو لاڑہی اور پوربا ... بنیڈ بولتیہین۔
	پگڑیون کہیوٹ	جس قدر مرد دستار بندہون گاؤن مین اون ... باچہہ ہوجاوی۔
	تاگڑہی بانٹ دہلی پرکہیوٹ	اس کہیوٹ کی باچہہ مرد جوان و پیر طفل ... خانہ ہی کہ جسکا خورد و نوش علحدہ یعنی چولہا جدا ...

نام تقسیم	کیفیت
ہلی پرکھیوٹ پونچھی	اوس پر تصرف ہو وہ ہلیون پر کھیوٹ کہلاتا ہے۔ جہان زراعت کم اور مویشی بیشتر ہوتے ہین اور گزارہ باشندگون کا اوپر فروخت شیر و روغن زرد کے ہوتا ہو وہان باچھ اوپر مویشی کے ہوتی ہو چنانچہ ضلع کیتھل کی طرف اکثر یہی رواج مویشی کا ہی۔
ٹھیکری	صفیدون وغیرہ علاقہ جیند کی طرف واسطے چوکیداری اور دینے دکان مہاجنان واسطے برداشت خوراک فوج وغیرہ کے اور نیز کار بیگار کے یہ رواج دیکھا کہ سب لوگ کے نام ایک ایک ٹھیکرہ ٹھیکری پر لکھ کر ایک گھڑی مین بھر دین اور ایک سبوچہ خالی رکھتا ہو ہر روز ایک ٹھیکرہ اوٹھاوین جسکا نام نکلے اوسکے ذمہ باچھ عاید ہو اور ٹھیکرہ سبوچہ خالی مین ڈالتے جاوین جب وہ گھڑہ بالکل خالی ہو جاوے تب دوسری گھڑی سے اوٹھانا شروع ہو اور اسیکے مطابق عمل ہوتا ہو اوسکو ٹھیکری کی باچھ بولتے ہین۔
بھیاچاری قبضہ	جس قدر زمین جسکے قبضہ مین ہے وہی اوسکی حصہ بتا ہی وہ تفریق حسب قبضہ زمین ہو۔

قسم تقسیم	نام تقسیم	کیفیت
	ڈھنگوارڑی	یہ لفظ اوسکے واسطے ہے کہ کاشت مین کسیکو لوا شریک ہوجاوی اور اپنے بیل ہل شامل کردی اور آدمی اور بیل کا حصہ حق زراعت مین برابر محسوب ہو یعنی کسی کا آدمی کسی کا بیل تو حق مزارعت برابر تقسیم ہوجاوی۔

حال تسلط عمل انگریزی مع نقل شقہ جات وتسلی نامہ وعہد نامہ منجانب حکام انگریزی بنام سرداران

این روی ستلج مین چھوٹی چھوٹی ریاستین بہت ہوگیین ہر ایک اپنے اپنے علاقہ کی حکومت فوجداری و کلکٹری و دیوانی کا اختیار رکھتا تھا اور کوئی قانون جاری نہین قاعدہ انصاف ہر ایک کی زبان پر تھا مگر اوس باہم مین مابین سکھان حدود پر بہت جھگڑہ رہتا تھا اور لڑائیان ہوتی تھین جب رنجیت سنگہ سن ۱۸۰۸ع مین آیا ہر ایک سرداران سے کچھ کچھ نذرانہ و تحفہ لیے اور علاقہ مدکی اور بہلول پور وغیرہ تلونڈی نراین گڑہ و عالم پور و جگراون کے علاقہ ہیرا لہووالہ اپنے مصاحب کا انذرف کرادیا و موزنڈہ اور لودیانہ اور لبتیان و جنڈیالی راجہ بہاگ سنگہ جیند والہ کو دہٹرہ وغیرہ کچھ علاقہ راجہ جسونت سنگہ نابہ والہ کو دیا اور بیان کہ جمنا اپنی سلطنت کی حد مقرر کری اور دس ہزار فوج لیکر گیا

گنڈا سنگہ صافی کی انبالہ مین چھوڑ گیا سرداران اس ملک کو بہت اندیشہ ہوا اور چار راجہ اور دیگر
سکہان نے باہم مصلحت کی کہ اگر رنجیت سنگہ اس ملک مین آیا تو سب کو خراب کرویگا
اور صاحبان انگریز کا یک خراب نہین کرتے اور حکومت سرکار انگریزی و رنجیت سنگہ مین
تمیز کرکے یہ نظیر دی کہ رنجیت سنگہ کی حکومت ہم شکل ہیضہ وبا کے ہے کہ وہ فوراً جان کو
تلف کرنیوالی ہے اور سرکار انگریزی کی حکومت ہم شکل عارضہ تپ دق کے ہے کہ بیمار اوسمین
برسون تک زندہ رہتا ہے اور تدبیر معالجہ کی گنجایش ہے بہرکیف اگر پناہ سرکار انگریزی
کی لی جاوے تو چند ہماری ریاستون مین قیام اور رنجیت سنگہ کے صدمہ سے
حفاظت تمام رہیگی سرداران سنگہ کیتہل والا و سردار بہنگا سنگہ تہانیسری و بہاگ سنگہ
جیند والہ و اہلکاران پٹیالہ و نابہ منجانب جملہ سکہان پیشوا ہوکر اونہون نے جرنیل اوکٹرلونی
سے دہلی مین ملاقات کرکے چاہا کہ حفاظت سرکار انگریزی مین آئین اور برطبق رپورٹ
جرنیل صاحب کے یہ خواہش سکہان کی نواب گورنر جنرل سے منظور ہوئی اور بذریعہ شقہ
مورخہ بست و ہشتم ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء بدین مضمون تسلی سرداران کو دی گئی۔

نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامرا لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر حکم دادند کہ از بدایع دولت خواہی
و خیراندیشی سرداران سکہان و حسن اعتقاد آنہا راسخ القولی و حق پرستی آنہا اعیان
انگریز بہادر بسیار خوشنود و شادمان گشتم و خیرخواہی و صلاح و بہبود سرداران
موصوف منظور و چنان تحریر گردید کہ اختیار و اقتدار سرداران موصوف را کہ حق
واجبی آنہاست منظور داشتہ دعوی حکومت و مداخلت در امور آنہا گاہی پیش نگیرد

یا فسخ بالکلیہ ترک نماید سلسلہ فیما بین این سرکار و سرداران موصوف برین نوع مستقیم
بین ظاہر کہ فیما بین این سرکار و سرداران سکھان چنان رابطہ حاکمی و محکومی
ثابت نمی گردد المرقوم ہشتم ماہ مئی ۱۸۰۹ء

اور مسٹر چارلس مٹکاف صاحب بہادر کو پیشگاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ والی عہدنامہ جدید کے سرکار انگریزی نے بھیجا

سرداران اس ملک کے اوس وقت ہی اندیشہ ناک نہوئے مگر جرنیل لونی اختر صاحب نے
معرفت بہنگا سنگہ کے بذریعہ خط اپنے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۰۸ء کی تسلی دی
ان بعد بتاریخ ۸ جنوری ۱۸۰۹ء فوج سرکاری چلکانہ کے گھاٹ اوتری
وتہا نجات کہ جو تو مبر ۱۸۰۸ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے این روی ستلج مین ہتی
او تہا ہو گئے اور علاقہ مد کی وبہاولپور وغیرہ ضلع فیروزپور رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۸ء
مین لے لیا تہا اوسکے قبضہ مین چھوڑ دیا ۱۸ فروری ۱۸۰۹ء کو فوج انگریزی
نے لودیانہ مین ڈیرہ کیا ۲۵ اپریل ۱۸۰۹ء کو ایک عہدنامہ سرکار انگریزی
و رنجیت سنگہ کے مابین بین نسبت اس ملک کے معرفت چارلس مٹکاف صاحب
کے لکہا گیا اور لودیانہ مین چھاونی فوج کی ہوئی او سکے بعد حضور نصیر الدولہ
جرنیل داؤد اختر لونی صاحب بہادر راجنٹ گورنر جنرل سے اطلاعنامجات بنام
سرداران این روی ستلج جاری ہوئی کہ نقل اون اطلاعنامجات
کی یہ ہے

اطلاعنامه بموجب حکم صاحبان صدر دارالامارت کلکته

اظهر من الشمس است و ابین من الامس که ملکیانی پلاتن انگریزی باین سوی دریای ستلج
حسب خواست و تمنای سرداران صرف بنظر مهربانی اهالیان عالیشان سرکار کمپنی
انگریز بهادر جهت حفاظت و حراست مکانات بظهور آمده چونکه بتاریخ بست و پنجم
ماه اپریل ۱۸۰۹ء فیمابین اهالیان سرکار فیض آثار ممدوح و مهاراجه رنجیت سنگه
بهادر معرفت چارلس مٹکاف صاحب بهادر نوشت خواند عهدنامه بظهور آمده لهذا
بموجب حکم صاحبان ذی شان اهالیان صدر دارالامارت کلکته بنا بر اطمینان
خاطر سرداران ضلع سرهند و مالوه منظورات مذکورات اهالیان ممدوح را بذیل
دفعات بمعرض تحریر در آورده میشود —

دفعه اول — چونکه ملک سرداران ضلع سرهند و مالوه در حفاظت صاحبان عالیشان
انگریز بهادر در آمده حالا از مهاراجه رنجیت سنگه بهادر از ملک سرداران مذکورین بموجب
نوشت خواند عهدنامه مواخذه و دست و کار نمانده —

دفعه دوم — هر قدر که ملک سرداران مذکورین در حفاظت و صیانت افواج انگریزی
در آمده اهالیان عالیشان ممدوحین را از سرداران مسطورین طمع پیشکش و
نذرانه مطلق نظر منظور نیست —

دفعه سوم — بطوریکه سرداران ضلع سرهند و مالوه قبل از حفاظت صاحبان
عالیشان در اماکن متصرفه خودها مصروف بحکومت خود بودند حالا نیز در اماکن

خود مختار عملداری خواهند ماند۔

دفعه چهارم۔ هرگاه که اتفاقاً برای انتفاع عام بمقتضای مصلحت وقت افواج انگریزی از ملک سرداران مذکورین گذار نماید هر یک سردار را لازم که در مکانات متصرفه خودها ضروریات که در بجاآوری حسن خدمات و سرانجام رسد غله وغیره اجناس مطلوبه تهاون بکار نه برند۔

دفعه پنجم۔ اگر افواج غنیم از اطراف و جوانب ما اراده تصرفات ملکی عزیمت نمایند تا بمقتضای رفاقت و مصادقت آنست که تمام سرداران بالاجتماع مع جمعیت موجوده همراهی خودها باتفاق صاحبان عالیشان باندفاع فوج غنیم بپردازند و در اطاعت فرمان برداری دقیقه فروگذاشت ننمایند۔

دفعه ششم۔ اگر سوداگران اجناس لایقی جهت مصارف لشکر ظفر پیکر از ضلع مشرق بنا بر فروخت آرند احدی از تهانه داران و سایرداران بعلت محصول متعرض نشوند و از حدود خودها بسلامت واگذارند۔

دفعه هفتم۔ هر قدر اسپان که جهت بهرتی رجمنتها ترک سواران از ضلع [illegible] خواه از ملک دیگر خرید شوند و پیش آرندگان اسپان چٹھی راهداری مهری صاحبان کلان از دار الخلافه شاه جهان آباد یا صاحبان کلان لشکر ضلع موجود باشند سرداران بعلت محصول در مکانات خودها مزاحمت و تعرض نسازند مرقوم هشتم ماه مئی ۱۸۰۹ء مطابق بیست [illegible] ربیع الاول سنه ۱۲۲۴ هجری

چنانچہ ۱۸۱۵ء سے سول جواب سرداران بین ممالک کا معرفت صاحبان ایجنٹ کے کار گزاروں کا قیام اول کرنا اور

خواہ ابتدا میں ہوا در پیش ہوتا رہا ابتدا میں صاحبان ایجنٹ کچھ مداخلت استغاثہ کسانان

رعایا مقدمات خانگی ماتحت سرداران کے دست اندازی نہیں کرتے تھے رفتہ رفتہ جب

کچھ کچھ بے انتظامی باقی رہی زیادہ مداخلت سرکار ہوتی گئی اور جو صاحبان ایجنٹ

فرمان روا ان ریاستوں کے منجانب سرکار انگریزی رہے اونکا حال ذیل میں ہے۔

فہرست صاحبان ایجنٹ فرمان روای این ریاستہای ستلج

کرنیل داود اختر لونی صاحب ابتدا غرہ جنوری ۱۸۰۹ء سے لغایت ۹ اکتوبر ۱۸۱۴ء

رہے ۱۸۱۴ء میں کرنیل اوکٹر لونی صاحب جنرل ہو گئے اور مہم گورکھہ پر گئے

کپتان جارج برچ صاحب ۔ اکتوبر ۱۸۱۴ء سے لغایت گیارہ جون ۱۸۱۵ء

بہ تحت حکم جرنیل صاحب کے کام کیا اکثر احکام جرنیل صاحب سے جاری

ہوتے رہے۔

جرنیل داود اختر لونی صاحب ابتدا بارہ جون ۱۸۱۵ء سے لغایت ۹ اکتوبر [illegible]

اور جرنیل صاحب کے احکام جاری ہو گئے مگر اس کے بعد واسطے صلح گورکھہ کے طرف

دانا پور کے گئے

کپتان ولیم مری صاحب ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء سے لغایت ۲۰ جون ۱۸۱۶ء

اور ان صاحب کے اجلاس سے احکامات جاری ہوتے رہے۔

جرنیل داود اختر لونی صاحب غرہ جولائی ۱۸۱۶ء سے لغایت ۱۲ دسمبر ۱۸۱۶ء آیندہ

اور جنرل صاحب موصوف کا حکم جاری رہا۔

کپتان جارج برچ صاحب ۱۴- دسمبر ۱۸۴۶ء لغایت ۱۸- اپریل ۱۸۴۷ء

جنرل اور داختر لونی صاحب ۹- اپریل ۱۸۴۷ء لغایت ۱۵- اکتوبر سنہ الیہ۔

کپتان جارج برچ صاحب ۱- اکتوبر ۱۸۴۷ء لغایت ۳۱- اگست ۱۸۴۸ء

کپتان رابرٹ راس صاحب یکم ستمبر ۱۸۴۸ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۸۴۹ء۔

کپتان ولیم مری صاحب غرہ- اپریل ۱۸۴۹ء لغایت ۲۵- جون ۱۸۵۰ء۔

جارج رسل کلارک صاحب ۵- اگست ۱۸۵۰ء لغایت ۲۵ جون ۱۸۵۱ء —

غرہ مئی ۱۸۵۱ء لغایت اپریل ۱۸۵۲ء احکام بسبب چھٹی کلارک صاحب کے بجا رہے لاہور دستخط

مارس گرٹ انڈ صاحب جائنٹ اسسٹنٹ اور نیز کلارک صاحب سے جاری ہوتے رہے

کرنیل جمنڈ صاحب ایجنٹ و کنیکم صاحب اسسٹنٹ غرہ جولائی ۱۸۵۳ء لغایت

۳۰- اکتوبر ۱۸۵۴ء۔

براڈ فوٹ صاحب ایجنٹ و کٹ صاحب اسسٹنٹ ۳۱ اکتوبر ۱۸۵۴ء لغایت ۲۱ دسمبر ۱۸۵۵ء

بسبب وہم دسمبر ۱۸۵۵ء کو براڈ فوٹ صاحب ہنگامہ لاہور میں مارے گئے ملس صاحب

کسٹ صاحب کرمی صاحب سے کارروائی ہوئی۔

فریدرک میکسن صاحب نمبر ۲- جنوری ۱۸۵۶ء لغایت ۱۴- دسمبر ۱۸۵۸ء

سے ہم لاہور سے خطاب ایجنٹ کا موقوف ہوا اس دوآبہ میں ایک صاحب لفٹننٹ کمشنر

مقرر ہو گیا جس سے بلفظ کمشنر ملقب ہوئے۔

ایرسکین جان ارسکین صاحب قائم مقام کمشنر ۵- دسمبر ۱۸۴۸ء لغایت ۱۹ مئی ۱۸۴۹ء
مبلکسن صاحب ۲ مئی ۱۸۴۹ء لغایت ۹- جنوری ۱۸۵۰ء رہکر ولایت کو گئے۔
جناب فریڈرک گوڈوین صاحب بہادر کمشنر ۱۹- جنوری ۱۸۵۰ء لغایت آخر فروری ۱۸۵۳ء
رہکر لاہور بعہدہ فنانشل کمشنر گئے۔

کاڑنا ک بارنس صاحب بہادر کمشنر ابتدای مارچ ۱۸۵۳ء اجلاس کیا ۹- دسمبر ۱۸۵۵ء سمت
ولایت روانہ ہوئے۔
جناب جی کیمل صاحب کمشنر ۱۰- دسمبر ۱۸۵۵ء مقرر ہوئے۔

حال بست اندازی سرکار انگریزی ضبطی علاقہ متوفیان لا ولد سپری

ابتدای ۱۸۰۹ء تا ۱۸۱۸ء کوئی علاقہ سرکار مین منضبط نہین ہوا تھا مگر ۱۸۱۹ء
مین اول سردارنی دیا کنور بلاسپور والی وارث مرگئی اوسکا علاقہ منضبط ہوا تب سے
جو عورت جاگیردار سردار لاوارث مرا اوسکا علاقہ منضبط سرکار انگریزی ہوتا گیا اور
۱۸۴۲ء مین بعد مرنے سردار سبعت سنگہ تہانیسری کی عورت کو علاقہ ملنا موقوف
ہوگیا اور گزارہ تجویز ہوا اور متبنی کا کرنا تا برادر زادہ موقوف اور ختیار انتقال جاگیر
کا سواے معاملہ تاحیات اپنی کے کسی کو حاصل نہین ہوا چنانچہ تا ۱۸۴۶ء قبل فتح
لاہور کے چند علاقجات سرکاری ین روی تلج مین منضبط ہوگئی اور اکثر حصجات
جزوی ہی علاقہ بقبضہ سرکار آگئے کہ وہ علاقہ منتشر کرشمار ہوتا ہے اور علاقہ
سرکاری اور علاقہ سکہان کا بطور کہٹ بیٹ کے اس ملک مین ہے اور کوکراج

پٹیالہ و نابہ و کیتھل و جیند کا علاقہ یک جائی تھا مگر پٹیالہ کے بہت ٹکڑے منتشر کہ اور سکہان جہاری کے متفرق تھا مین سرکار انگریزی نے بہت سے دیہات مبادلہ کر کے اس انتشار کو کچہ رفع کیا مگر اب بہی ہے اور جو علاقجات کہ جو سنہ ۱۸۴۶ء سے پہلے سرکار مین ضبط ہو چکی تہی یا سنہ ۱۸۴۵ء و سنہ ۱۸۴۶ء مین بوقت فتح لاہور سرکار کے قبضہ مین آگئی تہی اونکی تفصیل ذیل مین ہے۔

نام علاقہ	کیفیت
بلاسپور	ضلع انبالہ علاقہ رانی دیاکنور کا بسبب سدہی دیہی سمت ۱۸۷۶ مطابق سال سنہ ۱۸۱۹ء مین بہ سبب لاولدی کے ضبط ہوا۔ سوبہا سنگہ کلسیہ والی نے دعوی کیا تہا سماعت نہوا اور ضلع سمت ۱۸۸۹ سی ضبط ہوا
انبالہ خاص	یہ علاقہ رانی دیاکنور زوجہ گوربخش سنگہ کا سمت ۱۸۹۰ مطابق سنہ ۱۸۲۳ء مین بہ سبب لاولدی کے ضبط ہوا۔
جگادہری	یہ علاقہ رانی دیاکنور زوجہ بہگوان سنگہ کا تہا سنہ ۱۲۳۵ فصلی مطابق سنہ ۱۸۲۳ء مین بہ سبب لاولدی کے ضبط ہوا۔
مبارکپور	یہ علاقہ رانی روپ کنور زوجہ سوبہا سنگہ سمت ۱۸۹۰ مطابق سنہ ۱۸۳۳ء مین بہ سبب لاولدی کے ضبط ہوا۔
سوزماڑہ	یہ علاقہ مقبوضہ راجہ سنگت سنگہ جیند والہ کا سنہ ۱۸۳۴ء مین ہمراہ لودیانہ کے بہ سبب نہو فی موروثی راجہ ... سنگہ

نام علاقہ	کیفیت
موہنڈہ	کے ضبط ہوا۔
گہڑولی	نسل سیام سنگہیان ۱۲ جون ۱۸۴۵ء کو سردار رام سنگہ مرگیا اور یہ علاقہ سنت کنور زوجہ اوسکی کو ملا تہا مگر اوسکی بدوضعی سے دوسری جنوری ۱۸۴۶ء کو ضبط ہوگیا۔
کوٹڑہ	۱۵ ستمبر ۱۸۴۳ء جوالا سنگہ سردار فوت ہوا اور بباعث لاولدی کے اوسکا علاقہ سرکار مین ضبط ہوا۔
بہدل	پرتاب سنگہ سردار نے اپنی والدہ کا اسقاط حمل کیا تہا ۱۸۴۳ء مین اسکے جرم مین اوسکا علاقہ ضبط ہوا۔
کہارون	یہ علاقہ مقبوضہ سردار مہا سنگہ تہا ۵ ماہ فروری ۱۸۴۳ء کو بباعث لاولد مرجانے اسکے ضبط ہوا۔
پوڑیہ کہاور	میگہ سنگہ سردار اس علاقہ کا مرگیا تو بباعث لاولدی اوسکی سمت ۱۹۰۰ مطابق سال ۱۸۴۳ء مین یہ علاقہ ضبط ہوا سردار گلاب سنگہ پوڑیہ والہ نے دعوی کیا تہا نامسموع ہوا مگر تین گاؤن اوسکے بیٹی راج کنور کو تاحیات معاف رہی
لٹل پور	کاہن سنگہ سردار اس علاقہ کا فوت ہوا ۱۹ ماہ اکتوبر ۱۸۴۳ء کو بسبب لاولدی کے علاقہ ضبط ہوا مگر اوسکی زوجہ کو کچہ گزارہ

نام علاقہ	کیفیت
لعل پور	ضبط ہو گیا ضلع تہانیسر
چہلوندی	یہ علاقہ مقبوضہ رام کنور زوجہ بہیم سنگہ کا بسبب لاولدی ۲۸ ستمبر ۱۸۴۵ع کو ضبط سرکار ہوا۔
سودر	انند کنور زوجہ دولیجا سنگہ کے قبضہ مین تہا ۱۸۴۲ع مین بسبب لاولدی کے علاقہ منضبط ہو گیا اور راجہ لاڈوا والا اور سودہ ہلاہر والہ نے دعوی کیا تہا سماعت نہ ہوا۔
تہانیسر خاص	سردار جمیعت سنگہ کا یہ علاقہ ۱۸۳۲ع مین بسبب لاولدی منضبط ہوا اور سردار بسنت سنگہ کہڑی والہ نے دعوی کیا تہا ما
کیتہل	بعد لاولد مرنے بہائی اودہی سنگہ کے ۱۸۴۳ع مین یہ علاقہ ضبط ہوا اور اوسکی زوجہ کو اٹہارہ ہزار روپیہ اور شمیر سنگہ اوسکے ماموں زاد بہائی کو دو ہزار روپیہ سال پنشن مقرر ہو گیا ارنولی والون نے دعوی کل ریاست کا کیا تہا ما منظور ہوا مگر اٹہارہ بیس ہزار روپیہ کا علاقہ ارنولی والی کو سرکار سے ملا
زین پور	پرتاپ سنگہ سردار اس علاقہ پر قابض و متصرف تہا زمانہ جنگ چہاپہ والہ کے ہاتہ سے زمانہ جنگی مین مارا گیا بسبب لاولد مرجانے اوسکے ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۲ع مین قرق اور پہر ضبط سرکار

نام علاقہ	کیفیت
زین پور	ہوا اور اسی جرم مین چہاپر کا علاقہ بہی ۱۸۴۹ء مین ضبط ہوا اور موضع پوہین پورا اسکی زوجہ کو گزارہ مین دیا گیا۔
بہرائی شنکری خان ضلع لودیانہ	مسماۃ بہاگان ومائی دیائی بیوہ و زوجہ مہر سنگہ نشانانوالی کیجات اس علاقہ کے ماہ دسمبر ۱۸۳۱ء مین مرگئی یہہ علاقہ ضبط ہوا راجہ کرم سنگہ پٹیالہ والہ نے دعوی کیا تہا کلارک صاحب سے ۱۸۴۵ء مین حکم ہوا کہ حق انگریزی ہے دعوی نامنظور۔
جہنڈیالی	بسیان۔ مدکی۔ بعد وفات راجہ سنگت سنگہ رئیس جیند کے یہ علاقہ ۱۸۳۴ء مین اسواسطے ضبط ہوا کہ یہہ علاقہ موروثی ڈگر سنگہ کا نہین تہا بلکہ عطا کیا ہوا جدید مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تہا۔
ککرالہ	نہال سنگہ کاکڑ کا یہہ علاقہ بباعث لاولدی ۱۸۳۲ء مین ضبط ہوا ضلع فیروزپور کا علاقہ۔
فیروزپور	لچھمن کنور زوجہ سردار دہنا سنگہ دختر سردار راہو سنگہ جگادہری والہ کا تہا بسبب لاولدی کے ۱۸۳۵ء مین ضبط ہوا اور ماہ اسوج سمت ۱۸۹۲ مین یہہ سردارنی فوت ہوگئی اور جاداد [illegible] سرکار ہوگئی
علاقہ لاہور	۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین علاقہ لاہور و آلووالیہ این روی ستلج ضبط ہوا اور علاقہ روپڑ و لادوہ و چہارم ملک نابہہ سے و علاقہ

کیفیت	نام علاقہ
سوڈہیان سندپورما کھووال بہ سبب شمولیت ہنگامہ لاہو ضبط ہوا وچاپہ پتھال سنگھ وتھا نیسر واہو یہ علاقہ چیندکنور وجیونت سنگھ بیرسال الرکا باعث لاولد مرنے کے اونکا علاقہ ضبط ہوگیا اور دیگر عورات سکھان جاگیردار ایسی ہین کہ اونکو بہار تا حیات گذارہ مین بلا اخذ کمیشن معاف ہین اور ولا اولاد مرد نہین بعد اونکے مرنے کے ضبط ہوجاوے گا اونکی تفصیل بہ سبب طوالت اور عدم پائداری کے فضول ہے۔	علاقہ لاہور

حال القاب سرداران این روے ستلج

پیشگاہ صاحبان ایجنٹ سے سرداران این روے ستلج کو خطوط یا پروانجات جس القاب سے تحریر ہوتی ہیں وہ ذیل مین ہے اور اس فہرست سے واضح ہوگا کہ کس قدر سردار اس علاقہ مین تا سنہ ۱۸۴۶ع اپنے اپنے علاقہ پر اختیار حکومت رکھتے تھے۔

القاب	نام رئیس	نام علاقہ	نمبر شمار
سردار صاحب مہربان سلامت۔ اشتیاق ملاقات واضح باد۔	فتح سنگھ	اہلاہر	۱
ہنوروشجاعت دستگاہ بیران اوگرسنگھ بعافیت باشند۔	بیران اوگرسنگھ	سکندرہ	۲

سیر پنجاب

نام علاقہ	نام رئیس	القاب
بیرسال	جسونت سنگھ	سردار صاحب مہربان سلامت - بعد شوق ملاقات ما مشہود خاطر باد۔
تھانیسر	چند کنور	سردارنی صاحبہ شفقت سلمہا - بعد ادراک خیریت مزاج مشہود خاطر باد
گنج پورہ	غلام علی خان	نواب صاحب مشفق مہربان دوستان سلامت بعد شوق ملاقات بہجت آیات کہ نہ بدی بر آن متصور نیست مشہود خاطر نوروز غایب گردانیدہ می آید۔
״	غلام نبی خان و نظام علی خان و غلام رسول خان	خانصاحب مہربان سلامت بعد شوق مافوق واضح باد۔
چھاپر	نہال سنگھ	تہور و شجاعت دستگاہ سردار نہال سنگھ بعافیت باشند
پڑتھل	پرتھی سنگھ	بشرح ایضاً
سیام گڑھ	دیوا سنگھ	״
نیلوکھیڑی		عصمت پناہی سردارنی نیلوکھیڑی والی سلمہا
گوڈہ	نہال سنگھ	تہور شجاعت دستگاہ بعافیت باشند

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۱۱	بلاہی	مسماۃ دیالاں و مہتاب کنور	حکمنامہ بنام زوجہ ہای بدہ سنگہ بلاہی والی آنکہ
۱۲	بہور	رتن کور	سردارنی صاحبہ مشفقہ سلمہا بعد ما وجب واضح خاطر باد۔
۱۳	چہوڑکی کہیڑی	پہوپ سنگہ	شجاعت و تہور دستگاہ حفظہ
۱۴	بہیکڑی	لہنا سنگہ	ایضاً
۱۵	لکہمیڑی	دیوا سنگہ	ایضاً
۱۶	چہنور سیری	مہتاب کنور	عصمت پناہی حفظہا
۱۷	ارنولی	جسمیت سنگہ بنگت سنگہ	بہائی صاحبان مشفق مہربان مخلصان سلمہ بعد شوق مافوق حصول مواصلت مشہود خاطر گردانیدہ می آید۔
۱۸	پٹیالہ		مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای مخلصان سلامت۔ بعد از تمنای مواصلت کثیر المباہجت کہ مثل محامد اخلاق و اشفاق گرامی حدی و پایانی ندارد و مکشوف خاطر الطاف ذخایر گردانیدہ آید۔

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۱۸	پٹیالہ		بر خاتمہ خط ایام محبت بکام باد و برلفافہ بسامی مطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرمفرمای مخلصان مہاراجہ دہراج راجہ مہاراجہ راجگان نراندر سنگھ مہندر بہادر سلامت موصول باد۔
۱۹	ناہن	راجہ فتح پرکاش	راجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت بعد از اشتیاق ملاقات مسرت سمات کہ متجاوز الحد والعد ست مکشوف خاطر محبت مآثر باد۔ برلفافہ مطالعہ نمایند۔
۲۰	منی ماجرہ	گوردہن سنگھ	راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلامت بعد از شوق ملاقات مسرت سمات کہ متجاوز الحد ست مکشوف خاطر صفا مآثر باد و دوام بوصول مکاتبات خیریت آیات مسرور و مبتہج میداشتہ باشند برلفافہ بمطالعہ سامی برسد۔
۲۱	کوٹاہہ	محمد اکبر علی خان	راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

نمبر شمار	نام علاقه	نام رئیس	القاب
۴۱	کوٹانیه	محمد اکبر علی خان	بعد از شوق ملاقات مسرت اساس واضح خاطر باد. دوام تسطیر خیر نامجات مسرور مینموده باشند تحریر بمطالعه مباهج.
۴۲	شهسکه	میان بهادر علی شاه سجاده نشین	حقایق و معارف آگاه سجاده نشین شهسکه میانجی دریا دالهی باشند دوام تحریر خیریت نامجات مسروری نموده باشند
۴۳	بورٹیه	سردار جیون سنگه	سردار صاحب مهربان دوستان سلامت بعد از شوق ملاقات مسرت آیات واضح خاطر باد دوام بارسال مکاتبات خیریت آیات مسروری نموده باشند بمطالعه مباهج.
۴۴	شهزادپور	ٹھاکر پال سنگه پسر گلاب سنگه	بشرح ایضاً
۴۵	شاه آبادی	سردار شیر سنگه سردار بخت سنگه	ایضاً
۴۶	بیالیه	دیوان سنگه	ایضاً

نام علاقه	نام رئیس	القاب
چهپچرولی	سردار سوبها سنگه	سردار صاحب مهربان دوستان سلامت بعد از اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح خاطر یاد و دوام بابسال مکاتبات خیریت آیات مسرور می نموده باشند بطالعه مناسبه
سنگه پوریه	امر سنگه و گوپال سنگه	بشرح صدر
بڈروکهان	سردار سوکها سنگه و بهگوان سنگه	سردار صاحب مهربان سلامت بعد از شوق ملاقات واضح یاد دوام تحریر خیریت نامجات مسرور می نموده باشند
تنگور	چتر سنگه و جواهر سنگه و سردارنی سنگور زوجه دیا سنگه	سردار صاحب مهربان سلامت
منولی	گوپال سنگه	بشرح صدر
لونگه	لال سنگه	ایضاً
کنولی	بهوپال سنگه	ایضاً
کندهوله	دیال سنگه	ایضاً
میله	جسونت سنگه	ایضاً
سوهانه	بهوپ سنگه و رگهو سنگه و سبها سنگه و جوا... مندان	ایضاً

نمبر شمار	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۳۷	دہنورا	سردار سمپتا سنگھ	سردار صاحب مہربان سلامت
۳۸	مصطفی آباد	دیوان سنگھ	تہور و شجاعت دستگاہ عقیدت
۳۹	دہین	گوپال سنگھ و لال سنگھ	بشرح صدر
۴۰	سکہ سردا ہیڑی	دلیپ سنگھ	بشرح صدر
۴۱	کھچند و	کاہنہ سنگھ	بشرح صدر
	کھلہ والہ	کاہنہ سنگھ	״
	بنچوڑہ	مہر سنگھ	״
۴۲	لیدہ	جیت سنگھ	بشرح صدر
۴۳	بیاگرولی	گوردت سنگھ و فتح سنگھ	تہور پناہ حفظ
۴۴	میان پور	دیوا سنگھ	تہور پناہ و شجاعت دستگاہ حفظ
۴۵	چوڑی چھیلی	جسونت سنگھ	بشرح صدر
۴۶	راہی پور	راو تہا سنگھ	بشرح صدر
۴۷	رام گڑہ	میان دیوی سنگھ	بشرح صدر
״	״	میان بسیا سنگھ	بشرح صدر
۴۸	״	میان نرائن داس	بشرح صدر
۴۹	خضر آباد	احمد خان نعیم خان	تہور دستگاہ حفظ

نام علاقہ	نام رئیس	القاب
خضرآباد	عزیز خان محمود خان	شہور دستگاہ حفظہ
	میر یار خان	〃
سیہات	فتح سنگھ	شہور شجاعت دستگاہ او کبھی کبھی خیر خواہ صاحب مہربان۔
ستل گرانگان	سکھان چہار پٹیالہ	شہور شجاعت دستگاہ
پتی داران شاہ آباد		
پروالیان		حکمنامہ مجات نوشتہ می شوند
پنجگرہ		لیکن پتی داران شاہ آباد شہور و شجاعت دستگاہ ہم نوشتہ می شوند
سیام سکھان		
کہیڑہ پورایل		
پورنس تودندرہ	سکھان	حکمنامہ معرفت کار پٹیالہ
طلاکور	فتح سنگھ	ایضاً
ڈہنوہی	پسران بدہ سنگھ	ایضاً
کوتر خانہ	امیر سنگھ	حکمنامہ انکر
میل	پسران وزیر سنگھ	ایضاً
مستہ ابو اکہمرٹی	سکھان	ایضاً

القاب	نام رئیس	نام علاقہ	نمبر شمار
حکمنامہ آنکہ	سکھان	مارس و جیند	۶۲
ایضاً	سکھان جہان کیانا و بکران	سادھوہورہ	۶۳
ایضاً	چرت سنگھ	دہرم کوٹ	۶۴
مائی صاحبہ مشفقہ رانی سکھان دیال گڑہ سلمہا۔ بعد از استدراک خیریت مزاج واضح خاطر باد۔	رانی سکھان	دیال گڑہ	۶۵
عصمت پناہی سلمہا	بسنت کنور	گڈولی	۶۶
ماما صاحبہ مشفقہ سلمہا بعد از استدراک خیریت مزاج واضح خاطر باد۔	دہرم کنور	داؤن	۶۷
راجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان راجہ بہادر برار بنس سرمور مالوہ اندر بہادر راجہ بہرپور سنگھ والی نابہہ سلامت	راجہ بہرپور سنگھ	نابہہ	۶۸
راجہ صاحب مشفق مہربان مخلصان راجہ بہادر والی جنید سلامت	راجہ سروپ سنگھ	جنید	۶۹
نواب صاحب مہربان دوستان نواب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ سلامت وگاہی	رحمت علی خان	مالیر کوٹلہ	۷۰

نمبر	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۷۰	مالیر کوٹلہ	رحمت علی خان	عمداً یا سہواً مشفق ہم رحمت علی خان صاحب مہربان دوستان سلامت۔ خواہ خان صاحب مہربان
۷۱	راہوکوٹ	بھاگ بھری	رانی صاحبہ مشفقہ رانی بھاگ بھری رئیسہ راہوکوٹ سلامت۔
۷۲	فرید کوٹ	راجہ وزیر سنگھ	راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ وزیر سنگھ والی فرید کوٹ سلامت و گاہ صرف مہربان کا وہاں لکھا جاتا تھا۔
۷۳	ممدوٹ		نواب صاحب مہربان نواب [illegible] والی ممدوٹ سلامت و گاہے لفظ دوستان کا ہوتا۔
۷۴	لدہران		شہامت و شجاعت دستگاہ سرداران لدہران

اہلکاران ریاست ہائے

نمبر	نام علاقہ	نام رئیس	القاب
۱	پٹیالہ	معتمدان	رفعت و عالی مرتبت
۲	"	وکیل	گرامی منزلت
۳	چھچھرولی	معتمد وکیل بھاؤ سنگھ	عزیز القدر
۴	شہزادپور [illegible]	وکیلان	ایضاً
۵	شاہ آباد	وکلائے [illegible]	"

نمبر	نام علاقہ	نام	القاب
۶	شاہ آباد	پتی داران	عزیز القدر
۷	کونانہ	وکیل کونانہ	ایضاً

معتمد و وکلاء کو یہ اسجاعات لکھے جاتے ہین فقط

حال برخاستگی فوجداری سکھان متفرقہ و بحالی حکومت ریاست نوگھہ وغیرہ و تصحیح اختیارات چوبیس گھر سکھان متفرقہ

بعد فتح مہم لاہور اور سلیے جانے دوآبہ جالندھر سرکار انگریزی اور قائم ہونے سلطنت ولیت سنگھ (کورٹ آف وارڈس) شروع ۱۸۴۷ء مین تجویز ہوا کہ اس دوآبہ و ستلج مین حکومت فوجداری و عدالت نوگھرون کی بحال رہے اور تقسیم نوگھرون کی سپہ ہوئی اور یہی علاقہ محفوظہ متعلقہ ایجنٹی سمجھا گیا۔

راجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ نابھہ۔ راجہ جیند۔ مالیر کوٹلہ۔ سردار سوبھا سنگھ کلسیہ چھچھرولی والا۔ فرید کوٹ۔ ممدوٹ۔ دیال گڑھ۔ رانی رائےکوٹ والی۔ ان نوگھر سے ہا تین گھر جاتے رہے اور علاقہ ضبطی مین آیا ایک اول رانی سکھان دیال گڑھ والی مر گئی اور علاقہ ۱۸۵۱ء مین ضبط ہو کر بقدر چہارم آمدنی کے دو موضع جھلانہ و کھجوری و قلعہ دیال گڑھ مع اثاث البیت رانی مذکورہ کے کرپال سنگھ وغیرہ برادران رانی سکھان کو دیا۔ دوسرا علاقہ رانی رائےکوٹ کا ۱۸۵۵ء بعد وفات اسکے ضبط ہوا۔ تیسرا علاقہ ممدوٹ کہ وہان کے نواب نے رعایا پر بہت زیادتی کی اور بارنس صاحب کمشنر کی تحقیقات سے ہونے

ہوکر علاقہ ضبط اور نواب کی پنشن مقرر ہوگئی اب جو کہ باقی ماندہ باختیار حکومت
رہی ہین انکے سوال جواب و تحریر خط کتابت متعلق محکمہ کمشنری کی ہوئی اور باقی جملہ
سکھان سرداران مین ملک کی حکومت فوجداری یکم جنوری ۱۸۴۶ء سے لی گئی
اور تہانہ جات سرکاری بٹھلا دئے گئے اور سکھان سرداران جو پہلے سرکاری نوکری
مین عندالاحتیاج سوار و پیادہ اپنے حاضر کرتے تھے بسبب ناقص سپاہی پیادہ کے
میکشن صاحب کمشنر نے عہ فی سوار لعہ روپیہ فی پیادہ مقرر کرکے ہر ایک پر زر کمشنری
مقرر کر دیا اوسکی تحصیل متعلق تحصیلداران ہوگئی اور زکوٰۃ کا لینا جملہ سرداران
کا اپنے ملک مین مسدود ہوا اور نوکروں والے سرداران کو عوض زکوٰۃ کے
کو روپیہ نقد اور کسی کو علاقہ دیا گیا اور منجملہ دیگر سرداران کے کنجپورہ والا اور
گدھی کوٹاہ والہ کو معاوضہ زکوٰۃ کا دیا گیا اور باقیونکو کچھ نہیں ملا اور حکم حدبندی
دیہہ وار علاقہ سرداران کیا اور نیز دیہات علاقہ سرکاری کی معرفت ونیارڈ صاحب
مہتمم بندوبست بہادر کے قرار پائی اور مہاراجہ پٹیالہ سے کہ یہ گہر سب محفوظین مین
با نمود ہی ۱۸۴۷ء مین سائت شرطین مفصلہ ذیل لکہائی گئیں۔
شرط اول ــ رعیت کو آباد رکھینگے اچھی طرح انصاف کرینگے۔
شرط دوم ــ زکوٰۃ جو معاف کی پہر نہین لینگے۔
شرط سوم ــ سڑک اپنی علاقجات مین بموجب تحریر صاحبان گورنمنٹ کپتان کی بنا
رہین گی اور حفاظت اوسکی کرینگے اور جابجا فرودگاہ بہی مقرر کرینگے

اور اوسکا محصول نہین لین گے
شرط چہارم۔ قصاص ہوگا تو قتل مرتب کرکے باصلاح صاحب کمشنر بہادر کے
سزا دی جاویگی اور بجرم سنگین حکم قطع عضو تسکینی کا نہین دین گے۔
شرط پنجم۔ ستی اپنے علاقہ مین ہونے دین گے اور بیماری جذام وا گردو
وغیرہ مین تلف ہونے دین گے۔
شرط ششم۔ اگر کوئی مہم سرکار انگریزی بہ ہمراہ کوئی غنیم دیگر پیش آوے تو جمناسی کنارہ بیاس تک
بذات خود مع فوج وجمعیت موجودہ اپنے ساتھ رہین گے اور انجام رسد رسانی
وباربرداری وغیرہ واسطے فوج سرکاری کے جو ہماری علاقہ مین گذر کری بخوبی کرنگے
شرط ہفتم۔ بردہ فروشی اپنے علاقہ مین نہوگی اور سرکار سوا اسی طمانیت
نیا بمنظوری گورنمنٹ سرکار پٹیالہ کو عنایت ہوا۔
۱۸۴۹ء مین فتح مہم ملتان و شمولی سلطنت لاہور و تغیری لیپ سنگہ کی بموجب
حکم گورنمنٹ مورخہ ۲۰ ماہ جولائی سنہ الیہ کی اختیار ملکگری و دیوانی بابت
سرداران سکہہ سوای نو گہردی مذکورہ بالا سی لیا گیا اور تمام سرداران بلفظ جاگیردار
رہا یا تابع عدالت فوجداری سرکار کی ہوئی اور یہہ بہی حکم اسی مین دیا کہ جو کوئی
زمیندار جاگیردار خواہش بندوبست قانونی باسرسری کری بندوبست کیا جاوے
جاگیردار مع پادی اور فریقین سی اگر کسی کی خواہش بندوبست کی نہو اور
عملدرآمد ہی تو دستور العمل معرفت صاحب مہتمم بندوبست مرتب ہوچکا نیچہ ایک

سال کے قریب اونکی پرعمل ہوا پھر سرداران اس ملک نے ارادہ استغاثہ کا گورنمنٹ
مین کیا میکسن صاحب بہادر کی رپورٹ پر بموجب حکم بورڈ پنجاب چٹھی مورخہ ۱۴- وستمبر ۱۸۴۹ء
۲۵ ۱۲ ۱۸ کو مسٹر فریدرک میکسن صاحب بہادر صادر ہوئی کہ بموجب حکم لارڈ گورنر جنرل بہادر
جاری ہوا کہ دفعہ تفصیل ذیل واسطے سرداران مفصلۂ ذیل جاری ہونگے اور اس
بموجب [illegible] راہ چلانے اور دیگر [illegible] چنانچہ پانچ دفعہ ہوئے گہر کے
واسطے بموجب چٹھی سکرٹر بورڈ نمبر ۱۲۷ مورخہ ۹ - نومبر ۱۸۵۳ء و لحاظ حکم گورنمنٹ
مورخہ نومبر ۱۸۵۲ء مورخہ ۸ مئی ۱۸۵۳ء جاری ہوئی اوسکی تفصیل یہ ہے -

دفعہ اول نسبت سرداران جاگیرداران کہ جس عہدہ کی بنیاد قبل از
۸- جون ۱۸۴۹ء کی ہو محکمہ دیوانی و کلکٹری قابل استغاثہ کے نہین -

دفعہ دوم - بابت جرم فوجداری جو قبل جنوری ۱۸۴۸ء سے وقوع مین آیا ہو
سرداران موصوف قابل بازخواست محکمہ کمشنری یعنی لوکل ایجنٹی کے ہونگے اور محکمہ کے
بازخواست کے قابل نہ ہونگے -

دفعہ سوم - بابت جرائم فوجداری کہ جو جنوری ۱۸۴۸ء سے پیچھے وقوع مین آیا ہو
سرداران مذکور تا مین حیات اپنے اور مکانات بود و باش اونکی واسطے دخل
پولیس سے محفوظ رہینگے -
سوای جرم سنگین یعنی جرم قابل سزای قصاص جرم سنگین خلل رسانی بدن و مال
احدے کہ تحقیقات ایسے جرائم کے دخل پولیس و عدالت ضلع کی اوس وقت ہوگی کہ جب

صاحب کمشنر یعنی پولیٹیکل ایجنٹ واسطی تحقیقات کے حکم دین۔

دفعہ چہارم۔ بابت دعوی عدالت و دادرسی کے جو کہ محکمہ دیوانی و کلکٹری میں نسبت سرداران یا جاگیرداران موصوف کے رجوع ہونگی سرداران یعنی جاگیرداران مذکور بذات خود طلبی و چالان وار دیگر عملہ عدالت دیوانی و کلکٹری سے اور مکانات بودن اونکی بابت ایسی دعوی کی قرقی سے محفوظ رہیں گے۔

دفعہ پنجم۔ علاقہ جائداد غیر منقولہ سرداران یعنی جاگیرداران موصوف بنظر اس بات کے کہ نسل تمام تک محفوظ بصورت ہونی مال سرکار کا ہوتا ہے بابت ڈگری دیوانی کے معاملہ و آمدنی علاقہ کے صرف تا حین حیات علاقہ دار کے قرق ہو سکتا ہے۔

نام سرداران جاگیرداران کہ ضلع تھانیسر و انبالہ سے تعلق ہی

ضلع تھانیسر		ضلع انبالہ	
نواب محمد علی خان کنجپورہ والہ	کاہن سنگھ اٹلم شاہ آباد	سردار جیون سنگھ ... والہ	میر محمد اکبر علی ... والہ
سکھا سنگھ لکھا سنگھ ... والہ	لہنا سنگھ سیکری والہ	راجہ ... سنگھ ... والہ	سردار فتح سنگھ ... والہ
جسونت سنگھ سرسال والہ	شیر سنگھ ... شاہ آبادی	سردار ... سنگھ ... / دیال سنگھ ... لال سنگھ / ... سنگھ ... والہ	سردار دیوا سنگھ ... والہ
یک	یک	یک	یک

ضلع تھانیسر		ضلع انبالہ	
جواہر سنگھ شمول والہ یک	[illegible] نہال سنگھ [illegible] یک	عطا محمد [illegible] سنگھ [illegible] یک	[illegible] باوا سنگھ [illegible] بیدیان [illegible] والہ یک
سردارنی چند کنور تھانیسر والی یک	فتح سنگھ بھاگ سنگھ [illegible] سکندرہ والہ یک	سردار دیوا سنگھ و کور سین سنگھ [illegible] آبادی یک	سردار شیو کرپال سنگھ شہید یک
بھائی بہادر سنگھ باگڑیان والہ یک	فتح سنگھ بلاسپور والہ یک	سردار گوبند سنگھ [illegible] والہ یک	جیت سنگھ لیدہ والہ یک
بھائی دھرکان سنگھ جیونیہ والہ یک	بھگوان سنگھ سو بہا سنگھ بڈرو کھان والہ یک	سردار نہال سنگھ [illegible] والہ یک	راؤ [illegible] سنگھ رائی لیدہ یک
		میا دیوی سنگھ رام گڑھ یک	

ضلع لودیانہ	
سردار بدہ سنگھ [illegible] سنگھ [illegible] اوتم سنگھ راجا سنگھ [illegible] والہ یک	مائی دیا کنور [illegible] والی یک
سردار بسنت سنگھ [illegible] والہ یک	سردار فتح سنگھ [illegible] جیت سنگھ ملود والہ
رنجیت سنگھ و [illegible] سنگھ [illegible] والہ	

قواعد تحقیقات جاگیرداران سکھان حسب الحکم گورنمنٹ

اور ازان بعد تحقیقات جاگیرداران سکھان کی گورنمنٹ سے مورخہ ۔ ماہ فروری ۱۸۵۱ء
نمبر ۱۴۹ شروع ہو گئی اور کسی نامجات و حصہ کشتی و تعین سرداران کی جنکے
علاقہ کی تقسیم سواروں پر ہوتی ہو اس تحقیقات کے قواعد ذیل میں ہیں

قاعدہ اول ۔ کوئی عورت بیوہ ترکہ شوہر کی وارث نہیں ہوگی ۔

قاعدہ دوم ۔ اولاد دختری کوئی وارث نہیں ہوگا ۔

قاعدہ تیسرا ۔ اگر اولاد پسری ہو اولاد پسری یک جدی اس ترکہ پر
مستحق ہوگی کہ مورث متوفی اور یک جدیان دعویداران موجودہ حال کا دادا
میں واحد تھا اور حق حقیت اوسکا سمجھا جاوے کہ جو ۱۸۴۶ء میں قابض کہ جسے
فریق نے صاحبان انگریز سے قبضہ پایا اوس قابض کو تا حیات بحال رکھا جا
مگر سوائے موروث کے سب کو پنشن دیا جاوے

بمقدمہ گذشتہ استثنای اول تجویز قواعد فاسی

جس مقدمہ میں اولاد یک جدی نے بموجب حکم کسی حاکم انگریز کے حصہ متوفی
قبضہ پایا جو مقدمہ اس قسم کا سوائے مقدمات مندرجہ چٹھی کیٹ صاحب پنشن
آوے قبضہ قابضان کا تا حیات ہر ایک کے بحال رکھنا ہوگا ایسا روبکار لکھنا
ہوگا کہ یہ حصہ سرکار کا ہے مگر سرکار کو از راہ مہربانی بموجب حکم گورنمنٹ مورخہ
بارھویں فروری ۱۸۵۱ء قبضہ حال پر کچھ دست اندازی نہیں بعد فوت ایکے

قابض رہا ہو کہ اوسکا حصہ ضبط ہوگا اور وارث کیا پسر ہو کیا یک جدی کو کچھ نہین پہونچتا۔

استثناے دوم

جس مقدمہ مین عورت بموجب حکم اسسٹنٹ گورنر جنرل تابعہ حصہ یا علاقہ ہوگی مگر منظوری گورنمنٹ اوسکی نسبت حاصل نہین ہوئی اس مقدمہ مین رپورٹ خلاصہ بھیجی جاوے۔

قاعدہ اول۔ حکم گورنمنٹ باوجود اسکے کہ وہ برخلاف قاعدہ مجوزہ حال ہو واسطے بحالی حق اوس شخص اوسکے وارثان مرد کی کہ جسکے حق مین وہ حکم ہو وافی اور کافی ہے۔

قاعدہ دوسرا۔ قبضہ عورت کا سنہ ۱۸۴۶ وسنہ ۱۸۰۹ء مین واسطے انسداد اور استقرار ورثیت کے کہ جو بعد اوسکے چلی آئی کافی نہین ہے لیکن یہہ قاعدہ فقط بہ نسبت اولاد عورات کے ہے کہ جنھون نے بعد اوسکے قبضہ پایا مگر وہ مقدمات اس تجویز سے مستثنی ہین کہ جسمین عورت نے بواقفیت اور منظوری حکم پولیٹکل اجنٹ کے قبضہ پایا۔

قاعدہ تیسرا۔ حکم پولیٹکل اجنٹ تحریر شدہ بمقدمہ قبضیت کسی فریق کے سنہ ۱۸۴۶ء وسنہ ۱۸۰۹ء مین کافی اور وافی ہے اوسمین اور کچھ دریافت کرنا نہین چاہیے وہ وارثان اوس شخص کے کہ جو صاحب پولیٹکل اجنٹ نے قابض سنہ ۱۸۴۶ وسنہ ۱۸۰۹ء کا لکھدیا مستحق قابض ہونے کے ہین۔

قاعدہ چوتھا۔ انتقال جاگیر کیا از طرف پتی دار کیا از طرف جاگیردار کہ بحق وارثان ہو یا بحق فریق دیگر از روے شرشتہ مسلوم نہین کیا جاوے گا اور نہ از روے سررشتہ کے اوسکی کچھ تحریر ہو گی۔

قاعدہ پانچوان۔ اگر ایک وارث یا چند وارث کسی جاگیردار کی ہیں کہ جو سنہ ۱۸۴۸ء و سنہ ۱۸۴۹ء مین قابض تھی کل حصہ مقبوضہ مورث اعلی مذکور کے مستحق ہونگے اگر اونکو کسی بھائی متوفی کی بیوہ زندہ ہو اور وہ بھائی اگر زندہ ہوتا مستحق حصہ کا منجملہ حصہ مقبوضہ قابضان حال کے ہوتا تو دینا گزارہ اون بیوہ کو ذمہ قابضان حال کے ہے۔

قاعدہ چھٹا۔ مبادلہ حاکمی ایام گزشتہ کا بلا تحقیقات بشرط اسکے منظور ہوگا کہ کچھ فریب مبادلہ کرنے مین واقع نہوا ہو۔

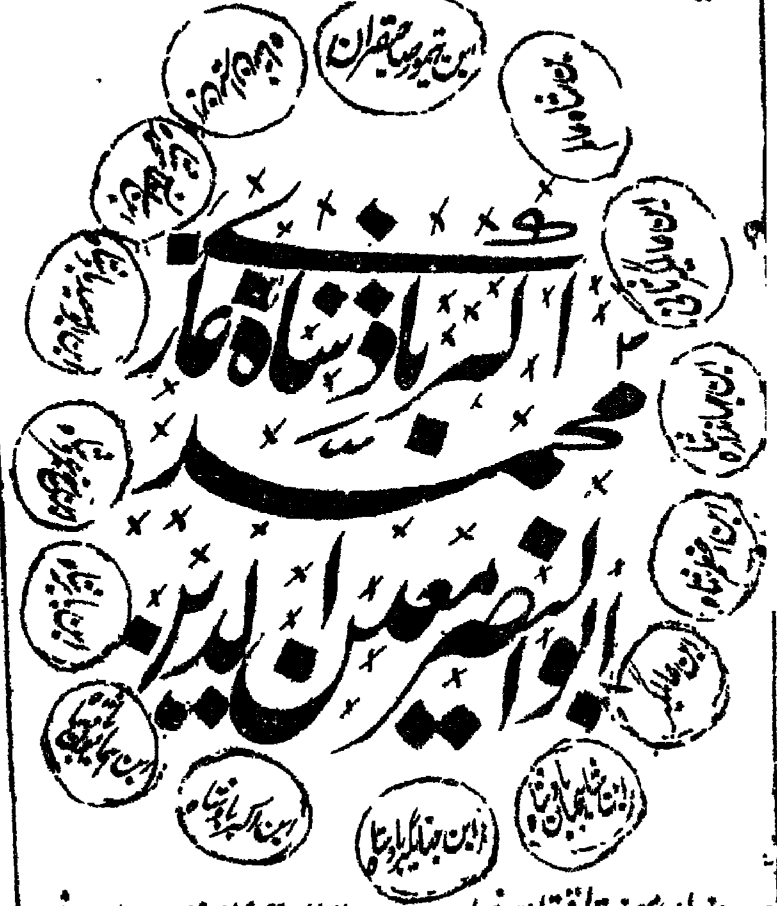
قاعدہ ساتوان۔ اگر کوئی فریق کہ بعد سنہ ۱۸۴۸ء و سنہ ۱۸۴۹ء کے قابض نہین ہوا اب عویدار واسطے پانیشن کے ہوا اونکا دعوے بابت دونون امر کے لایق سماعت کے نہین۔

قاعدہ آٹھوان۔ صاحب مہتمم بند و بست باختیار دیوانی سماعت دعوے مفصلہ ذیل کے کرین۔

قاعدہ نوان۔ مطلب گورنمنٹ کا نہین ہے کہ تحقیقات بموجب تجویز محلات ذیلداران وتابعدار کسی سردار کے کہ جواب تحقیقات سے محفوظ ہین تا بحال رہنے

دو عورت ہمت سنگھ کی باقی رہی تہی امر سنگھ اپنی زوجیت مین لے آیا تہا پہر
امر سنگھ نے اول قلعہ بہٹنڈہ فتح کیا اور پہر ملک بہٹی پر مہم کرکے اول فتح آباد
سیرسہ پر بعدہ رانیہ پر تصرف کیا اور لعل پور اور رہتک تک تصرف کرلیا
اور گوہانہ گجپت سنگھ اپنے ایک صوبہ رئیس جیند کو دیدیا پہر ملک بٹین کا تصرف
کرلیا غرض کہ از سکہان پنجیل جو اس ملک مین قابض ہوگئے تہے اون پر
دست اندازی شروع کی اور بہت علاقہ لے لیا سکہان پنجیل نے پہر حملہ مانجہ
سے کیا اور راجہ کی فوج نے شکست پائی پہر صلح آپس مین سکہان اور راجہ کی ہوگئی
بعد چندی عبدالاحد خان وزیر دہلی کرنال مین آیا اور بہگیل سنگھ چہلوندیہ والا
اور دلیپا سنگھ رودروالہ اوسکے رفیق ہوگئے راجہ امر سنگھ نے یہ خبر سنکر مانجہ
سے سکہون کی فوج طلب کی اور فی سوار ایک روپیہ روز مقرر کردیا عبدالاحد خان
نے کوچ کرکے ڈیرہ موضع بنیا وہ علاقہ کیتہل مین کیا اور دیسو سنگھ والی کیتہل
کو قید کیا تہا تین لاکہ روپیہ لیکر چہوڑ دیا اور ایک لاکھ روپیہ مین لال سنگھ
اوسکا بیٹا دہلی مین قید کیا تمامی سکہان نے عبدالاحد خان پر یورش کی عبدالاحد خان
دہلی کو لوٹ گیا راجہ امر سنگھ کے صاحب سنگھ بیٹا پیدا ہوا سمت ۱۸۳۰ مین امر سنگھ
فوت ہوا اقطاع نصیرپور علاقہ ہین ہیر گئی راجہ صاحب سنگھ مسندنشین ہوا اور بسبب
اوسکے طفولیت کے مسماۃ حکا جیدہ صاحب سنگھ فرمان روا ہوگئی تہی ہمنا نول
دیوان نہتا رہتا اور آپس کے قصہ قضیہ پا بہت رہے مہاراجہ رنجیت سنگھ جلیل

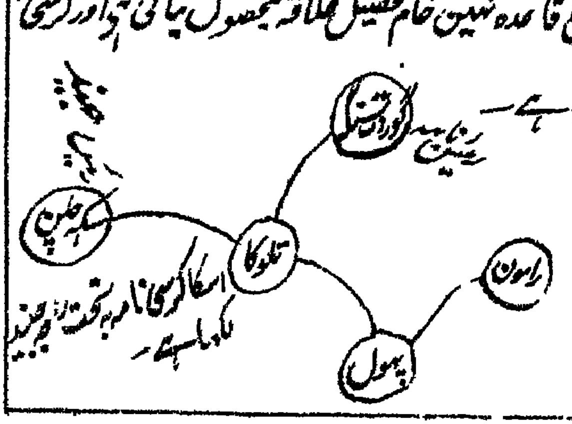
یہان آیا راجہ صاحب سنگہ راج گدی پہ بیٹہا نذرانہ اور ایک توپ معروف کڑہی خان
تہی وہ بہی لے گیا اور پہلے مرہٹون سے بہی لڑائی ہوئی غرضیکہ بعد آنے سپاہ
انگریزی کے تسلط عام سے امنیت اس ملک مین ہوئی راجہ صاحب سنگہ اطاعت مین
سرکار انگریزی کا ہوا راجہ صاحب سنگہ کو بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۸۱۵ء بسفارش
جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر اکبر بادشاہ دہلی سے خطاب بلفظ مہاراجہ
راجیسر سریع راجہ راجگان مہندر بہادر حاصل ہوا نقل فرمان بادشاہی یہ ہے



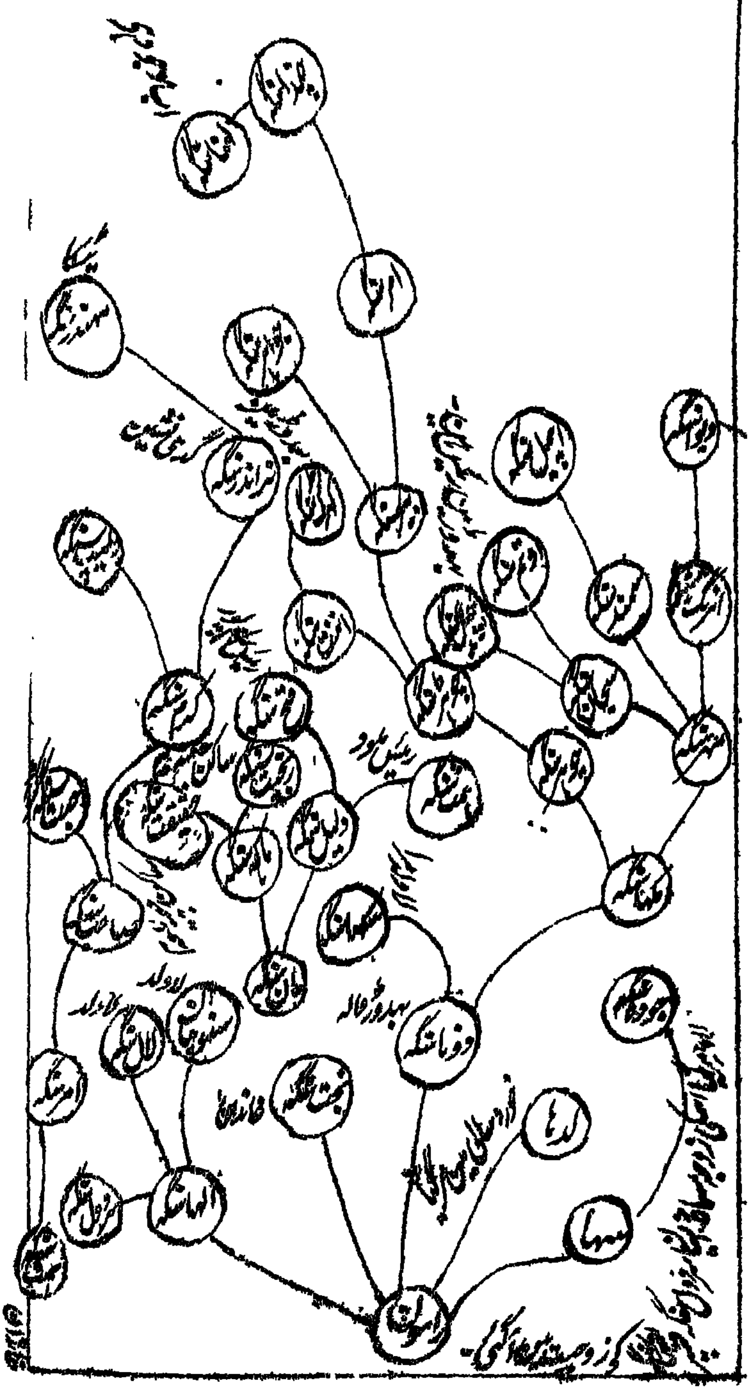
درین زمان میمنت اقتران فرمان واجب الاطاعت والاذعان صادر شد

کہ بمقتضاے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ بمونہ افضال یزدانی
فدوی خاص لایق العنایۃ والاحسان صاحب سنگہ بخطاب راجہ جیتیر مہاراجہ براج
راجہ راجگان مہندر بہادر بین الاعیان والارکان فی الامثال والاقران
سرفراز نمودیم باید کہ فرزندان و وزراے ذوی الاقتدار و امراے عالی مقدار و
جمیع ارکان دربار جہان مدار و حکام ممالک فدوی خاص موصی الیہ را از جناب
فیض مآب بادشاہی بشمول این خطاب برگزیدہ و القاب پسندیدہ معزز
مباہی دانستہ انظار عنایت با دولت و اقبال حوال فرخندہ مال بہادر
معززی الیہ یوماً فیوماً سر آمد بے نہایت دانند بتاریخ غرہ شہر ذیقعدہ سال
پنجم از جلوس ابد مانوس معلی و مقدس زیب تحریر و زینت ترتیب پذیرفت
حوالہ لالہ ہیر سنگہ بتاریخ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۱۳ء مہاراجہ صاحب کے سامنے اونکی
رانی زیادہ دخیل کار راج تہی جب مہاراجہ صاحب سنگہ نے وفات پائی
اور مہاراجہ کرم سنگہ بہادر اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا مگر اوسکی والدہ مختار
راج رہی لودہا برہمن مختار راج تہا بہ سبب ابتری کام کے جرنیل اختر لونی
کی اجازت سے برکت علی خان ارکان اس ریاست کا ہوا اوسنے خوب
انتظام کیا کہ بے پردگی مستورات مسدود کی اور دربار کچہری کی اوقات
اور عدالت کے قاعدے اور آئین اور فوجداری اور تہانہ بندی وغیرہ انتظام ملکی بہت خوبی سے
کیا جب مہاراجہ کرم سنگہ بالغ ہوگیا برکت علیخان کو رخصت کیا اور اوسکے وارثان کو جاگیر دی

اور ایک گاؤن گزارہ مین ہے اور برکت علی خان کی آئین پر ابتک سب کام ہوتا ہے
اور مہاراجہ کرم سنگہ کا دوسرا بہائی کنور اجیت سنگہ گزارہ خوار ہوا ساٹہ ہزار روپیہ
کی جاگیر اوسکو ملی ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء مین مہاراجہ کرم سنگہ مرگیا نرندر سنگہ ٹیکا اوسکا
بیٹا راج ریاست کا مالک ہوا اب وہ گدی نشین اور اولو العزم ہے اوس سے تین چار
کام دنیاوی امورات کے نہایت اچہے نمایان ہوے۔ اول شادی اپنی دختر کی بنجانہ
راناے دہولپور کے بیٹے سے کی جسمین پچیس لاکہ روپیہ سے زیادہ صرف کیا دوم بدری نارائن
کی جاترا بہت انبوہ کے ساتہ کی جوالامکہی کو بہت ہجوم اور دہوم کے ساتہ گیا
سوم۔ موتی باغ پٹیالہ خاص مین بہ نمونہ باغ پنجور بنایا چہارم ولایت انگلستان
کے جانے کا شوق کرکے ماہ دسمبر ۱۸۵۴ء مین بہت ہجوم کے ساتہ کلکتہ کی طرف
روانہ ہوا ۱۰ دسمبر سنہ الیہ کلکتہ مین پہونچا ۲۰ دسمبر سنہ الیہ لارڈ صاحب سے
ملاقات ہوئی مگر بصلاح لارڈ صاحب کے عزم ولایت ملتوی رکہکر واپس آئے
اوسکا ملک قریب تیس لاکہ روپیہ کی آمدنی کا کہا جاتا ہے مگر اس قدر نشست
نہین ہے اور تشخیص کا قاعدہ نہین خام تحصیل علاقہ محصول بٹائی ہے اور کرسی نامہ
اوس خاندان کا یہ ہے ۔



شجرۂ خاندان راسون



خاندان راجہ نابھہ

پھول سورت جلی کا بیٹا ابیٹا تلوکا ہوا اور وہ بجا ہوا اپنے باپ کے موضع گدھی پھول آباد کرکے
پھول پہ تا بعض اور جانشین ہوا اور چودھری کہلایا کہ اسی آہنگ سے نابھہ
کا خاندان باوصف خطاب پانے راجگی کے تمام علاقہ میں چودھری کے کہلاتے ہیں
اسکا بیٹا ابیٹا گوردت سنگھ ہوا اوس نے موضع ڈھولا آباد کرکے اپنی ریاست کی طرح
ڈالی گوردت سنگھ کا بیٹا سورت سنگھ ہوا مگر وہ اپنے باپ کے روبرو مرگیا بعد مرنے
گوردت سنگھ کے ہمیر سنگھ اوسکا پوتا گدی نشین ہوا اوس نے موضع نابھہ کی زمین
میں جدید آبادی کرکے شہر بارونق آباد کیا اور وہی قدیمی نام نابھہ مشہور
رکھا اوسکا بیٹا جسونت سنگھ آدمی بہت باحوصلہ ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ سے
خطاب راجگی اوسی ایام میں حاصل کیا کہ جب راجہ صاحب سنگھ والی پٹیالہ کو
فرمان خطاب راجگی ملا چنانچہ فرمان اوسی مضمون کا کہ جسکی نقل بہ تحت
خاندان پٹیالہ مندرجہ ہے میں مورخہ غرہ شعبان المعظم سال چہارم جلوس مطابق
بیست و نہم دسمبر ۱۸۱۰ء ہے اس خاندان کا خطاب ہے (برادر نیکو سیر مالوہ
اندر راجہ جسونت سنگھ) اور یہ جسونت سنگھ اپنی حیات میں بہت باعزاز و عزت
تمام قابض اپنے علاقہ کا رہا اوسکے چار لاکھ روپیہ کا ملک قبضہ میں تھا سنہ ۱۸۴۰ء
یا سنہ میں مابین راجہ جسونت سنگھ اور مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ کے
اتفاقیہ ذرا سی بات پر خصومت و نا اتفاقی ہو گئی کہ مسمی ہیا کی جاڑا سنگھ الخ

راج پٹیالہ کا نابہ مین آیا تہا اوس نے کلمہ گستاخی سامنے راجہ جسونت سنگہ کے یہ کہی کہ آپنے جو سیج نابہ کا بنوایا وہ ہماری زمین موضع دولدہی مین ہے یہ کلمہ راجہ جسونت سنگہ کو ناگوار معلوم ہوا چند روز بعد وہ تارا سنگہ قتل ہوا اور اوسکا سر قاتل نے پاس جسونت سنگہ کے لاکر پیش کیا اشتباہ اوسکے مارے جانے کا مہاراجہ صاحب والا راج پٹیالہ کو بالیقین پایا گیا راجہ جسونت سنگہ ہوا مہاراجہ پٹیالہ نے اپنی تمام فوج اور تمام سرداران کیتہل و مالیر کوٹلہ و جملہ سکہان این روی ستلج کو جمع کرکے چاہا کہ راجہ نابہ سے لڑائی کرین اور بدلا لین اس طرف راجہ نابہ و راجہ بہاگ سنگہ جیند والا مع سردار شہید شہزادپور متفق ہو گئے جبکہ راجہ نابہ نے اپنی جماعت قابل مقابلہ فوج مجموعی پٹیالہ نہ دیکھی مہاراجہ رنجیت سنگہ کو کہ وہ جیند کے خاندان کا نواسہ تہا اس یورش کی اطلاع کرکے درخواست امداد کی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے واسطے مدد نابہ کے فوج کشی کرکے کوچ بکوچ نابہ مین پہونچے اور موضع دولدہی علاقہ پٹیالہ کو جس پر بنیاد فساد ہوئی بالکل پامال اور ویران کر دیا اور راجہ پٹیالہ اور تمام سکہہ رنجیت سنگہ کی آمد سے دب گئے کہ مقابلہ کو مستعد ہوئے تب راجہ جسونت سنگہ نابہ والے نے کہ آدمی دانا تہا اوس نے سمجہا کہ اگر لڑائی ہوئی تو بہرکیف ہمارے خاندان پہول کو ضرر لاحق ہوگا اور پٹیالہ کا گہر بطور سرتاج ہے اسکا بگڑنا اچہا نہین راجہ رنجیت سنگہ کو اپنی حکمت عملی سے راضی کرکے لڑائی سے باز رکہا اور مہاراج رنجیت سنگہ کو مہاراجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ

کے ڈیرہ مین لاکر ملاقات کرائی تاکہ عظمت و عزت خاندان پٹیالہ بالاتر ہی پیدا ہی
ہوا مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو کچہ نقد اور ایک توپ معروف کڑہی خان دلاکر رخصت
کیا بلکہ بعد جانے رنجیت سنگھ کے اس حال سی کہ رنجیت سنگھ نے اپنی دوادوش
ملکی اس دوآبہ جمنا و ستلج مین آئندہ کریگا تو سب کی ریاستون کو نقصان ہوگا راجہ پٹیالہ
و نابھہ و جیند و کیتھل نے متفق ہوکر سرکار انگریزی سی پناہ لی اور رنجیت سنگھ نے
وقت رخصت جسونت سنگھ دو موضع لکھووال کی منجملہ علاقہ رای کوٹ کے دیے
راجہ جسونت سنگھ سمت ۱۸۹۱ مطابق ۱۲۵۰ھ مر گیا دیواندر سنگھ اسکا بیٹا گدی نشین
ہوا اوسکا مصاحب ایک برہمن مسمی اجر گویال تہا اوسکی مداخلت و ترغیب سے
اس راجہ کے دل مین امورات مذہبی مین غرور سرخودی ہوا اور نابھہ کا نام نابہ کنول
مشہور کرنا چاہا اور نابھہ خاص مین اوسکا اعتقاد امورات مذہبی مین ایسا تہا
کہ وہان مخلوق اونکو بطور اوتار نانک کے امورات مین پرہیزگاری کرتے تہے مگر جس
ایام مین فوج سکہان کی لڑائی علاقہ این روی ستلج مین ہو رہی تہی انگریزی صاحبان
انکی طرف سے خدمت گذاری مین کوتاہی سمجہکر ناراض ہو گئی اور اپنی یادداشت
مین کچہ انکی شکایت اور ہونا تدارک بعد فتح جنگ کے لکہ گئے جب وہ مہم فتح ہوئی
اور یہ راجہ واسطی ملاقات بدربار گورنری گئے ملاقات سے محروم ہوئی اور بحکم نواب گورنر
یہ راجہ معزول ہوکر نیداابن کو بہیجا گیا اور ریاست مین سے چہارم حصہ ضبط
سرکار اور تین حصہ اوسکے بیٹے بہرپور سنگھ کے نام بحال رکہا گیا اور بہرپور سنگھ

با وصف صغیر سنی گدی نشین کیا گیا اور سوای اس ندرک کے اور سب طرح سے خوشنا
و اقتدار راجہ صغیر کا سنبہالا تہا اس راجہ کا علاقہ بقدر تین لاکہ کے ضلع لودیانہ
و فیروز پور مین زیادہ تر ہی اور دیوان درسنگہ راجہ معزول کو چند سال بعد جدا
ہوکر لاہور مین رہنے کی اجازت مل گئی جس قدر خرچ اونکو ضرورت ہی وہ ریاست
نابہہ سی با اطلاع صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ انبالہ کے بہیجا جاتا ہے اور یہ پونگا
راجہ حال گرچہ صغیر سن ہے مگر نہایت خوبصورت قابل ورزش اور آثار اقبال و
بلند بختی اوسکی ناصیہ سی ہویدا اور معلوم ہوتا ہی کہ جب بالغ ہوگا اچھا منتظم ہوگا اور
صلح کل اوسکا مزاج ہے اور اب سرکار انگریزی اوسکی تعلیم اور انتظام علاقہ کی
خبرگیران ہی مگر کچہ مداخلت ظاہری نہین سب انتظام بذمہ رانی چندکنور صاحبہ
اونکی دادی کے بطور ولی ہے سردار گورنجش سنگہ و منشی بہجالی رام و منشی صاحب سنگہ
و دیوان و لالہ ہردومل خزانچی اونکے خیرخواہ و انتظام کار بطور (کورٹ آف
وارڈس) ہین اونکا کرسی نامہ بمزید تشریح ذیل مین لکہا ہے اور عجب نہین کہ آئندہ راجہ
کی ریاست کا معاوضہ وقت بالغ ہونے کے سرکار انگریزی سے عوض خدمتگذاری عظیم کے ہو جاوے

کرسی نامہ خاندان نابہہ

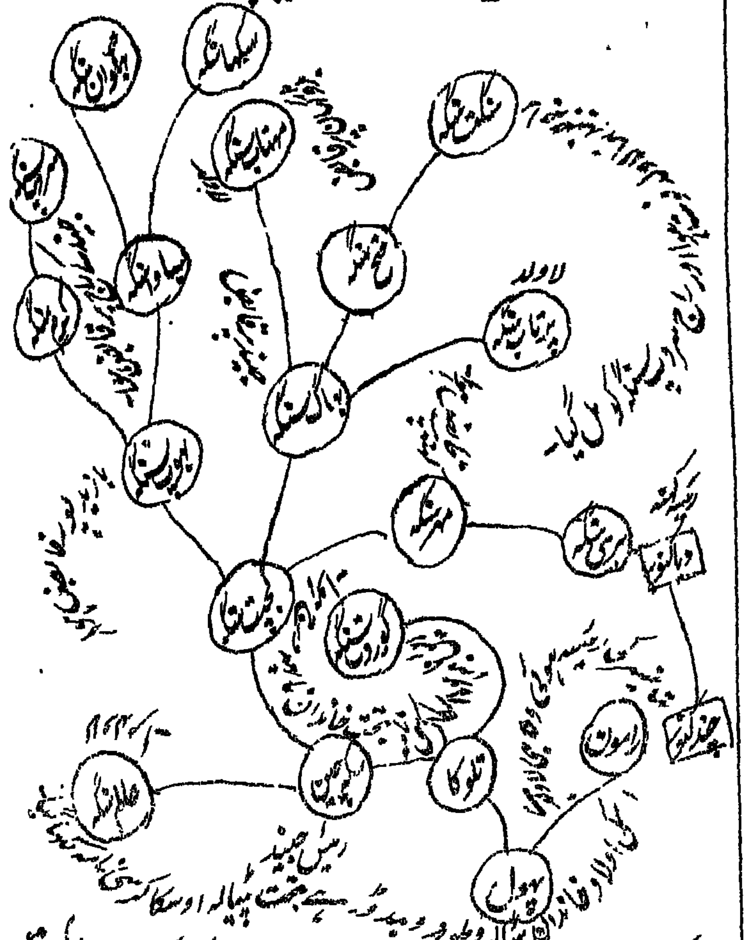


حال خاندان راجہ جیند

پہول کی اولاد مین گجپت سنگہ اس خاندان کا مورث تہا اوسکا بیٹا بہاگ سنگہ اپنی
یاوری قسمت سے ایسا ہوا کہ علاوہ علاقہ موروثی کے تعلقہ کنڈ کودہا او بوانہ و
برست سرکار انگریزی سے اور تعلقہ لودیانہ و مونڈہ و سیان و جنڈیالی موہم
مہاراجہ رنجیت سنگہ ادسکے بعد مرنے بہاگ سنگہ کے فتح سنگہ اوسکے بیٹے کو تعلقہ مدکی
و بہگوارہ و تلونڈی سرکار سے ملا بعد فتح سنگہ کے مرنے کے سب ضبط ہوئے
سنگت سنگہ بیٹا فتح سنگہ کا موروثی علاقہ پر قابض رہا سمت ۱۸۹۱ مین وہ
لاولد مر گیا سب علاقہ قرق ہو گیا تہا سروپ سنگہ ایک جدی اسکا تہرہ دکہا
رہا تہا اوس نے دعوی ریاست کا کیا سرکار انگریزی نے براہ عنایت تعلقہ
و سفیدون و سنگرور و قارا ان والی بحق وراثت گجپت سنگہ کے مورث سروپ سنگہ کو
دیدیا وہ قابض ہے مگر اوسکا شوق انتظام مثل آئین انگریزی کے ہے اور مہینے
اپنے ملک کی حدبندی و پیمایش کشتوار جی کی الا اوسکا انتظام پورا کامل نہین ہوا
کہ ایسی بندوبست پر بسبب بے قاعدہ کے گاؤن لٹوا کر زمیندار جات بغیر
مستعد جنگ ہوئے سنہ ۱۸۵۷ میں اونہون نے لڑائی کی بہت آدمی اور کئی
ایک تحصیلدار ملازم راجہ جیند کا مارا گیا فوج بٹیالہ و جیند نے لڑائی کرکے
اوس گاؤن کو بالکل ویران و جاٹون کو جلا وطن کر دیا مگر اب کوئی انتظام
قانونی کی نہین ہے اور یہ علاقہ زیادہ تر ضلع تہانیسر مین اور کچھ متفرقات ضلع فیروزپور

مین ہی اور کرسی نامہ اس خاندان پہولکیان کا آیندہ تحریر ہے۔

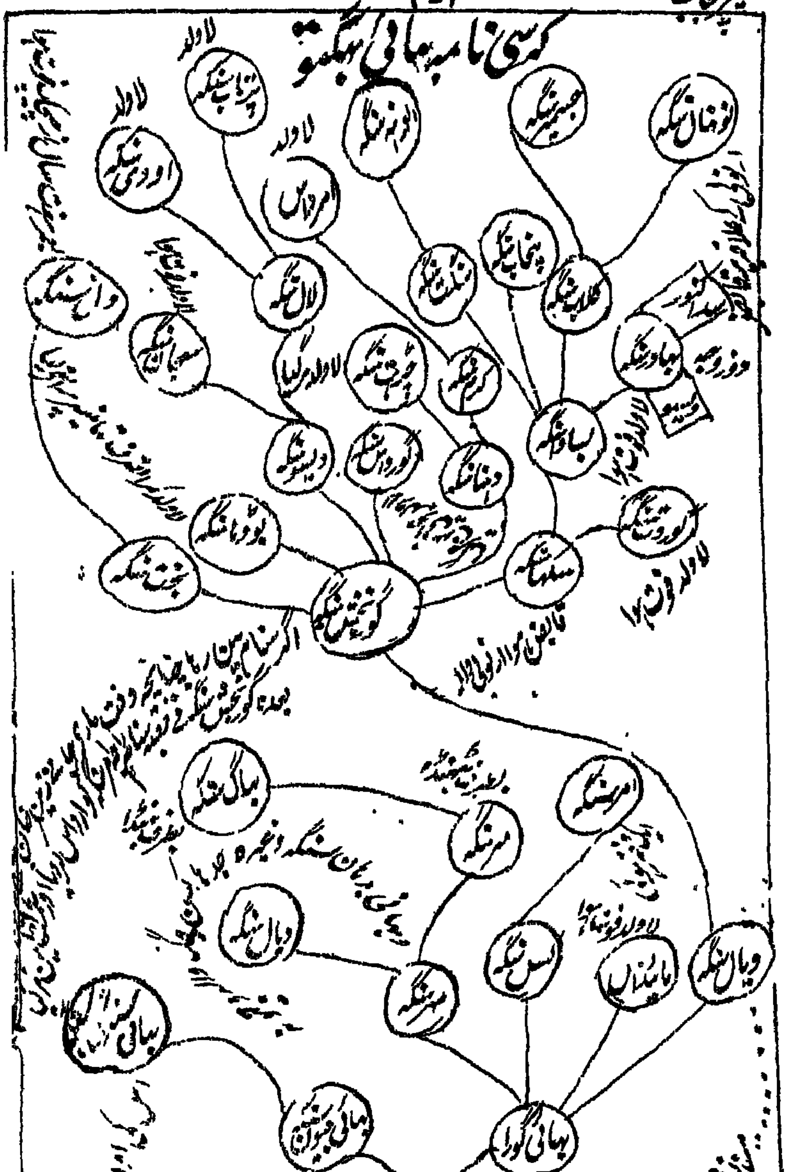
کرسی نامہ خاندان جیند پہولکیان



بیان سکھان ملقب بھائی مع کرسی نامہ اولاد بھائی بھگتو و روپا راجہ پٹیالہ اونمین تہا

علاوہ سکھان کے گوروں کے ایک اور فریق ہے کہ جسکو کبھی گوشئی مہاراج کہو ملقب بھائی بولا اونکی اولاد بھائی کی مشہور ہے تفصیل اونکی ذیل مین ہے

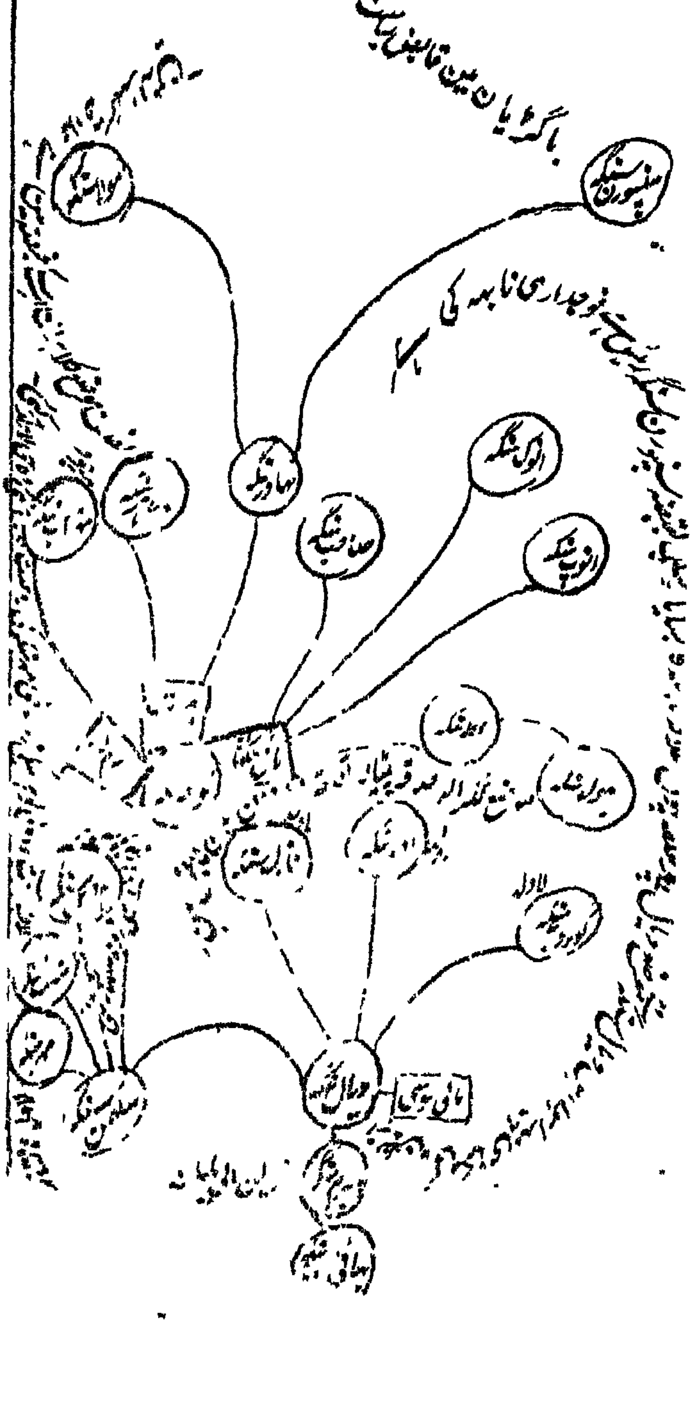
اور یہہ بہائی قوم براربس کچہدی خاندان پنیارہن کراونکاحال مفصل شروع کیفیت پٹیالہ کے لکہا گیا بہائی بہگتو قوم جاٹ تہا ہی گورو رامداس کے تہا روایت اوسکی یہہ ہی کہ مسمی روپ رام اس بہائی بہگتو کا باپ تہا گورو رامداس کے وقت مین تالاب امرتسر کو جو دن مزدوری سے کہودتا تہا گورو ہرگوبند نے یہہ اعتقاد اوسکا سنکر اوسکو دعا دی کہ تیری بیٹا نامور پیدا ہوگا چنانچہ اوسکی دعا سے یہہ بہگتو پیدا ہوا اور سادہوسنے گورو رام داس کی بہت خدمت کی بعد وفات گورو رام داس کے گورو ارجن کا یہہ معتقد رہا ارجن نے اوسکو بہائی کہکر پکارا گویا کہ جب سے لقب بہائی کا گورو ہرگوبند نے اوسکو عطا فرمایا اوسکے دو بیٹے پیدا ہوی سنت داس اور گورا بہائی سنت داس کی اولاد موضع چک بہائی کا علاقہ بہٹنڈہ کے زمیندار ہین اور اولاد بہائی گورا کی صاحب حشمت وذی ثروت مالک راج کیتہل ایلولی کے ہوی کہ جن کا حال اوسکا مفصل لکہا گیا اور ایک روایت یہ ہے بہائی بہگتو کی یہہ ہے کہ گورو ہرگوبند نے اوسکو کہا کہ تم میرے عوض اپنا سیر بہیجدو چنانچہ بہ نواح موضع کرتار پور علاقہ جالندھر یہہ بہائی بہگتو زمین مین سما گیا پہر ایک گورو ہرگوبند کا گذارہ اوپر قبر بہائی بہگتو کے ہوا اور کہا کہ سکہا یہہ ہی سنکر بہگتو درشن دی سنتی ہین کہ بہائی بہگتو پہر زندہ ہوگیا اور گورو ہرگوبند سے ملاقات ہوکر گفتگو کرکے پہر سما گیا جب سے گورو نے دعا دی کہ تمہاری اولاد بہت صاحب حشمت اور مالک راج وریاست ہوگی اوسکا کرسی نامہ یہہ ہے۔

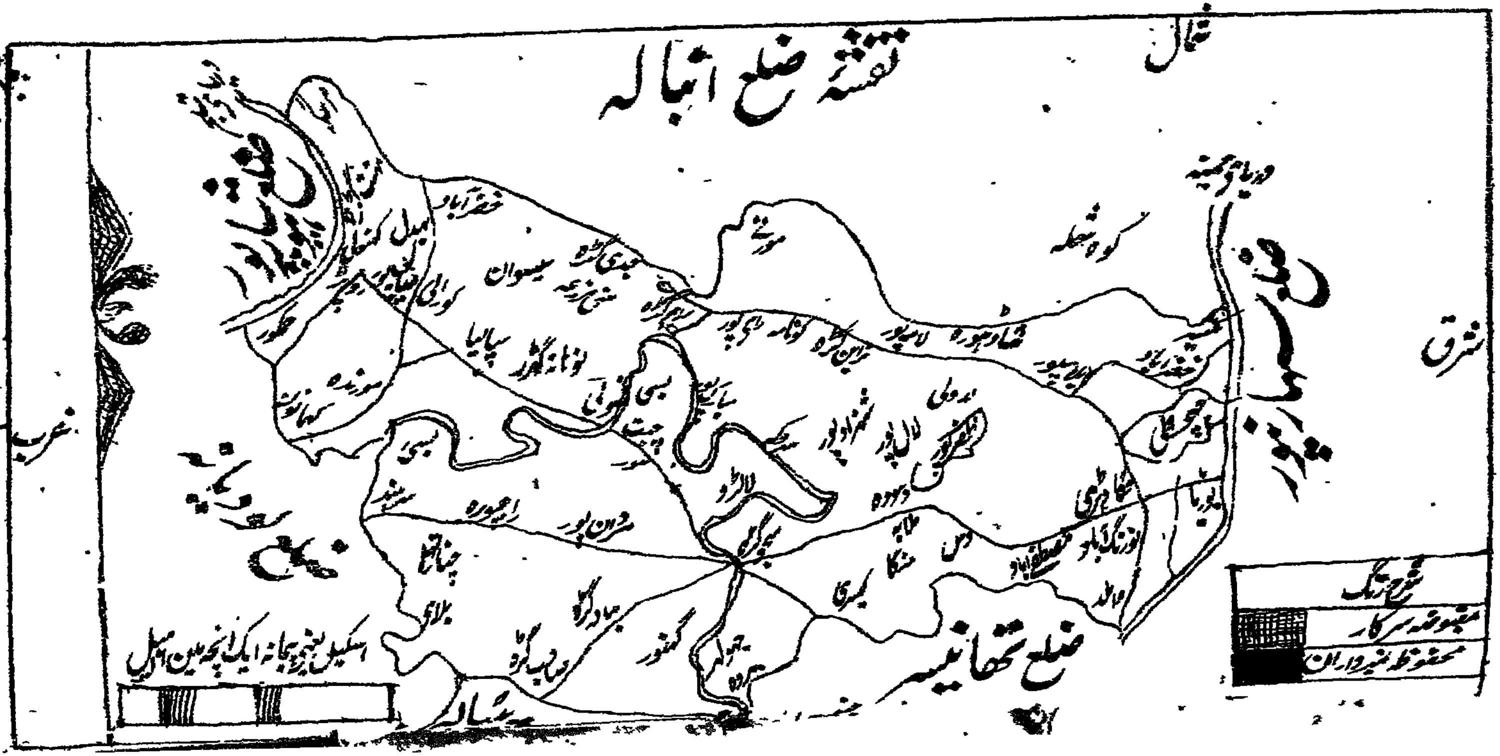

کرسی نامہ بھائی بھگتو
گورنجش سنگھ
بھائی گورا
بھائی بھگتو
دیال سنگھ
مہر سنگھ
لال سنگھ
لاولد

کی زمانہ بہائی لال سنگہ راجہ علاقہ کیتہل تہا اوسکو قریب چار لاکہ کی ملک تصرف مین تہا
اور بہائی بسا وا سنگہ اوسکا ایک جدی نبیل گانون پر متصرف تہا بہائی لال سنگہ کا
بیٹا اودی سنگہ ہوا اور وہ سنہ ۱۸۴۳ع مین لاولد فوت ہوا اوسکی رانی مہتاب کنور نے
فوج انگریزی سی لڑائی کرکے شکست کہا کر بہاگی پکڑی گئی اوس قصور مین سب علاقہ
کیتہل ضبط سرکار انگریزی ہوا چوبیس ہزار روپیہ کا علاقہ اولاد بہائی بسا وا سنگہ
یکجدی بہائی اودی سنگہ متوفی کو ملا مہتاب کنور کے تین ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر
ہوئی اوسمین سی دو ہزار روپیہ بسمی چوہڑ سنگہ نبیرہ ماموں اودی سنگہ متوفی کو ملتا ہے
ہے سو روپیہ باقی ہے اور بودہ مین رہتی ہے اور اولاد بسا وا سنگہ یعنی
گلاب سنگہ اور سنگت سنگہ نے دعوی کل ریاست کا کیا تہا مگر ملا نہین صرف
چوبیس ہزار روپیہ کی جمع کے دیہات انکو دیے گئے تو نہال سنگہ جسمیر سنگہ پسران
گلاب سنگہ تماس ارنولی مین اور بہائی انوکہ سنگہ پسر سنگت سنگہ سدہووال مین بیٹہا
اپنے خاص علاقہ پر قابض ہے بنیاد قدیمی ضلع کیتہل کی ضبطی اس علاقہ کیتہل
اور وفات اودی سنگہ کی ہوئی بودہ مین ایک کوٹہی بنائی ہوئی اودی سنگہ
کی بہت اچہی تعمیر کا کام اوسمین بہت اچہا ہوا مگر سرکار انگریزی کے تصرف مین ہے۔
بہائی دیا قوم کا جٹہ ہی یعنی نجار تہا اور گورو گوبند سنگہ سے بہت اعتقاد رکہتا تہا
اوسکی اولاد سے جو کوئی ہوا ابتک انکو ملقب بہائی کے بولتے ہین سکہان مین وہ
بلقب سٹرہ مین اوسکی کیفیت سمجہ ہے۔

کیہ روپا اور اوسکا بہائی واسطی کاٹنی لکڑی کے جنگل مین گئے تہی اور اونکو پیاس لگی
ایک دونمین سی واسطی تلاش پانی کے گیا اور ایک چشمہ پانی کا بہت شیرین اور سرد
پایا اوس نے کہا یہہ پانی لایق گورو کے ہی جب تک گورو نہ پیوین مین نہ پیون
وہ پیاسا واپس آیا اور روپا ہی کہار وہان جا کر دیکہا اور یہہ ہی تجویز کیا کہ یہہ
پانی لایق گورو کے ہے نہ پیا اور دونون تمام دن اسی گفتگو مین رہی گورو ہرگوبند سنگہ
نے اونکی اعتقاد سے مطلع ہو کر اونکو ملقب بہائی پکارا اور دعا دی کہ تمہاری اولاد
صاحب نصیب و صاحب حشمت ہوگی جب سے اوس روپا کی اولاد مین جو کوئی ہے
ملقب بہائی کہلاتا ہی اور جب دو سکہان کو راج ملا اوسکی اولاد بہی صاحب دولت
ہوئی چنانچہ بہائی بہادر سنگہ باگڑیان والہ سردار اسی بہائی روپا کی اولاد سے تہا اور
موضع بہائی روپا جو سرہند سے پانچ کوس گوشہ جنوب غرب پر ہی وہ بہائی روپا نی بسایا
اوسکی اولاد وہان بستی ہی اور تین کتنی گاؤن اس بہائی روپا کے اولاد کے
اس دوآبہ جمنا و ستلج مین جاگیر مین ایک کس گدی نشین ہوتا ہی اور اونکو گزارہ
ملتا ہی چنانچہ اب سنپورن سنگہ گدی نشین ہے اور باگڑیان مین رہتا ہی کہ جس کا نامہ
اوسکا ذیل مین مرقوم ہی۔

کرسی نامہ بھائی روپا




نقشہ ضلع انبالہ
شمال
مشرق
غرب
جنوب
ضلع سہارنپور

باب چہارم ہر ایک ضلع کی کیفیت و تصریح قسمتہای و تحصیلدار تھی وغیرہ و آبادی کلان مع نقشہ اضلاع این رو ستلج

حالات ضلع انبالہ خاص

اس ضلع مین پانچ تحصیل و پرگنجات مفصلہ ذیل حسب انتظام مجوزہ ولیم فریزر صاحب بہادر کے قرار پائی اس ضلع کی آب و ہوا معتدل مگر انبالہ خاص مین پانی چاہات کا بہ قلت و بموسم گرما مین خشک ہو جاتا ہے علم ہندی و فارسی جاری ہے مقتبات کے آدمی ہر ایک قوم اشراف اچھے کپڑے و پوشاک پہنتے ہین دیہات کے باشندہ بھی اسی طرح رہتے ہین وضع مثل اضلاع اپنے کے گفتگو محاورہ اردو ملی کوئی لفظ پنجابی زبان پر آجاتا ہے اور چلن گفتگو اچھا ہے آدمی مزاج کے ملائم خوش خلق ہین اس پرگنہ کی زمین مضبوط اور دسط واکر لیکن بارانی بیشتر ہے اور چاہی تھال تھال اور کوئی جنگل عظیم نہین ہے اس ضلع مین قدیمی خاندان راجپوتان چوہان نہایت کلان کہ ایک مورث رانا ہر رائے کی اولاد تمام ضلع مین پھیلی ہوئی ہے رای پتھورا کے وقت مین یہ رانا ہر رائے ہوا اور اس آٹھ سو برس مین صدہا گانون اسکی اولاد ضلع انبالہ و تھانیسر مین آباد ہے

تحصیل جگادھری

جگادھری بوڑیہ شہر قدیم ہے عمارت پختہ کہنہ جگادھری مین رونق سردار رام سنگہ نے بطور منڈی کے بسایا تھا یہ دونون آبادی بطور شہر نامی ہین

اور وہاں نونگ آباد اچھا بڑا گاؤن ہے پٹھانون کی قدیم سے ریاست تہا
مگر وہ لوگ اب ضعیف ہوگئے مصطفےٰ آباد دیلورانا قصبہ وسارن کلاوڑ۔ دہیت پور
بالجہر۔ کالچند۔ جاگدولی۔ سکہون کی ریاست ہین اور نیچے اونکے دریاست
جاری ہے۔ خضر آباد۔ یہہ بہی بطور قصبہ ریاست فغانان مقرر بدابر عہد بادشاہی
کا ہے اور چھچھرولی مقام ریاست سردار کلسیہ لیدہ۔ وبلاسپور بہی بطور چہوٹے
قصبہ کے ہی کہ بلاسپور مین کلارک صاحب نے بازار بنوایا تہا ؎

تحصیل نراین گڑہ

نراین گڑہ یہہ قصبہ زمین خان کے وقت مین لچھمی نراین عامل نے آباد کیا کلالان زمیندار
ودیگر اقوام کی بود و باش ہے اور ایک ٹہاکر دوارہ فقیر ناہن والہ کا اچھا بنوایا ہے
قلعہ سرکاری مسمار و نیلام کیا گیا باغ راجہ ناہن مین ایک درخت گلاب جامن ہے
کہ سفید جامن اوسکا پہل ہے اور لذت مین بہت شیرین و خوشبو گلاب کی
آتی ہے راجہ ناہن بصرف اسکے اسکے پودہ کو ملک بنگال سے لایا تہا اور
پرگنہ شہزادپور و ماجرہ ریاست گاہ سکہان نہنگ و شہید کا ہے وہ بہی بطور چہوٹے
قصبہ کو ہے اور بازار ہر دو آبادی مین کہ ملحق واقع ہین سردار سکہ کی حویلی
پختہ اچھی بنی ہوئی ہے موضع پنجلاسہ۔ ولاہہ۔ وحمید پور۔ بود و باش
راجپوتانہ چوہان رئیسان قدیم اولاد نتاہر رای کی ہے کہ اونکی بچاسی مشہور
یعنی ۸۵ موضع اونکی زمینداری کے ہین اور راجپوت مسلمان پچہدی راؤ نہتا سنگہ

رئیس رای پور کے ہین کہ مفصل حال انکی خاندان کا پرگنہ کوٹہا ہ مین لکھا جاویگا۔
پرگنہ ساڈہورا یہہ قصبہ بہت پورانا آباد ہے اور اوسمین ایک درگاہ شاہ قمیص کی
نامی ہی ہر سال ماہ ربیع الثانی تاریخ دسوین میلہ ہوتا ہے اور موضع گدولی
وموضع ریاست گاہ سکہان سابق اسپے آباد ہین اور طرف شمال کی دریای مارکنڈہ
ندی بنکینہ و چندنالہ اور روان ہین اور قصبہ ساڈہورہ خاص مین قوم سگہہ
رہتی ہین مہندی کی کاشت کرنا خاص ونکا پیشہ ہے اور یہ قوم ہندوستان مین
شاذ ونادر کہین کہین ہے اور قابل تصریح خاص کے ہے چنانچہ سنہ جناب
مسٹر منہری میزالیٹ صاحب کہ بڑی اعظم گورنمنٹ پنجاب کا زبس محقق اور
دانشمند اور اپنا نظیر نہین رکہتی تہی بنام جناب بی کالی رای صاحب ڈپٹی کلکٹر
سیر سہا لی کی آیا کہ اوس کی نقل یہہ ہے اور جو کیفیت جناب ممدوح نے
بتحقیقات لکہی وہ آیندہ تحریر ہے۔

لیاقت پناہ قابلیت دستگاہ رای کالیرای بہادر ڈپٹی کلکٹر انبالہ مورد مراحم حاکمانہ باشند
بالفعل مضامین مطلوبہ مفصلہ ذیل بتشریح اتمام بمعرض تحریر درآرند اول نسبت
کہ قوم سگہہ کہ بعلاقہ شما قیام دارند کدام ذات و اصالت ایشان چیست و نوع ذات
و درخت حنا را کاشت نمایند و بحفاظت تمام پرورش سازند دوم حوالی و وسعت
خود اینچنین ذکر نمایند کہ پسر بہ تہی کہ بادشاہ سگہہ بود و نام آن راجہ جگہسر
بعہد خود امام حسین علیہ السلام آمد از شہر مکہ بدر ساختہ چنانچہ پسر شاہ آن

مگھہ از وطن خود بر آمده بملک بھٹنڈه قیام نمود و بموضع در مقام بھٹنڈه مذکو
آباد نموده بعد ازان درین دیہات آمده و قیام ورزیده اسم آن دیہات اینست
چهوره — ابراگره نزدیک پٹیاله — یارا نزدیک شاه آباد — اندہی — تهانیسر — بوڑیا نزدیک جگا
مصطفے آباد — ساڈهوره — لکهنوتی ضلع مظفرنگر — پس رسومات و مکانات و عادات
و خوارق و دستورات شادی و تدفین مرده و دیگر رسمیات مقرره معینه ایشان
مفصل و مشرح بمعرض تحریر در آرند خصوصاً در رسوماتی که خلاف اہل اسلام
و نیز خلاف از مذہب ہنود یافته آید رقم سازند زیرا که بسا احتمال ہست که این قوم
باز منه سابق آتش پرست بودند و بدین سبب نام ایشان مگهه گردیده که در زبان
فارسی آنرا مغ گویند یعنی آتش پرست

کیفیت قوم مگهه بموجب تحقیقات کالیرامی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر

مرقومه ۲۵ ستمبر ۱۸۶۷ء

حسب بیان قوم مگهه ساکنان ساڈهوره — و ورانه — و یارا — و جگادهری
و قصبه تهانیسر کے یہه حال معلوم ہوا که اس قوم مگهه کے آدمی مواضع مفصله ذیل میں
آباد ہیں — درانه — ساڈهوره — تهانیسر — مصطفے آباد — جگادهری — یارا — اندہی
علاقه انباله و پٹیاله کیمد خانه چهوره — و بٹری علاقه پٹیاله — لکهنوتی — دو خانه
دیوبند — ضلع سہارنپور — چیر تهاول — ضلع مظفرنگر — اور اس قوم میں کوئی
گوت ہیں پانچ گوت کا حال ہمکو حسب ذیل معلوم ہوا — جانڈیان — بسانیان سنہ

زبان - کنتی راے بنیرا - اور بالفعل اس قوم کے آدمی دہقان وضع ہین اور
بیشتر اپنی اصلیت سے ناواقف مگر چند کس ساکن راہون ساڈہورا واقف کار معلوم ہوے
اونہون نے اصل بنیاد یہ ظاہر کی کہ زمانہ سابق مین بمقام مکہ عرب مین راجا مکہ نشہ
قوم برہمن سارست تہا اور محمد پیغمبر مسلمانون سے مذہب پر اوسکو لڑائی ہوئی وہ
راجا مارا گیا ایک بیٹا اوسکا مسمی ابہرنام مع انبوہ اپنی قوم وعیال اطفال کے
ہندوستان مین چلا آیا اور نزدیک فتح پور پونڈری کے کنہج ملک جنگل علاقہ
کیتہل مقبوضہ سرکار کے آکر ٹہرا اور جس قدر عورتین بیوہ اوسکے ساتہ اوسکے
قوم کی تہین اور اونکے خاوند لڑائی مین مارے گئے تہے اونکو مردمان برادری
اپنی کے ساتہ کراو کرا دیا یعنی اور لوگون کی زوجیت مین وہ عورتین آگئین
تب سے بسبب کراو کے یہ قوم کم ذات ہوگئی اب یہہ لوگ شودر برن ہین اور یہہ
لوگ اپنی وجہ تسمیہ قوم مکہری مکّہ کے نام سے اور اصل مخرج مکہ سے سمجہتے ہین
یعنے اصل قوم مکہ تہا غلطی عوام سے ہوتی ہوتے مکہی نام زد ہوا اور اب
رسم و راہ ان لوگون کا مانند اور ہندؤن کے ہے یعنی شراب شکار سے
پرہیز وال رو ٹی مثل ابقالان اگروال برہمنان گوڑ کی علیحدہ علیحدہ تہائی نہ
کہاتے ہین مگر بعضی اس قوم سے سکہ ہوجاتے ہین اور گورو کی پوہل لیتے ہین
اوسکا حقہ پانی علیحدہ ہوجاتا ہے لیکن رشتہ ناتہ ہوتا رہتا ہے اور اکثر جاٹون
مین یہہ قوم شامل ہوجاتی ہے اور انکو رشتہ ناتہ قوم مکہ سے نہین رہتا چنانچہ

وہ تمام پورہ علاقہ پٹیالہ مین وہ گھر قوم مگھہ کے آباد تھی وہ جاٹون مین شامل
ہوگئی بیاہ شادی دوسری گوت مین ہوتا ہے اور ایک گوت اپنا دادا کا تیاگتے
ہین اور نانا کی گوت مین بیاہ کرتے ہین یہ ہمیشہ نہین اور جو لوگ مفلس ہین
اکثر بیاہ شادی اونکا (ساٹا) یعنی بدلہ پر ہوتا ہے اور ساٹا اسکا نام ہے کہ اوسنے
اوسکے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کردی اور اوسنے اوسکی بیٹی کو خواہ اپنی
بیٹی دیدی اور اپنے رشتہ دارون مین اوسکے بیٹے کی شادی کرادی اور روپیہ لیکر
بیٹی کی شادی کرنا ممنوع سمجھتے ہین جب لڑکا پیدا ہوتا ہے چھٹی دسوٹھن مانند اور
ہندون کو کرتے ہین اور شادی مین سات پھیرے ہوتے ہین یہ ہمان بشنو مذہب کے
شاستر پر معتقد ہین اور (گونہ) یعنی مکلاوہ کی رسم بھی جاری ہے اور رام نام
اور ٹھاکرون کو مانتے ہین بیراگی بشنو دہرم کو گورو کرتے ہین اور جوگی درشن
کی بھی چیلہ ہوتے ہین پوشاک ہندوستانی یعنی رنگین کپڑا اسیطرح کا پہنتے ہین
اور برت اکادشی وسدا شیو وجنم اشٹمی وغیرہ مانند اور بشنو مذہب والے کے
کرتے ہین اور سب تیوہار ہولی۔ دیوالی۔ سلونون کو مانتے ہین پیشہ اکثر کھیتی
اور بعض بعض دکانداری و نوکری کرتے ہین اور حنا یعنی مہندی کا بونا
اکثر اس قوم کے متعلق ہے یعنی فن کاشتکاری مہندی مین آپ کو یہ لوگ
اور قوم کی نسبت فایق سمجھتے ہین اور مردہ کو جلاتے ہین اور کریا کرم بطور
اور ہنود کے کرتے ہین یعنی چوتھے روز استخوان سوختہ مردے کی گنگا کو

پہونچاتے ہین اور دسوان روز ستروین کرتے ہین اور باوجود بہت استغنا کے
کوئی رواج اس قوم کا خلاف مذہب ہنود کے پایا نہین گیا اور ساڈہورہ مین
کئی گہر قوم مگہہ کے مسلمان ہین یعنی ہندو سے مسلمان ہوگئے اور اونکا چلن اہل اسلام
کی وضع پر ہے اور باوجود مسلمان ہوجانے کے قوم مگہہ مشہور ہین مگر اندر سی
کی مگہہ ماہ رمضان مین روزہ رکہتی ہین اور محرم مین روضہ امام حسین کے ساتھ
ماتم کرتے ہین۔

پرگنہ کوٹاہہ

رام گڑہ اسی پرگنہ مین ایک موضع کنارہ دریای گہگر کے ہے عمارات خام مگر میان
دیوی سنگہ وغیرہ جاگیرداران کے مکان پختہ اور بازار مختصر اس مین واقع اسکے
دیہات نواحی اونکی جاگیر مین ہین یہہ لوگ قوم راجپوت چندیلہ اولاد راجہ
ہری چند سکہچدی راجگان بلاسپور عرف کہلور کے ہین اصل مخرج اونکا چندیری ہے
مگر بلاسپور مین رہتی ہین کوہل سنگہ کہ اس ہری چند سورت لسے علے کی چہپیوین
پشت مین تہا اور ملقب بمیان مشہور دہ راجہ ناہن کی سرکار مین نوکر ہوا اور
یہ رام گڑہ مع دیہات نواح اوسکی تہانہ داری مین تہی گورکہون نے جب راجہ
ناہن کو خارج کر دیا اس کوہل سنگہ نے بزور بازو و جنگ وجدل کے گورکہون
کو اس رام گڑہ مین دخل ندیا اور خود بدولت مالک بن بیٹہا صاحبان عالیشان
کی خدمت گذاری مین وقت جنگ گورکہہ حاضرباش سرکار رہا بعد فتح کے

سرکار انگریزی نے یہ علاقہ بدستور اوسکے قبضہ مین رکھا کہ اوسکی اولاد ابتک
قابض ہے اوپر کی شاخون کا کرسی نامہ سب لکھنا فضول سمجھکر کومل سنگھ
کی اولاد کا کرسی نامہ اور ایک پشت کی اسم نویسی اوپر کے موتبان کی ذیل
مین ہے راجہ ہرہی چند قوم راجپوت چندیلہ چندیری سے آکر بلاسپور مین
قابض راج اور گدی نشین ہوا۔ ۱ راجہ ہرچند۔ ۲ راجہ سیر چند۔ ۳ راجہ اودے گنگ
۴ راجہ بھیس کرن۔ ۵ راجہ مدم پریم۔ ۶ راجہ کین۔ ۷ راجہ گوکل چند۔ ۸ راجہ کوپیل چند
۹ راجہ بھل سنگہ۔ ۱۰ راجہ بھیل چند۔ ۱۱ راجہ اودیپ چند۔ ۱۲ راجہ مہی مال۔ ۱۳ راجہ پرتھی چند
۱۴ راجہ تسکار چند۔ ۱۵ میان کلی چند برادر خورد راجہ پرتھی چند کہ اوسکی اولاد گدی نشین
راجہ بلاسپور متعلقہ ایجنٹی شملہ ہے اور اس میان کلی چند کی اولاد رام گڑہ مین ہے
۱۶ میان نہالو چند۔ ۱۷ جسو چند۔ ۱۸ غالب چند۔ ۱۹ موہوم چند۔ ۲۰ تلوک چند۔ ۲۱ دولت چند۔
۲۲ دکہہ چند۔ ۲۳ فوج سنگہ۔ ۲۴ صورت سنگہ۔ ۲۵ کونہل سنگہ۔ اور میان کا لقب اسی خاندان کو اسواسطے
ہوا کہ راج کہلور مین دستور ہے کہ بڑا بھائی جو گدی نشین ہو وہ راجہ کہلاتا ہے چھوٹا بھائی میان
ملقب ہوتا ہے اسواسطے تسکار چند نمبری ۱۴ کا بڑا بیٹا پرتھی چند راجہ ہوا چھوٹا بیٹا
کلی چند میان کہلایا اوسی لقب سے ابتک مشہور ہین۔



رامپور یہہ چھوٹا قصبہ ہے آبادی بہت بازار کی دوکانین شمار مین کثیر مگر کوچہ تنگ بنیاد اسکی آبادی کی راجہ رام سنگہ سے ہے اب رئیس یہان کا راؤ نہتا سنگہ ہے اور اونکا خاندان قدیمی اس ضلع مین مشہور اور یہ اولاد راناہر راے راجپوت چوہان کی ہین اور یہہ راناہر راے ایسا صاحب اولاد وکثیر الاعیال ہوا کہ ان اضلاع مین کنارہ جمن سے تا دریاے گھگر و کرنال ہی تا کوہ اسی کی اولاد ہنود ومسلمان ہم پہیلی ہوی دیکھتے ہین ہزارون گاؤن اسکی اولاد کے آباد ہین آٹھ سو برس ہوے کہ پرتھی راج عرف راے پتھورا شاہ دہلی اور گوگا پیر کہ جسکے معتقد اس نواح کی تمام خلایق ہے یہ راناہر راے ان دونون کا ہم عصر و پانچوین شاخ مین تیجدی تہا اسکا کرسی نامہ ہمکو صحیح مفصل ودی راے بہاٹ ساکن سنبہل سے بعرفت راؤ نہتا سنگہ رئیس حال کے تاریخ بیسوین مارچ ۱۸۶۵ء دستیاب ہوا اونکا ترجمہ یہ ہے اور اسکی صداقت اور ملان وقت ترتیب جمہوار امور ضلع انبالہ کے اور کرسی ناموجات خاندان ہای متفرق دیہات اولاد راناہر راے مذکور سے ملایا تو صحیح نکلا اور مسٹر ولیم ونیارڈ صاحب سابق مہتمم بندوبست کی رپورٹ ضلع انبالہ مین مفصل حال تحریر ہوا چنانچہ ترجمہ کرسی نامہ اسی خاندان کا نہتا سنگہ کا واسطے دکھلانے اس بات کے کہ راناہر راے کی پشت تا کتنے گذری آئندہ لکھا جاتا ہے

ترجمہ کرسی نامہ راؤ نہتا سنگہ

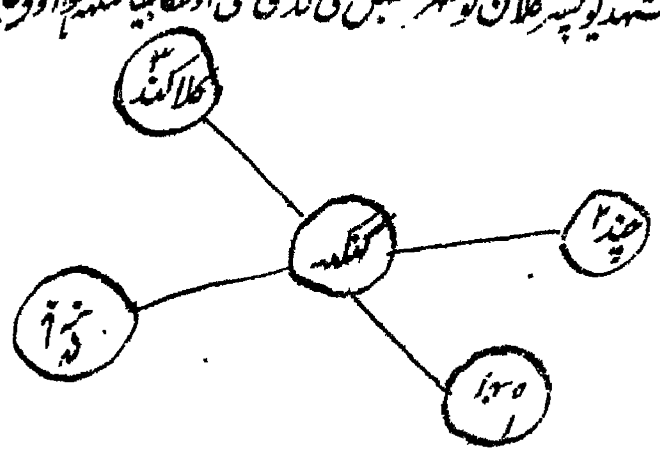
اندل کو ستہان اجودہیا تہا اس گن سدن سے حج نسل بارہ دہ پیکٹ سا کہا ناجہ بانہ اچھے

سنبھل کی راج گدی پر قائم ہوا چوبیس بیٹے اوسکے تھے ہر ایک پسر کی اونکی آل [illegible] چوہانوں میں علحدہ علحدہ ہو گئی اوسکی تفصیل یہہ ہے -

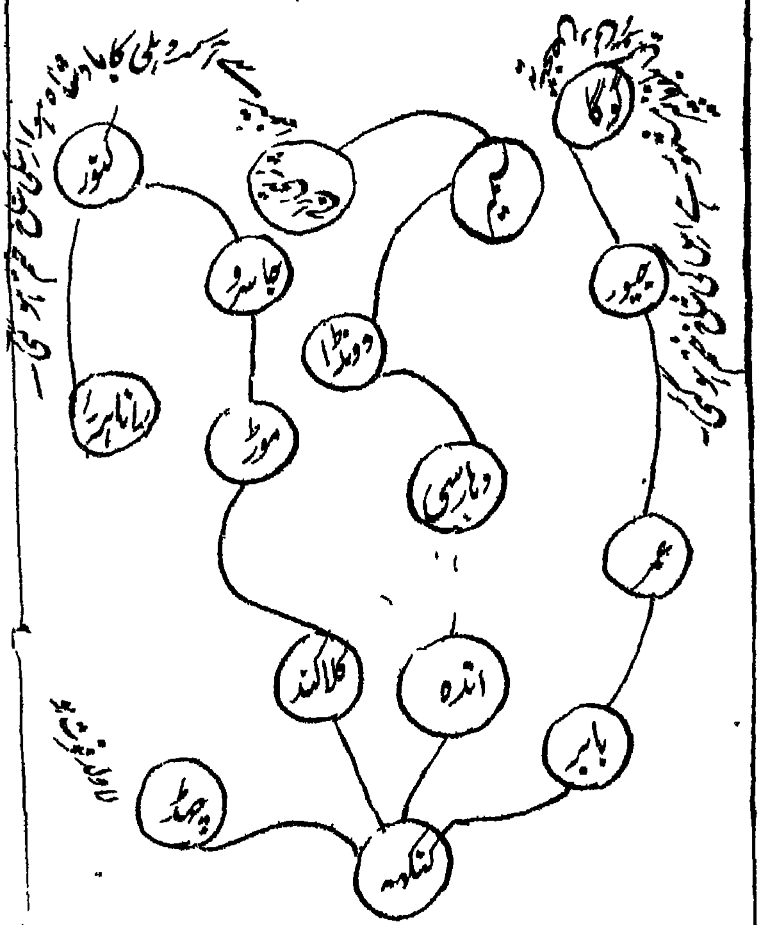
نمبر شمار	نام	ریاستگاہ	لقب یعنی آل
۱	راجہ سہدیو	سنبھل	سنبھلا چوہان
۲	سوہردیو	ہندون	سپٹیا چوہان
۳	نانک دیو	سکھاسل	بوہل چوہان
۴	بوہلا راجہ	بٹیلا	بلبیا چوہان
۵	بہادون راجہ	ہدوڑ	بوڈہریا چوہان
۶	سیلو راجہ	سیلو	سیلودیا چوہان
۷	اجسی راجہ	چاہل	کہجیا چوہان
۸	بجن سی راجہ	کوٹہ بوندی	اچیل چوہان
۹	سونیکی جی	چاٹور	سون گدہا چوہان
۱۰	دیپو راجہ	سروہی	دیورا چوہان
۱۱	بجہ راجہ	باچہل	باچہلا چوہان
۱۲	مالو	لوہ گاؤن	نتوانا چوہان
۱۳	گہوہی راجہ	گہٹ سہر	کروہیا چوہان
۱۴	گوندو راجہ	گانوڑہی	گولوا چوہان

نمبر شمار	نام	ریاستگاہ	لقب یعنی آل
۱۵	چاہو راجہ	چوہٹ	چاہل چوہان
۱۶	پچھد راجہ	کہدری	کہدریا چوہان
۱۷	پہند راجہ	چاہڈگڑہ	چوہڑ چوہان
۱۸	بہوانی داس	بہوپ کہیڑی	بہوریا چوہان
۱۹	نانو راجہ	نریل	ٹہایا چوہان
۲۰	کٹاریل	کاپٹی	کتیریا چوہان
۲۱	کہرسی جی	کہیوگڑہ	کیہوریہ چوہان
۲۲	سلہدی	کوندی	سیلوا چوہان
۲۳	جگدیو جی	جنگور	بیانگل چوہان
۲۴	چوڑ چوہان	مرٹیرا	خواص کے بیٹے کو کہتے ہیں

راجہ شہدیو پسر کلاں کو شہر سنبل کی گدی ملی اوسکا بیٹا لنکہہ ہوا اوسکے چار بیٹے ہوئے



اونکا کرسی نامہ یہہ ہے



رانا ہر رانی سنبھل سی آکر کور چھتر اشنان کرکے موضع باڑہی ضلع تہانیسر
متصل پونڈری کو آباد کیا اور اوسکے بارہ بیٹے ہوی آٹھہ بیٹے رانی سے اور چار
خواص سے اور تفصیل آٹھہ بیٹے رانی کی یہہ ہے ۔
گورا موضع باڑہی مین رہا ۔ بہار موضع جونڈلہ مین رہا ۔ اتھو سیراس مین بہا
انگور موضع رانا علاقہ تہانیسر ۔ دلوا گنگور علاقہ رودرین ۔ موہن پال موضع

نواسی علاقہ لاڈوہ گیگا موضع کہمارون پرگنہ جگادہری مین رہا۔ رانا پڑ مستور

ملحقہ خضرآباد مین

اور چار بیٹے جو خواص سے پیدا ہوئے وہ یہ ہین ۔ دیوراج[1] زنکہ قوم رڑہ سے
پیدا ہوا موضع ابین پرگنہ تھانیسر مین اوسکی اولاد ہے۔ کول سنگہ[2] زنکہ قوم
گوجر کے بطن سے کہ گوت اوسکا کلسیانی تھا پیدا ہوا موضع کول گہرا اوسکا وطن
پرگنہ پہووہ مین ہے۔ بہادر[3] زنکہ قوم جاٹ گوت منڈاٹہ موضع لیہہ مین
واسندہ مین اوسکی اولاد ہے۔ نوراج[4] زنکہ حجام کی سے تہا بٹہوالی وغیرہ پرگنہ
جگادہری مین اوسکی اولاد کا بارہ موضع مین باریشتہ و حصہ [illegible] انہا نشتہ
پیسہ رانی کا اولاد ضلع انبالہ مین زیادہ تر محیط ہوئی اوسکا بیٹا مہی پانو معرفت
کلاؤر آباد کیا اوسکے دو بیٹے۔ نہپال۔ جیپال ہوئے۔ نہپال موضع منڈہی
پر قابض ہوا اور بعض منڈول ضلع سہارنپور مین اوسکا تصرف کتنے ہوئے
اور جیپال موضع سنتو پرگنہ خضرآباد پر قابض ہوا اور اسکے بیٹے پال کا
بیٹا سیہپال بچلاسہ پرگنہ نراین گڈہ کا مالک ہوا اوسکے دو بیٹے ہوئے
ایک پورن[1] دوسرا اوگر سین اور پورا کا بیٹا سیہ مل اوسکے دو بیٹے اوتلوکچند
ونانک چند ہوئے۔ تلوک چند کو لسلے موضع زمینداری ملی کہ اوسکو چوراسی [illegible]
اور اوسکی اولاد سے راو تیگ سنگہ راہی ہوا ہے سرداری اس کی خاندان مین
چلی آتی ہے اب ہی جبہ راجپوتان اس نواح کے برفندہ والی وسکو نندانہ

ویتے ہین اور نانک چند مسلمان ہوگیا تہا کہ ملک موضع نیچلاسہ وغیرہ اوسکو حصہ مین آئے اوسکی نیچلاسہ حمید پور لاہا وغیرہ دیہات پرگنہ نرائن گڈہ کی ہین تو ناہی سے پشت کی فاصلہ بیان ہوا کشن سنگہ پسر راو نتہا سنگہ موجود ہے علی ہذالقیاس اور راجپوتان چوہان اولاد شترا کو ایسا ہی فاصلہ سمجہ لینا چاہیے چنانچہ ایک شناخ کا کرسی نامہ لکہتے ہین۔ راناہرا۔ رانا۔ بجی پال۔ پوروا۔ تلوک چند۔ داؤد سنگہ۔ اگر سنگہ۔ اودہی سنگہ۔ راو کہرمل۔ راو راہی سنگہ۔ پورن مل۔ بدہی چند۔ چندر بہان۔ بہارامل۔ ہنیجاب سنگہ۔ جوکاجیت فتح چند۔ بہوپ سنگہ۔ گوپال سنگہ۔ صاحب سنگہ۔ راو نتہا سنگہ۔ راو کشن سنگہ پسر راو نتہا سنگہ اب موجود

کیفیت ریاست کوٹاہہ

قصبہ گڈہی کوٹاہہ ریاستگاہ سید اکبر علیخان کا ہے یہ خاندان حکیم بادشاہی ساکن پونڈری کا مشہور ہے عہد بادشاہی مین قاسم خان کو یہ علاقہ بطور جاگیر ملا کہ جسکی چہہ پشت مین اب اکبر علیخان رئیس ہے ایک گڈہی پختہ سکنت خاص رئیس موجود اور چند حویلی و یک تالاب پختہ اور ایک باغ چند درخت کا تعبر کیفیت نشیب فراز رئیس نے بنوایا ہے اور اوسکے تصرف مین ۱۳ موضع بستی ہین اونمین کوئی بات خاص نہین مگر علاقہ مورنی واقع کوہستان اس رئیس کے تصرف مین ہی اوس علاقہ کا حال قابل خاص لکہا وسیر ناظرین کی ہوا ۔ میر کوٹاہہ

کو بابت زرکیشن بموجب حکم گورنمنٹ مرقومہ ۳۰ ستمبر ۱۸۵۶ء و چٹھی صاحبان
بورڈ نمبری ۲۱۵ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۵۶ء معاف ہی اور حال علاقہ سونی
کا مشتہر ہو جاتا ہی کہ این علاقہ کے مالہ موضع اندر پہاڑ کے ہین اور علاقہ کوٹلا مہ
سی جانب شمال ملحق زمانہ سابق مین ایس وین کا راجہ مسمی موہن چند تہا عہد
بادشاہی مین مسلمان ہو گیا اور موہن مراد نام پایا اوسکی اولاد سی ایک شخص
موضع امرالہ علاقہ رام گڑہ مین رہتا ہے اور مفلس ہے کسی نقرہ سے بعد
نیست و نابود ہو جانے خاندان راجہ موہن مراد کے ... علاقہ مذکور تا
اکبر علیخان رئیس کوٹلا مہ کے آگیا پہر راجگان نے بزور اپنے قبضہ مین
جب گورکہانیان کا زور تمام ملک کوہستان مین ہوا یہ علاقہ بہی راجہ
نا ہین سی نکلکر بقبضہ گورکہ آگیا۔ جرنیل اختر لونی صاحب جب فوج کشی
گورکہ پر کر کے تمام پہاڑی راجپوتان کو اجازت تصرف کرلینے اپنے اپنے
علاقون پر دی میر کوٹلامہ کہ امداد و معاونت سرکاری مین مصروف تہا
بعد فتح مہم گورکہ کے اوسنے اپنی حقوق سابقہ کو بحضور جرنیل صاحب کے عرض کیا
جرنیل لونی اختر صاحب نے یہ علاقہ میر کوٹلامہ کو تجدیداً عطا کر کے سند مرحمت کی جسکی نقل یہ ہے

محمد اکبر بادشاہ غازی سنہ ۱۲۳۰
وفادار خان ظفر جنگ اڈوارڈ اختر فدوی
لونی اختر صاحب بہادر بفضلہ تعالی معتمد الدولہ ... ۱۸۱۵

از آنجا کہ از فضل ایزدی درین ملک اخراج جماعہ گورکہان قرار واقعی آمد

وتمامی مکانات این ضلع در عمل دخل سرکار دولتمدار کمپنی انگریزیه بهادر در آمده
اکثری از راجه‌های قدیمی که از تعدی گورکه از راج و ریاست بیدخل بودند بنظر
قدامت عملداری از راه فیض رسانی این سرکار فیض مدار مکانات قدیمی‌شان
بذیل تجسس در آمدند چنانچه تعلقه سوزنی مع قلعه و دیهات متعلقه آن مفصله ذیل
مع سه چوکیات سایر و آمدنی سیله نهون تا و بهوانی واقع تلوک پور و ملوه سوای
آمدنی جنگل اراضی تلوک پور واقع ولیس مع جمیع حقوق داخلی و خارجی که
~~[illegible] گورکه بود~~ بموجب حکم حضور فیض گنجور نواب مستطاب
معلی القاب اشرف الدوله گورنر جنرل لارد مایرا بهادر دام اقباله باسم
میر محمد جعفر خان صاحب کوتاهه والا بطور دوامی نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن
بحال و مقرر نموده شد باید که میر صاحب موصوف سند هذا را سند مکمل تصور
نموده در دیهات متعلقه مسطور قبض و تصرف خود نمایند و اصلاً در حدود
عملداری دیگران قدم نهاد ننشده در آبادی رعایا و برایا و دادرسی مستغیثان
بدل مصروف باشند و راسخ تمام در متابعت و فرمانبرداری اهالیان عالیشان
انگریزی سرگرم بوده شکرانه این عنایت بجا آرند و بر وقت پیش
آمدن هنگامه مع جمعیت موجوده برای انصرام کار سرکار حاضر باشند
و موافق سرشته در حاضر گردانیدن بیگاریان از علاقه خود بوقت ضرورت
هنگامه عدول حکمی ننمایند و طیاری سرک بقدر گذاره مقرابه بجایکه مقرر

باشد در حدود عملداری متعلقه موروثی ذمه خود واجب و لازم تصور نمایند سوای
از مراتب مرقوم الصدر آگاهی از طرف اولیای عالیشان انگریزی نوعی طلب
پیشکش و نذرانه بوقوع نخواهد آمد و سبیل رعایای متعلقه مسطور آنکه میر صاحب
ممدوح را نسلاً بعد نسل مالک مستقل تعلقه مسطور تصور نموده در ادای مال و اسباب
و افزونی زراعت و اطاعت فرمان برداری و دیگر آنچه که طریقه رعیت گری
بوده باشد دقیقه از دقایق آن فروگذاشت ننمایند درین باب تاکید مزید تصور نمایند

تفصیل دیہات و شرح چکیات میلسی

بموجب راجپوتان موضع بهونی واله - سهری نگر - مادهو واله - دهرم پور - مالری واله
مالت کماوه - جاگنی - دابه - جوهر پور - بهتیلی - تهانه - رامے واله
باله واله - سوت وکیسی -
بموجب کودانه موضع میتانه - دویل - مهروانه - بهال - سیهون - بهاٹر
منڈهی - لوهان - سالونه - بنجر - بهول - نبنی تال - پوراب -
کپور تالی - دهاهل - بانی - نیلو - دابه - مهنت - جانون - مهرانه - سملو -
بموجب سو... موضع - رهرون - جونپور - تلی بزرگ - تیلی خورد - کوٹلی -
جوہری - بهند - ونکرانه - بابلیا - چندی - قاسم پورکاه - جالو - عیب تلکهانی
[illegible] - مراد پور - بهوانه دوم - کول مهر تلی - تیلی سوم - ...

بھیج ہفت ہشت روپیہ بنام بہادر سنگہ گذارہ ہی یا پنجم موضع ـ

بھوج نگل ۱۲ موضع ـ راجی ـ کہور ـ منوکہ ـ جرنیانہ ـ منور ـ اویران ـ بہوکن ـ نیب والہ ـ کاہل ـ دوہلات متر کی ـ سرپرے ـ تھیلی ـ کہانا سنگہ والہ بہوکی والہ ـ منوکی ـ درسیو ـ تھیہ افتادہ ۱۸ موضع ـ

بھوج کوٹی ۱۱ موضع ـ کوٹی ـ والہی ـ کوڈہل ـ بیروٹی ـ جاہلا ـ کرک ـ بہنی ـ چکردہ ـ ارلو ٹھٹہ ـ وغیرہ ـ

بھوج کوٹھی ۲ موضع ـ تلک ـ رنجہ ـ مجھیوٹن ـ کوٹھی ـ سرمور گڈھی پٹہ

بھوج ناٹھ ۱۰ موضع ـ کابل ـ ذاتیو قدیم ـ تہوک ـ بروک ـ بچھڑو ـ کرٹھہ ـ سندین ـ الیترامی ـ بہالک ـ جاندہ ـ

بھوج دہارٹھی ۱۲ موضع ـ نبکرہی ـ سیون ـ سوامی ـ بہٹانا ـ اوسری اورنوزن ـ ہوٹھو ـ سملون ـ ٹھٹرا ـ راجیون ـ دہایا ـ

بھوج موفی عرف جنپال ۲۰ موضع ـ مورنی ـ جہال ـ دہولپور ـ کانون ـ کشن پور ـ کودانی ـ کاہل ـ پچہڑی ـ ڈو ـ بن پالوٹہ ـ سہالوا چور ـ داسگی ـ گاجر ـ جامدا ـ ہوندی مع کاٹھہ ـ سوریانی معاش پور ـ

بھوج بلاسرہ ۱۱ موضع ـ بلاسو ـ دودہ ـ لید ـ لہوٹر ـ بورا ـ کنب مورنی ـ ویلوا ـ کہالو ـ کانڈی والہ ـ وروہی ـ فیروزپور گڈہی ـ

بھوج واسلمہ ۱۸ موضع ـ واڑہ ـ نورا ـ مکریون دوباس ـ میمار

بھوج اپترہ - ۵ موضع - پنیرہ - جہلار - لکھن - وہاین - سارنگ علی ۲۲
بھوج پالک - لله موضع - پالک خاص - میرون - مستان - ڈہوہ -
بھوج پانوٹہ - ۱۱ موضع - پانوٹہ خاص - سہروار - پاندوالہ - کولی -
کہاروالہ - سہر باس کوچوان - سبون - بساوا - چٹی والی - بہوگ پور - لیکلی
چوکی ہای محصول - لله موضع - چکی داخلی - موری - فیروزپور - ارغنی کہالی
میلہ ہای بھوانی - نام میلہ تالوکپور واقع دیہہ سملوٹہ سوائے الضحیٰ کے ... ۔

تحریر بتاریخ بیست و ششم ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق چہارم شہر ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ

جب سے میر کوٹ ہاتھہ قابضان میں علاقہ کا ہے یہ علاقہ مشتمل اوپر چودہ بھوج سمت
راجپورہ - نکل - کوکی - کوٹھی - وانڑہ - پترہ - مستور - وناری - ناہر
مالونہ - جہالا - کوٹانہ - پالک - پلاسرہ - ہر ایک بھوج مین جو امر لایق تحریر کے
وہ یہ ہے کہ راجپورہ کے بھوج مین بر قبہ موضع معصوم پور کنارہ دریا کے ایک قلعہ پختہ
اور ایک مسجد ٹیلہ کے اوپر عہد راجہ مومن کے بنوا ہوا ہے اکثر دیوارین و مکان
شکستہ ہو گئین نکل کے بھوج مین موضع نبی مین ایک چھوٹا سا بازار ہے مہاجن
ولیس کے وہان رہتے ہین پہاڑی مال مثل سونٹھ و اورکہ وغیرہ معروف کرانہ
خرید کر دیس کو بھیجتے ہین اور اس بھوج مین سونٹھ نہایت عمدہ پیدا ہوتی ہے
اور ریوند کے درخت و سیب موضع ہتھیا کے علاقہ اور ہرڑین وغیرہ بہت قسم
کی پہلا پہاڑی پیدا ہوتی ہین اور چیڑہ کا درخت یعنی ہلیلہ اور بانس یہان

ضبطلات مین بہی بہت ہے ٭

کوئی بہوچ مین کنارہ دریای گہگر ایک زمین مسطح بنام زدہری سرکی مشہور ہے
ویسا میدان وسیع اور مسطح اس پہاڑ مین نہین ہے اوسمین بہوز دیوی جی کا
واقع اور ایک فقیر وہان رہتا ہی بہوچ واڑہ۔ مین نیشکر اچہا پیدا ہوتا ہی اور
سہوڑ کی بہوچ مین ایک مندر مختصر دیوی چندی جی کا ہے ہر سال وہان میلہ ہوتا ہی
بیسیر کوٹا ہہ محصول چڑہاوہ لیا کرتا ہی جہال سے کی بہوچ مین ایک قلعہ بہت اچہا
موضع بوڑی مین واقع مکانات متعدد دو سنگ و خشت کر بنے ہوئی ہین دو چاہ پختہ
اوسمین واقع مگر وہ چاہ ایسی نہین کہ پانی کے سوت زمین سی اون مین ہو بارش
کا پانی جمع ہو جاتا ہے اور راجہ مومن کے قبر اسی موضع کے قریب واقع بلکہ زبان زد
خاص عام یہ مشہور ہے کہ بعد مدت دراز مرجانے راجہ مومن کے یہان کر قبیح تا
واسطے مرمت قلعہ کے میر کوٹا ہہ نے اوکہڑوائی تہی راجہ مومن کے نعش تازہ اوسی طرح
نکلی کہ کفن کو داغ نہین لگا تہا کہ فوراً پہر مدفون کرا وہی کو وانہ کی ترنج مین
اوپر ٹیلہ بلند کے ایک مندر دیوی سملاس کا ہی زمیندار ان باشندگان وہان کے
قوم برہمن پوجاری مندر کے ہین ہر سال میلہ ہوتا ہے اور دیوی کی مورت
ایک تختہ سنگ بشکل کمر آدمی کی ہی اوسکے درشن ہوتی ہین مشہور ہے کہ کسی زمانہ
مین دیوی جی نے راکہشون کو اسی پہاڑ پر قتل کیا چنانچہ اب بہی راکہشون کی
استخوان جسم کی اس نواح کی سرزمین سی بہت بڑی بڑی نکلتی ہین بلکہ

مسٹر کابل صاحب مہتمم نہر نے بہت استخوان تمام جسم آدمی کے جمع کر کے ولایت کو بھیجے
اور وہ استخوان اب تک بہ نسبت نہایت وزنی نظر پڑتے ہیں کہ ایک اٹھ دس بالشت
بیس سیر پختہ سے کم نہیں یا نوشہ کی پہوچ مین دو تالاب واقع نہایت عمیق اور
اتھاہ اور اون دونا لون کی درمیان مین ایک ٹیبہ پہاڑ کا مرتفع ہے مشہور ہے
کہ کبھی ان ہر دو تالابکا تہاہ زمین کا دریافت نہین ہوا اور باوصف واقع
ہونے ٹیبہ یا بین ہر دو تال کے اونکا سوت نیچے سے ایک ہے اگر اتفاقیہ ایک پانی مین
کچھ غدود پیدا ہو تو دوسری مین بہی وہ پانی مکدر ہو جاتا ہے اور ان تالابون
سے کئی کول نکلکر علاقہ راگڈہ کو تا ہہ دیہات لیس مین آبپاشی ہوتی ہے
پیداوار ہر ایک جنس کی اچھی زمین تین قسم کی نامزد کی جاتی ہے۔
اول کولا ہو جسمین آبپاشی ہوتی ہی او سمین ہلدی آدرک شالی یا ایک پیاز اتروئے
دوم آوپہ ہے کہ زمین بارانی ہو اور رہل او سمین بہہ سکے۔
تیسری کیل ہے کہ وہ اونچے بنہ پہاڑ پر ڈہلوان یعنی سلامی زمین ہوتی ہے
اور اوسکو دار آہنی سے کہود کر بوتے ہین اوسکی پیداوار نہایت کم اور
اس قسم کی زمین مین جنس کلاتی پیدا ہوتی ہے اور آٹھہ دس برس مین ایک دفعہ
نوبت کاشت ایسی زمین کی پہنچتی ہی اور اس قسم کیل کے کہودنے زمین کو
تیج بہت پڑتا ہی یعنی جو نوی پہاڑ سے جدید زمین نکالنا چاہے نقارہ کی
آواز کرتا ہے گرد و نواح کے آدمی دیہات اوس ہوج کی جمع ہوکر اوس پہاڑ

کو کھودتے ہین اور کھند توانی والا خوراک سب لوگون کی دیتا ہے اوسکو میندا
کہلاتا ہے اور اِس طعام کا نام بہوڑ مشہور ہے اگرچہ اِس کہل کے کہودنے
فائدہ کم مگر نام وری مالک کی زیادہ اور سبب اوسکا یہ معلوم ہوتا ہے
کہ گذشتہ پچاس سو برس مین وہ زمین کھودنے کھودتے اچھی لایق کھیتی
قسم اوپر ہو جاتی ہے زمین کی حقیقت اِس علاقہ مین نہایت مستقل یعنی
مالک کھودنے والا دوام کو بسوہ دار کہلاتا ہے یہانتک کہ اگر اتفاقیہ اصلی
سو پچاس برس بیدخل ہوجاوے تب بھی باشندہ وہان کے اوس حقیقت
کو فراموش نہین کرتے جب وہ آدمی قابض ہوا اور جو کوئی اوسکی زمین
مین کاشت کرنے لگے وہ بلا عذر بوقت خواہش اصلی بسوہ دار کے چھوڑ دیتا
رہن زمین کا اکثر دستور ہے لیکن جب روپیہ رہن کا دی چھوڑ لے
علم کا چرچا نہایت کم بعض آدمی تہوڑی پڑہے ہوئے ہین قوم کنیت کی
کثرت ہوا اور اونکو قدیمی برہمن بتلاتے ہین کہ لوہے کے سبب کنیت کم زاد
ہو گئی بیاہ شادی کی رسم اونمین مثل ہندوان ہوتی ہے لیکن عورت
غالب مرد مغلوب جب عورت اپنے شوہر سے ناراض ہوا اور یہ لفظ اوسکی
زبان سے نکلی کہ (ریکی ناگی کہجاوت) اوسکے شوہر کو یہ کلمہ مثل طلاق
مقصود ہوتا ہے پھر عورت اپنے باپ کے گھر چلی جاتی ہے اور اوسکے
باپ کے خاندان والے فیصلہ خرچ شادی وغیرہ اصلی شوہر کا با جلاس

پنچایت کرتے ہین جو کچھ روپیہ نکلی جس سے وہ عورت رضامند ہو وہ اپنے
پاس سے دیکر اپنی زوجیت مین اوس عورت کو لاتا ہے اور اس فیصلہ کو
ریت کا ناٹا بولتے ہین بلکہ عدالت مین بہی نالش زر ریت منجانب شوہر
دائر ہوتی ہے اداے محصول حاکمی کا اصطلاح کارا بہوج کہلاتا ہے۔ لفظ کارہ
زر نقد کو کہتے ہین اور بہوج مراد چاول سے ہے اور کانکہ غلہ کو بولتے ہین
اور ہر ایک گاؤن کے ذمہ قدیم سے جس قدر کارا معین ہے وہ
بدلتا نہین اگر حاکم کل علاقہ مین کچھ کمی یا بیشی تشخیص کرے تو اوسی کارہ
مقرری قدیمی پر حسب کمی بیشی ہو جاوے اور ہر ایک بہوج مین ایک
شمارکن مقرر ہے اور کارکن بطور نمبردار مشہور ہوتا ہے کہ پیش حاکم
سب مہمات اپنی بہوج کی طرف سے جا کر سوال جواب کرے اور روپیہ
زمینداران سے وصول کر کے پہونچا وے اوسکا حق جملہ کاشتکارا ن سے
دہہ مین فی من ایک سیر یا ڈیڑہ سیر یا فی خانہ پانچ سیر غلہ مقرر ہے
آبادی کثرت سے ونل نہین گھر ایک جا پر کہین نہین ہٹے ہٹے پہاڑ پر
جہان کہیت ہین اوسکے مابین مین مالک زمین کا گھر بنا ہوا ہے اور
چھپر خس پوش کہین شاذ و نادر ہے ورنہ بالکل کوٹھی مسقف و منزلہ
ہوتی ہین چھت نیچی چھاتے ہین اگر آدمی کھڑا ہو تو اوسکا سر کڑیون
تک پہونچ جاتا ہے اور تعمیر مین چونہ یا گارہ نہین لگاتے جو کوئی شوقین

اچھا مکان بنا دی وہ پتھرون کو گھڑ واکر اس طرح چنتا ہے کہ ایک
دو دو پتھر خشک یکسان رکھکر اوپر دبا ولکڑی کا دیکر اوسکے اوپر پتھر
چنتے ہین اور اسی طرح دیوارین جاتی ہین مگر بعد بن جانے دیوار کے
لیس مٹی سے کر دیتے ہین اور وہ مٹی سفید یا گلابی رنگ کی ہوتی ہے
کہ دور سے مثل استر کاری چونہ دیکھائی دیتی ہین سب پہاڑ والی اکثر
اپنے گھرون مین مکھی کی موہاری رکھتے ہین اور اونکی ٹٹی کو طاق سا
بنا دیتے ہین اور شہد اور موم اون سے حاصل کرتے ہین بلکہ موہار
مکھیون کا بیٹی کے جہیز مین دیتے ہین کوئی رئیس اعظم اس علاقہ مین نہین
وہ موضع ہوچ کوئی جاگیر گورکھ وغیرہ ساکنان کوٹی کے واقع ہین وہ اپنے
آپ کو بذریعہ اس جاگیر کے رئیس خاندانی سمجھتے ہین اور پیمائش جریب
کا دستور نہین جیسا اور ملکون کا حساب بیگہ پر یا پنجاب مین حساب
گھماؤن پر ہے ایسا اس ملک مین تلفظ جوتی اوسکا چھوٹا درجہ پاتھہ
مشہور ہے تخم کی تعداد پر جوتے و پاتھہ کا حساب لگا لیتے ہین اور
زمین مزروعہ زینہ نما ہوتی ہے یعنی ایک کیاری دوسری کیاری
کے اوپر مثل زینہ نیچے سے اوپر تک چلی جاتی ہے اور ایسی ٹیڑھی
اوبنگی ہوتی ہین کہ اونکی پیمایش قدم یا جریب مشکل ہے اور یہ
کوئی خاص بات اس تحقیق مین لایق تذکرہ نہ تھی کہ درج قرطاس کی جاتی

تحصیل انبالہ

پرگنہ انبالہ۔ اس پرگنہ میں انبالہ خاص شہر ہے اور وجہ تسمیہ اسکی دیبی کے نام سے ہے یعنی انبا دیبی کو بولتے ہیں اور لہ تلفظ گہر کا ہے چنانچہ دیبی کا مندر مابین میں تہا کہ جسپر اب نزاع مابین ہندوان و مسلمانان چلا جاتا ہے اور اس قصبہ میں تالاب پختہ و بارہ دری و مدرسہ بازار جا بجا اور سڑکیں پختہ جنکی اور یہ ایک طرح کے مکانات موجود بادشاہی باغ میں کوٹھیات حکام کی ہین ضلع کا یہی مقام ہے۔ ببیال۔ مکھرو۔ بھوگڑہ۔ سوکہر۔ مقامات بود و باش اور سکھان جاگیردار کی تہی مگر کوئی بارونق نہین۔ ببیال پہلے خوب آباد تہا مابین ۱۸۴۳ء میں چھاونی سرکاری وہان ڈالی گئی اور آبادی ببیال اور جملہ دیہات نواح کے مسمار ہو گئے اب چھاونی ایک بڑا قصبہ شہر کے موافق ہے اور نہایت پررونق ہے اور انبالہ خاص میں ایک مدرسہ فارسی۔ انگریزی کا قائم ہے۔

پرگنہ ملانہ۔ موضع دہن۔ ملانہ۔ بیک۔ وکیسری خاص اچھے آباد ہین مگر بطور دیہات کی عمارت خام ہے صرف ایک قلعہ و حویلی سردار شہید کی پختہ ہے۔

تحصیل کہرڑ

اس تحصیل میں کہرڑ خاص قصبہ عمارت اکثر پختہ ریاست گاہ سرداران گنڈا سنگھ کا ہے اور سوہانہ منولی و سیالبہ و سیسوان و خضر آباد و کورالی سب ریاستگاہ

سکھان ہی خضر آباد مین ایک قلعہ عہد سابق راجپوتان کا بنایا ہوا تہا وہ سرکار
نے نیلام کر دیا اور منولی مین ایک باغ لگایا ہوا ہی اگرچہ باغ بہت تنگ کا بہت چہا ہے

پرگنہ مبارک پور

مبارک پور کو بعد ضبطی علاقہ ماجرہ کے کلارک صاحب نے رونق دی اور بازار
ڈالا اور حکیم کار وار منی مزرعہ نے اپنی حویلی پختہ بنائی مسافرین کو بازار سے
آرام ہی اور منی مزرعہ اچھا آباد ریاستگاہ راجہ ہی اور ایک مندر منسا دیبی کا
قدیم بنایا ہوا راجہ منی مزرعہ اور ایک مندر بنایا ہوا راجہ پٹیالہ کا نہایت بلند
کہ وہ بارہ ۱۲ کوس سی نظر آتا ہے اور اسی نواح مین اندر پہاڑ کے موضع پنجور
علاقہ پٹیالہ کا ہی وہ متعلق شملہ کے ہی مگر اوسمین ایک باغ بادشاہی وقت کا
ہی نہایت پرفضا کہ سات باغ اوسکو سمجہا چاہیے اور ہر ایک باغ درجہ بشیب
فراز کا بطور زینہ کے ہی اور دروازہ شمالی سی جنوب کی جانب ہر ایک درجہ بطور
زینہ کے چلا گیا نہر جاری مکانات ہر درجہ مین عمدہ قائم اور بیچ محل
کہ تالاب کے درمیان مین بارہ دری بنائی اور فوارہ ہای گونا گون جاری
ہین میوہ ہر ایک طرح کا پیدا ہوتا ہی جب نواب گورنر اس نواح مین آتے ہین اوس
سیر کرتے ہین اور ملاقات راجہ پٹیالہ کی اسی باغ مین ہوتی ہی باغ ایسا ہے
کہ اور کہین شاید ہی ہو

تحصیل روپڑ

روپڑ خاص بعمارت پختہ کنارہ ستلج کے ہے ہر سال نشان ستلج کا ہوتا ہے
راجہ روپڑ کا قلعہ اسی مین ہی کہ اب بتصرف سرکار انگریزی ہے اور اس قصبہ سے
بطرف مشرق ایک درگاہ شاہ ولی کے اوپر ٹبہ پہاڑ کے ہی اوسکی داستان بہت ہے
ہر سال میلہ ہوتا ہی۔ کوٹلہ لنگ خان افغانان کی آبادی ہین اگرچہ قلعہ ہے
مگر آبادی بے رونق پٹھان جاگیردار کم طاقت اور موضع بہدوارہ و مینا پور
و بہدل۔ و عالم پور۔ و گہنولی و گھنولہ و برت گڑہ و ٹونگہ اچھا ہی کہ یہ
ریاست گاہ سکہان ہی ہر ایک گڈہی و مکانات سکہان بنی ہوئی ہین و مکانات
مہاجنان ہر ایک ہی ملتی ہے اور اسی پرگنہ مین نہر مرزا کندہی نے بادشاہی وقت
مین ستلج سی نکالی تہی کہ مونڈہ مین ہوکر سرہند علاقہ پٹیالہ کے تالاب مین جا پڑی
مگر بہت مدت ہوئی کہ اوسکا دہانہ دریای ستلج سی بند ہوگیا کسی نے مرمت نکی
وہ خشک پڑی ہی ہے

پرگنہ مونڈہ

مونڈہ خاص قصبہ ہے پہلے راجہ جسینڈ کے تصرف مین تہا سرکار انگریزی
مین لیا گیا آبادی کلان اس پرگنہ مین چمکور خاص کہ جسمین ایک مکان
پرستش سکہان کا ہی اور وہان پسران گورو گوبند سنگہ قتل ہوے اور
سرداران سنگہ پوریان نے عمدہ مکانات بنائے ہین اور موضع بیلا و کنڈ ہولا زیادہ

سکہان سنگہ پوریان وکہمانون وجہلیان دیہات ماچہی ہین اور ایک قوم راجپوت معروف گورہند وچہکو ہین اور دیہات اوپر کنارہ ستلج کے آباد اور راجپوت کہوڑوہ اپ کو سوریج بنس سمجہتے ہین اوسکی نقل یہ مشہور ہی کہ زمینداران چہکو دے گہر ایک گہوڑی تہی دریائی گہوڑے سے اوسکو حمل ہوکر بچا پیدا ہوا گہوڑا بہت عجیب اور چالاک لایق پسند بادشاہ ہوا وقت طلب بادشاہ کے مالک اسکے نے یہ درخواست کی کہ جس قدر دیہات میں یہہ گہوڑا تمام دن مین پہرے اوسکی زمینداری حکم عطا ہو یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی صبح سے شام تک نوسو موضع واریاد ستلج کے یہ گہوڑا پہر گیا وہ دیہات زمینداری اون راجپوتان کی ہوئی اور یہ راجپوت بنام زوگہوڑہ وآ مشہور ہوے چنانچہ خاص چہکو میں ابتک خاندان راؤ کا مشہور ہے اور آئین اکبری مین نواح پرگنہ ماچہی واڑہ یہ قوم لکہا ہی

حالات دریای ضلع انبالہ

اس ضلع کی حد شرقی پہ دریای جمن اور حد غربی پر دریای ستلج ہی یہ دو دریا ایسے نہین کہ جنمین کشتی جاری رہتی ہے اور مارکنڈہ کہ جسکو چوڑا پانی کہتے ہین بسبب عریض جب ویعنی سیل پہاڑ کی آتی ہی دفعتاً ورکہ جاتا ہی آمدورفت مسدود ہو جاتی ہی اور اس مارکنڈہ کا یہانتک زور ہوتا ہے کہ ہاتہی کا بہی گذر مشکل اور چہوٹے چہوٹے نالہ ندی بہت ہین برسات مین راہ گیرون کو جا بجا تکلیف ہوتی ہی اور ندی چوتنگ قابل تذکرہ خاص ہے کہ خضر آباد

کے پرگنہ سے نکل اول اوسکا نام نالہ ہڈا مشہور ہوا پھر بالچھر کے نیچے آکر بستی
ہیں مل گئی چوتنگ نام ہوا اور اکبر بادشاہ اس چوتنگ کو بطور نہر جاری کر کے
ہانسی حصار میں لایا اور شیخونی نام رکھا گیا کہ اوس وقت کے زمان کی نقل دربارہ
اجرای نہر مذکور آئندہ لکھتے ہیں اور ہمکو یہ نقل اس طرح میسر آئی کہ کپتان ایبٹ صاحب
بہادر سنہ ۱۸۴۰ء میں ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاڈوہ و تھانیسر کی تھے وقت گفتگو
ایک بہت پرانا کاغذ کپتان ایبٹ صاحب بہادر ممدوح نے ہمکو دکھلایا کہ
جیسی لال ڈپٹی کلکٹر نے کہیں سے بہم پہونچا کر صاحب ممدوح کو دیا تھا کہ اوس سے
برآمد نہر چوتنگ کا معلوم ہوتا ہے واسطے یادداشت کی نقل اوسکی ذیل میں ہے

نقل فرمان اکبر بادشاہ

زلال افضال فیاض فی الجلال در ریاض سلطنت و اجلال
بشجره طیبه اصلها ثابت و فرعها فی السماء نشو و نما پذیرفته هواره بشکرانه این نعمت
عظمی بثبت ثبات این موهبت کبری خاطر دریا مقاطر که در ورود اکرون حاجات سایلان
از آب زلال صافی تربیت و معین الحیوة ضمیر منیر فیض تاثیر که در جریان فیضان
و نضارت ازمنه وافی تر متوجه حفر انهار و تعمیر بلاد و امصار مهیا شدتا توفر
منکشف اهل دولت از مزرع سعادت کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة
مائة حبة حاصل آید و محصول و الله یضاعف لمن یشاء مزارعان الدنیا مزرعة الآخرة
واصل و متواصل گردد و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم

صنایع و دولت روز افزون آنکه چون نهر چتنگ که قبل ازین بدو بیست و یک سال
سلطان مرحوم مغفور مبرور مغفرت پناه سلطان فیروز شاه طیب الله ثراه از
ڈهاب و چشمه سار کوهستان نواحی پرگنه ساڈهوره بر آورده به بلده محفوظه هانسی و
حصار فیروزه برده بود و در سالی تا پنج چهار ماه آب آن نهر بحصار میرسید و
قریب یکصد سال بود که بواسطه بعضی حوادث و امورے که بمرور اعوام و شهور
بعرصه ظهور آمده از حد پرگنه کیتهل تجاوز نکرده بود و از انجا تا حصار بحدے
زمین هموار شده بود که در بعضی محلها اثرے ازان ظاهر نمیشد و ازان
زمان تا الآن اهل آن بلده طیبه از خشکی آن نهر تشنه لب بے نوا مانده و
باغات بسیارے که داشته اند تمام کثرات لبقیه الظمآن مارمیتو در نیولا که
سرکار حصار را بفرزند اعز ارجمند ارشد امجد سعادتمند دُر دریاے خلافت
و کامکاری اختر برج سلطنت و بختیاری بلبسان الشعراء والبحر قرة عیون السلطنة والجلالة
سلطان محمد سلیم بهادر طول الله تعالی عمره و ضاعف قدره نامزد فرموده ایم
راے صواب نماے مقتضی آن گشت که کشت ارامانی و آمال لب تشنگان انجا از سحاب
سحاب عنایت و احسان سر سبز و شاداب گشته نهر مذکور در زمان خلافت ابد مدت
بتجدید احداث یابد و بالتمام آبهای دیگر فی الدهور والاعصار جاری بوده بحکم
و جعلنا من الماء کل شیء حی متعطشان بادیه معیشت زندگانی را ماء
پدید آید فلهذا در سال نهصد و هفتاد و هفت فرمان جهان مطاع آفتاب شعاع

شرف نفاذ یافت که آبهای چشمه‌سارهای را که در دامن کوه خضرآباد با بیست و پنج
گشته از آنجا بدریای جیحون میریخت از آنجا تا نهر چتنگ قریب یکصد کروه را نهر
عمیق عریض بریده و در بعضی جاها بندها بسته به نهر چتنگ ساند و نیز آن نهر را
از آنچه سابقاً بود عمیق‌تر و عریض‌تر کنده تمامی آبها را در اواسط سال نهصد
و هفتاد و هشت به بلده مذکوره داخل گردانیدند فانظر الی آثار رحمت الله
کیف یحیی الارض بعد موتها الحق نهری جاری شده که از ابتدا تا انتهای
بالخیر هر چند از طرفین مزارعان مواضع و مزارع شاخهای و نالهای جدا ساخته
آب بمزروعات خود میبرند و وا میکنند و چون احداث و احیای این نهر بنام
باقی فرزند اعز موصی الیه واقع شده و از روی نوازش که آن عزیز فرزند را
سیف ما نیم و درین خرد سالی در مخاطبات شیخو ملقب میگردانیم و اهل هند نهر رانی
میگویند بدین جهت نهر مذکور را از اول تا آخر بفضایل مآب کمالات اکتساب
فصاحت شعار بلاغت آثار عمدة الملک کامل العقیدة جامع الفضیلة ممتاز الخدمة
لایق الرعایة بین الاقران نورالدین محمد خان ترخان بود بمنصب میرآبی
آن نهر را بان فصاحت شعار بلاغت آثار بلا مشارکت احدی تفویض
فرمودیم و این قطعه از بحر خاطر بلاغت مآثر او بساحل نطق و تحریر آمده آن قطعه اینست

دارای روزگار جهاندار جم وقار	شاهی که زد بدست تخت فرید شرق تا به سمک
یعنی محمد اکبر غازی جلال الدین	چو خضر آب رحمت او زنده دل شده

شاهی که از افاضه انهار لطف اوست / سرسبز بوستان جهان در تموز دی

نهری بامر او شده جاری سوی حصار / از بهر شاهزاده سلیم خجسته پی

نهری چو جوی شیر دو لب شیرها پیاله / آبش چو شهد ناب گوارنده تر ز می

شاه از کمال مهر محمد سلیم را / شیخو لقب نهاده چو شیخ نهفت نیز وی

زین روی نام نهر ولد شیخ نی نهاد / با داهمیشه آن سرو شهزاده نیکپی

تاریخ شیخ نی چو جستم ز پیر دهر / گفتا رواجواب که آباد شیخ نی

ترخان ز سعی منصب میر آبی یافته / زان رو کشیده هر طرفی ناله ها ز نی ۹۷۸

بادا از آب حمت تشنه تازه باغ دهر / تا کشتی هلال کند نیل چرخ طی

و از برای القای آب استسقاء نهر مذکور حکم فرمودیم که چشمه آبهای دیگر از
هر طرف که ممکن باشد بآن نهر منتظم و ملحق ساخته بنوعی عریض سازند که
تا حصار در نهر محل کشتی ها دایر باشد و در هر جا که مناسب اند پلها و بندها
و درکها ببندند در وقت زراعت آب بقدر احتیاج برایا مواضع و مزارع
که در آن نهر کار کرده و میکنند قسمت نمایند و حقابه ایشان را سال بسال
بایشان رسانیده باشند و هر دو طرف آن نهر را بلده حصار از هر جنس اشجار
بارور و دهقان سایه گستر نشانند نمونه جنات تجری من تحتها الانهار
از حلاوت میوه های گوناگون که از مضمون و فاکهة مما یشتهون خبر دهد و
کام جان طالبان را شیرین ساخته صدای آنکه طوطی مصریان تلم با سالم بگوشها

۱ تیقنها قضا فوق رسانند تا بمیامن آن خیرات همواره روضهٔ حسنات تازه و فیض برکات
بی اندازه بوده مثوبات آن بروزگار فرخنده آثار عاید گردد الحمد لله الذی
هدانا لهذا و ما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله می باید که عمدة الملک مومی الیه تصدی
آن شغل دانسته دستاورد تقیید این امر قوی دارند و دانند که غیرے را
با آن فضیلت بی شریک نه اند و اگر در انهار مذکوره محلی بنا بر تقسیم آب [illegible]
آنچه مزدور در کار باشند شقداران و چودهریان و مقدمان رعایای پرگنات
خالصه و غیره که از آن انهار فایده گرفته باشند فراخور احتیاج مزدور دهند و
اهمال جایز ندارند و دقایق پرگنه که آن عمدة الملک قرار دهد رعایا متصرف
۶ شده زیاده از آن نکنند بعین قرار داد آن قصبات شمار را معتبر دانند
اگر کسی از رعایا آب را بی محل به مزارعات خود برد آن کس را تنبیهی که لایق
دانند تنبیه و تادیب نمایند و هر کس از متمردان و متغلبه فعلا فا حکم [illegible] مطلع نماید
و انقیاد نکنند بعد از تحقیق و ثبوت بطریقی سزا دهد که موجب عبرت متمردان
دیگر شود و عمدة الملک مومی الیه نیز باید که درین شغل کمال ملاحظه و احتیاط
و اهتمام را مرعی داشته از قوی بر ضعیف حیف روا ندارد و بنوعی درین امر
قیام نماید که عند الله و عند الناس مستحسن باشد و از جوانب برین جمله رفته
بتوقیع وقیع مطاع اشرف اعلی موشح و موقع و منقح و مصحح گردد اعتماد نماید تحریرا
بالامر العالی فی شهر شوال [illegible] ۹۷ [illegible] بالخیر والسعادة [illegible] والسلام

گوشوارہ پرگنہ وار بہ تعداد رقبہ و مواضع و جمع وغیرہ

نام تحصیل	نام پرگنہ و تعلقہ	تعداد مواضع	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: مزروعہ	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: شجر قابل زراعت	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: زمین لائق	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: سٹور کلر وغیرہ	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: میزان کل رقبہ	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: جمع کل سرکار	شرح فی ایکڑ: بر زمین مالگزاری	شرح فی ایکڑ: بر زمین مزروعہ
انبالہ	انبالہ خاص	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	کریہان کوتوالی [illegible]	[illegible]				[illegible]				
	ملانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جگادھری	جگادھری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ						پڑتہ فی ایکڑ	
			مزروعہ	بنجر قابل زراعت	زمین لاخراج	شور کلر وغیرہ	میزان کل رقبہ	جمع کل سمت ۱۹	بر زمین لگزاری	بر زمین مزروعہ
[illegible]	مصطفیٰ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ار ۹ پائی	ار ۹ پائی	[illegible] پائی
	[illegible] پرگنہ [illegible] آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی

بےچراغ

نام تحصیل	نام پرگنہ و تھانہ	تعداد موضع	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: مزروعہ	بنجر قابل زراعت	زمین ناقابل زراعت	شور کلر و بنجرہ	میزان کل رقبہ	جمع کل سالانہ	پڑتہ فی ایکڑ: بر زمین مالگزاری	بر زمین مزروعہ
کہرڑ	کہرڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	مبارک پور تھانہ چندی گڑھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نراین گڑھ	نراین گڑھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ساڈھورہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام تحصیل	نام پرگنہ وتعلقہ	تعداد مواضع	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: مزروعہ	بنجر قابل زراعت	زمین لاخراج	شاملات وغیرہ	میزان کل رقبہ	جمع کل بالفعل	شرح فی ایکڑ: بر زمین مالگذاری	بر زمین مزروعہ
	پرگنہ کوٹلہ چوکی سوفی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی
کل تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی	[illegible] پائی

اور واضح رہے کہ یہ رقبہ بحساب ایکڑ انگریزی کے لکھا ہے اور ایکڑ بمقدار [illegible] درعہ مکسر انگریزی کا ہوتا ہے اور ایک بیگہ پختہ اکبری کا ایک [illegible] ہی جسکو حساب بیگہ ہندوستانی کا کرنا ہو ہر ایک رقم کے ڈیوڑھہ بیگہ دونی لیوے کرلے اور یہ جمع کیا بابت علاقہ سرکاری کیا بابت جاگیر سرداران سکھان سے اور ہر پرگنہ میں جاگیرداران کی جمع یہ ہے —

انبالہ	ملانہ	جگادہری	مصطفےٰ آباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خضرآباد	روپڑ	موریندہ	کھرڑ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مبارک پور	نراین گڑھ	ساڈھورہ	کوٹاہہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام تحصیل	نام تھانہ	تعداد چوکیات: چوکیات منظوری	چوکیات بلا منظوری	میزان
انبالہ	کوتوالی انبالہ	دیوی نگر — دہولکوٹ — مندلی — بہرہ — شاہ پورہ — سونہرہ — رام پور	نگل — تاکرہ	[illegible]

نام پرگنہ	نام تھانہ	تعداد چوکیات: چوکیات منظوری	چوکیات بلا منظوری	میزان
	طلانہ	لعه دہن۔ تھیلہ۔ گھوڑہ۔ اوسوہ	•	لعه
چکاوری	چکاوری	لعه لاپڑہ۔ تھاولپورہ۔ بھولی۔ بچکادہرا	یک گگرانہ پور	ـــ
	تھانہ چیچاوہی	وہائی	•	یک
	مصطفےآباد	کاستم		
نراین گڑھ	نراین گڑھ	پٹولی سورش	•	قدم
	مانوچوپورہ	×	۸	×
	پلاسپور	×	۹	×
کھرڑ	چنڈی گڑھ	سوہانی۔ کہیری۔ منی مرہ۔ سورجپور۔ مہیری۔ منگولی۔ مبارک پور	×	[illegible]
	کھرڑ	×	۸	×
روپڑ	مورندہ	یک چوکی	•	یک
	روپڑ	×	×	•
میزان کل	[illegible] تھانہ	[illegible] چوکی	ے	[illegible] چوکی

ضلع تھانیسر

اس ضلع تھانیسر کی زمین اکثر مضبوط اور سلی وڈاکر مسطح حد شرقی پر
دریای جمن جاری ہے بول چال و پوشش مثل ضلع انبالہ حصہ شمالی
اس پرگنہ کا اچھا کہ نیچی جگہ ہاتھ پر پانی نکلتا ہے آب ہوا معتدل حصہ
جنوبی بانگر کا ہے کہ وہ زمانہ سابق مین نروک کا ملک کہلاتا تھا دیو دہرتی
اسی مین ہے کہ جہان پانڈوان و کوروان کی لڑائی مہابھارت ہوئی تھی
کہ بہت علامات اوس وقت کے ظاہر و مشہور اور تیرتھ بہت ہین ایک
ندی سرستی رقبہ اس پرگنہ مین کو گئی ہے نام ہر ایک تیرتھ کا موقع
جہان ہوگا پرگنجات اور آبادی ہای کلان کے ذیل مین لکھین گے
اب انتظام انگریزی مین بتجویز ولیم وینابرڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست کے
اور نیز نا بہ علاقہ کیتھل کے لارکنس صاحب بہادر سے جو کہ پرگنہ بندی
ہوئی اوسکا حال مع تذکرہ آبادی ہای کلان و زیارتگاہ سکھان کے ذیل
مین لکھا جاتا ہے اور اس ضلع مین جس قدر زمین سوای پرگنہ لاڈوہ
و روور کی ہے یہ سب ہندوؤن کے شاسترون مین اس ملک کا نام نروک ہے
اور ہندی زبان مین نرو کر کے رحم کے معنی مین مشہور ہے کہ پانڈوان کو
واسطے لڑائی کے جب تلاش ہوئی کہ کوئی جگہ ایسی ملے کہ لڑائی مین وہاں
بیٹے بیگانہ پر محبت نہ آسکے جب اس مین پر اونکا جاسوس پہونچا دیکھا


پیمانہ ایک انچ میں ۱۶ میل ہے
ضلع لودیانہ

کہ ایک شخص مزارع آبپاشی زراعت کرتا ہے اتفاقیہ کہاں ٹوٹ کر پانی کھیت سے
باہر نکل چلا اوس وقت پانی روکنے کے لیے مٹی یا ڈھیلا درست دستیاب نہ ہوا تو
اوس نے اپنے بیٹے کا سر پھاوڑے سے کاٹ کر اوس نالی پر رکھدیا فقط
تو سمجھا گیا کہ اس سے زیادہ کوئی جگہ بے رحم نہیں ہے یہاں لڑائی ہر دو فریق کی
بیچ دی تھی مقرر ہوئی اور اس نر وک کا ملک وشکم ہے بلکہ اس دھرتی کو دیو دھرتی
کہتے ہیں اور اسکی روایات عظیم یہ بھی مشہور ہے۔

روایت۔ کہ کسی زمانہ میں بشن مہاراج یعنی پرمیشر نے اس زمین پر اپنا وجود
پکڑ کر پلوتھی مارکر بیٹھے تھے جس قدر زمین پلوتھی کے نیچے دب گئی وہ دیو دھرتی
ابتک مشہور ہے اور جو زمین اس سے باہر تھی وہ اد بہ ہرتی کہلاتی ہے۔
چنانچہ پانچ ہزار برس ہوئے بعہد سری کشن اوتار دواپر کی جو لڑائی مہابھارت
پانڈوان کوروان میں ہوئی سو اسی سرزمین میں ہوئی تھی۔ اس ملک
زمین کا طول جنوباً شمالاً ۔۔۔ کوس شرقاً غرباً ۔۔۔ کوس مشتمل ہے
حد شمالی اس پود ہرتی کو ندی سرستی (حد جنوبی قصبہ سفیدون علاقہ جیند)
(حد غربی بجرجگہ پرگنہ نروانہ علاقہ پٹیالہ) (حد شرقی موضع سونکھڑہ) (وغیرہ
واقع تھانیسر کا ہے یہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ جب لڑائی ہوئی چار چاش ۔۔۔
فرشتہ اپنا قد طول بڑھا کر ہر چہار گوشہ اس دیودھرتی پہ کھڑے ہوتے
ایک ۔۔۔ دو ۔۔۔ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا کہ اوس ۔۔۔ چار کے ہاتھ پکڑ نے سے ۔۔۔

احاطہ کی ہوئی تہی اوسکے اندر لڑائی ہوئی اور اسی سبب کوس مین یہہ سب تیرتہہ وعلامات جنگ مشہور ہین اگر ہر ایکا بیان مفصل کیا جاوی تو ایک کتاب کلان مرتب ہو چنانچہ میری بہائی کالی رای صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ نے ایک کتاب کورچھیتر درپن علحدہ ترتیب کی اس ضلع مین چار تحصیل ہین ایک لاڈوہ۔ دوسرا پیپلی۔ تیسرا کیتھل۔ چوتہا گوہلہ بیان ہر ایکا یہہ ہے۔

تحصیل لاڈوہ

اس تحصیل مین دو پرگنہ قرار پای ایک تو ورکہ لاڈوہ سی پانچ کوس کے فاصلہ جانب شمال ہے یہہ پرگنہ پہلے بوڑیہ خضر آباد سی متعلق تہا سکہون کے وقت مین ایک علاقہ جدا ہو گیا کہ دولچا سنگہ سردار اوسپر قابض تہا بعد وفات اوسکی زوجہ کے تصرف سرکار آیا اور وینارڈ صاحب نے اسکو پرگنہ علیحدہ کیا اس پرگنہ مین بڑی آبادی زوورخاص ہے کہ اوس مین بازار پختہ یک گونہ بارونق اور قریب اسکے نہر کا پل سرکاری اور ایک باغ پختہ چار دیواری کا ازان سوبہا سنگہ مہاجن کا ہے اور دیگر آبادی چہوٹی چہوٹی مگر بسبب ریاست جاگیرداران نمود رکہتی ہین۔ ہلاہر۔ جہلانہ۔

سکندرہ۔ مائین

پرگنہ لاڈوہ اب یہہ پرگنہ ٹہہرا ہے قدیمی پرگنہ اندری تہا اوسکا قصبہ آباد لیکن بسبب باری جمنا کے آب ہوا ناقص چنانچہ لاہ کنس صاحب بہادر نے

سنہ ۱۸۶۱ء مین تجویز تحصیل کی اسی مقام مین کی اور مقام تحصیل نوا یا تہا
چونکہ ہمیشہ بیماری زیادہ رہتی تہی آخرش کچہری تحصیل لاڈوہ رہی اس پرگنہ
مین بڑی بڑی آبادیان حسب ذیل ہین- لاڈوہ خاص - اچہا آباد بازار
چوپڑ کا ہے قلعہ کہنہ اور مکانات کوٹہی تعمیر راجہ اجیت سنگہ قابل دید اور ایک
تالاب رام کونڈی ورام باغ ونیل کوٹہی وباغ ٹہیکا والہ قابل سیر اور
ندی راکہشی اسکے نیچے جاری کر آگے جاکر گم ہوگئی یہ مقام حاکم نشین ہے
اکثر ضلع کی کچہری ہوتی ہی بلکہ بسبب ناقصی آب وہوا موسم برسات شہر تہانیسر
کے ماہ جولائی سے دسمبر تک ہر سال صاحب ڈپٹی کمشنر مع عملہ حسب حکم عہدہ لاڈوہ
مین قیام رکہکر اجلاس فرماتے ہین کنج پورہ ریاستگاہ نواب رئیس کا ہی
کہ یہ قصبہ اوسکے مورثان نے آباد کیا عمارت اکثر پختہ ہے-
بیانہ ایک علاقہ پختہ نواب غلام محی الدین خان کا اور یہ نواب بہی
کنج پورہ والون کا ہے اور اچہی بڑی بستی ہے مگر سوای قلعہ کے سب
خام عمارت کے ہین
اندری پورانا قصبہ ہے کہنڈر کہنہ عمارت کے بہت اب سب لوگون پہ ظاہر
آگیا نواب کنج پورہ کا قلعہ پر دخل ہے پہلے مسلمان جامہ راثیان چہاپہ والہ
تفصی کے شریک تہے سنہ ۱۸۶۱ء مین اونکو قیمت مکانات دلاکر خارج کیا گیا
تقسیم زمین صحرائی علیحدہ ہوگئی

اعظم آباد تراوری بھی قصبہ اچھا ہے ایک سرای بادشاہی اسمین ہے اور
شہر پناہ پختہ اور کئی باغات پختہ ہین اعظم شاہ بادشاہ پسر اورنگ زیب عالمگیر
اسی مقام مین پیدا ہوا تھا کہ اوسی کے نام پر اعظم آباد نام رکھا گیا اور
عمارت بنائی گئی ایک تالاب عیدگاہ پختہ متصل شہر پناہ نواب کنج پورہ والے کے
تصرف مین ہے مگر بسبب ہونے افلاس مردمان و عدم صورت روزگار کے
بے رونق ہے شام گڑھ عرف سامن عمارت خام ہے صرف کاہن سنگھ
وغیرہ سرداران جاگیردار قوم سکھ کی حویلی پختہ ہے مگر یہ دار اس جگہ کا محض کم ہونے کے
کوئی خاص بات قابل تذکرہ نہین اور کرنال یہان سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے
پیر سال سے بھی آبادی اچھی ہے مگر بجملہ خانہاے رعایا خام صرف سردار جبو سنگھ
کی حویلی پختہ قلعہ خام کے اندر ہے مگر اوسکے مرنے پر ۱۸۵۱ء و ۱۸۵۲ء مین یہ
علاقہ ضبط سرکار ہو گیا

موضع گوڑہ سکھان جاے رہایشان کی ریاست پورہ وباشی ہے مقبلہ بندی سے ملا ہوا گبدی ہے

تحصیل پیپلی

پرگنہ تھانیسر اس پرگنہ مین قصبہ خاص تھانیسر ایک شہر کے موافق پورا قصبہ ہے
سب عمارات پختہ ہے اور اس پرگنہ مین بہت تیرتھ واقع ہین اونمین سے نامی ہی
یہ ہین (کلچھتر) ایک بڑا تالاب ہے طول اوسکا بقدر ایک میل و عرض آدھ میل
ہوگا سورج گرہن مین میلہ ہوتا ہے اور ایک پل پختہ اکبر شاہ بادشاہ کا بنایا ہوا ہین

تالاب کے جنوباً شمالاً وہ کھنڈ ہو گیا اور ایک پل نصف تالاب میں شوالہ تک
سروپ ناتھ نے بنایا ہی اسپر آمد و رفت ہی اور اس پل سے فضا دوبالا ہو گئی
اوسکے کنارے شمالی پر اکثر مکانات حویلی و شیوالہ سروپ ناتھ فقیر و دیگر
گھاٹ پختہ بنے ہوے ہیں اب کپتان لارکنس صاحب بہادر نے بڑی کوشش سے
جابجا سرداران و رئیسان ملک سے چندہ کرکے بقیہ ابھی نہ بنے کل طرف
غرب اور کچھ جنوب کی جانب گھاٹ پختہ بنوایا ہی کہ اوس سے صاحب بہادر
کی یادگار دوام کو رہیگی چنانچہ زنانہ گھاٹ پر یہ تاریخ مرمت و تعمیر تحریر پائی

کرد چون ترمیم تیرتھ حاکم عالیجناب	صاحب ڈپٹی کمشنر سرور ابنای جنس
طرفہ شد تاریخ او باسم سامی از تشنیع	این بنای عمدہ تیرتھ یادگار لارکنس ۱۸۶۵

سباہت اچھا بڑا پختہ تالاب ہی اسکے کنارے پر راجہ تیپا رام کی حویلی بہت عالیشان
بعض بیچ و مکانات دلچسپ ہیں اور ایک حویلی مع شیوالہ شیو گر گسائین کی
خوب بنا ہی یہاں تیرتھ تالاب پختہ دیوی کوپ۔ چندر کوپ۔ رتن جمہ۔
اپ گیا۔ بڑی پرانچی۔ چھوٹی پرانچی۔ کالو سر۔ گوپ گنگا۔ رودر کوپ
اور اسی قصبہ تھانیسر خاص میں ایک مکان مقبرہ شیخ چلی کا نہایت عمدہ
عمارت سنگین ہی ظاہرا یہ شیخ چلی عرف عبدالکریم اکبر بادشاہ کا وزیر تھا اسنے
ترک دنیا کرکے یہاں چلہ کشی اور عبادت کی اس سبب سے شیخ چلی اونکا نام
ہوا اس مقبرہ کے متصل سرائے عام ہے اور روضہ خاص سنگ مرمر سے

دینے سکھون نے قبر مقبرہ سے نکال باہر پہینک دی تہی اور اندر اوسکے اپنا گرنتہ پڑہا کرتے تہے عملداری انگریزی مین وہ قبر پہر قائم کی گئی اب جناب کپتان لارنس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے اوسکی مرمت کی ہے اور مکانات شکستہ مدرسہ وغیرہ درست کرائی چنانچہ اسکو دروازہ شرقی پر یہ قطعہ تاریخ بسنگ مرمر کندہ کرکے لگایا گیا ہے

چون لارنس صاحب فرمانروای عصر	ترمیم کرد مقبرۂ شیخ مقتدا
طبع شفیع بہر دو تاریخ داشت فکر	ناگاہ داد ہاتفم از غیب این ندا
ہجری بیست روضۂ جیلی پیر عیسوی ۱۲۷۱	ترمیم روضۂ جیلی دندۂ وفا ۱۸۵۴

اوس کے مابین مین ایک حوض ہے ہر روز پنجشنبہ آٹھوین روز حسب الحکم صاحب ممدوح اجتماع مردمان خاص و عام کا ہوتا ہے اور ارباب نشاط تمام شہر سرود و رقص سے رونق کرتے ہین اور اس مقبرہ کے متصل بڑا قلعہ تہا کہ اوسکا اونچا کہیڑہ ویران اب بہی موجود یہ قلعہ اوس وقت تک موجود تہا کہ جب بٹالہ وہی مہاراجہ کرم سنگہ پٹیالہ والہ کی باوختر شیر سنگہ کے ہوئی تہی بلکہ برہمنان و محتاجین فقیران کو بارہ اسی قلعہ مین محیط کرکے فی کس ایک روپیہ دیا گیا تہا کہ یورش اور کثرت خواہندگان محتاج سے دروازہ بند ہوگیا قریب دو ہزار آدمی کے پہنس کر مرگئے اور بچے وہان قلعہ کی دیوار جابجا توڑ کر بہاگ گیے سانحہ و واردات اس قصبہ مین

ہمیشہ یادگار رہیگا اور مواضع مفصلہ ذیل لایق تذکرہ ہین —
موضع نرکاتاری ایک مختصر گاؤن ملحقہ تہانیسر ہے اوسمین ایک تیرتہ بنام
بہیشم کنڈ ہی کہ مہابہارتہ کی لڑائی مین بہیکم پتامہ بزرگ پنڈوان
اس جگہ پر بالای سرشیا یعنی بستر خاشاک کی تا ہونے سورج اوتراین رہا تہا
اور پند نصیحت پانڈوان وغیرہ کو کی تہی اور سوم کہنڈہ تیرتہ بہی وہان ہے
اور جواہر کوہ نور اسی موضع کی چاہ سے نکلا تہا اور دیہات نواحی مین جابجا
تیرتہ ہین موضع امین ایک بڑا گاؤن ہے اوسمین نشان قلعہ کا عہد
پانڈوان بنام چکر بیہو موجود بڑی بڑی خشت چوکہونٹی اوسمین سے
نکلتی ہے اور اوسپر پنجہ دست کا نشان ہے اور اوسی قلعہ مین ابہمن بیٹا
ارجن پانڈ کا جنگ مہابہارت مین مارا گیا تہا اس خشت کی یہ تاثیر ہے کہ
جس عورت حاملہ کے بچہ پیدا ہونیمین وقت ہووے یعنی انگلیٹا پڑجاوے
اوس خشت کو دہوکر عورت کو پلاوین فوراً بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس
گاؤن کے رقبہ مین ایک چوڑی ڈابر مشہور ہے کہتے ہین کہ اس جگہ ابہمن
پسر ارجن پانڈ کی شادی وقت مہابہارت کی تہی اس سبب سے وہ چوڑی ڈابر مشہور ہوا
موضع سیلی ایک چہوٹا گاؤن تہا تہانیسر سے بفاصلہ دو تین کوس جانب
شرق تہا اب جب سے کہ کٹر پختہ کے لارکنس صاحب ڈپٹی کمشنر نے مقام
تحصیل اس موضع مین قائم کیا وسرا و بنگلہ و بازار و مکان پڑاؤ وغیرہ تعمیر

کرایا کہ اور مخلوق روز بروز بستی جاتی ہے

پرگنہ شاہ آباد اس پرگنہ میں قصبہ شاہ آباد خاص بہت بارونق بستی عام ہے مکانات بہتر پختہ مارکنڈہ
اسکے نیچے جاری ہے اور اب سرکاری ڈاک بنگلہ اور پڑاو کا مقام اور سرای
اور گنج لارکنس صاحب ڈپٹی کمشنر نے خوب بنوایا ہے سڑک عام پختہ کہ جسپر تار بجلی کا
اخبار جاری ہے اسی پرگنہ میں ہوکر گئی ہے

موضع ٹہول وجہ تسمیہ بڑا گاؤں ہے اور اوسمیں اور نیز اس نواح میں جوپت
گوت نونور آباد ہیں یہ نواح اسی واسطے نونور واڑہ مشہور ہے۔

ٹھسکہ یہ گاؤں اگرچہ خام ہے مگر اسمیں درگاہ شاہ بھیکہ صاحب کی ہے اور
یہ گاؤں اوسی درگاہ کی معافی میں ہے ہر سال میلہ عظیم بتاریخ دہم ماہ شعبان
ہوتا ہے یہ شاہ بھیکہ محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں فقیر صاحب کمال ہوا اور
روشن الدولہ وزیر بادشاہ اس شاہ بھیکہ کا مرید تھا اوسکی سفارش سے
یہ گاؤں جاگیر ملا تھا اور اس درگاہ میں قریب دو صد کس فقیر مجتہد مسجد
رہتے ہیں اونکو کھانا ہر روزہ اسی گاؤں کی آمدنی سے ملتا ہے بہادر علی
نہایت آدمی متکبر اب سجادہ نشین ہے ایک موضع مختصر بنام زرد وابیرو پرگنہ
مصطفے آباد میں اوسکی جاگیر ہے اور مخلوق اس درگاہ کی معتقد ہے
مگر اسمیں شک نہیں ہے کہ جیسے یہہ جگہ عبادت گاہ فقرا ہے اس ضلع میں اور
کوئی جگہ ایسی نہیں ہے اور اصل وطن اس بزرگ کا ایک موضع گھڑام علاقہ پٹیالہ

ہین ہے وہان بڑا احاطہ پختہ بطور سرای کے بنا ہوا ہی اور بیچ مین بڑا روضہ شاہ بیگ
رہا اوسکے پاس مقبرہ روشن الدولہ کا موجود ہی وہان فقرا رہتے ہین اور آیندہ روند
کو آرام و کہانا ملتا ہی

موضع ادہویہ بڑا گاوٗن ہی عمارت خام ہی بازار ہی مختصر پہلے وقت مین سردار
لدّہ دیوا سنگہ تہا اوس نے تعلقہ ادہویہ بنایا پہر رانی چند کنور تہا نیسروالی کے
تصرف مین آگیا اب سرکار انگریزی مین ضبط ہوا۔

تحصیل گوہلہ

اس تحصیل مین تین پرگنہ ہین ایک پرگنہ پہودہ اس پرگنہ مین ندی سرستی
جاری ہی زمین بہت اچہی مضبوط پیدا واری مین ایک گونہ اچہی اور قصبہ پہودہ
اچہا آباد ہی شاستر ہندوان مین اسکا نام پرتہودک لکہا ہی بانی زوجہ بہائی
اودی سنگہ والی سابق کیتہل کی اب رہا کرتی ہی یہہ پہودہ تیرتہہ کا مقام ہی
بہائی اودی سنگہ نے علاوہ اپنی حویلی کے ایک کوٹہی بعمارت خشت و سنگ
اندر باغ کے سرستی ندی جانب شمال بہت خوب بنائی تہی کہ اب سرکار
انگریزی کے نیلام سے اوسی کی رانی نے خرید لیا اور بابا سروپ ناتہہ نے مندر
و شیوالہ اور مکانات پختہ اور ایک باغ لگایا وہ بہت اچہا باعث آرام عالم
ہی اور موضع کہنلا و تاوچ و سیانہ سیدان بڑے گاوٗن ہین اور ہر ایک
دیہات اس نواح مین عمارت پختہ سے ہی ہر ایک گاوٗن بنزلہ قصبہ کہلاتی

دیتا ہی سبب اسکا یہ معلوم ہوا کہ اس نواح مین اینٹ پختہ ارزان فی لاکھ دس روپیہ ملتی ہی اور پیزاوہ گران کو خشت سی نفع کچھ نہین ہی مگر نوشادر پیزاوہ سی بکثرت نکلتا ہی اور وہ بقیمت گران ادویہ مین شمار ہو کر بکتا ہی وہی اونکا نفع اور سرستی ندی سی اکثر دیہات مین آبپاشی ہوتی ہے

پرگنہ چیکہ پہلے تحصیل اس موضع چیکہ مین تہی اب موضع گوہلہ مین مقام تحصیل ٹہہرا کشٹر سرکاری وہان کو گئی ہی اور یہ موضع بہی بود و باش قوم جاٹان اچہا آباد ہی موضع بہاگل و گہروڑی بڑی آبادی ہی مگر اسی بانمود نہین اور دریا گہگر علاقہ پٹیالہ سی ہوتا ہوا اسی موضع کی غربی حد پر کو چلا گیا اور مارکنڈہ دریا اسی نواح مین آکر پہیل گیا ہی آگے اوسکے نشان نہین معرا فتادہ زمین اس موضع کی بہت ہے اور باشندہ یہان کے مویشی بہت رکہتی ہین

پرگنہ گولاران خاص مین ایک قلعہ ہی اور آبادی گاؤن خام بکثرت اور دیہات نواح کی آبادی مختصر اور موضع ارنولی ریاستگاہ بہائی جیسنگہ وغیرہ بکہڈیان والی کیتہل ہے اور اچہا آباد و جاگیر سکہون کی بحال ہے فی الجملہ آبادی کچہ رونق پر ہے

تحصیل کیتہل

اس تحصیل مین چار پرگنہ ہین پرگنہ کیتہل یہ قصبہ قدیمی اور نام اسکا کپستہل تہا اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ کپی بندر کو کہتی ہین اور ایسی سردار کو جو بندرون کا

سرور ہنومان بنیا اوسکی پیدایش اسی مقام پر تریتا جگ مین بعہد مہاراجہ رامچندر
اوتار کی ہوئی تہی اس سببسے اسکا نام کپی استہل از غلطی عوام ہی ہوتے ہوتے
کیتہل رہگیا زیر شہر ایک تالاب کلان معروف بیدہ کیا ہی اور اسکے کنارہ پر
قلعہ پختہ بہائی لال سنگہ والی کیتہل نے چند مکانات حویلی و دیوان خانہ و
پل پختہ اور ایک کوٹہی اچہی نفیس بہائی اودی سنگہ نے بہ لاگت لکہو روپیہ
کی بنائی اور دو مکان فقرا کے یہان مشہور ہین ایک درگاہ حضرت شاہ کمال کی
دسوین ماہ ربیع الثانی کو مختصر میلہ ہوتا ہی دوسرا ٹہاکر دوارہ سیتل پوری
گسائین کا کہتے ہین کہ یہ دونو فقیر صاحب کمال ہمعصر تہے اور چونکہ یہ قصبہ
داخل احاطہ کورکہیتر ہی گرد و پیش اوسکی بہت تیرتہ ہین نامی تیرتہونکا نام یہ ہی

سورج کنڈ — یہ تالاب کلان پختہ بیرون کنارہ شہر جانب شمال گرد اوسکے
اکثر شوالہ و مکانات فقرا بنے ہین اشنان اوسکا ہر یکشنبہ کو ہوتا ہے —

چندر کنڈ — یہ تالاب مختصر پختہ بھی ہی اسکا اشنان بروز دوشنبہ ہوتا ہے

منگل کنڈ — پختہ تالاب اشنان اوسکا بروز سہ شنبہ ہوتا ہے —

بدہ کنڈ — تالاب پختہ ہی اسکا اشنان اونکا روز چہارشنبہ مقرر ہے —

برہسپت کنڈ — پختہ تالاب ہی اور اشنان اوسکا پنجشنبہ کو ہوتا ہے —

شکر کنڈ — یہ ایک تیرتہ بڑا تیرتہ ہی اور کنارہ اوسکے مندر شوالہ کا بنا ہوا ہے
اونچا چبوترہ کہتری بخشی بہائی اودی سنگہ نے بنایا ہی بروز جمعہ اوسکا اشنان ہوتا ہی

سنیچر کنڈ۔ تالاب پختہ ہے اور کنارے اوسکے مکان مہنت اس فقیر بیراگی کا بنا ہوا ہے
راہ وکیت کنڈ۔ یہ ہر دو تالاب خام ہیں اور ان تینوں تیرتھہ کا اشنان بروز شنبہ ہوتا ہے
یہ تینوں تالاب نوگرہ کے کہلاتے ہیں اور ماہ بہادوں میں ہر سال انکا اشنان
ہوتا ہے اور اس پرگنہ کی زمین سیلابی رانی جنس نیشکر مطلق پیدا نہیں ہوتا
باڑہی گندم کم باجرہ۔ جوار وغیرہ زیادہ پانی چاہات کا تخمیناً پچاس ہاتہ ہے
کہین کہین آبپاشی کمال مشکل سے ہوتی ہے

پرگنہ پونڈری و ہاتہری۔ پہلی یہ دو پرگنہ علحدہ علحدہ تہے اب شکست ہوکر
ریم موضع اسندہ میں اور ۲۰ موضع پہووہ میں باقی اس پرگنہ کیتہل میں
شامل ہوگئی ہیں۔ پونڈری۔ بہرل۔ کپور کسیتون۔ فتح پور۔ نانسر
بڑے بڑے موضع ہیں عمارت پختہ ایک ساہوکار معروف سیٹھہ پونڈری میں
دولتمند ہے مگر مفتری و بدنام ہے کہ جہوٹی نالشات اکثر کیا کرتا ہے فریب کا
کارخانہ اوسکے بہت ہے کہ ایسے قصبہ میں بستی رالمو تلسی اوجمین سے مقید
جیلخانہ دسزایاب ہوا مگر کیتہل خاص میں شولال بدہ سنگہ ساہوکار معروف
نوشادہی اچھے نیک و بیہ آدمی ہیں اور نوشادر کا اکثر بیوپار اونکا ہوتا ہے
اور اسی پرگنہ کی حد پر یہ جگہ موضع سراج پٹیالہ میں ہے اور یہ وہی جگہ ہے
کہ جسکا تذکرہ ہم اوپر لکہہ آئے ہیں والی کیتہل نے سرستی کا پانی جاتا تہا
علاقہ سے علاقہ پٹیالہ میں بالکل بند کردیا تہا اور اب تک ہی رواج جاری ہے

بند نیلک ۔ موضع لاندہر کہا والی مین سب پانی سرسُتی کا بند کیا جاتا ہے
اور وہان برج بہی بنا ہوا موجود اور والی کیتہل کی فوج وہان تعینات ہے
کہ ٹپیالہ والہ پانی نہ توڑلین اور اسی پرگنہ مین اسی بند سے اکثر بند لیہ کول کے
جابجا آبپاشی ہوتی ہے اور اس پرگنہ کی حد جنوبی پر موضع سس پور ایک
مختصر موضع ہے اور بروایت شاستر یہ مشہور ہے کہ اسی جگہ پر سری کشن سے
وقت جنگ مہابہارت سر اپاہن کا اوتارا تہا اس وجہ سے سس راس
گاؤن کا نام مشہور چلا جاتا ہے

پرگنہ سندہ و کٹہانہ ۔ یہ دونو پرگنہ بانگر کے نزدیک زمین ہین مین سطح زمین سب
دیہات کا یکسان باشندہ سخت زبان (بانگرو) گفتگو تکلف مطلق نہین اور
علم سے بے بہرہ زمین افتادہ بکثرت مویشی بہت رکہتے ہین چرانہ دودہ گہی
وروغن زرد سے اوقات اپنی سمجہتے ہین زراعت کی نفع سے یہ اشتغال زیادہ
متصور ہے اسی واسطے گاؤن ہین جنگل و زمین افتادہ بکثرت رکہتے ہین
اشجار کریل یہان جنگل مین بہت خشکی و قحط سالی کی حالت مین بسبب نہونے
غلہ پیداوار کے سب آدمی پہل یعنی سینٹرس کریل کا کہ بنام زد ٹینٹ مشہور ہے
جوش دیکر چہاچہ مین ملا کر کہاتے ہین ثمر اس درخت سے اچار بہی پڑتا ہے
اچار کچریان بطور سوغات جابجا جاتی ہین سب لوگ کہاتے ہین فرجہاڑ
کا درخت بکثرت اوسکا پہل ساگر ہوتا ہے اور اس پہل کو بہی اکثر خشک

گرکھتی ہین اور ترکاری کے کام مین آتا ہے۔ تیسری قسم کا درخت جال ہے
اوسکی ثمر کو پیلو کہتی ہین اگرچہ عموماً اس پہل کو خشک کرکے جمع رکھتی ہین اور
خورش مین لاتے ہین الا بحالت خشک سالی وگرانی غلہ مدار گذارہ کا اوپر ان پہلوان
کے ہے اور پہل جا آنڈو ۔ کریل کو جوش دیکر چیاچہ یعنی لسّی میں ڈالکر کہاتی ہین
اور جنوبی حد پر نہر جمن رقبہ موضع سوانہ دو ہا بہرت کے رقبہ مین گذر کر علاقہ
جیند مین چلی گئی اور ایک نالہ چوتنگ اس علاقہ مین سے کہ وہ علاقہ کرنال سے
آکر موضع ادپلانے واو بلانہ وغیرہ مین ہوکر رقبہ موضع دنہرت پرگنہ کہانہ مین
شامل نہر جمنا کے ہوگیا کہ اوسی موقع پر ایک پل پختہ بادشاہی وقت کا بنا ہوا ہے
مگر اس ندی چوتنگ کا نشان برای نام رہ گیا اور یہ وہی ندی ہے کہ جو اکبر بادشاہ
کے وقت مین ۵۸۶ھ مین بنام شیخونی جاری ہوکر نواحی حصار کو گئی تہی
بے مرمتی سے روز بروز مفقود ہوتی جاتی ہے دایم جاری نہین برسات
مین پانی سیلاب کا آجاتا ہے اور ہر دو کنارے کی زمین کچہ سیلاب سے مرطوب
رہتی ہے جا بجا ہات کا پانی نسو سو سوا تہ پر ہے آبپاشی کو دخل نہین بعضی دیہات
مین دور دور سے پانی لاکر پیتی ہین جس گاؤن مین چاہ پختہ ہے وہ از بس غنیمت
اور تالاب کا پانی نصیب باشندگان ہے گرم موسم مین یہان کے باشندے اور
مسافر کو تاہی پانی سے عذاب گذرتا ہے خدا پناہ مین رکہے اور جب قلت
بارش کی اس علاقہ مین ہو اوسی قدر باعث زندگانی مخلوق ہے اور

تہوڑی سی خشکی مین بہی قحط سالی نمایان ہوجاتی ہے کہ مخلوق اپنی مویشی لیکر وغیرہ ودن وغیرہ بہار و دیہات کہا ور کنارہ دریا ہو جمین پر چلے جاتی ہین اور موسم برسات مین پانی تالات سی ایک بیماری ہو جاتی ہے کہ وہ نارو اکہلاتا ہی یعنی اصل مین نارو ایک قسم کا کیڑا تالاب مین ہوتا ہے جو کوئی وہ شامل پانی پیتا ہی اوسکے بدن مین وہ کرم پہیل کر جلد کو توڑ کر شل دہاگہ سوت کے نکلتا ہی اور اوس سی خون جاری ہوجاتا ہے جس قدر اوسکو کاٹا جاوی اور نکلتا آتا ہے اوسکا دفعیہ بہت مشکل ہے بعضی منتر لینے افسون پڑہکر اوسکو دفعہ کرتے ہین یعنی منتر سے وہ کرم جسم کے اندر مر کر خشک ہو جاتا ہی آبادی ہای کلان جس قدر ان دو پرگنہ مین ہین سب مذکور ذیل مین ہے

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
لدہیانہ	لدہیانہ خاص	عمارت پختہ و خام ہے اور آبادی سے باہر ایک گڑہی سرکاری ہی اور گاؤن مین ایک آمین فقر کا ہی کہ فقیہ محتاج مسافر کو وہان روٹی ملتی
؍؍	چہاتر	عمارت پختہ بکثرت و بیشتر خام کم
؍؍	نرجوند	عمارت پختہ بیشتر خام کم ایک خیانقاہ محمد جہانیان پیر کی یہان پر [illegible] ہوتا ہی اور اسی مقام پر تہانہ قرار پایا اور

مکان تہانہ کا منجانب سرکار بن گیا۔

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
کہیانہ	سرحدہ	اس موضع مین ایک تالاب پختہ فقیر نے بتایا مشہور ہی کہ [illegible] مہابہارت کا یعنی نشان اسی جگہ پر تہا اور اوسی بڑ کی جڑ ابتک قائم ہی کہ جسپر نیزا بابین کا سر جنگ مہابہارت مین نشان پر رکہا گیا تہا۔
ایضاً	وناترت	عمارت پختہ بیشتر خام کم اور تین خانقاہ پیران کی واقع ہین ایک حضرت شاہ ولایت دوسرے شاہ [illegible] تیسری مار و شہید کہ تاریخ ہے۔ جمادی الاول کو میلہ [illegible] اور ۵ ماہ۔ ایضاً کو میلہ خانقاہ شاہ ولایت ۱۹ [illegible] میلہ شاہ جم کا ختم ہوتا ہے۔
ایضاً	لوہار	عمارت پختہ و خام اور ایک تیرتہ لوکا وہار آبادی کے پاس واقع ہی ہنود۔ اوسکے اشنان کو نواب غلیم [illegible]
ایضاً	تنگوران	اچہا آباد عمارت پختہ و خام اور نہر کی کول اسپین آتی ہے اور ایک تالاب تیرتہ معروف بٹیسر [illegible]
ایضاً	الیوہ	عمارت پختہ و خام خوب آباد ہی ایک تیرتہ اسپین معروف لوکون واقع ہے۔

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	تھودہ	یہ گاؤن بھی اچھا آباد ہے اور ایک مکان قلندر یعنی آسن فقیر بھی ہے۔
	کسان	عمارت پختہ و خام سے آباد ہے۔
	جکوئی	بشرح صدر
	باہری	ایک خانقاہ شہید باہری اچھا آباد ہی اور اوسمین آگی بھی ہی ۱۰ تاریخ ربیع الثانی کو میلہ ہوتا ہے۔
	کلیانہ	خوب آباد ہی کوئی بات قابل تحریر نہین۔
	دہرولہ	خوب آباد ہی اور اس گاؤن مین ایک شیوالہ و ٹھاکر دوارہ بنا ہوا ہی۔
	سندیل	اچھا آباد ہے اور اس گاؤن مین ایک مکان بنا کردہ کہ اوسمین چٹسال واقع اور لڑکے پڑھتے ہین
	اہیانہ	اچھا آباد عمارت پختہ بیشتر بہت تیرتہ اسمین واقع ہی اکثر عمارت خام دو تین چوپاڑ زمیندار ان کے قابل فروکشی حاکم و خاموآ و میون کے ہین۔
	اسند خاص	یہ گاؤن اچھا آباد عمارت پختہ بیشتر خام کم اور دو خانقاہ پیر کی ہین ایک شاہ ولایت کی کہ جنکا

کیفیت	نام گاؤن	نام پرگنہ
میلہ ۲۶ ربیع الثانی کو اور شاہ عبداللہ اوسکا میلہ ماہ مذکور ہوتا ہی اور تین مکتب تعلیم لڑکون کے موجود۔	استہ خاص	
چھوٹا سا آباد ایک خانقاہ باوا فرید شکر گنج کی اوسمین ہی اور یکم اکتوبر کو میلہ ہوتا ہی۔	بکل	
عمارت پختہ وخام خوب آباد ہے۔	بلونا	
خوب آباد اور ایک تیرتہہ رن موچن نام ہی بر ورسوتی اوسکا اشنان ہوتا ہے۔	رسیتہ	
اس گاؤن مین ایک تیرتہہ پختہ واقع ہی اور وقت پر کرما کورچہتر کے اشنان اوسکا مہاتم سمجھتے ہین اور تیرتہہ بھرم سر نام ہے اوسکو راجہ رسالو کا کہیڑہ کہتے ہین اب بمنزلہ ویران صرف ایک گہر آباد ہی۔	رسالوہ	
وجہ تسمیہ اسکی راجہ رسالیا ہن کے نام سے مشہور ہے کہ قلعہ راجہ مذکور یہان تہا اور اس گاؤن مین سواسمند ایک تیرتہہ واقع ہی اور رقبہ اس گاؤن پر حد مہری کورچہتر پر کرما کرنے والا اس تیرتہہ کا اشنان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس جگہ پر دس اسمید جگ زمانہ سابق	رسالون	

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	سالون	مین ہوئی ہین اور اوسکی متصل موضع ٹھرایا چھوٹا گاؤن ہے اوسمین ایک تیرتھ پھلگو ہے ایک گھاٹ وسہ دری پختہ ہے ہر سال لوگ یہان آکر پن دان کرتے ہین اور گیا کے موافق ثواب سمجھتے ہین۔
	کروڑہ	اچھا آباد ایک تیرتھ مکھ سیام اور اسکے اشنان وہہ سہاتم جانتے ہین اور ایک استھان بابا ہری گر یہان ہے اوسمین مسافر محتاج کو روٹی ملتی ہے اور تیرتھ موقومہ بالا پر سیٹھ تامل مہاجن نے گھاٹ وزینہ پختہ بنایا۔
	سلیچ	اس گاؤن مین سوج کنڈ نام ایک تیرتھ اور زمان سلف سے بنا ہوا ہے اشنان اوسکے سے مہاتم ہوتا ہے۔
	سوانہ	یہ گاؤن خوب آباد ہے اور اسمین ایک مکان دیوی کا واقع اور ایک بڑا تیرتھ تالاب واقع ہے۔
	بھیوانہ	اس گاؤن مین لدا تیرتھ ہے اور [illegible]

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	ہجوانہ	اوسکے فقیر رہتا ہے۔
	ٹابڑی	یہ گاؤن پرانا قصبہ کی طرح آباد ہی اور عمارت پختہ بکثرت خام کم ایک تیرتھ کنڈ ہیرہ نام مرا قصے ہے اور تین خانقاہ پیران بھی ہین لیکن ایک خانقاہ سید احمد کبیر مشہور اور معروف ورسم [illegible] تاریخ ماہ محرم کو عرس میلہ ہوتا ہی اور تین روز تک خوب ہجوم دہوم دہام سے رہتا ہی اور ایک مکتب بھی اس گاؤن مین ہی کہ اوسمین لڑکے پڑھتے ہین۔

گوشوارہ پرگنہ وار موضع و رقبہ و جمع و پڑتہ فی ایکڑ

نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد موضع	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ: مزروعہ	جدید	قدیم	غیر ممکن	میزان کل رقبہ	تعداد کل جمع	پڑتہ فی ایکڑ جمع کا: پڑتہ مالگزاری	پڑتہ مزروعہ
پیپلی	تھانیسر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰ر۱ پائی	[illegible]
	شاہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴ر	۲ر۱ پائی
لاڈوہ	لاڈوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ر	۲ر۹ پائی
	اندری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ر۵ پائی	۲ر۵ پائی
کیتھل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳ر	۱۳ر۱۰ پائی

نام پرگنہ	نام گاؤن	کیفیت
	بجوانہ باڑی	اوسکے نقیر رہتا ہے — یہ گاؤن پرانا قصبہ کی طرح آباد ہے اور عمارت پختہ بکثرت خام کم ایک تیرتھ کنڈ بیرہ نام مرتب ہے اور تین خانقاہ بہی ہین لیکن ایک خانقاہ سید احمد کبیر مشہور اور معروف ہے ۲۱ تاریخ ماہ محرم کو عرس ہوا ہوتا ہے اور تین روز تک خوب ہجوم ہجوم و دھام سے رہتا ہے اور ایک مکتب بہی اس گاؤن مین ہے کہ اوسمین لڑکے پڑہتے ہین۔

گوشوارہ پرگنہ وار موضع و رقبہ و جمع و پڑتہ فی ایکڑ

نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد موضع	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ					تعداد کل جمع	پڑتہ فی ایکڑ جمع کا	
			مزروعہ	جدید	قدیم	غیر ممکن	میزان کل رقبہ		پڑتہ مالگزاری	پڑتہ مزروعہ
پیپلی	تھانیسر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰ ر ۱ پائی	[illegible]
	شاہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۴ ر	[illegible]
لاڈوہ	لاڈوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ ر	[illegible]
	اندری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳ ر ۵ پائی	[illegible]
کیتھل	اسندھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	۳ ر	[illegible]

نام تحصیل	نام پرگنہ	تعداد مواضع	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ					تعداد کل جمع	شرح فی ایکڑ جمع کا	
			غیر مزروعہ	جدید	قدیم	جملہ ملکی	میزان کل رقبہ		شرح مالگزاری	شرح مزروعہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پائی	[illegible] پائی

اور کل ضلع مین تعداد مرد و زن کاشتکار و غیر کاشتکار بموجب خانہ شماری

دسمبر ۱۸۵۳ء ذیل مین ہے

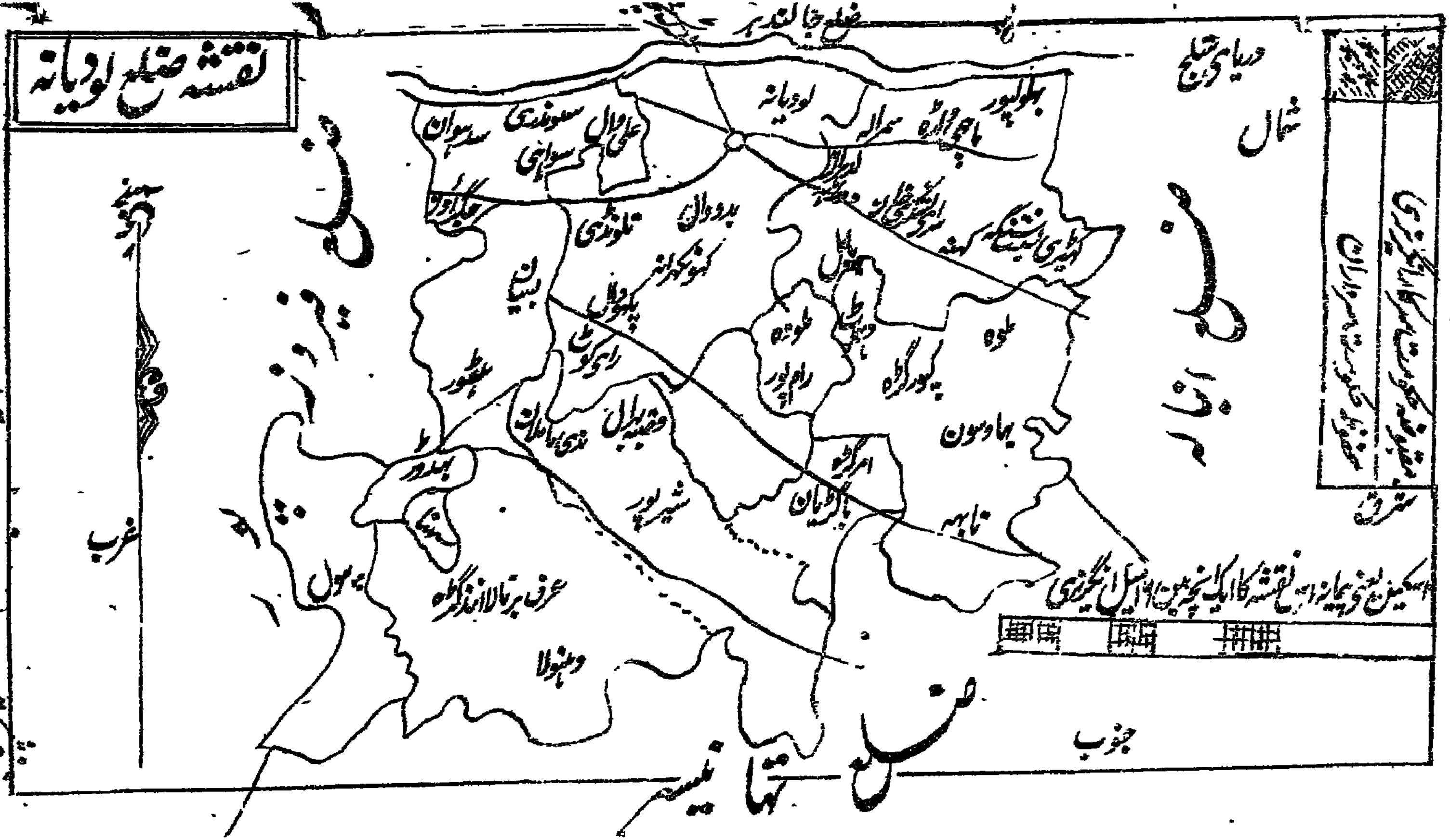
مرد کاشتکار	زن کاشتکار	مرد غیر کاشتکار	زن غیر کاشتکار	تفصیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ہندو
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مسلمان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان کل
میزان کل		[illegible]	[illegible]	میزان کل [illegible]

اور تفصیل تھانہ و چوکیات متعلقہ ہر یک تحصیل کے واسطے انتظام فوجداری

کی حسب ذیل ہے

نام تحصیل	نام تھانہ	تفصیل چوکیات
پیپلی	تھانیسر	پیپلی ـ تھول ـ خان پور ـ میانہ ـ ادمی ـ ستانہ ـ جوہری ـ ریجل ـ جیو سر
	شاہ آباد	بوکن ـ کھری ـ کورہ ـ زین گڑہ ـ نیورہ ـ دوراہہ ـ دہن کوڑی ـ اسمعیل آباد ـ کہربندہ
	پٹیانہ	راکسی ـ بڑانہ ـ ملہانہ ـ کاکڑ ـ شام گڑہ ـ جھنجاری ـ جیانہ ـ مانک ـ [illegible] ـ [illegible]انہ

نام تحصیل	نام تھانہ	تفصیل چوکیات
	ٹھیانہ	بھاوسون ۔ سنگر ۔
	رودر	بکرم ۔ لاڈوہ ۔ بدساکی ۔ سوٹھنی ۔ دھوٹسے ۔ جوبل ۔
	اندری	کنجپورہ ۔ جراولی ۔ بیبے پور ۔ بوڈھن پور ۔
	ٹکپور	بابین ۔ سکندرہ ۔
گوہلہ	گوہلہ	ٹبڈاوہ ۔ کولاں ۔ لہاٹکھیر ۔ رواہر ۔ سرکرنال ۔ سدہوول ۔
	پہووہ	کول ۔ مانگنا ۔ گمتھلہ ۔ رٹہ ۔ سدہولی ۔ مرتضی پور ۔
کیتھل	کیتھل	پونڈری ۔ فرل ۔ کہرکاں ۔
	راجوند	اسندہ ۔ لٹھیانہ ۔ مکوراں ۔
[illegible]	[illegible]	[illegible]



نقشہ ضلع لودیانہ
ضلع جالندہر
دریای ستلج
شمال
مشرق
جنوب
مغرب
ضلع فیروز پور
ضلع انبالہ
ضلع تہانیسر
لودیانہ
بہلولپور
ماچہیواڑہ
سمرالہ
سہانہ
جگراؤن
تلونڈی
بدووال
پکھووال
رای کوٹ
ملودہ
راموپور
پایل
اماڑہ
بہادور
مالیرکوٹلہ

ضلع لودیانہ بموجب کیفیت مرسلہ ہتی عام تحصیلدار

مورخہ ۴ اگست ۱۸۵۰ء

ضلع لودیانہ بائین کنارہ ستلج پر واقع ہے اچھا آباد ہے زمیندار ان خوش تردد مرفہ الحال ہین ہر ایک قوم کے آدمی اس ضلع مین رہتے ہین اور سب قوم کی کثرت الا زمیندارہ قوم رائیان و گوجران و سیدان و رنگڑیان کا ہے ہندو قوم مسلمان گاؤ بانی کرتے ہین اور کہیتی بوتے ہین اس ضلع مین اگرچہ راجپوت و ہوان و راین زمیندار ہین الا کثرت و بہتایت اقوام ہندو جاٹ کی ہے اور یہ نواح سرے لشکری خان مسکن اقوام آباد ہین لیکن جاٹ لوگ بہت آباد ہین اونمین ہندو و مسلمان دونون فریق ہین ہندو بکثرت مسلمان بقلت اور ہندو زراعت پیشہ بہت اور نوکری پیشہ کم اور جن جاٹان ہندو نے پوہل کو روکا لیا ہے وہ سکہ کہلاتے ہین ایسے لوگ بہت ہین اور جنہون نے پوہل نہین لیا ہیچ و ہاری کہلاتے ہین سکہ لوگ جاٹان ہیچ و ہاریکی گہر کا کہانا نہین کہاتے اور نہ جاٹ سہون کے گہر کا لیکن فی الجملہ ایک سی ہے سب آدمی خصوصاً یہ جاٹ لوگ کیا ہندو کیا مسلمان اپنے مطلب کے آشنا ہین بظاہر نرم باطن سخت اگر ان لوگون سے بہ نرمی و ملایمت کوئی بات پوچھین تو جواب کم دیتے ہین اور یہ کلام اکثر بطور تمثیل کے کہا کرتے ہین (گولی کسکی اور گہنا کسکا) ہیچ بات کہدیتے ہین اور ساکنان نواح قریب جوار لودیانہ کا چلن اور رویہ اچہاست ملایم طبع ہین

لودیانہ خاص کے ساکنان کی گفتگو بباعث اسکے کہ ہر قسم کے آدمی ولایات دور دست سے آکر آباد ہوئی ہین مخلوط بہ ہفت زبان ہے بسبب حاضر باشی و ہم صحبتی اسکی گفتگو ہر ایک زبان مین دخل رکھتی ہین اور ساکنان بیرونجات کی زبان پنجابی ہے اور فارسی خواندہ لوگون کی زبان مشترک بزبان ہندوستانی و پنجابی ہے

علوم کا چرچا - چرچا سب علوم کے سوای علم انگریزی کے پہلے سے لودیانہ مین ہے اب صاحبان عالیشان بہادر نے واسطے فایدہ جمہو انام وفیض خاص و عام کے مدرسہ ہر ایک علم کا لودیانہ مین قائم کیا اور ویسی اسکول قصبات و دیہات مین جاری کرنے کی تجویز ہے چنانچہ وزیٹر وغیرہ اس کام پر مقرر ہوے لاکھہا روپیہ سرکار نے اس کام پر خرچ کرنے کو تجویز کیا گویا دروازہ فیض کا کھول دیا سوای قصبات علم انگریزی خوانون مین جو غریب مفلس نادار حاضر ذہین و حاضر باش روزمرہ ونیک و تیرہ ہوئی کسی و روپیہ یا ہوار سے خرچ ملتا ہے بشرط بازیافت وضع ہونے وقت نوکر ہو جانے کے اور نسبت جملہ علوم کے اب تک بباعث کثرت مہاجنان بیوپار پیشہ چرچا ہندی کا بہت ہے پھداری سکھان دیہات مین چرچا گورمکہی کا تھا اب نہین مگر قصبات متعلقہ و ملحقہ حدود اس ضلع مین چرچا فارسی علم کا ہے

تذکرہ لباس - باشندگان لودیانہ کی پوشاک مختلف ہے اکثر بطور اہالیان

سپاہی دستار و پٹکہ باندہتے ہیں اور عبا پہنتے ہیں اور صفا لباس رکہتے ہیں
بیرونجات میں زمیندار و دیہاتی لنگوٹہ۔ ٹوپی۔ کمبل۔ پٹکہ۔ سپاہی
دستار رکہتے ہیں اہل ہنود و مسلمان لوگ لنگی کمربند باندہتے ہیں اور میلا لباس رکہتے ہیں سکہ اور جاٹ گانوں کے
رہنے والا کرتہ و کچہ دستار پیچ گرہی چادر رکہتے ہیں اور دستار پر ایک پٹکا باندہتے ہیں۔
عورتوں کی پوشاک ایک شلوار۔ کرتی اوڑہنا ہے اور قصبات و شہروں کے
سکہہ جو فارسی خوان باتمیز ہیں وے لوگ انگہ۔ پاجامہ تنگ مہری۔
دستار چادر۔ دوپٹہ۔ سب کپڑے پہنتے ہیں اور رواج اوڑہنے رومال شال کا
کم ہے اور پوشش عورات کی اچہی ہوتی ہے سینہ بند کرتی تہی۔
پاجامہ چست چوڑیوں والا۔ چادر رنگ مختلف سے چہپی ہوئی دامن گہیردار بالائے
پاجامہ بوقت آمد ورفت بیرونجات و سیر میلہ ٹہیدہ کے پہنا کرتی ہیں آبہیز
بہی پردہ داری اونکی مقصود ہے آب و ہوا اس ضلع کی معتدل ہے
لیکن خاص لودیانہ میں بباعث جریان نالہ ستلج آب و ہوا مرطوب ہے
اور بعض اوقات بالتخصیص بعد موسم برسات میں بسبب ابخرات
زمین شدت عارضہ تپ لرزہ کی ہو جاتی ہے۔
حال یہ ہے کہ ایک دریا ستلج اس ضلع کے شمال حد پر ہے اور بہتا ہے نکلکر
ماچہی واڑہ و بہلول پور سے پایان لودیانہ پہونچتا تہا اور یہاں سے گذرتا تہا
یہاں سے مقبوضہ ٹلوں میں ہوکر آگے کو جاری تہا سمت آبدریا جیت مطابق

سنہ ۱۸۷۲ء مین دریای مذکورہ نے کنارہ پھلور سے ماچھی واڑہ لودیانہ کو
چھوڑ کر جانب شمال ہو کر پھلور سے گذرتا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ دریا
ستلج زیر لودیانہ جاری تھا سنہ ۱۸۵۵ء مین ایک وقت شب پانچ کوس
کے فاصلہ پر ہٹ کر زیر پھلور جاری ہو گیا کہ اب بھی دریا سے سابق
ایک نالہ لطوارا وکٹل کے زیر لودیانہ (بوڑھا نالہ) مشہور ہی کچھ پانی اوسمین
رہتا ہے اور قریب جوار قصبہ بلون کہ منجر بہ شین تھا چلتا ہے وہان سے
مواضعات اقوام گوجر سے گذر کر زیر موضع ہرنی کے دریای بیاہ عرف
بیاسا مین ملجاتا ہے زمان حال مین کسی جگہ سے آمد پانی کی براہ نالہ ندی
واقع حد چونیا علاقہ سندیل کہ وہ نالہ مابین موضع بلاڑ داکل گڑہ روان
ہو کر نیچے قصبہ پھلور کے اس نالہ مین ملا ہے اور نیچے پھلور کے وہان بصورت
تالاب کے ایک مقام پر در واقعہ ماہ اوسی تالاب مین پانی بر آمد رہتا ہے کبھی بہ سبب
کم آمد پانی کے تالاب سے زیر شہر لودیانہ پانی خفیف اور غلیظ اس نالہ مین
رہا کرتا تھا اور بہ سبب قلت پانی کے باشندگان شہر دہیافی کو تکلیف تھی
اور نزدیک صاحبان عالیشان کے اسی سے باعث بیماری کا متصور تھا چنانچہ
جناب کپتان ایسا صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے بنظر آسایش خلق کے نالا پانی کا براہ
نہر دریای کلان سے تجویز فرمایا بعد تلاش بسیار ایک نالہ قدیم کہ نیچے
موضع گڑہی فاضل پرگنہ بہرت گڑہ ضلع لودیانہ روان ہو کر اس نالہ مین

ملا ہے اور اوس نالہ سی دریاے کلان ستلج بفاصلہ پانسو درعہ کے روان ہے
اور اوت پانسو درعہ مین نہر کہدوا کر پانی براہ نہر اوس نالہ مین ڈالا جبسے
آمد پانی کی زیر لودیانہ بکثرت ہوگئی اور نہایت آرام و رفع تکلیف خلایق
کا لیکن کپتان کولدنی صاحب ڈپٹی کمشنر نے پہر اوسکو بند کرا دیا کہ ڈاکٹران
نے اوسکے جاری ہونیسی شدت مرض تجویز کیا تہا

چاہ وآب پاشی - لودیانہ خاص برسر ڈہایہ وٹیبہ آباد ہے اور
اس ضلع مین بہی اکثر جگہ دو قسم مین پانی کوون کا کہادر مین چار پانچ
ہاتہ پر اور بانگر مین تخمیناً بیس ہاتہ پر ہے زراعت پیشہ لوگ کچی کنوی بنا کر
ڈہینکلی سے آبپاشی کرتے ہین اور نواح سراے لشکری خان کہادر مین پانچ
ہاتہ سی کم پر اور بانگر مین چھپن ہاتہ سی زیادہ پر پانی نکل آتا ہے کوئی
خاصی میوہ اس ضلع مین پیدا نہین ہوتا لیکن لودیانہ خاص مین بسبب
بیریان تالہ زمین کہادر مین بموسم گرما و ہم بموسم کاتک تربوز بکثرت
پیدا ہوتے ہین بہت کلان اور اندر سی سرخ رنگ اور علی ہذا القیاس خربوزہ
بہی اچھے اور بکثرت سی پیدا ہوتے ہین اور ساگ ترکاری سبزی ہر اقسام کی
وانگور بہی پیدا ہوتی ہین اور دیہات گرد نواح سراے لشکری خانہ مین
تہوڑی سی درخت آم کے ہین

تحفہ اس ضلع مین ایسا کوئی تحفہ نہین کہ بطریق ارمغان و سوغات کی اوملک

ہین جاوی لیکن باشندہ بیان کے گزی انگریزی نمونہ پر اکثر بنتی ہین حصوصاً
دری سفید جو واسطے تپلون صاحبان انگریزی کے کارآمد ہوتی ہی بنی جاتی
ہی کہ وہ بطریق سوداگری دور دور جاتی ہے اور کارخانہ شالبافی
کا خاص لودیانہ مین بہت کثرت سی ہے اور سوداگری مال پشمینہ کا بہت ہوتا ہی

طریقہ محصول

بعملداری سکھان بطور عمل خام معاملہ وصول ہوتا تھا اب عملداری سرکار
مین مشخصہ ہوگیا اور رواج تحصیل معاملہ کا باہم زمینداران وشامیان مختلف
ہین کہین نقدی کہین عمل خام لیکن زراعت پیشہ لوگ اکثر آسودہ ہین
تحصیل معاملہ سرکار بلا وقت آسان سے چلا جاتا ہی باقی نہین پڑتی

ذکر قصبات وشہرہای نامی ومکانات عہد بادشاہی

اس ضلع مین آٹھ شہر ہین۔ لودیانہ خاص۔ بہلولپور۔ ماچھی واڑہ کہنا
چاہیے
جگراوان۔ رائے کوٹ۔ پایل۔ دہرم کوٹ مگر جسکو نامی کہنا چاہیے
سو لودیانہ خاص ہی باقی قصبہ قدیمی ضرور ہین مگر ایسے نہین کہ ملکون مین
مشہور ہون اور دیگر بڑی بڑی آبادیان مثل قصبہ کے ذیل مین ہین۔
مالیر کوٹلہ۔ نابہ۔ مالوہ۔ کپور گڑہ۔ بہاوسون۔ امر گڑہ۔ باگریان۔
ملودہ۔ شیر پور۔ بدووال۔ بہدور بہوندری۔ پہول۔ باہلان۔
وقصبہ بہرام۔ لکڑالہ۔ تلونڈی۔ لبیا۔ بہطور۔ سدہووال۔ نہاوہ۔

نور پور - کیلہری سی قیمت سنگہ - گدہران - رائی کوٹ سکان چند چیزکی ان
کہ مقامات و ضلع مین نہین مقامات عہد بادشاہی سی مفصلہ ذیل ہین
سرائی لشکری خانہ - سرائی کہنا - جسمین آبادی شہر کی ہوگئی قلعہ بہلولپور
مسجد واقع ماچہی وارڑہ سرائی ماچہی وارڑہ - سرائی دوراہہ اور سوائی ازین
بفاصلہ دو دو میل تکریزی کے ایک ایک مینارہ عہد شاہ جہانگیر کا واقع ہے

ذکر مقامات پرستشگاہ و جاسے ہجوم میلہ

لودیانہ خاص مین مقابر و مزار بہت ہین الا ایک چلہ حضرت میران میر
محی الدین جیلانی عین متصل قلعہ واقع ہے جمعرات کو وہان شہری
لوگ اور ارباب نشاط کا ہجوم دہوم دہام سے ہوتا ہے ہر قوم خصوصاً
مسلمان کی زیارتگاہ و پرستشگاہ ہی دسوین ربیع الثانی کو ہر برس میلہ
اور ہجوم بہت کثرت سی ہوتا ہے بہت خلایق دور دست سے آتی ہے
اور نذر و نیاز بہت چڑہاتے ہین چار روز تک برا بھیلہ رہتا ہے فی زمانہ
حال صوفی صاحب نانہنذگان لودیانہ کہ ایک قوم منجملہ مسلمان سی ہین
خادم اوس خانقاہ کے ہین چڑہاوہ وہی لیتے ہین اور سوائے ازین میلہ
چہوٹے بڑے اس ضلع مین بہ تفصیل ذیل ہین -
لودیانہ دریاے ستلج کا میلہ چیت بیتی چودس ہر سال میلہ غسل دریاے
ستلج کا ہوتا ہے ایک روز رہتا ہے چار پانچ لوگ سی لوگ آتے ہین

اسکو نلی کہاٹ کا میلہ کہتے ہین اور اوسکی وجہ تشبیہ یہ ہے کہ عورت اکثر برہنہ غسل کرتی ہین دوسرا میلہ اسی دریا کا میگہ کی سنگرانت بیساکہی کو ہرسال ہین ہوتا ہے ایک روز رہتا ہے تیسرا میلہ بہائی بالا متصل موضع داد علاقہ لودیانہ ڈہائی کوس لودیانہ سے متصل موضع داد پر وڑیا کہ سدہی دسمی میلہ [illegible] ہوتا ہے ایک دن میلہ ہوتا ہے اکثر زیادہ ملکی خیرات کی چڑہتی ہے اور کہتے ہین بہائی بالا ایک بزرگ گذرا ہے چوتھا موضع چہپار علاقہ تحصیل جگراون میلہ مارہی گوگہ ہرسال مین بہتی بہادون بدی نومی ہوتا ہے اور موضع بیوال علاقہ پدو وال تحصیل جگراون مین بشرح ایضاً میلہ ہوتا ہے۔ کیرت پور۔ نندپور۔ گوردوارہ سکہان۔ پہاکن سدہی دسمی سے میلہ ہوتا ہے پورنماشی تک رہتا ہے مگر یہ نندپور ماکہوال پہاڑ علاقہ ضلع ہی مین تہا اب اس ضلع لودیانہ کے متعلق نہین رہا۔

تفصیل چوکیات تہانہ پولیس

نام تحصیل	نام تہانہ	تعداد چوکی	تفصیل چوکیات
لودیانہ	لودیانہ	[illegible]	چوکی شیرپور سڑک انبالہ۔ چوکی ڈنڈاری سڑک [illegible] چوکی لوہہ سڑک ایضاً۔ چوکی فیروزپور سڑک [illegible] چوکی [illegible]۔ چوکی کیریم پور۔ چوکی [illegible] چوکی جانک پور۔ کیر[illegible]پور۔ چوکی [illegible]

نام تحصیل	نام تھانہ	تعداد چوکی	تفصیل چوکیات
لودیانہ	لودیانہ	[illegible]	چوکی تلونڈی سڑک پھلور چوکی [illegible] لودیانہ سڑک کالکا - چوکی جمال پور سڑک ایضاً
ایضاً	ساہنہ وال	[illegible]	چوکی شیرپور سڑک انبالہ - چوکی قریب والی ایضاً چوکی پھولاپور سڑک کالکا - چوکی بانگلیان [illegible] جھنگ سرون سڑک نابہ والی کالکا - چوکی کوہاڑہ سڑک کالکا - چوکی کوہاڑہ سڑک کالکا -
جگراون	جگراون	[illegible]	چوکی گوبند لال والی سڑک فیروز پور - چوکی پھلور کریمان سڑک ایضاً - چوکی سدھوال چوکی ملیکلہ - چوکی ایرہ تختی والی - چوکی پوپنوت - چوکی سدھوال مابین علاقہ
سمرالہ	کھنہ	[illegible]	چوکی دوراہہ علاقہ پٹیالہ سڑک انبالہ - چوکی تلی والہ علاقہ ایضاً سڑک ایضاً - چوکی سرہند علاقہ ایضاً سڑک ایضاً - چوکی [illegible] سڑک پٹیالہ - چوکی [illegible] علاقہ پٹیالہ سڑک ایضاً - چوکی [illegible] لنگری خان سڑک ایضاً -

نام تحصیل	نام تھانہ	تعداد چوکی	تفصیل چوکیات
سمرالہ	گہنگہ	[illegible]	چوکی ٹہیان علاقہ ٹپایہ ٹرکا ایضاً۔
			چوکی کشنہ خاص ایضاً۔
			چوکی رسور ایضاً۔
سمرالہ	ماچھی واڑہ	[illegible]	چوکی بہون چھوٹی علاقہ ٹپایہ ٹرکا۔
			چوکی کودہران ایضاً۔
			چوکی سمرالہ ایضاً۔
			چوکی کوٹہ سس پور ایضاً۔
			چوکی بیڈون ایضاً۔
			چوکی بہلولپور مابین دیہات۔
پکہووال	بسیان	یک	چوکی راسیر مابین دیہات۔
ایضاً	ڈہلون	یک	چوکی پونیر مابین دیہات۔
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اور گوشوارہ رقبہ و جمیع مواضع کا پرگنہ وار توضیحاً ذیل مین ہے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	رقبہ پیمایش [illegible]					[illegible]	پیداوار [illegible]	
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		مالگزاری	مزروعہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	لودیانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہیں فیروزپور ۔ کھائی ۔ وزیرہ ۔ دھرم کوٹ ۔ مدکی ۔ ممدوٹ ۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

حال ضلع فیروزپور حسب تحریر گنگا پرشاد سررشتہ دار کلکٹری

مورخہ یکم اگست ۱۸۵۱ء

فیروزپور خاص اول قبضہ سردار لچھمن کنور کے تہا اوسکو کچہ اولاد پسری نہ تہی
ماہ اسوج سمت ۱۸۹۱ مطابق ۱۸۳۵ء مین بیضہ مسماۃ مرگئی خاص فیروزپور کا علاقہ
بقبضہ سرکار انگریزی آیا اور کپتان ویڈ صاحب ایجنٹ یہان رہتے تہے
بتجویز صاحب ممدوح کے شیر علیخان نامی بعہدہ ڈپٹی ایجنٹ اس علاقہ مین
مقرر ہوا گویا کہ اول قدم سرکار انگریزی کا اس علاقہ پر اوس وقت
قایم ہوا اور سب علاقہ سرداران وخصوص مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور
کے قبضہ مین تہا بعد ایجنٹ صاحب کے ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ یہان رہے
پہر اونکا قایم قیام لودیانہ مین ہوا بعد فتح لاہور اکثر علاقجات بقبضہ
سرکار انگریزی آکر یہ ضلع قائم ہوا۔

اس ملک فیروزپور وغیرہ کو ڈہے کا ملک بہی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی
یہ معلوم ہوئی کہ ڈہ بلفظ دریا کا ہی سو یہ ملک کنارہ دریای ستلج پر ہے
آب وہوا اس ضلع کی بہت اچہی بیماری کم ہوتی ہے اگر گرد وغبار و شدت
گرمی نہوتی تو اس ضلع سی بہتر کوئی مقام نہ تہا اور اس ضلع مین آبادی
کم ویرانی زیادہ اور شہر اس ضلع مین نامی کوئی نہین ہے مگر قصبات
ہین فیروزپور۔ کہائی۔ وزیرہ۔ دہرم کوٹ۔ مدکی۔ ممدوٹ۔

گوروہر سہائی ۔ شیخ گڑہ ۔ بنگھوت ۔ چوہر چک ۔ جترک ۔ مارٹی ۔ سدا سنگہ ۔ مہراج ۔ جودہ ۔ جیتو ۔ فریدکوٹ ۔ کوٹ کپورا ۔ بہٹنڈا ۔ مشہور ہین
فریدکوٹ مین باوا فرید شکر گنج کی درگاہ ہی وہان ڈوگران وغیرہ مسلمان کا ہجوم ہوتا ہی بہٹنڈہ مین درگاہ حاجی رتن کی ہی وہان ہزارون مردوزن وفقرا جمع ہوتے ہین اور علاقہ کوٹ کپورہ مین ایک مقام مکتسر پرستشگاہ سکہان کا ہی اور ایک تالاب ہے کہ جس جگہ گورو گوبند سنگہ کے دو بیٹے مارے گئے تہے یہان موسم سرما مین بماہ ماگہ ہجوم سکہان ہوتا ہے سب لوگ اوس تالاب مین غسل کرتے ہین اور اوسکا نام تیرتہہ ہے اوسواے قلعہ بہٹنڈہ کے اور کوئی عمارت عالیشان بادشاہی وقت کی اس ضلع مین نہین ہے اور یہ قلعہ بہٹنڈہ کا قدیمی راجہ بینایال کا بنایا ہوا مشہور ہی اور بہیر کے قلعہ اور اس بہٹنڈہ کے قلعہ کے درمیان مین ایک سرنگ آمدورفت دونون قلعہ کی ہی اور مابین ہر دو قلعہ کے فاصلہ چالیس کوس تخمیناً کا ہے اور بہیر کا قلعہ بہی راجہ بینایال کے وقت کا ہی اور سوا ہو ... پاس بہی ستلج کے اور کوئی دریا نالہ نہین ملتا ... سوا ندی کہ دوازدہ ماہ خشک رہتی ہے دیہات پرگنہ ملان والہ ... کوٹ نگاہ ... کہائی ... سہائی ... ان ندی مین اکثر زراعت ہوتی ہے ... اس مین پیداوار ... دیہات مین کہ جو

کنارہ ستلج پر ہین دس دس پندرہ پندرہ کوس کے فاصلہ پر تیس تیس ہاتھ کی
عمیق پر پانی نکلتا ہے اور دیگر دیہات ہین کہ دریا سے بفاصلہ بعید ہین عمیق آب
بتشریح مختلف ہی اکثر بارہ ہاتھ پر پانی نکلتا ہی

اشجار میوہ دار اس ملک مین کم پیدا ہوتا ہے لیکن لیمو شیرین و ترش پیدا ہوتا ہی
اور پیلو و ٹیلا یعنی ٹینٹ ثمر درخت کریل و جال و جانڈ کثرت سے ہین
صنعت ہی اس ضلع مین دو چیز ہین ایک چمڑہ کا حقہ دوسری چوتہی از قسم
فرش بہت خوب ہوتی ہے اس ضلع مین ہنود سے قوم کھتری و کھتری
و ساریست برہمن او مسلمانون سی ڈوگر و رائین اور نہال کہ قسم راجپوت
سی ہین آباد ہین منجملہ ان اقوام ہر سہ اقوام مسلمان جو کثیر ہین دیہات ملحقہ
و متصلہ دریای ستلج کے رہتے ہین اور اقوام ہنود دیگر دیہات ہین کہ جو بفاصلہ
دس بارہ کوس دریا سے ہین رہتے ہین گفتگو ان لوگون کی پنجابی ہے
علوم مین علم گورمکھی کا کچہ چرچا و رواج ہے دیہاتی لوگ اکثر ناخواندہ
ہین کچہ کچہ گورمکھی کہ جس سی اپنے گورو کی بانی سے واقف ہو جاوین پڑہتے
ہین فارسی علوم کمتر اور پوشاک مختلف ہے یعنی جو جٹ ہین وہ پگڑی یعنی
دستار و کرتہ و کچہ و چادر پہنتے ہین اور دیگر ہنود انگہ و پاجامہ تنگ مہری
و دستار و دوپٹہ اور مسلمان لوگ یعنی ڈوگر و رائین اکثر ایک لنگی سر سے
باندہتے ہین اور ایک بدن پر پہنتے ہین اور ایک بجای دہوتی ہوتی ہے

لباس ملین وکسیف اکثر رکھتی ہین لیکن خوش اخلاق و ملایم طبع ہین اور
تجارت گھوڑا اور پوست افیون کی اکثر کرتے ہین یہان کے ساکنان کو ہوشیاری
بہت کم اور افلاس زیادہ اور اگرچہ بندوبست جملہ دیہات ضلع کا ہوچکا ہی
لیکن تاہم حصہ داران و نمبرداران و مزارعان کی دستور ادای معاملہ کا
بطور نقدی نہین ازروی بہاولی کے محصول ادا کرتے ہین زراعت چاہی
سی پانچوین حصہ کا اناج اور چھٹی حصہ کا نیرا یعنی بہوسہ۔ زراعت بارانی سی
چوتھائی حصہ کا غلہ اور پانچوین حصہ کا نیرا یہ رواج کثرت سے ہے
اور ایک یہ بھی دستور عام ادای محاصل کا ہی کہ اکثر نمبردار لوگ اپنی گاؤن کا
کنکت مہاجنان کو دیتی ہین اور مہاجنان سی روپیہ سرکاری داخل
کراتی ہین اور غلہ حصہ حاکمی سی کہ جو ازروی بہاولی کنکت دار کو جملہ
سی حاصل ہوتا ہی اوسمین سی چہارم یا ششم حصہ نام نہاد انعام نمبرداری
کر بطور رسوم زمینداری ہے مقرر لیتے ہین مگر یہ رواج بحکم صاحبان
بورڈ بابت دینی کنکٹ کے غیر دن کو بالکل مسدود کیا گیا۔
اور حسب بیان عبدالصمد خان مختار ارنولی کے کہ مرد مسن و معتمد ہے
ایک واردات عجیب موقوعہ اس ضلع کی لایق یادگار مخلوق و تحریر
اس کتاب کی یہ معلوم ہوئی کہ سنہ ۱۸۴۸ء مین بعہد کپتان سری صاحب
اسجنت کے اس ضلع کے علاقہ فرید کوٹ و گلاتو الی باین سکے ما بین جنگل

ایک سِل آسمان سے گری تھی ڈیڑہ گز زمین مین گہس گئی اور باقی جو توڑی گئی
تقطیع مین خام وزن مین تھی اور رنگ اوس پتہر کا سیاہ و سرخ تہا اور وقت گرنے
کے تین تین کوس تک اوسکی آواز ہوئی اور مخلوق اوسکو توڑ کر گہر گہر لیگئے
اور منجملہ نو گہر سرداران باحکومت کے دو گہر ممدوٹ و فریدکوٹ اس ضلع مین تہے
نواب ممدوٹ کی طرف سے بہت ظلم اوس علاقہ کی رعایا پر ہوا کہ یہ نواب
زانی تہا آخرش نوبت استغاثہ کی تا چیف کمشنر بہادر پہنچی آخر ۱۸۵۵ع
مین کارناگ بارنس صاحب کمشنر اس علاقہ مین آے اور ظلم نواب ثابت ہوا برطبق رپورٹ
بحکم صاحبان صدر نواب کے قبضہ سے یہ ملک لیا گیا پنشن اوسکی مقرر ہوگئی اور
علاقہ کا بندوبست بقاعدہ سرکاری ہوگیا اور دوسرا گہر فریدکوٹ تابع
بنا ہوا ہے اور قریب نصف ضلع کے علاقہ محفوظہ پٹیالہ و نابہہ و فریدکوٹ مذکور سے پایا خالصہ سرکاری
اور بعد بندوبست کی جو پرگنات اس ضلع مین قرار پاے اوسکی تفصیل
موضع و جمع کے یہ ہے حسب تحریر تہنسنگہ ناظر

نام پرگنہ	[illegible]	[illegible]	رقبہ بحساب کل ایکڑ					[illegible]	شرح فی ایکڑ	
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		مالگذاری	اراضی [illegible]
فیروزپور	فیروزپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	پیمایش بندوبست ابتک نہیں ہوا					[illegible]	•	•
	[illegible]	[illegible]	شرح ایضاً					[illegible]	•	•
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		•

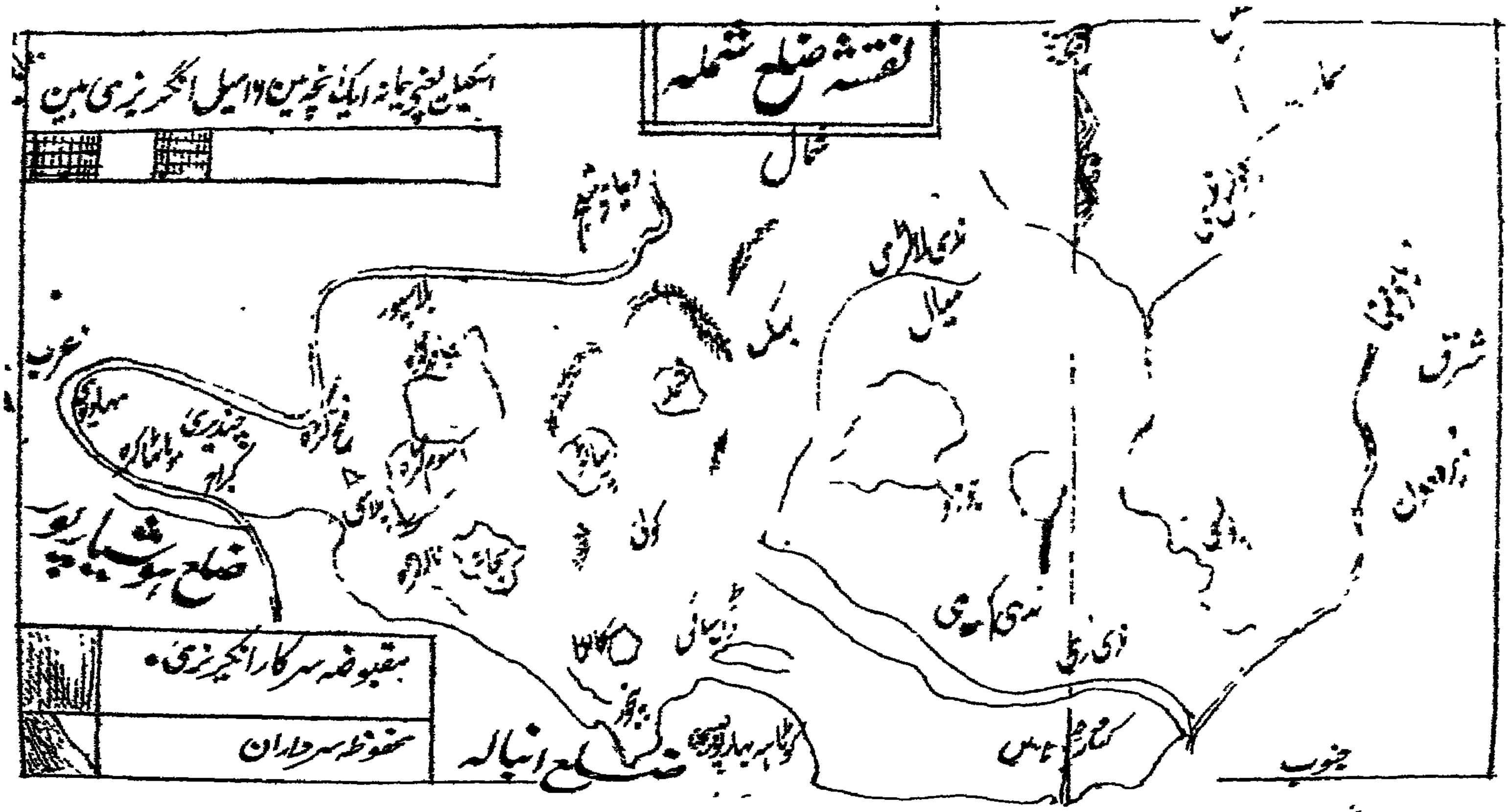
تعداد مرد و زن کل ضلع کی بموجب خانہ شماری [illegible] ۱۸۵۵

ہندو				مسلمان				میزان کل	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور انتظام فوجداری سنہ ۱۸۴۶ء میں حسب تھانجات چوکیات کل مطابق ذیل تھے

حسب تحریر فتح سنگھ ناظر

تفصیل چوکی متعلقہ ہر یک تھانہ	تعداد چوکی	تعداد مزدوری	نام تھانہ	نام تحصیل
عارف کے - گڈھی کل - بلیوال - سائیریانہ	[illegible]	مدد ماہوار	کوتوالی شہر فیروزپور	فیروزپور
مدکی - تلونڈی بھائی - مصری والہ - لاکہن کالے والہ	[illegible]		کھیت قریب فیروزپور	"
ننگر - ولاتپور - چوکہ والہ کیتھل متعلقہ دوسنہ والہ - بوکہ پور - جنت والی - کلی چاہلان - دگرو -	[illegible]	"	موگا	موگا
نہال سنگھ کلہ والہ - بدہنی - لکھانا -	[illegible]		ماکیا ملہرنہ	
	×	×	سانہ	
مکہو - ملانوال - مہر سنگھ والہ -	[illegible]	"	زیرہ	زیرہ
کوٹ عیسی خان -	[illegible]		دہرم کوٹ	
کوٹ سہاری -	[illegible]		مکتسر	مکتسر
چرک - پکہ کی - مدکوٹ -	[illegible]		سوہنا چوکی	
میزان	[illegible]		[illegible]	[illegible]



نقشہ ضلع شملہ
اسکیل یعنی پیمانہ ایک انچ میں ۱۶ میل انگریزی ہیں
شمال
جنوب
شرق
غرب
ضلع ہوشیارپور
ضلع انبالہ
بمقبوضہ سرکار انگریزی
محفوظہ سرداران

ضلع شملہ

یہ ملک مابین دریای جمن و ستلج میان کوہستان کوہ سوالک کے واقع ہے اسمین اکثر راجپوت راجہ باختیار حکومت رہتے ہین سرکار انگریزی کی مداخلت اس ملک مین اس طرح ہوئی کہ جس زمانہ مین قوم گورکہہ باشندگان نیپال نے زیر حکم باتہی بہجور و امر سنگہ تہاپہ اراکین ریاست نیپال کے تمام علاقے پہاڑی ملک گڑہوال سے لیکر سی کانگڑہ تک راجہ ہای قدیمی سے چہین لیا تو اوس زمانہ مین باستثناء راجہ ہای سرکار انگریزی نے اونکو اور کوہستانی مخلوق کو امن دینا چاہا واقع سنہ ۱۸۱۴ع لڑائی اونکی انگریزون سے شروع ہوائی کہ آخرش جنیرل اختر لونی صاحب بہادر نے اونکو نکال دیا اون ہنگام مین جن سرداران اور راجپوتان نے صاحبان انگریز کو مدد دی وہ لوگ ابتک اپنی ملک مین قابض ہین اور اپنے اپنے علاقہ کا اختیار حکومت کلی بتحت و حفاظت گورنمنٹ رکہتے ہین مگر جو مقدمہ خون کا ہوجاوے اوسکو چالان عدالت انگریزی کو دیتے ہین اور اوسی وقت جنگ گورکہہ مین چند پرگنہ پہاڑ کہ جنمین پچہور کا علاقہ و کوہ نیاسر و کسولی و شملہ و سپاٹو وغیرہ مین جمعی ایک لاکہ پچاس ہزار روپیہ تخمیناً سرکار انگریزی نے بجلدوی خیرخواہی و مددوہی کی مہاراجہ پٹیالہ کو اپنی طرف سے حوالے کیے کہ اب مہاراجہ کے تصرف مین ہین مگر کالکا و شملہ کی حکومت سرکار نے باختیار خود لی ہے اور اس ضلع مین چار راجہ کہلان۔ راجہ نالہ گڑہ

راجہ ناہن یعنی سرمور ـ راجہ بلاس پور ـ راجہ کہلور اور آٹھ ٹھاکر ـ کیونتھل ـ باگھل والہ ـ کونتا پیہ ـ ونالی والہ ـ بھجی والہ ـ کمار سین والہ ـ جوبل والہ ـ کیونٹھیار والہ ـ بھلوگ والہ ـ اور آٹھ ٹھکرائی ـ ماسو والہ ـ اہروچ والہ ـ ارکوٹی والہ کہنیار والہ ـ تہوگ والہ ـ ناگل والہ ـ بیسا ری والہ ـ سنگری والہ ـ اور چار تحصیل

سرکاری علاقہ کہ بجملہ مفصلہ ذیل ہیں

پہڑولی گھاٹ ـ کوٹگورو ـ کوٹکھائی ـ صدر شملہ ـ اور مقام

ریاست [illegible]

شملہ میں ایک حاکم انگریزی ملقب بہ ڈپٹی کمشنر مقرر ہے کہ ضلع کا کام بھی وہی کرتا ہے اور انتظام کے امور بھی اوس سے متعلق ہیں اس ضلع میں شملہ سباٹو ـ ڈگسائی ـ کسولی ـ اس انگریزی عمل میں رونق پذیر و مشہور ہوئی یہاں ایک بڑا ... وغیرہ واعلی انتظام فوجداری کے ہتا ہے منجملہ ان چہار مقام کے کہ کسولی اور ڈگسائی و سباٹو میں گورا کی فوج رہتی ہے آب و ہوا یہان کی اچھے واسطے باعث تندرستی کا ہے اور کوہ شملہ کی آب و ہوا بہت او صحت بخش ہے اکثر صاحب لوگ رخصت لیکر مع اطفال و عیال کے واسطے تبدیلی ... وہان جاتے ہیں چنانچہ بہت سے صاحب جا بجا بن گئے ... والایت ... ان ... وغیرہ کے بمقام کسولی [illegible] حکومت

ہیں ہیجکو وہ کسولی بڑا اونچا پہاڑ ہے کہ مقام کالکا سے بلندی پہاڑ تک چھ کوس
کی اونچائی ہے لیکن سڑک ایسی اچھی بنی ہوئی ہے کہ چڑہائی اور ترائی کی
تکلیف معلوم نہین ہوتی ایک دفعہ ۱۸۶۲ء مین بموسم گرما مولف کو بھی اتفاق
جانیکا ہمرکاب جناب مستطاب مسٹر ولیم وینارڈ صاحب بہادر مہتمم بندوبست ہوا اور
دو مہینے تک وہان رہکر سیر کرنے مین آئی اور سپاٹو کا پہاڑ تو کچھ گرم ہے مگر شملہ جب
دو کوس رہتا ہے وہان سے ہوا سرد و خنک شروع ہوتی ہے یعنی ایک چوکی سرکار سے
مقرر ہے اور اوس چوکی سے آدہ کوس کے فاصلہ پر ایک بازار معروف بابو گنج ہے
کہ کپتان بابو صاحب نے آباد کیا تھا اور اوس صاحب نے اوپر ندی معروف کہرنجی
موضع ہے پر علاقہ پٹیالہ کے پل آہنی لگایا تھا کہ وہ موجود ہے اور اکثر مسافران
یہان کرایہ کے مکان مین رہتے ہین یہان جنگل بہت ہے اور چیڑہ کے درخت
از بس کہ اوسکی ہیزم اندہیری مین مثل مشعل کی جلتی ہے اور اس سے دو کوس کے
فاصلہ پر شملہ خاص کا پہاڑ ہے دیکھنے مین یہ پہاڑ بڑا معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ موسم
برسات مین ایک تو بادل گہرون مین گہس جاتا ہے اور ہر چیز کو نمدار کر دیتا ہے
اور دوسرے پانی کی بہت تکلیف ہے کہ بہت دور نیچے کہڈ سے منگایا جاتا ہے
تیسری ہر ایک شیٔ وہان پر بہت گران فروخت ہوتی ہے اس پہاڑ کے متصل
کرنیل لارنس صاحب بہادر نے مدرسہ بنایا ہے جسمین صرف انگریزی سپاہیون کے
لڑکے تعلیم پاتے ہین اور رجا بچا صدہا کوٹھی اور بنگلہ ہین سوداگرون کی کوٹھیان

اور انتظام فوجداری ۱۸۶۳ء مین حسب تھانجات چوکیات کل مطابق ذیل تھے

حسب تحریر فتح سنگہ ناظر

نام تحصیل	نام تھانہ	تعداد مز فروشی	تعداد چوکی	تفصیل چوکی متعلقہ ہریک تھانہ
فیروزپور	کوتوالی شہر فیروزپور	مدد چارسو	لعہ	عارف کے۔ گدی کمل۔ ملیوال۔ سایر یانہ
۔	کیت تریب فیروزپور		صہ	مدکی۔ تلونڈی بہائی۔ مصری والہ۔ لاکہن کے۔ کال والہ۔
موگا	موگا	•	لعہ	منتصر۔ ولداپور۔ چوکہ والہ۔ کتھیل تھمیان۔ دوشہ والہ۔ بوکہ پور۔ جنت والی۔ کلی چاہلان۔ دگرو۔
	ناکیا لہنہ		ے	نہال سنگہ کلہ والہ۔ بدہنی۔ لکھانا۔
	ساہنہ	×	×	×
زیرہ	زیرہ		ے	مکہو۔ ملانوالہ۔ مہر سنگہ والہ۔
	دھرم کوٹ		ـــ	کوٹ عیسی خان۔
مکتسر	مکتسر		ی	کوٹ سہاری۔
	سوہنی چوکی		ہ	چرک پکی۔ محمد قطب۔
میزان	لعہ		ـــ	مرقوم

طبیب اس بیماری سے دیکھنے مین آیا کہ بھگوتی لال محافظ دفتر بندوبست لازم ونیارڈ
صاحب کی پیشانی پر ایک دنبل نہایت کلان اور دو داک ٹھلا کہ تمام چہرہ اور
آنکھون مین اوسکی درد سے ورم ہوا اور ڈاکتر صاحب نے جو اوسکا علاج شروع کیا
تو کچھ کارگر نہ ہوا اور بہت بڑھ گیا آخرش ڈاکتر صاحب نے کہا کہ یہ آدمی مر جاویگا
اچھا ہونا مشکل ونیارڈ صاحب کو دوسرے محافظ دفتر کی تلاش اور اوسکی زندگی
پاس سے مایوسی تھی قضا کار ایک حجام پہاڑی وہان آگیا اور اوس نے دیکھکر ایک نشتر سے
وہ دونون پھاڑا اور کچھ پر کسی پہاڑی درخت کے لاکر اور رگڑکر لیپ دیا
تین روز مین بالکل اچھا ہو گیا بلکہ اول سی بہار مین چہارم کم ہو گیا تھا فقط
اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ سپاٹو کسولی وڈگسائی مین ایک ایک داروغہ پولیس
بنتا ہے جو دست روپیہ کے طرف سرکار سے رہتا ہے اور چھتوک مین کوئی آدمی
سرکار سے نہین رہتا وہ باختیار صاحب کمانیر پلٹن کے ہے اور اس ضلع مین
تھانجات مفصلہ ذیل ہین - صدر شملہ - کالکا - سپاٹو - ڈگسائی - کسولی -
سولہن - کوٹگورو - کوتکھان

اب آیندہ حال راجہ ہای و رانا و ٹھاکران کا مفصل لکھا جاتا ہے -

راجہ بشہر والا

اس ملک کا نام بشہر ہے مگر جای سکونت راجہ کا رام پور ہے اب راجہ
شمشیر سنگھ گدی نشین ہے راجہ کے محلون کے نزدیک دریاے ستلج

... ہوتا ہے اور جو لداس قسم کا ہوتا ہے
... ڈالی ہوئی ہوتی ہے اور اوسپر ایک آدمی
بیٹھتا ہے اور ... دوسرے کنارہ پر بندھی رہتی ہے اور
اس ملک میں کان لوہے کی ہے لوہا نکلتا ہے اور ریسی یعنی چند وار پیدا ہوتی
اور انگور و چلغوزہ و اخروٹ پیدا ہوتا ہے اسی سوا مد معمول ہوتا ہے اور ہزار
شگنا قد کے اور جنگلی گھوڑے گوشت بیش قیمت ور ستر پا گائی کہ جسکی دم کا
چنور ہوتا ہے اور سوہاگا اس علاقہ میں پیدا ہوتا ہے اور چار چار سینگ
کی گھاڑو اور بکرہ ہوتی ہیں اور اس ملک میں مقام ... راجہ کے
سال بھر میں تین دفعہ میلا ہوتا ہے اور پشمینہ بہت بکتا ہے کشمیر تک کے آدمی
اس میلہ میں آتے ہیں اور غلہ بہت کم ہوتا ہے اور کنار ایک علاقہ متعلقہ اس
ملک کے ہے اوس جگہ بہت عمدہ میوہ پیدا ہوتا ہے اور ایک یہ بات نئی ہے کہ تمام
برسات میں یعنی ہر چہار ماہ اساڑھ۔ ساون بھادون۔ اسوج کے اس علاقہ
میں بالکل بارش نہیں ہوتی اور ایک ٹھکرائی موسومہ کھتی سپھرا گاے
... ہوتی ہے اور ایک پہاڑ موسومہ پورن گھاٹی ہے اوس جگہ ہمیشہ برف
پڑی ہوتی ہے اور ... ملک کی سرحد چین سے ملی ہوئی ہے اور یہاں کے تحفہ
ولایت چین کو جاتے ہیں اور مبلغ تین ہزار روپیہ سالانہ بطور
نذرانہ اس ریاست سے سالیانہ سرکار میں لیا جاتا ہے اور یہ ملک تخمیناً ...

روپیہ کی آمدنی کا ہے

راجہ سرمور

اس ملک کا نام سرمور ہے اور جائے مسکن راجہ کا ناہن ہے پہلے سرمور کا
راج قدیمی مشہور تھا اور وہاں ایک ندی معروف گیری جاری ہے یہ افسانہ
زبان زد عوام ہے کہ ایک نٹ موسوم کو کانی سنہ ۱۸۱۱ سمبت میں راجہ
مدن سنگھ راجپوت سورج بنسی کے سامنے تماشا کیا اور یہ شرط کی کہ (لاو)
یعنی (رسن) ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک باندہ کر اوسکے اوپر کو بازی کی
چل جاؤں اور پہلے آدمی تو راجہ نے نصف راج اپنا اوسکو دینا کہا تھا اور
نٹنی نے وہ شرط ادا کی مگر جس وقت بازی کرتے ہوئے لوٹ کر آتی تھی راجہ نے
وہ لاو کٹوا دی اوس وقت نٹنی نے یہ بد دعا دی کہ [illegible] اوسکو تھا اس نگری
میں کوئی نہ بسے لوگ اس بد دعا سے دریا نہایت جوش زن ہوا اور راجہ
مع شہر غرق آب ہو کے راج نیست و نابود ہو گیا حتی کہ یہ ملک دو سو برس
تک ویران اور بے چراغ رہا مگر سنہ ۱۲۱۱ میں ایک بادفروش یعنی بہاٹ سکنہ گراہی
نامی اس خاندان کے [illegible] راجہ جیسلمیر قوم راجپوت جادون بنسی کا حاضر
ہو کر حال تباہی اس راج اور ویرانی ملک کا اور لاوارث ہونے کا معروض
گذارش کر کے مستدعی ہوا کہ کوئی بیٹا برای آبادی اس راج کے دے
چنانچہ بارہ برس تک وہیں تیار رہا آخرش راجہ سالباہن نے کراوندلوث

ملک سسیلی مین فرمان روا تھا ایک بیٹا اپنا مسمی سولبچہ ہمراہ کر دیا لیکن جب
وہ نواح سرہند مین پہونچا قضا کار فوت ہوگیا باد فروش کو نہایت رنج ہوا
مگر راجہ متوفی کی رانی حاملہ تھی اوس نے تسلی کی کہ اگر فرزند پیدا ہوا تو تیری
مراد پوری ہوگی چونکہ ایام ولادت قریب تھے باد فروش رانی کو بامید
پیدا ہونے فرزند کے زیر دامن کوہ موضع دیہرہ علاقہ نراین گڈہ کہ تیرا
راجہ ناہن ہے لاکر فروکش ہوا وہان اوس رانی سے ڈہاک کے درخت کے نیچے
ایک لڑکا اور ایک سانپ پیدا ہوا چنانچہ اوس سانپ کا مقام اوس جگہ
نشان دیتے ہین کہ کہیرہ سرور پر ناگنوتی موجود ہے جب وہ لڑکا بالغ ہوا
واسطے شکار کھیلنے کے یہان آیا جہان اب ناہن آباد ہے یہان ایک فقیر
ہندو صاحب کمال رہتا تھا کہ اوسکی اولاد اب بھی یہان موجود ہے
راجہ کے محل کے متصل ٹہاکر دوارہ بہت عمدہ بنا ہوا ہے اون دنون
فقیر صاحب کے پاس ایک شیر رہتا تھا جب راجہ اور فقیر مین قدرے شناسائی
ہوگئی فقیر نے خواہش کی کہ یہان ایک شہر آباد ہو چنانچہ شیر نے
بھی اوسی وقت آواز دی راجہ نے شیر کی آواز کو شگون نیک سمجھ کر
اوسی جگہ طرح آبادی کی ڈالی ۔ وجہ تسمیہ چونکہ شیر کی آواز سے شگون اوسکا
ہوا اور شیر کو ہندی مین ناہر کہتے ہین لہذا آبادی کا نام بھی ناہر رکھا گیا
مگر شدہ شدہ غلطی عوام سے ناہن مشہور ہوگیا ابتک اس راجہ کے خاندان مین

مستورات ڈہاک کے درخت سے بسبب اسکے کہ اونکا مورث ڈہاک کے نیچے پیدا ہوا تہا
پردہ کرتی ہین بلکہ رسوم بیاہ اور شادی مین بہی ڈہاک کی پوجا کرتی ہین
اور ندی گڑہی کے قریب جانب غرب تخمینا فاصلہ چہہ کوس ایک تالاب بصورت
انسان افتادہ واقع ہے یعنی جیسے آدمی پڑا ہوا ہوتا ہے ویسے ہاتہہ پاؤن
دکہلائی دیتے ہین اور اوسکی یہہ روایت مشہور ہے کہ زمانہ تریتا جگ مین مائی
رینکا ماتا پرسرام اوتار کہ جو بڑی معبد اور پتی برتا استری تہی اور چونکہ عفت
شعار تہی یہ ملکہ تہا کہ ایک پارچہ مین آب گنگ منگواکر ہر روز اشنان کیا کرتی تہی
لیکن پانی کبہی نہ گرتا تہا ایک دن جو حسب معمول دریاے گنگ پر پانی
لینے گئی تو وہان عورات دیگر قوم ہنود کو نہاتے اور کہیلتے دیکہا بسبب
خواہش دلی اور صحبت کے اونکے ساتہ مین تہوڑی دیر اشنان کیا
جب فارغ ہوکر اپنے قیام گاہ مین آئی تو اونکے شوہر جمدگن کے دل مین
اونکی طرف سے کچہ بدظنی ہوئی اور اپنے فرزند پرسرام کو یہ حکم دیا کہ اسکا
سر کاٹ ڈال کہتے ہین کہ فی الفور بقدرت رب غفور جب پرسرام نے
قتل کا ارادہ کیا رینکا دہرتی مین سما گئی اور وہان ایک تالاب بالکل
بصورت انسان بنگیا ایسا عمیق ہے کہ سنا جاتا ہے کہ ایکدفعہ کسی صاحب
انگریز نے ومد سے اوسکا انتہا لینا چاہا مگر کچہ پتا نپایا سے غرض
اوسکی قدرت بہرا انتہا ہے کہ پانی کسی نے نکچہ اوٹہایا + بڑی بڑی سے

جانور یعنی مگرمچھ وغیرہ اس تالاب میں رہتے ہیں کہ جنکے دیکھنے سے
خوف دل میں پیدا ہوا اوس وقت سے ابتک قوم ہنود دیوالی کے روز
وہاں اشنان کرتے ہیں اور دور دور سے لوگ آتے ہیں گویا یہ تالاب
ایک تیرتھ مقرر ہوگیا ہے اور اوسکے گرد و نواح میں اور جھیلیں بہت
واقع ہیں پانچ پانچ کوس اوسکے گرد آبادی نہیں لیکن گڑھی سے جانب
شرق پانچ کوس کے فاصلہ سے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مکان دیوتا شیوناتھ
کا ہے پہاڑی لوگ اوسکی پرستش کرتے ہیں اور سوا ماشہ سونا چڑھاتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ دیوتا سونا چڑھانے سے بہت خوش ہوتا ہے اور مطلب دلی
جلد پہونچاتا ہے ابتک اس راجہ کے خاندان کا اگرچہ کوئی کرسی نامہ
صحیح اور مسلسل نہیں ملا مگر ایک کیفیت مطلوبہ سرکار انگریزی سے چند
پشت کا حال یہ پایا جاتا ہے کہ سمت ۱۸۰۰ لغایت ۱۸۱۵ بکرمی راجہ پرتھی
پرکاش اور پھر لغایت سمت ۱۸۳۱ راجہ کیرت پرکاش رہا اوسکے وقت میں
علاقہ دون کیاردہ کہ جسکی آمدنی چالیس ہزار روپیہ کی تھی الہ داد خان
نامی سپہ سالار نواب نجیب خان سے اور راجہ گڈھوال سے اس راجہ
کیرت پرکاش کو لڑائی ہوئی اور دون کیاردہ اسی وقت سے ویران
ہونے لگے پھر راجہ جگت پرکاش نے لغایت ۱۸۴۵ اونتیس برس راج کیا
اوسکے بعد دھرم پرکاش راجہ ہوا اوسکی حکومت سست تھی اور سکھ لوگ

دہاڑا مارنے لگی سنہ ۱۸۰۵ع مین کرم پرکاش راجہ ہوا اوسکی حکومت تمام پنجری سکہان سے زیادہ ترسست ہوگئی سنہ ۱۸۰۶ع مین گورکہان نے راجہ کرم پرکاش کو خارج کرکے اپنا قبضہ کرلیا سنہ ۱۸۱۵ع مین فوج انگریزی اس علاقہ مین آئی اور جرنیل لونی اخترصاحب نے گورکہون کو خارج کرکے فتح پرکاش پسر کرم پرکاش کو کہ بعمر صغیر تہا بہمراہی کپتان جارج برچ صاحب بہادر کی تاریخ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ع مطابق یکم اسوج سنہ ۱۸۷۲ بروز جمعہ بعطای خلعت پارچہ و رقوم جواہر و چنور و مسند و سرپیچ و مالای مروارید و تمامی لوازمہ جلوس ریاست کے منجانب سرکار انگریزی گدی نشین راج کا کیا اور اس راجہ کی تعلیم سرکار انگریزی نے بطور کورٹ آف وارڈس کی اس خاندان کے راجہ کے نام مین لفظ آخیر پرکاش لکہا جاتا ہے اور بڑے لڑکے کو راج ملتا ہے چہوٹا گذارہ خواہ ہوتا ہے اور یہ شہر ناہن شہر اچہا آباد ہے راجہ کے مکانات خوب تعمیر ہوئے

بارہ دری یہان کی ویس مین مشہور ہے کہ دور دور سے نظر آیا کرتی ہے اور صاحبان کی کوٹہی بہی باہر شہر سے ہے اوسمین راجہ کچہری عدالت کی کرتا ہے یہ علاقہ ساٹہ ستر ہزار روپیہ کی آمدنی کا ہے ہرسال بندوبست جدید اسامی وار راجہ خود کردیتا ہے مقدم نمبردار کو سیانا بولتے ہین اوسکی سوفی گاؤن کی تحصیل ہوتی ہے اوسکو انعام ملتا ہے اور بڑی

حصّہ یعنی تحصیلداری کو وزیری اور پرگنہ کا نام بھوج ہے اور رعایا
اس ملک کی راجہ کو بہت مانتی ہے یعنی اگر کوئی مجرم خونی فرار
ہوا اور جب اوسکو کہا کہ تجھکو راجہ کی آن ہے آگے نہ جاوے وہان ہی
کھڑا ہو رہتا ہے سزا سے مجرم وسعت و افلاس پر ہے یعنی اگر مجرم مفلس ہو
تو کم سزا ہو اور متمول کو زیادہ اور محصول اگرچہ زراعت پر ہے مگر بھیڑ
بکری پر محصول لیا جاتا ہے جنس اخروٹ و تان آدرک ہلدی وغیرہ
پیدا ہوتی ہے اور ایک جنگل کہارہ کا طرف ڈیرہ دون کے متعلق اس
علاقہ کا ہے اوسمین لکڑی قسم سال شیشم ابھی ہے یہان ہاتھی
یعنی فیل بھی ہوتے ہین چنانچہ نئی اور کبھی پکڑنے والے ہو کچھ محصول لیا جاتا ہے
اور سرکار سے بندابتہ اس ساج مین کچھ معترض نہین مگر حسب ضرورت قلی لیے
جاتے ہین اور راجہ کی ڈاک کا ایک نیا دستور ہے کہ جو لفافہ کہین بھیجنا
ہو تو ایک کنارہ یعنی سری کو چیر کر اوسمین لفافہ رکھدین دیہہ یہ
وہ لفافہ چلا جائیگا یعنی ہر ایک سیانا گانون کا فوراً شناخت لیگا
کہ راجہ کی ڈاک ہے بلا تامل لیکر آگے چلا جاتا ہے اور منزل مقصود پر
پہنچاتے ہین اور اس علاقہ مین ایک میلہ کلان دیبی کا بمقام تلوک پور
ہوتا ہے دور دور کے آدمی اوس میلہ مین آتے ہین اور چڑھاوا دیبی کو
چڑھتا ہے راجہ کا بھی کچھ حصہ اوس مین مقرر ہے راجہ جو دن کو اوس میلہ کے

ان آتا ہے اور اب راجہ شمشیر سین کا شاہ گدی نشین ہے۔

راجہ نالہ گڑھ

یہ ملک تخمیناً اسّی ہزار روپیہ کی آمدنی کا ہے اور اس ملک کا نام ہنڈور ہے اور جائے مسکن راجہ کا نالہ گڑھ اب یہ ملک بسبب مرجانے راجہ بیجے سنگھ کے ضبط سرکار انگریزی ہو گیا اور بندوبست پیش ہے پہلے اس ملک سے بطور نذرانہ کے کچھ سرکار میں نہیں لیا جاتا ہے۔

راجہ بلاسپور معروف کہلور

یہ راج ملک نام کہلور ہے اور مسکن راجہ کا بلاسپور ہے ایک لاکھ روپیہ کے تخمیناً کی آمدنی کا ہے اور دریائے ستلج اس میں جاری ہے اور یہ یعنی بلیلہ قسم اوّل پیدا ہوتی ہے کچھ نذرانہ سرکاری مقرر نہیں ہے راجہ [illegible] اب گدی نشین ہے

تفصیل [illegible] اس ملک کا

[illegible] قبیل [illegible]۔ اس علاقہ کا نام [illegible] ہے اور مسکن [illegible] اور پانچ ٹھکرائی [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ ا [illegible] تخمیناً آمدنی [illegible] ہزار روپیہ کی ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہوتی ہے کچھ نذرانہ سرکار [illegible]۔

بھی نہیں لیا جاتا اور اختیار حکومت فوجداری رانا کو حاصل ہے

رانا باگھل والا — یہ ریاست بنام زو باگھل مشہور ہے رئیس اسکا رانا کشن سنگھ ہے اوسکا مسکن آرکی ہے تخمیناً [illegible] روپیہ کی آمدنی ہے اور اس ریاست سے سالانہ [illegible] روپیہ سرکار میں لیا جاتا ہے اور رانا کو اختیار فوجداری حاصل ہے اس علاقہ میں ادرک افیون بکثرت ہوتی ہے اور میلے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کچھ خرید و فروخت نہیں ہوتی اسی علاقہ کے آدمی جمع ہو جاتے ہیں

رانا دھامی والا — یہ علاقہ آمدنی سے [illegible] روپیہ کا ہے رانا گووردھن سنگھ مالک ہے مبلغ [illegible] بطور نذرانہ کے سرکار میں لیا جاتا ہے میلہ اس ملک میں نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز بکتی ہے

رانا بھجی والا — رانا بہادر سنگھ یہاں کا رئیس ہے یہ علاقہ تخمیناً چودہ ہزار روپیہ کا ہے مسکن رانا کا سوہنی ہے ادرک افیون پیدا ہوتا ہے دریائے ستلج اس علاقہ میں جاری ہے اور ایک جگہ اس علاقہ میں گرم پانی نکلتا ہے قیاس ہے کہ یہ پہاڑ کان گندھک کا ہو۔

رانا [illegible] والا — رانا [illegible] سنگھ یہاں کا رئیس ہے تخمیناً [illegible] دس ہزار [illegible] روپیہ نذرانہ [illegible] کا میں دیتا ہے اور کوئی امر جدید نہیں

رانا [illegible] والا — یہ علاقہ تخمیناً چودہ ہزار روپیہ کا ہے دوسرا [illegible] [illegible] بطور نذرانہ سرکار میں لیا جاتا ہے اور کوئی تحفہ

نامی لایق تذکرہ کے نہین ہوتا اور نہ کوئی دریا اور نہ کوئی میلہ ہوتا ہے

رانا کوٹھیار والہ۔ رانا جی چند اسکا رئیس ہے یہ علاقہ تخمیناً چار ہزار روپیہ کی آمدنی کا ہے ہزار روپیہ نذرانہ سرکار کا مقرر ہے اور کوئی دریا اس علاقہ میں نہین ہے اور نہ کوئی خاص تحفہ ہے چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین بڑا میلہ کوئی نہین کہ اوسکا تذکرہ ہو

رانا مہلوگ والہ۔ رانا دلیپ چند یہان کا رئیس ہے سات ہزار روپیہ کی تخمیناً آمدنی ہے [illegible] نذرانہ سرکاری مقرر ہے اور کوئی امر جدید اس علاقہ مین لایق تذکرہ نہین۔

تفصیل اٹھون ٹھکرائی کی

ٹھاکر بلسن والہ۔ یہان کا رئیس جو گراج ہے [illegible] روپیہ تخمیناً کی آمدنی ہے [illegible] نذرانہ سرکار مقرر ہے اس علاقہ مین ہرن مشک نافہ کا اور اچھے اچھے جانور پیدا ہوتے ہین اور افیون اورک بکثرت پیدا ہوتا ہے

ٹھاکر دہروچ والہ۔ یہان کا رئیس رنجیت سنگھ ہے [illegible] کی آمدنی کا ہے [illegible] نذرانہ سرکاری مقرر ہے۔

ٹھاکر کوٹی والہ۔ ٹھاکر [illegible] سو روپیہ کی آمدنی کا یہ علاقہ ہے [illegible] ام سنگھ ٹھاکر ہے نذرانہ سرکار کچھ نہین لیا جاتا

کنیہار والہ ٹھاکر کشن سنگھ رئیس ہے [illegible] سات سو روپیہ کی آمدنی ہے

اکیاسی روپیہ بطور نذرانہ کے سرکار میں لیا جاتا ہے۔

ٹھاکر شیچپوال۔ یہ علاقہ چھ سو روپیہ پٹہ جنیا آمدنی کا ہے اور [illegible] پہاڑ کا

رئیس ہے اکیاسی روپیہ سرکار میں دیتا ہے۔

ٹھاکر ناگل والہ۔ ڈھائی سو روپیہ کی آمدنی ہے نصف روپیہ نذرانہ سرکار میں

جاتا ہے راناجو چھٹا ٹھاکر ہے۔

رانی کہساری۔ یہ علاقہ ہزار روپیہ کی آمدنی کا ہے [illegible] نذرانہ نہیں۔

ٹھاکر سانگری والہ۔ جگت سنگھ یہاں کا رئیس ہے دو سو روپیہ پٹہ جنیا کی

آمدنی ہے نذرانہ کچھ مقرر نہیں اور ان علاقہ جات [illegible] میں اور

کوئی میلہ یا تحفہ یادگار نہیں [illegible] قابل تحریر ہو۔

کیفیت کوہ ہائے بالائی شملہ یعنی چوپی و [illegible] از تحریر خوشی رام صاحب

منشی خوشی رام قوم کا [illegible] ساکن شاہجہان آباد [illegible]

[illegible] دہلی میں وہ ہمراہ

[illegible] جہان آباد [illegible]

مسٹر ولیم [illegible] صاحب کے شملہ سے سات آٹھ منزل [illegible] کے پہاڑوں

[illegible] ماہ ستمبر و اکتوبر [illegible] جو حال اپنی چشم

[illegible] ایک قسم کی

[illegible] وہ بھی خالی از لطف نہیں [illegible]

[illegible] حاصل ہوئی [illegible] اس کتاب کے کیا گیا

[illegible] تمام پہاڑ تحت حکومت راجہ جنگا دس کوس [illegible]

فاصلہ پہ ہے وہان ڈاک بنگلہ سرکاری ہے یہ مقام شملہ سے ایک کوس
اونچا اور سردی بقدر سوا یہ کے زیادہ ہے راستہ مین پانی جابجا
ملتا ہے اور بید اور آلو کی ازبس اور راستہ مین نشیب فراز کم تیز
چار دوکان۔ یہان ہیڈ ملازم سرکاری وہان رہتا ہے قلیون جنپان بہرہ اس
کی بہم رسانی اوسکے ذمہ ہے مزدوری قلی فی نفر ۸ شملہ سے یہانتک مقرر ہے
اس سے آگے ایک مقام متعلق ریاست گاہ رانا پہولچند کا بفاصلہ سات
کوس کے ہے یہ منزل نشیب مین ہے گویا کہ یہان سے پانچ کوس
نیچا ہے اس مقام مین بسبب حبس ہوا کے نہایت گرمی ہے اور
رانا کا مقام بنام زو قلعہ کے بنا ہے اور ایک برقنداز سرکار رہتا ہے
اور ملازمان رانا تعمیل حکم سرکاری خوب کرتے ہین اور سب چیز
بہم پہونچتی ہے اور قلی جہپان بردار نہایت مضبوط ہوتے ہین
تنگ جگہ مین بلا خوف جاتے ہین گویا کہ جان بازی کرتے ہین
اس سے سات کوس پر ڈہار ریاست گاہ رانا جوگ راج کی ہے وہان
قیام ہوتا ہے رانا سرکار کا دوست اور خیرخواہ ہے یہان بہی گرمی
ز یا بمقام بہاگی کے ہوتی ہے اور یہان کے مکانات رانا و زمینداران
ہین اکثر سوراخ مثل گولی بندوق کے ہین اور محاذی سوراخہا سے
کے کوٹہری لمبا دیکہیپہ بچی ہوئی ہے اونہین چہتہ مکہیون شہد کا ہے

جب مالک چاہے شہد توڑلے مکھیاں بدستور بیٹھی رہتی ہیں کچھ اذیت
نہیں دیتیں اور جس قدر چھت مکانات میں ہیں سب پر حکومت
رانا صاحب کی ہے جو صاحب لوگ تشریف لیجاتے ہیں رانا صاحب
ایک ظرف نگلی شہد پیشکش کرتے ہیں

وہاں سے سات کوس پر ایک مقام بیرنالہ ہے چڑھائی تھوڑی سی ہے
راستہ ہموار بہت ہے مگر تمام رستہ میں سردی اچھی ہے گرمی اس قدر کم
بیرنالہ کوئی آبادی نہیں صرف جنگل ہے علاقہ سرکار انگریزی کا ہے
ایک جمعدار وہاں رہتا ہے متعلق تحصیل وہاں سے دس بارہ کوس ہے
رسد وغیرہ سامان باہتمام جمعدار کے ملتا ہے

آگے اس سے لنگلی آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اوترائی بہت چڑھائی
تھوڑی ہے اور راستہ میں پانی کم ملتا ہے۔ اس سے آگے ایک مقام سرائے
علداری سرکار انگریزی آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے نشیب فراز
راستہ میں برابر ہے لیکن راستہ اچھا نہیں ہے اور یہ سرائے گاؤں
سے متصل واسطے ایک چھوٹا سا [illegible] اس میں مکان دیوتا کا
بنا ہوا [illegible] بالکل چوبی اور نقارہ و نشان وغیرہ
[illegible] چاندی کا اور [illegible] لوگ اس دیوتا کے معتقد [illegible]
[illegible] اکثر جلسہ [illegible] چوبی بنا ہوا ہے اور

خصوص ایک پل بڑا ہے اور یہان پانی بہت زور سے بہتا ہے

یہان کی خشکی اور فضا کا حال لایق دیدہ نہ لایق تحریر

یہان سے آگے جہپان سواری کا بیس نفر اور ڈانڈی کو اٹھ آدمی

ملی اوٹھاتے ہین۔ آگی اس سے چوڑی دمار پہار کی ہے یہ پہاڑ

پانچ چھ میل برابر ایسا اونچا ہے کہ سر بہ فلک جسکو کہا چاہیے جہپان

و ڈانڈی سواری کے بذریعہ ہین ہاکے کشان کشان بہزار محنت و

دقت کے اوپر لیجاتے ہین تمام راستہ مین جنگل نہایت کثیر ہے اور

سردی بھی بہت ہے اور بہان مقام ہوتا ہے اوپر بہت بڑے

پتھر ہزار من وزن کے صدہا پتھر ہین اور متعدد درخت ہین اور

لا اس قدر پڑتا ہے کہ گھاس وہان کی جل جاتی ہے اور سرا سے

یک میل چلکر پھر راستہ مین پانی نہین ملتا جہان ڈیرہ ہوتا ہے وہان

ی پانی نہین وہان سے آدہ کوس اونچے پر پانی ہے وہان ایک دالان

ڑبی بنا ہوا ہے اوسکے اندر ایک مورت مہادیو کی ہے اور اوسکی متصل

ب باولی بطور چھوٹے حوض کے بنی ہے ایک برہمن ساکن سرا سے کال

لی پر آتا ہے اور اپنے ہاتھ سے سبکو پانی دیتا ہے اور قول اوسکا ہے کہ اگر

س باولی کا پانی انگریز یا مسلمان چھودین تو پانی فوراً خشک ہو جاوے

ب وہ پہاڑی لوگ پرستش کرین اور بکرا کاٹ کر دیوتا کے نام کا چھوڑ دین

نامی لایق تذکرہ کے نہین ہوتا اور نہ کوئی دریا اور نہ کوئی میلہ ہوتا ہے

رانا کوٹھیار والہ۔ رانا جی چند اسکا رئیس ہے یہ علاقہ تخمیناً چار ہزار روپیہ کی آمدنی کا ہے ہزار روپیہ نذرانہ سرکار کا مقرر ہے اور کوئی دریا اس علاقہ مین نہین ہے اور نہ کوئی خاص تحفہ ہے چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہین بڑا میلہ کوئی نہین کہ اوسکا تذکرہ ہو

رانا بھکوک والہ۔ رانا دلیپ چند یہان کا رئیس ہے سات ہزار روپیہ کی تخمیناً آمدنی ہے [illegible] نذرانہ سرکاری مقرر ہے اور کوئی امر جدید اس علاقہ مین لایق تذکرہ نہین۔

تفصیل اٹھون ٹھکرائی کی

ٹھاکر بلسن والہ۔ یہان کا رئیس جوگراج ہے [illegible] روپیہ تخمیناً کی آمدنی ہے [illegible] نذرانہ سرکار مقرر ہے اس علاقہ مین ہرن مشک نافہ کا اور اچھے اچھے جانور پیدا ہوتے ہین اور افیون ادرک بکثرت پیدا ہوتا ہے

ٹھاکر دھروچ والہ۔ یہان کا رئیس رنجیت سنگھ ہے [illegible] کی آمدنی کا [illegible] نذرانہ سرکاری مقرر ہے۔

ٹھاکر کوٹی والہ۔ ڈھائی سو روپیہ کی آمدنی کا یہ علاقہ ہے ۔ ام سنگھ ٹھاکر [illegible] ہے نذرانہ سرکار کچھ نہین لیا جاتا

کنیھار والہ ٹھاکر کشن سنگھ رئیس ہے ۔ سات سو روپیہ کی آمدنی ہے

نقشۂ اضلاع این روی تیلی مرتبہ سنہ ۱۸۵۶ عیسوی

